بھارت کا آئین

(28 ستمبر، 2023 ترمیم شدہ)

The Constitution of India

(As amended upto 28th September 2023)

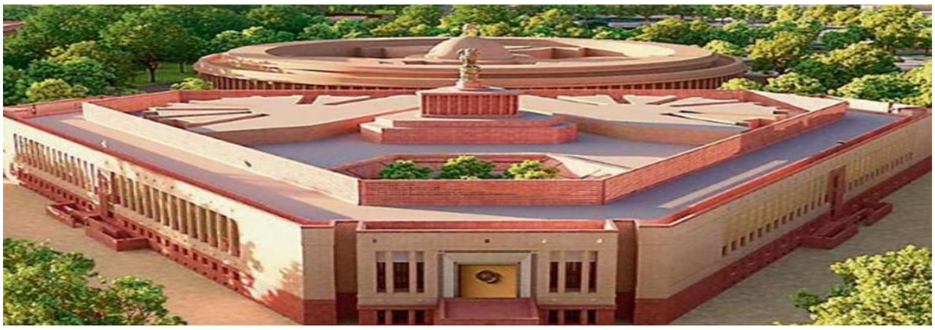

سر نو مرتب کردہ:

اُردو کارڈنیشن سیل محکمہ قانون، انصاف و پارلیمانی امور حکومت جموں و کشمیر نے

وزارت قانون اور انصاف، حکومت بھارت کی ہدایت پر شائع کیا۔

اس ترجمہ میں کسی تفاوت کی صورت میں انگریزی متن کو مستند تصور کیا جائے۔

بھارت کا آئین

(28 ستمبر، 2023 ترمیم شدہ)

The Constitution of India

(As amended upto 28th September 2023)

ساتواں ایڈیشن

سر نو مرتب کردہ:

اُردو کارڈنیشن سیل محکمہ قانون، انصاف و پارلیمانی امور حکومت جموں و کشمیر نے

وزارت قانون اور انصاف، حکومت بھارت کی ہدایت پر شائع کیا۔

اس ترجمہ میں کسی تفاوت کی صورت میں انگریزی متن کو مستند تصور کیا جائے۔

©وزارت قانون اور انصاف، حکومت بھارت

پہلی اشاعت:	1982	شک	1904	تعداد	2000
دوسری اشاعت:	1985	شک	1906	تعداد	2000
تیسری اشاعت:	2001	شک	1922	تعداد	2000
چوتھی اشاعت:	2010	شک	1931	تعداد	1000
پانچویں اشاعت:	2013	شک	1934	تعداد	3000
چھٹی اشاعت:	2019	شک	1941	تعداد	3000
ساتویں اشاعت:	2023	شک	1945	تعداد	

قیمت: -/330 روپئے

The Constitution of India

ISBN: 978-96-89612-33-2

ناشر: وزارت قانون اور انصاف، حکومت بھارت

اُردو کارڈینیشن سیل، محکمہ قانون، انصاف و پارلیمانی امور، حکومت جموں و کشمیر۔

مطبوعہ: گورنمنٹ پریس سرینگر (پی او نمبر [redacted]) سے چھپوا کر شایع کیا۔

پیش لفظ

بھارت کے آئین کے اردو ترجمہ کا یہ ساتواں ایڈیشن ہے۔ آئین کے اس ایڈیشن میں اب تک کی تمام ترمیمات، بشمول آئین (ایک سو چھٹویں ترمیم) ایکٹ، 2023 شامل کرلی گئی ہیں۔

نئی دہلی:

_____، 2026

ڈاکٹر۔ راجیو مانی،

سکریٹری، حکومت بھارت۔

PREFACE

This is the Seventh edition of Urdu version of the Constitution of India. In this edition, the text of the Constitution has been brought up-to-date by incorporating therein all the amendments up-to- and including the Constitution (One hundred and sixth Amendment) Act, 2023.

New Delhi;
_______, 2026

Dr. Rajiv Mani,
Secretary to the Government of India

بھارت کا آئین

فہرست مضامین

تمہید

دفعات (آرٹیکل)

حصہ 1

یونین اور اس کا علاقہ

1-	یونین کا نام اور علاقہ۔	2
2-	جدید ریاستوں کا داخلہ یا قیام۔	2
2-	الف ۔حذف۔	2
3-	جدید ریاستوں کا بنانا اور موجودہ ریاستوں کے رقبوں یا سرحدوں یا نام میں رد و بدل۔	2
4-	دفعات 2 اور 3 کے تحت بنائے ہوئے قوانین میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم اور تکمیلی، ضمنی اور نتیجی امور کے لیے توضیع ہوگی۔	3

حصہ 2

شہریت

5-	شہریت، آئین کی تاریخ نفاذ پر۔	4
6-	حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جو پاکستان سے ترک وطن کر کے بھارت آگئے ہوں۔	4
7-	حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جنہوں نے پاکستان کو ترک وطن کیا ہو۔	4
8-	حقوق شہریت بعض بھارتی نژاد اشخاص کے جو بیرون بھارت کے باشندے ہوں۔	5
9-	کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کرنے والے اشخاص شہری نہ ہوں گے۔	5
10-	حقوق شہریت کا برقرار رہنا۔	5
11-	پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ حق شہریت منضبط کرے گی۔	5

حصہ 3

بنیادی حقوق

عام

12- تعریف۔ 6

13- بنیادی حقوق کے متناقض یا ان کو کم کرنے والے قوانین۔ 6

حق مساوات

14- قانون کی نظر میں مساوات۔ 7

15- مذہب، نسل، ذات یا جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر امتیاز کی ممانعت۔ 7

16- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع۔ 8

17- چھوت چھات کا خاتمہ۔ 9

18- خطابات کا خاتمہ۔ 9

حق آزادی

19- آزادی تقریر وغیرہ سے متعلق بعض حقوق کا تحفظ۔ 9

20- اثبات جرائم کے بارے میں تحفظ۔ 11

21- جان اور شخصی آزادی کا تحفظ۔ 11

21الف۔ تعلیم کا حق۔ 11

22- بعض صورتوں میں گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ۔ 11

استحصال کے خلاف حق

23- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت۔ 13

24- بچوں کو کارخانوں وغیرہ میں مامور کرنے کی ممانعت۔ 13

مذہب کی آزادی کا حق

25- آزادی ضمیر اور مذہب کو آزادانہ قبول کرنے اور اس کی پیروی اور تبلیغ کی آزادی۔ 13

26- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی۔ 14

27- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کے بارے میں آزادی۔ 14

28-	بعض تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم پانے یا مذہبی عبادت کے بارے میں آزادی۔	14
	ثقافتی اور تعلیمی حقوق	
29-	اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ۔	14
30-	اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق۔	15
31-	حذف	15
	بعض قوانین کا تحفظ	
31الف-	ان قوانین کا تحفظ جن میں املاک وغیرہ کو حاصل کرنے کی توضیع ہو۔	15
31ب-	بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز۔	16
31ج-	بعض ہدایتی اصولوں کو روبہ عمل لانے والے قوانین کا تحفظ۔	17
31د-	حذف	17
	آئینی چارہ کار کا حق	
32 -	اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کے لیے چارہ کار۔	17
32الف–	حذف۔	18
33-	اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق میں افواج پر ان کے اطلاق کی نسبت ردو بدل کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔	18
34-	اس حصہ کے ذریعے عطا کئے ہوئے حقوق پر پابندی اس وقت جب کسی رقبہ میں مارشل لا نافذ ہو۔	18
35-	اس حصہ کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے قانون سازی۔	19
	حصہ-4	
	مملکت کی حکمت عملی کے ہدایتی اصول	
36-	تعریف۔	20
37-	اس حصہ میں مندرجہ اصولوں کا اطلاق۔	20
38-	مملکت لوگوں کی بہبودی کے فروغ کے لیے سماجی نظام قائم کرے گی۔	20
39-	حکمت عملی کے بعض اصول جن پر مملکت عمل کرے گی۔	20

39الف-	مساویانہ انصاف اور مفت قانونی امداد۔	21
40-	گرام پنچایتوں کی تنظیم۔	21
41-	بعض صورتوں میں کام، تعلیم اور سرکاری امداد کا حق۔	21
42-	کام کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات اور امداد زچہ کی نسبت توضیعات۔	21
43-	کام گروں کے لیے قابل گزارہ اُجرت وغیرہ۔	21
43الف-	صنعتوں کی انتظامیہ میں کام گروں کا اشتراک۔	21
44-	شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ۔	22
45-	چھ سال سے کم عمر بچوں کے لیے شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم کی توضیع۔	22
46-	درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں اور دوسرے زیادہ کمزور طبقوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کا فروغ۔	22
47-	غذائیت کی سطح اور معیار زندگی بلند کرنے اور صحت عامہ کو ترقی دینے کی نسبت مملکت کا فرض۔	22
48-	زراعت اور افزائش حیوانات کی تنظیم۔	22
48الف-	ماحول کو سازگار بنانا اور سنوارنا نیز جنگلات و جنگلی جانوروں کا تحفظ۔	23
49-	قومی اہمیت کی یادگاروں اور مقامات اور اشیاء کی حفاظت۔	23
50-	عدلیہ کی عاملہ سے علاحدگی۔	23
51-	بین الاقوامی امن و سلامتی کا فروغ۔	23

حصہ-4الف

بنیادی فرائض

51الف-	بنیادی فرائض۔	24

حصہ-5

یونین

باب-1-عاملہ

صدر اور نائب صدر

52-	بھارت کا صدر۔	25

-53	یونین کا عاملانہ اختیار۔	25
-54	صدر کا انتخاب۔	25
-55	صدر کے انتخاب کا طریقہ۔	26
-56	صدر کے عہدے کی مدت۔	27
-57	دوبارہ منتخب ہونے کی اہلیت۔	27
-58	بحیثیت صدر منتخب ہونے کی اہلیتیں۔	27
-59	صدر کے عہدے کی شرائط۔	27
-60	صدر کا حلف یا اقرار صالح۔	28
-61	صدر پر اتہام بدنظمی کا طریقہ۔	28
-62	صدر کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔	29
-63	بھارت کا نائب صدر۔	29
-64	نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہوگا۔	29
-65	صدر کے عہدے کے اتفاقاً خالی ہونے پر یا صدر کی غیر حاضری میں نائب صدر بحیثیت صدر کام کرے گا یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔	30
-66	نائب صدر کا انتخاب۔	30
-67	نائب صدر کے عہدے کی مدت۔	31
-68	نائب صدر کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔	31
-69	نائب صدر کا حلف یا اقرار صالح۔	31
-70	دیگر اتفاقی حالات میں، صدر کے کارہائے منصبی انجام دینا۔	32
-71	صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی بابت یا اس سے منسلک امور۔	32
-72	صدر کو بعض مقدمات میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔	32

-73 یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔ 33

وزیروں کی کونسل

-74 صدر کی معاونت اور مشورے کے لیے وزیروں کی کونسل۔ 33

-75 وزیروں سے متعلق دیگر توضیعات۔ 34

بھارت کا اٹارنی جنرل

-76 بھارت کا اٹارنی جنرل۔ 34

حکومت کے کام کا طریقہ

-77 بھارت کی حکومت کے کام کا طریقہ۔ 35

-78 صدر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیر اعظم کے فرائض۔ 35

باب-2-

پارلیمنٹ

عام

-79 پارلیمنٹ کی تشکیل۔ 36

-80 راجیہ سبھا کی بناوٹ۔ 36

-81 لوک سبھا کی بناوٹ۔ 36

-82 ہر مردم شماری کے بعد مکرر ترتیب۔ 37

-83 پارلیمنٹ کے ایوانوں کی مدت۔ 38

-84 پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے اہلیت۔ 38

-85 پارلیمنٹ کا اجلاس، اس کی برخاستگی اور ٹوٹنا۔ 39

-86 صدر کا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔ 39

-87 صدر کا خاص خطاب۔ 39

-88 وزرا اور اٹارنی جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔ 39

پارلیمنٹ کے عہدہ دار

-89 راجیہ سبھا کا میر مجلس اور نائب میر مجلس۔ 40

90-	نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہونا، اس سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔	40
91-	نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کا میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا اختیار۔	40
92-	میر مجلس یا نائب میر مجلس اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔	41
93-	لوک سبھا کا اسپیکر اور نائب اسپیکر۔	41
94-	اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدہ کا خالی ہونا، اس سے استعفیٰ اور علاحدگی۔	41
95-	نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کا اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا بحیثیت اسپیکر کام کرنے کا اختیار۔	42
96-	اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔	42
97-	میر مجلس اور نائب میر مجلس اور اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس	42
98-	پارلیمنٹ کی معتمدی۔	43
	کام کرنے کا طریقہ	
99-	ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔	43
100-	ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔	43
	ارکان کی نااہلیتیں	
101-	نشستوں کا خالی ہونا۔	44
102-	رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔	45
103-	ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔	45
104-	دفعہ 99 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نااہل قرار دیا جائے، نشست سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔	46

پارلیمنٹ اوراس کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

105- پارلیمنٹ کے ایوانوں اوران کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات مراعات وغیرہ۔ 46

106- ارکان کی یافت اورالاؤنس۔ 47

قانون سازی کا طریق کار

107- بلوں کو پیش کرنے اوران کو منظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔ 47

108- بعض حالات میں دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست۔ 47

109- رقمی بل کے متعلق خصوصی طریق کار۔ 48

110- رقمی بل کی تعریف۔ 49

111- بلوں کی منظوری۔ 50

مالیاتی امور میں طریق کار

112- سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔ 50

113- تخمینوں کے بارے میں پارلیمنٹ میں طریق کار۔ 51

114- تصرف رقوم بل۔ 52

115- تکمیلی، اضافی یازائد رقمی منظوریاں۔ 52

116- علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اورغیر معمولی رقمی منظوریاں۔ 53

117- مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔ 53

عام طریق کار

118- طریق کار کے قواعد۔ 54

119- مالیاتی کاروبار سے متعلق پارلیمنٹ میں طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط 54

120- زبان جو پارلیمنٹ میں استعمال ہوگی۔ 55

121- پارلیمنٹ میں بحث پر پابندی۔ 55

122- پارلیمنٹ کی کارروائی کی عدالتیں تحقیق نہیں کریں گی۔ 55

باب-3-

صدر کے قانون سازی کے اختیارات

123-	پارلیمنٹ کے وقفہ کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا صدر کو اختیار۔	56

باب-4-

یونین کی عدلیہ

124-	سپریم کورٹ کا قیام اور اس کی تشکیل۔	56
124الف۔	قومی عدالتی تقرری کمیشن۔	58
124ب۔	کمیشن کے کارہائے منصبی۔	59
124ج۔	قانون بنانے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔	59
125-	ججوں کی یافت وغیرہ۔	59
126-	قائم مقام اعلیٰ جج کا تقرر۔	60
127-	ایڈہاک ججوں کا تقرر۔	60
128-	سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں پنشن پانے والے ججوں کی شرکت۔	60
129-	سپریم کورٹ کا ایک نظیری عدالت ہونا۔	61
130-	سپریم کورٹ کا صدر مقام۔	61
131-	سپریم کورٹ کا بہ صیغہ ابتدائی اختیار سماعت۔	61
131 الف -	حذف۔	62
132-	بعض صورتوں میں عدالت ہائے عالیہ کے خلاف اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔	62
133-	دیوانی امور کے بارے میں عدالت ہائے عالیہ کی اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔	62
134-	فوجداری امور میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔	62
134الف-	سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت۔	63

135-	موجودہ قانون کے تحت فیڈرل کورٹ کے اختیار سماعت اور اختیارات سپریم کورٹ استعمال کر سکے گی۔	63
136-	سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی خاص اجازت۔	64
137-	سپریم کورٹ سے فیصلوں یا احکام کی تجویز ثانی۔	64
138-	سپریم کورٹ کے اختیار سماعت میں اضافہ۔	64
139-	سپریم کورٹ کو بعض رٹ اجرا کرنے کے اختیارات عطا کرنا۔	64
139 الف۔	بعض مقدمات کی منتقلی۔	64
140-	سپریم کورٹ کے ضمنی اختیارات۔	65
141-	سپریم کورٹ کے قرار دیے ہوئے قانون کا تمام عدالتوں پر قابل پابندی ہونا۔	65
142-	سپریم کورٹ کی ڈگریوں اور احکام کا نفاذ اور انکشاف وغیرہ کے بارے میں احکام۔	65
143-	صدر کو سپریم کورٹ سے صلاح طلب کرنے کا اختیار۔	66
144-	سول اور عدالتی حکام کا سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کرنا۔	66
144 الف-	حذف۔	66
145-	عدالت کے قواعد وغیرہ۔	66
146-	سپریم کورٹ کے عہدہ دار اور ملازم اور مصارف۔	68
147-	تعبیر۔	68

باب-5

بھارت کا کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل

148-	بھارت کا کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل۔	69
149-	کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض اور اختیارات۔	69
150-	یونین اور ریاستوں کے حسابات کے نمونے۔	70
151-	آڈٹ کی رپورٹیں۔	70

حصہ-6-

ریاستیں

باب-1-عام

152- تعریف۔ 70

باب-2-عاملہ

گورنر

153- ریاستوں کے گورنر۔ 70
154- ریاست کا عاملانہ اختیار۔ 71
155- گورنر کا تقرر۔ 71
156- گورنر کے عہدے کی میعاد۔ 71
157- گورنر کی حیثیت سے تقرر کے لیے اہلیتیں۔ 71
158- گورنر کے عہدے کی شرائط۔ 72
159- گورنر کا حلف یا اقرار صالح۔ 72
160- بعض غیر متوقع حالات میں گورنر کے کار منصبی کی انجام دہی۔ 73
161- گورنر کو بعض صورتوں میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔ 73
162- ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔ 73

وزیروں کی کونسل

163- گورنر کو معاونت اور مشورہ دینے کے لیے وزیروں کی کونسل۔ 73
164- وزرا سے متعلق دیگر توضیعات۔ 74

ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل

165 ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل۔ 75

حکومت کے کام کا طریقہ

166- کسی ریاست کی حکومت کے کام کا طریقہ۔ 75

167-	گورنر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیر اعلیٰ کے فرائض۔	76

باب-3-

ریاستی مجلس قانون ساز

عام

168-	ریاستوں میں مجالس قانون ساز کی تشکیل۔	76
169-	ریاستوں میں قانون ساز کونسلوں کی برخاستگی یا قیام۔	76
170-	قانون ساز اسمبلیوں کی بناوٹ۔	77
171-	قانون ساز کونسلوں کی بناوٹ۔	78
172-	ریاستی مجالس قانون ساز کی مدت۔	79
173-	ریاستی مجلس قانون ساز کی رکنیت کے لیے اہلیت۔	79
174-	ریاستی مجلس قانون ساز کے اجلاس، برخاستگی اور ٹوٹنا۔	80
175-	گورنر کا ایوان یا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔	80
176-	گورنر کا خاص خطاب۔	80
177-	وزرا اور ایڈووکیٹ جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔	81

ریاستی مجلس قانون ساز کے عہدیدار

178-	قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر۔	81
179-	اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔	81
180-	اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کو اختیار۔	82
181-	اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔	82
182-	قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس۔	82
183-	میر مجلس یا نائب میر مجلس کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔	83

-184 میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کو اختیار۔ 83

-185 میر مجلس یا نائب میر مجلس صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔ 83

-186 اسپیکر، نائب اسپیکر، میر مجلس اور نائب میر مجلس کی یافت اور الاؤنس۔ 84

-187 ریاستی مجلس قانون ساز کی معتمدی۔ 84

کام کرنے کا طریقہ

-188 ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔ 84

-189 ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔ 85

ارکان کی نااہلیتیں

-190 نشستوں کا خالی ہونا۔ 85

-191 رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔ 86

-192 ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔ 87

-193 دفعہ 188 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نا اہل قرار دیا جائے، نشست سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔ 87

مجالس ریاستی قانون سازاوران کے ارکان کیا ختیارات، مراعات اور تحفظات

-194 مجالس قانون ساز کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔ 87

-195 ارکان کی یافت اور الاؤنس۔ 88

قانون سازی کا طریق کار

-196 بلوں کے پیش کرنے اور ان کو منظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔ 88

-197 قانون ساز کونسل کے اختیارات پر رقمی بل کے سوا دیگر مالیاتی بل کے متعلق پابندیاں۔ 89

-198	رقمی بلوں سے متعلق خصوصی طریق کار۔	89
-199	رقمی بل کی تعریف۔	90
-200	بلوں کی منظوری۔	91
-201	بل جو غور کے لیے محفوظ کیے گئے ہوں۔	91
	مالیاتی امور میں طریق کار	
-202	سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔	92
-203	تخمینوں کے بارے میں مجلس قانون ساز میں طریق کار۔	93
-204	تصرف رقوم بل۔	93
-205	تکمیلی، اضافی یا زائد رقمی منظوریاں۔	93
-206	علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اور غیر معمولی رقمی منظوریاں۔	93
-207	مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔	95
	عام طریق کار	
-208	طریق کار کے قواعد۔	95
-209	مالیاتی کاروبار سے متعلق ریاست کی مجلس قانون ساز کے طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔	96
-210	زبان جو مجلس قانون ساز میں استعمال ہوگی۔	96
-211	مجلس قانون ساز میں بحث پر پابندی۔	97
-212	عدالتیں مجلس قانون ساز کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریں گی۔	97
	باب-4-	
	گورنر کا قانون سازی کا اختیار	
-213	مجلس قانون ساز کے وقفہ کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا گورنر کو اختیار۔	97
	باب-5-	
	ریاستوں میں عدالت ہائے عالیہ	
214	ریاستوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔	98

215-	عدالت ہائے عالیہ نظیری عدالتیں ہوں گی۔	99
216-	عدالت ہائے عالیہ کی تشکیل۔	99
217-	عدالت العالیہ کے جج کا تقرر اور شرائط عہدہ۔	99
218-	سپریم کورٹ سے متعلق بعض توضیعات کا عدالت ہائے عالیہ پر اطلاق۔	100
219-	عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کا حلف یا اقرار صالح۔	100
220-	مستقل جج رہنے کے بعد وکالت کرنے پر پابندی۔	100
221-	ججوں کی یافت وغیرہ۔	101
222-	کسی جج کا ایک عدالت العالیہ سے دوسری عدالت العالیہ میں تبادلہ۔	101
223-	کارگزار اعلیٰ ججوں کا تقرر۔	101
224-	زائد اور کارگزار ججوں کا تقرر۔	102
224الف-	پینشن یافتہ ججوں کا عدالت ہائے عالیہ کے اجلاسوں کے لیے تقرر۔	102
225-	موجودہ عدالت ہائے عالیہ کا اختیار سماعت۔	103
226-	عدالت ہائے عالیہ کو بعض رٹ اجرا کرنے کا اختیار۔	103
226الف-	حذف۔	104
227-	عدالت العالیہ کا جملہ عدالتوں پر نگرانی کا اختیار۔	104
228-	بعض مقدمات کی عدالت العالیہ میں منتقلی۔	105
228الف-	حذف۔	105
229-	عدالت ہائے عالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین اور مصارف۔	105
230-	عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی یونین علاقہ تک توسیع۔	106
231-	دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے مشترکہ عدالت العالیہ کا قیام۔	106

باب-6-

ماتحت عدالتیں

233-	ضلع ججوں کا تقرر۔	107
234-	بعض ضلع ججوں کے تقررات اور ان کے دیئے ہوئے فیصلوں وغیرہ کا جواز۔	107

233الف۔ عدلیہ یہ کی ملازمت میں ضلع جج کے سوا دیگر اشخاص کی بھرتی۔ 108

235- ماتحت عدالتوں پر نگرانی۔ 108

236- تعبیر۔ 108

237- بعض درجہ یا درجوں کے مجسٹریٹوں پر اس باب کی توضیعات کا اطلاق۔ 109

حصہ-7-

پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مندرج ریاستیں۔

238 - حذف۔ 110

حصہ-8-

یونین علاقے

239- یونین علاقوں کا نظم ونسق۔ 110

239الف۔ بعض یونین علاقوں کے لیے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی کونسل یا دونوں کا بنایا جانا۔ 110

239الف الف۔ دہلی کے متعلق خصوصی توضیعات۔ 110

239الف ب- آئینی مشینری کے ناکام ہو جانے کی صورت میں توضیعات۔ 113

239ب- مجلس قانون ساز کے وقفے کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا ناظم کا اختیار۔ 113

240- بعض یونین علاقوں کے لیے صدر کا دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔ 114

241- یونین علاقوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔ 115

242- حذف۔ 115

حصہ-9-

پنچایت

243- تعریفات۔ 116

243الف- گرام سبھا۔ 116

243ب- پنچایتوں کی تشکیل۔ 116

243ج- پنچایتوں کی بناوٹ۔ 117

243د-	نشستوں کا تحفظ۔	118
243ہ-	پنچایتوں کی مدت وغیرہ۔	119
243و-	رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔	119
243ز-	پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔	120
243ح-	پنچایتوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔	120
243ط-	مالی صورت حال کے جائزے کے لیے مالیاتی کمیشن کی تشکیل۔	121
243ی-	پنچایتوں کے حسابات کا آڈٹ۔	121
243ک-	پنچایتوں کے انتخابات۔	122
243ل-	یونین علاقوں پر اطلاق۔	122
243م-	اس حصے کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔	122
243ن-	موجودہ قوانین اور پنچایتوں کا بنا رہنا۔	123
243س-	انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔	124

حصہ-9الف-

میونسپلٹیاں

243ع۔	تعریفات۔	124
243ف۔	میونسپلٹیوں کی تشکیل۔	125
243ص۔	میونسپلٹیوں کی بناوٹ۔	125
243ق۔	وارڈ کمیٹی وغیرہ کی تشکیل اور بناوٹ۔	126
243ر۔	نشستوں کا تحفظ۔	126
243ش۔	میونسپلٹیوں کی مدت وغیرہ۔	127
243ت۔	رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔	128
243ث۔	میونسپلٹیوں وغیرہ کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔	128
243خ۔	میونسپلٹیوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔	129
243ذ۔	مالیاتی کمیشن۔	129

243ض۔	میونسپلٹیوں کے حسابات کا آڈٹ۔	130
243ض الف۔	میونسپلٹیوں کے لیے انتخابات۔	130
243ض ب۔	یونین علاقوں پر اطلاق۔	130
243ض ج۔	اس حصہ کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔	130
243ض د۔	ضلع منصوبہ بندی کے لیے کمیٹی۔	131
243ض ہ۔	میٹروپولیٹن منصوبہ بندی کے لیے کمیٹی۔	132
243ض و۔	موجودہ قوانین اور میونسپلٹیوں کا بنا رہنا۔	133
243ض ز۔	انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔	133

حصہ-9ب-

امداد باہمی انجمنیں

243ض ح-	تعریفات۔	134
243ض ط-	انجمن امداد باہمی کا سند یافتہ جماعت ہونا۔	134
243ض ی۔	بورڈ کے اراکین اور اس کے عہدہ داروں کی تعداد اور میعاد۔	135
243ض ک۔	بورڈ کے ارکان کا انتخاب۔	135
243ض ل۔	بورڈ کی منسوخی اور معطلی اور عبوری انتظام۔	136
243ض م۔	امداد باہمی انجمنوں کے حسابات کا آڈٹ۔	137
243ض ن۔	مجلس عامہ کا اجلاس بلایا جانا۔	137
243ض س۔	رکن کا اطلاع حاصل کرنے کا حق۔	137
243ض ع۔	گوشوارے۔	138
243ض ف۔	جرائم اور تاوان۔	138
243ض ص۔	کثیر ریاستی باہمی انجمنوں کو اطلاق۔	139
243ض ق۔	یونین علاقوں کو اطلاق۔	139
243ض ر۔	موجودہ قوانین کا جاری رہنا۔	139

حصہ-10-

درج فہرست اور قبائلی رقبے

244۔ درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں کا نظم ونسق۔ 140

244الف- آسام میں بعض قبائلی رقبوں پر مشتمل ایک خود اختیاری ریاست کا قیام اور اس کے واسطے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی کونسل یا دونوں کا بنانا۔ 140

حصہ-11-

یونین اور ریاستوں کے مابین تعلقات

باب-1-قانون سازی کے تعلقات

قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم

245- پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کی وسعت۔ 142

246- پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کا موضوع 142

246الف- مال اور خدمات ٹیکس کی بابت خصوصی توضیع۔ 143

247- بعض زائد عدالتوں کے قیام کی بابت توضیع کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔ 143

248- قانون سازی کے بقیہ اختیارات۔ 143

249- پارلیمنٹ کو ریاستی فہرست کے کسی امر کی بابت قومی مفاد میں قانون سازی کا اختیار 143

250- ریاستی فہرست میں درج کسی امر کی بابت پارلیمنٹ کو قانون سازی کا اختیار اگر ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو۔ 144

251- دفعات 249 اور 250 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین۔ اور ریاستی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔ 144

252- پارلیمنٹ کا دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے رضامندی سے قوانین بنانے کا اختیار اور کسی دیگر ریاست کا ایسے قوانین کو اختیار کر لینا۔ 145

253- بین الاقوامی اقرارناموں کو روبہ عمل لانے کے لیے قانون سازی۔ 145

254- پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔ 145

255-	سفارشات اور ماقبل منظوریوں کے تعلق سے ضرورتوں کا صرف طریق کار کے امور سمجھا جانا۔	146

باب-2-تعلقات نظم ونسق

عام

256-	ریاستوں اور یونین کا وجوب۔	147
257-	بعض صورتوں میں ریاستوں پر یونین کا اختیار۔	147
257الف-	حذف۔	147
258-	بعض حالات میں ریاستوں کو اختیارات وغیرہ عطا کرنے کا یونین کا اختیار۔	148
258الف-	یونین کو کارہائے منصبی سپرد کرنے کا ریاستوں کا اختیار۔	148
259-	حذف	148
260-	بھارت کے باہر کے علاقوں کے تعلق سے یونین کا اختیار سماعت۔	149
261-	سرکاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیاں۔	149

پانی کے متعلق تنازعات

262-	بین ریاستی دریاؤں یا دریائی وادیوں کے پانی سے متعلق تنازعات کا تصفیہ۔	149

ریاستوں کے مابین رابطہ

263-	بین ریاستی کونسل کے بارے میں توضیحات۔	149

حصہ-12-

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب-1-مالیات

عام

264-	تعبیر۔	151
265-	قانونی اختیار کے بغیر ٹیکس نہ لگائے جائیں گے۔	151
266-	بھارت اور ریاستوں کے مجتمعہ فنڈ اور سرکاری کھاتے۔	151
267-	اتفاقی مصارف فنڈ۔	152

یونین اور ریاستوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم

-268	محصولات جن کو یونین نے عائد، لیکن ریاستوں نے وصول اور صرف کیا ہو۔	152
-269	وہ ٹیکس جن کو یونین عائد اور وصول کرے گی لیکن ان کو ریاستوں کو تفویض کیا جائے گا۔	152
-269	الف۔ بین ریاستی تجارت اور بیوپار کے سلسلے میں مال اور خدمات ٹیکس عائد کرنا اور وصول کرنا۔	153
-270	عائد کیا گیا اور یونین وریاستوں کے درمیان تقسیم کیا گیا ٹیکس۔	154
-271	یونین کی اغراض کے لیے بعض محصولات اور ٹیکسوں پر سرچارج۔	154
-272	حذف۔	155
-273	سَن اور سَن کی اشیا پر محصول برآمد کے عوض رقمی امداد۔	155
-274	ان بلوں پر صدر کی پیشگی سفارش کی ضرورت جن کا اثر ان ٹیکسوں پر پڑتا ہو جن میں ریاستوں کا مفاد ہو۔	155
-275	بعض ریاستوں کو یونین سے رقمی امدادیں۔	155
-276	پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس۔	157
277	مستثنیات۔	157
-278	حذف۔	157
-279	"خالص آمدنی" وغیرہ کا حساب لگانا۔	157
279 الف۔	مال اور خدمات ٹیکس کونسل۔	158
-280	مالیاتی کمیشن۔	160
-281	مالیاتی کمیشن کی سفارشات۔	160

متفرق مالیاتی توضیعات

-282	یونین یا کسی ریاست کی اپنی آمدنی سے قابل ادائی خرچ۔	161
-283	مجتمعہ فنڈ، اتفاقی مصارف فنڈ اور سرکاری کھاتوں میں جمع کی ہوئی رقوم کی تحویل وغیرہ۔	161

284-	فریقین مقدمہ کی جمع کرائی ہوئی رقوم اور دوسری رقوم کی تحویل جو سرکاری ملازمین اور عدالتوں نے وصول کی ہوں۔	161
285-	یونین کی جائیداد کا ریاستی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔	162
286-	مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس عائد کرنے کے بارے میں پابندیاں۔	162
287-	بجلی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔	162
288-	پانی یا بجلی کی بابت ریاستوں کے ٹیکسوں سے بعض صورتوں میں استثنیٰ۔	163
289-	یونین کے ٹیکس سے ریاست کی جائیداد اور آمدنی کا استثنیٰ۔	163
290-	بعض مصارف اور پینشن کے بارے میں مطابقت پیدا کرنا۔	164
290 الف-	بعض دیوسوم فنڈوں کو سالانہ ادائیگی۔	164
291-	حذف۔	165

باب-2-

قرضہ لینا

292-	بھارت کی حکومت کا قرضہ لینا۔	165
293-	ریاستوں کا قرضہ لینا۔	165

باب-3-

جائیداد، معاہدات، حقوق، ذمہ داریاں، وجوب اور مقدمات

294-	بعض صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔	166
295-	دیگر صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔	166
296-	عود بحق سرکار یا سقوط حق سے یا جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہونے والی جائیداد۔	167
297-	ملکی سمندر یا براعظمی کنارہ آپ کے اندر پڑی ہوئی قیمتی اشیاء کا اور کلیتاً معاشی علاقہ کے وسائل کا یونین میں مرکوز ہونا۔	167
298-	تجارت وغیرہ کرنے کا اختیار۔	168
299-	معاہدات۔	168

300-	مقدمات اور کارروائیاں۔	168

باب-4-

جائیداد کا حق

300-	الف۔ استثنیٰ قانونی اختیار کے اشخاص کو جائیداد سے محروم نہ کیا جائے گا۔	169

حصہ-13-

بھارت کے علاقہ کے اندر تجارت، بیوپار اور لین دین

301-	تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی۔	170
302-	تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں عائد کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔	170
303-	تجارت اور بیوپار کے بارے میں یونین اور ریاستوں کے اختیارات قانون سازی پر پابندیاں۔	170
304-	ریاستوں کے درمیان تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں۔	170
305-	موجودہ قوانین اور ان قوانین کا تحفظ جن میں سرکاری اجارہ داریوں کی توضیع ہو۔	171
306-	حذف۔	171
307-	دفعات 301 تا 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے حاکم کا تقرر۔	171

حصہ-14-

یونین اور ریاستوں کے تحت ملازمتیں

باب-1-

ملازمتیں

308-	تعبیر۔	172
309-	یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کی بھرتی اور شرائط ملازمت۔	172
310-	یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کے عہدوں کی مدت۔	172
311-	یونین یا ریاست کے تحت سول حیثیت میں مامور اشخاص کی برطرفی، علاحدگی یا درجہ میں تنزلی۔	173
312-	کل بھارت ملازمتیں۔	174

312-الف۔ بعض ملازمتوں کے عہدہ داروں کی شرائط ملازمت میں تبدیلی یا ان کو منسوخ کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔ 174
313- عبوری توضیعات۔ 175
314- حذف۔ 176

باب-2-

پبلک سروس کمیشن

315- یونین اور ریاستوں کے لیے پبلک سروس کمیشن۔ 177
316- ارکان کا تقرر اور ان کے عہدہ کی میعاد۔ 177
317- پبلک سروس کمیشن کے رکن کی علاحدگی اور معطّلی۔ 178
318- کمیشن کے ارکان اور عملے کی شرائط ملازمت کی نسبت دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔ 179
319- کمیشن کی رکنیت سے ہٹ جانے کے بعد عہدوں پر اس کے ارکان کے فائز رہنے کی ممانعت۔ 179
320- پبلک سروس کمیشن کے کارہائے منصبی۔ 180
321- پبلک سروس کمیشنوں کے کارہائے منصبی کو وسیع کرنے کا اختیار۔ 181
322- پبلک سروس کمیشنوں کے مصارف۔ 181
323- پبلک سروس کمیشنوں کی رپورٹیں۔ 182

حصہ-14الف

ٹریبونل

323الف۔ انتظامی ٹریبونل۔ 183
323ب۔ دیگر امور کے لیے ٹریبونل۔ 184

حصہ-15-

انتخابات

324- انتخابات کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی انتخابی کمیشن میں مرکوز ہوں گی۔ 186

-325 کوئی شخص مذہب، نسل، ذات یا جنس کی بنا پر خصوصی فہرست انتخاب میں شامل کیے جانے کے لیے نا اہل نہ ہوگا اور نہ ہی وہ ادعا کرے گا کہ اس کو اس میں شامل کیا جائے۔ 187

-326 لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے لیے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے۔ 187

-327 پارلیمنٹ کو قانون ساز ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔ 187

-328 ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسی مجلس قانون ساز کے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔ 187

-329 انتخابی امور میں عدالتوں کی مداخلت پر امتناع۔ 188

-329 الف۔حذف۔ 188

حصہ-16

بعض طبقوں سے متعلق خصوصی توضیعات

-330 درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے لوک سبھا میں نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔ 189

-331 لوک سبھا میں اینگلوانڈین فرقہ کی نمائندگی۔ 190

-332 ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ۔ 191

-333 ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں اینگلوانڈین فرقے کی نمائندگی۔ 191

-334 نشستوں کے تحفظ اور خصوصی نمائندگی کا ستر سال بعد ختم ہوجانا۔ 191

-335 ملازمتوں اور عہدوں پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ادعا۔ 193

-336 بعض ملازمتوں میں اینگلوانڈین فرقے کے لیے خصوصی توضیع۔ 193

-337 اینگلوانڈین فرقے کے مفاد کے لیے تعلیمی رقمی منظوریوں کی بابت خصوصی توضیع 194

-338 درج فہرست ذاتوں کے لئے قومی کمیشن۔ 194

338الف- درج فہرست قبیلوں کے لئے قومی کمیشن۔ 196

338ب۔	پسماندہ طبقات کے لیے قومی کمیشن۔	197
339-	درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق اور درج فہرست قبیلوں کی بہبودی پر یونین کی نگرانی۔	199
340-	پسماندہ طبقوں کے حالات کی تفتیش کرنے کے لیے ایک کمیشن کا تقرر۔	199
341-	درج فہرست ذاتیں۔	200
342-	درج فہرست قبیلے۔	200

حصہ-17-

سرکاری زبان

باب-1-یونین کی زبان

343-	یونین کی سرکاری زبان۔	202
344-	سرکاری زبان کے لیے کمیشن اور پارلیمنٹ کی کمیٹی۔	202

باب-2-

علاقائی زبانیں

345-	ریاست کی سرکاری زبان یا زبانیں۔	203
346-	ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست یا کسی ریاست اور یونین کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان۔	204
347-	اس زبان کے متعلق خصوصی توضیع جسے ریاست کی آبادی کا ایک حصہ بولتا ہو۔	204

باب-3-

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ وغیرہ کی زبان

348-	زبان جو سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ میں اور ایکٹوں اور بلوں وغیرہ کے لیے استعمال ہوگی۔	204
349-	زبان سے متعلق بعض قوانین وضع کرنے کا خاص طریق کار۔	205

باب-4-

خاص ہدایتیں

350-	شکایتوں کے ازالہ کی درخواستوں میں استعمال ہونے والی زبان۔	206
350الف۔	ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی سہولتیں۔	206
350ب۔	لسانی اقلیتوں کے لیے خاص عہدیدار۔	206
351-	ہندی زبان کو فروغ دینے کے لیے ہدایت۔	206

حصہ-18-

ہنگامی حالت سے متعلق توضیعات

352-	ہنگامی حالت کا اعلان نامہ۔	207
353-	ہنگامی حالت کے اعلان نامہ کا اثر۔	209
354-	آمدنی کی تقسیم کی نسبت توضیعات کا اطلاق اس وقت جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو۔	209
355-	ریاستوں کو بیرونی حملے اور اندرونی شورش سے محفوظ رکھنے کا یونین کا فرض۔	210
356-	ریاستوں میں آئینی طریقوں کے ناکام ہوجانے کی حالت میں توضیعات۔	210
357-	دفعہ 356 کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کے تحت قانون سازی کے اختیارات کا استعمال۔	212
358-	ہنگامی حالت میں دفعہ 19 کی توضیعات کی معطلی۔	212
359-	ہنگامی حالت کے دوران حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کی معطلی۔	213
359الف -	حذف۔	214
360-	مالیاتی ہنگامی حالت کے متعلق توضیعات۔	214

حصہ-19-

متفرق

361-	صدر اور گورنر اور راج پرمکھوں کا تحفظ۔	216
361الف۔	پارلیمنٹ اور ریاستی مجالس قانون ساز کی کارروائی کی اشاعت کا تحفظ۔	216

361ب۔ نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کے لئے نااہلیت۔ 217

362- حذف۔ 217

363- بعض عہد ناموں، اقرار ناموں وغیرہ سے پیدا ہونے والے نزاعات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔ 218

363الف۔ بھارتی ریاستوں کے حکمرانوں کو، جنہیں تسلیم کرلیا گیا تھا، تسلیم نہ کرنا اور صرف خاص کا برخاست کرنا۔ 218

364- بڑی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کے متعلق خاص توضیعات۔ 219

365- یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہنے کا اثر۔ 219

366- تعریفات۔ 219

367- تعبیر۔ 223

حصہ-20

آئین کی ترمیم

368- پارلیمنٹ کو آئین کی ترمیم کرنے کا اختیار اور اس کے لیے طریق کار۔ 224

حصہ-21-

عارضی، عبوری اور خصوصی توضیعات

369- ریاستی فہرست کے امور کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا عارضی اختیار گویا کہ وہ متوازی فہرست کے امور ہیں۔ 226

370- ریاست جموں و کشمیر کے متعلق عارضی توضیعات۔ 226

371- مہاراشٹر اور گجرات کی ریاستوں کے متعلق خصوصی توضیع۔ 228

371الف- ریاست ناگالینڈ سے متعلق خصوصی توضیع۔ 228

371ب- ریاست آسام سے متعلق خصوصی توضیع۔ 231

371ج- ریاست منی پور سے متعلق خصوصی توضیع۔ 232

371د- ریاست آندھرا پردیش سے متعلق خصوصی توضیع۔ 232

371ھ- آندھرا پردیش میں مرکزی جامعہ کا قیام۔ 235

371و-	ریاست سکم سے متعلق خصوصی توضیعات۔	235
371ز-	میزورم ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔	238
371ح-	اروناچل پردیش ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔	238
371ط-	گوا ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔	239
371ی-	ریاست کرناٹک سے متعلق خصوصی توضیعات۔	239
372-	موجودہ قوانین کا نافذ رہنا اور ان میں تطبیقات۔	240
372الف-	قوانین کی تطبیق کا صدر کو اختیار۔	241
373-	بعض صورتوں میں صدر کو ان اشخاص کے بارے میں حکم دینے کا اختیار جو انسدادی نظر بندی میں ہوں۔	241
374-	فیڈرل کورٹ کے ججوں اور فیڈرل کورٹ میں یا ہز مجیسٹی بہ اجلاس کونسل کے روبرو زیر غور کارروائیوں کے متعلق توضیعات۔	242
375-	عدالتیں، حکام اور عہدہ دار اس آئین کی توضیعات کے تابع کار منصبی انجام دیتے رہیں گے۔	242
376-	عدالت عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیعات۔	243
377-	بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیعات۔	243
378-	پبلک سروس کمیشن کے متعلق توضیعات۔	243
378الف-	آندھرا پردیش کی قانون ساز اسمبلی کی مدت کے بارے میں خصوصی توضیعات	244
379 تا 391-	حذف۔	244
392-	دشواریوں کو رفع کرنے کا صدر کا اختیار۔	244

مختصر نام، تاریخ نفاذ، مستند ہندی متن اور تنسیخات

حصہ-22-

393-	مختصر نام۔	245
394-	تاریخ نفاذ۔	245
394-الف-	ہندی زبان میں مستند متن۔	245

365-	تنسیخات	246

فہرست بند

1	پہلا فہرست بند۔	
2	ریاستیں۔	247
	یونین علاقے۔	
	دوسرا فہرست بند	
حصہ الف۔	صدر اور ریاستوں کے گورنروں کے متعلق توضیعات۔	253
حصہ ب۔	حذف۔	253
حصہ ج۔	لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کے متعلق توضیعات	253
حصہ د۔	سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیعات۔	254
حصہ ہ۔	بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیعات۔	257
	تیسرا فہرست بند۔	
	حلف یا اقرار صالح کے نمونے۔	258
	چوتھا فہرست بند۔	
	راجیہ سبھا میں نشستوں کی تقسیم۔	262
	پانچواں فہرست بند۔	
	درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم ونسق اور ان کی نگرانی کے متعلق توضیعات۔	264
حصہ الف۔	عام۔	264
حصہ ب۔	درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کا نظم ونسق اور ان پر نگرانی۔	264
حصہ ج۔	درج فہرست رقبے۔	266
حصہ د۔	فہرست بند کی ترمیم۔	267

چھٹا فہرست بند۔

آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے قبائلی رقبوں کے نظم ونسق کے بارے میں توضیعات۔ 268

ساتوان فہرست بند۔

فہرست 1- یونین فہرست۔ 294

فہرست 2- ریاستی فہرست۔ 300

فہرست 3- متوازی فہرست۔ 304

آٹھواں فہرست بند۔

زبانیں۔ 308

نواں فہرست بند۔بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز۔ 309

دسواں فہرست بند۔ دل بدل کی بنا پر نااہلیت کی نسبت توضیعات۔ 326

گیارھواں فہرست بند۔ پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔ 331

بارھوان فہرست بند۔ میونسپلٹیوں کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔ 333

ضمیمہ۔ آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015۔ 334

اصطلاحات 354

....

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں۔ کہ بھَارَت کو ایک مقتدر سماج وادی غیر مذھبی عوامی جمھوریه بنائیں اوراس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:۔

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی؛

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع،

اوران سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا یقین ہو؛

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر، 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

حصہ 1

یونین اوراس کا علاقہ

یونین کا نام اور علاقہ۔

1۔(1)انڈیا،یعنی بھارت، ریاستوں کی ایک یونین ہوگا۔

(2) ریاستیں اوران کے علاقے وہ ہوں گے جن کی صراحت پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

(3) بھارت کے علاقہ میں شامل ہوں گے___

(الف) ریاستوں کے علاقے؛

(ب)یونین علاقے جن کی صراحت پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے؛اور

(ج)ایسے دوسرے علاقے جوحاصل کیے جائیں۔

جدید ریاستوں کا داخلہ یا قیام۔

2۔ پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، جدید ریاستوں کوایسی قیود وشرائط پر، جو وہ مناسب خیال کرے، یونین میں داخل یا قائم کر سکے گی۔

2الف۔حذف۔

جدید ریاستوں کا بنانا اور موجودہ ریاستوں کے رقبوں یا سرحدوں یا نام میں ردوبدل۔

3۔ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ___

(الف) کسی ریاست کے علاقہ کوعلیحدہ کر کے یادو یادو سے زیادہ یا ریاستوں کے حصوں کو ملا کر یا کسی علاقہ کو کسی ریاست کے حصہ سے ملاکر ایک جدید ریاست بنا سکے گی؛

(ب) کسی ریاست کے رقبہ کو بڑھا سکے گی؛

(ج) کسی ریاست کے رقبہ کو گھٹا سکے گی؛

(د) کسی ریاست کی سرحدوں کو بدل سکے گی؛

(ہ) کسی ریاست کے نام کو بدل سکے گی:

بشرطیکہ اس غرض سے کوئی بل پارلیمنٹ کے کسی ایوان میں صدر کی سفارش کے بغیر اور جب اس بل میں

مندرجہ کوئی تجویز ریاستوں میں سے کسی ریاست کے رقبہ، سرحدوں یا نام کو متاثر کرے تو بجز اس کے کہ صدر نے اس بل کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز سے اپنا خیال، اس مدت کے اندر جو صدر منظور کرے، ظاہر کرنے کے لیے رجوع کیا ہو اور ایسی مصرحہ یا منظور شدہ مدت منقضی ہو چکی ہو، پیش نہ ہوگا۔

تشریح 1۔اس دفعہ کے فقرہ جات (الف) تا (ہ) میں ''ریاست'' میں یونین علاقہ شامل ہے لیکن شرطیہ فقرہ میں ''ریاست'' میں یونین علاقہ شامل نہیں ہے۔

تشریح 2۔اس اختیار میں جو پارلیمنٹ کو فقرہ (الف) سے عطا کیا گیا ہے کسی ریاست یا یونین علاقہ کے کسی حصہ کو کسی دوسری ریاست یا یونین علاقہ سے ملا کر ایک جدید ریاست یا جدید یونین علاقہ بنانے کا اختیار شامل ہے۔

دفعات 2 اور 3 کے تحت بنائے ہوئے قوانین میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم اور تکمیلی، ضمنی اور نتیجی امور کے لئے توضیع ہوگی۔

4۔(1) دفعہ 2 یا دفعہ 3 میں محولہ کسی قانون میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات ہوں گی جو اس قانون کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس میں ایسی تکمیلی ضمنی اور نتیجی توضیعات بھی ہو سکیں گی (جن میں پارلیمنٹ یا ایسے قانون سے متاثرہ ریاست یا ریاستوں کی مجلس قانون ساز یا مجالس قانون ساز میں نمائندگی کے بارے میں توضیعات شامل ہیں) جن کو پارلیمنٹ ضروری تصور کرے۔

(2) کسی ایسے قانون کا جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہوگا۔

حصہ 2

شہریت

شہریت، آئین کی تاریخ نفاذ پر۔

5۔اس آئین کی تاریخ نفاذ پر ہر وہ شخص بھارت کا شہری ہوگا جس کی بھارت کے علاقہ میں مستقل جائے سکونت ہو، اور

(الف) جو بھارت کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا؛ یا

(ب) جس کے والدین میں سے کوئی ایک بھارت کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا؛ یا

(ج) جو ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل کم سے کم پانچ سال تک بھارت کے علاقہ کا معمولاً باشندہ رہا ہو۔

حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جو پاکستان سے ترک وطن کر کے بھارت آ گئے ہوں۔

6۔دفعہ 5 میں کسی امر کے باوجود کسی شخص کا، جس نے اس علاقہ سے جو اس وقت پاکستان میں شامل ہے بھارت کے علاقہ میں ترک وطن کیا ہے، اس آئین کی تاریخ نفاذ پر بھارت کا شہری ہونا متصور ہوگا، اگر___

(الف) وہ یا اس کے والدین میں سے کوئی ایک یا اس کے والدین کے والدین میں سے کوئی بھارت میں، جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں کی گئی ہے (جیسا کہ وہ ابتداً وضع کیا گیا تھا)، پیدا ہوا تھا؛ اور

(ب) (i) اس صورت میں جب ایسے شخص نے 19/جولائی، 1948 سے پہلے اس طرح ترکِ وطن کیا ہو کہ وہ اس کے ترک وطن کرنے کی تاریخ سے بھارت کے علاقہ کا معمولاً باشندہ رہا ہو، یا

(ii) ایسی صورت میں جب ایسے شخص نے 19/جولائی، 1948 کو یا اس کے بعد بھارت میں اس طرح ترک وطن کیا ہے کہ اس کا نام بھارت کی ڈومنین کی حکومت کے اس بارے میں تقرر کیے ہوئے کسی عہدہ دار نے اس کی درخواست پر بھارت کے شہری کی حیثیت سے درج رجسٹر کیا ہو جو اس نے اس عہدہ دار کو اس حکومت کے مقرر کیے ہوئے نمونہ اور طریقہ کے مطابق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل اس غرض سے دے دی ہو:

بشرطیکہ کسی شخص کا نام اس طرح سے درج رجسٹر نہ ہوگا بجز اس کے کہ وہ بھارت کے علاقہ کا اس کی درخواست کی تاریخ سے عین قبل کم سے کم چھ ماہ تک باشندہ رہا ہو۔

حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جنہوں نے پاکستان کو ترک وطن کیا ہو۔

7۔دفعات 5 اور 6 میں کسی امر کے باجود کسی ایسے شخص کا بھارت کا شہری ہونا متصور نہ ہوگا جس نے یکم مارچ،

1947 کے بعد بھارت کے علاقہ سے اس علاقہ میں، جواب پاکستان میں شامل ہے، ترکِ وطن کیا ہو:

بشرطیکہ اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق اس شخص پر نہ ہوگا جو اس علاقہ میں، جواب پاکستان میں شامل ہے، اس طرح ترک وطن کرنے کے بعد بھارت کے علاقہ میں پھر سے بس جانے یا مستقل واپسی کے لیے کسی قانون کے اختیار سے یا اس کے تحت اجرا کیے ہوئے پرمٹ کے تحت واپس آگیا ہو اور ہر ایسے شخص کا دفعہ 6 کے فقرہ (ب) کی اغراض کے لیے 19 جولائی، 1948 کے بعد بھارت کے علاقہ میں ترک وطن کرنا متصور ہوگا۔

حقوق شہریت بعض بھارتی نژاد اشخاص کے جو بیرون بھارت کے باشندے ہوں۔

8۔دفعہ 5 میں کسی امر کے باوجود، کسی شخص کا جو یا جس کے والدین میں سے کوئی ایک یا جس کے والدین کے ماں باپ میں سے کوئی ایک بھارت میں پیدا ہوا تھا جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں (جیسا کہ وہ ابتداً وضع کیا گیا تھا) کی گئی ہے اور جو بھارت سے باہر کسی ملک کا، جس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے، معمولاً باشندہ ہو بھارت کا شہری ہونا متصور ہوگا اگر اس کا نام اس ملک میں جہاں کا وہ فی الوقت باشندہ ہو بھارت کے سفارتی یا قنصلی نمائندہ نے، اس کی درخواست پر جو اس نے خواہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے یا بعد ایسے سفارتی یا قنصلی نمائندہ کو بھارت کی ڈومنین کی حکومت یا حکومت بھارت کے مقرر کیے ہوئے نمونہ اور طریقہ کے مطابق اس غرض سے دی ہو، بھارت کے شہری کی حیثیت سے درج رجسٹر کر لیا ہو۔

کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کرنے والے اشخاص شہری نہ ہونگے۔

9۔کوئی شخص دفعہ 5 کی رو سے بھارت کا شہری نہ ہوگا اور نہ اس کا دفعہ 6 یا 8 کی رو سے بھارت کا شہری ہونا متصور ہوگا اگر اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کر لی ہو۔

حقوق شہریت کا برقرار رہنا۔

10۔ ہر وہ شخص، جو اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت بھارت کا شہری ہو یا جس کا شہری ہونا متصور ہو، کسی قانون کی توضیعات کے تابع، جو پارلیمنٹ بنائے، ایسا شہری برقرار رہے گا۔

پارلیمنٹ قانون کے ذریعے حق شہریت منضبط کریگی۔

11۔اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیعات میں سے کسی امر سے شہریت حاصل کرنے اور اس کو ختم کرنے اور شہریت سے متعلق تمام دیگر امور کے بارے میں کوئی توضیع کرنے کی بابت پارلیمنٹ کا اختیار کم نہ ہوگا۔

حصہ 3

بنیادی حقوق

عام

تعریف۔

12۔ اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ''مملکت'' میں حکومت بھارت اور پارلیمنٹ اور ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کی حکومت اور مجلس قانون ساز اور بھارت کے علاقہ کے اندر یا حکومت بھارت کے زیر اختیار جملہ مقامی یا دیگر حکام شامل ہیں۔

بنیادی حقوق کے متناقض یا ان کو کم کرنے والے قوانین۔

13۔(1) وہ سب قوانین جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ ہوں، جہاں تک وہ اس حصہ کے متناقض ہوں، ایسے تناقض کی حد تک باطل ہوں گے۔

(2) مملکت کوئی ایسا قانون نہ بنائے گی جو اس حصہ سے عطا کیے ہوئے حقوق کو چھین لے یا ان میں کمی کرے اور کوئی قانون جو اس فقرہ کی خلاف ورزی میں بنایا جائے، خلاف ورزی کی حد تک باطل ہوگا۔

(3) اس دفعہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو،___

(الف) ''قانون'' میں ہر آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ، دستور العمل، اطلاع نامہ، رواج یا رسم جس کا بھارت کے علاقہ میں قانون کا اثر ہو، شامل ہے؛

(ب) ''نافذ قوانین'' میں آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے بھارت کے علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا کسی دیگر حاکم مجاز کے منظور کیے یا بنائے ہوئے ایسے قوانین شامل ہیں جو اس سے پہلے منسوخ نہ ہوئے ہوں باوجود اس کے کہ کوئی ایسا قانون یا اس کا کوئی جُز اس وقت بالکل یا خاص رقبوں میں نافذ العمل نہ ہو۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق اس آئین کی کسی ایسی ترمیم پر نہ ہوگا جو دفعہ 368 کے تحت کی گئی ہو۔

حق مساوات

قانون کی نظر میں مساوات۔

14۔مملکت کسی شخص کو بھارت کے علاقہ میں قانون کی نظر میں مساوات یا قوانین کے مساویانہ تحفظ سے محروم نہیں کرے گی۔

مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بناء پر امتیاز کی ممانعت۔

15۔(1) مملکت محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنا پر کسی شہری کے خلاف امتیاز نہیں برتے گی۔

(2) کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنا پر،____

(الف) دُکانوں، عام ریستوارن، ہوٹلوں یا عام تفریح گاہوں میں داخلہ کے لیے؛ یا

(ب) کلی یا جزوی طور سے مملکتی فنڈ سے قائم یا خلایق عامہ کے استعمال کے لیے وقف کنووں، تالابوں، اشنان گھاٹوں، سڑکوں اور عام آمدورفت کے مقامات کے استعمال کے،

نا قابل نہ ہوگا یا اس پر کوئی ذمہ داری یا پابندی یا شرط نہ ہوگی۔

(3) اس دفعہ کا کوئی امر اس میں مانع نہ ہوگا کہ مملکت عورتوں اور بچوں کے لیے کوئی خاص توضیع کرے۔

(4) اس دفعہ یا دفعہ 29 کے فقرہ (2) کا کوئی امر شہریوں کے سماجی اور تعلیمی حیثیت سے پس ماندہ طبقات یا درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کی ترقی کے لیے خصوصی توضیع کرنے میں مملکت کا مانع نہ ہوگا۔

(5) اس دفعہ یا دفعہ 19 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ز) کا کوئی امر مملکت کو سماجی اور تعلیمی طور سے پسماندہ شہریوں کے طبقات کی ترقی کے لیے یا درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کے لئے قانون کے ذریعہ کوئی خصوصی توضیع کئے جانے میں مانع نہیں ہوگا، جہاں تک ایسی خصوصی توضیعات دفعہ 30 کے فقرہ (1) میں مصرحہ اقلیتی تعلیمی اداروں سے مختلف تعلیمی اداروں میں جن میں پرائیویٹ تعلیمی ادارے بھی ہیں، چاہے انہیں مملکت سے امداد ملتی ہو یا نہیں، داخلہ سے متعلق ہیں۔

☆{(6) اس دفعہ یا دفعہ 19 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ز) یا دفعہ 29 کے فقرہ (2) میں مملکت کے لئے کوئی امر۔

(الف) فقرہ جات (4) اور (5) میں مذکورہ فرقوں کے علاوہ شہریوں کے اقتصادی طور پر کمزور کنہیں طبقہ جات کی ترقی کے لئے کوئی خصوصی توضیع وضع کرنے میں مانع نہ ہوگا؛ اور

☆{اس کا ادخال آئین (ایک سو تیسری ترمیم) ایکٹ، 2019 تاریخ 12 جنوری، 2019 کی رُو سے کیا گیا ہے۔(تاریخ 14 جنوری 2019 سے نافذ)}

(ب) فقرہ (4) اور فقرہ (5) میں مذکورہ طبقوں کے علاوہ اقتصادی طور پر کمزور شہریوں کے کسی بھی طبقے کے لیے خصوصی توضیعات وضع کرنے میں مانع نہ ہوگا جہاں تک ان توضیعات کا دفعہ 30 کے فقرہ (1) میں محولہ اقلیتی فرقوں کے تعلیمی اداروں کو چھوڑ کر دیگر تعلیمی اداروں میں، جن میں نجی تعلیمی ادارے چاہے مملکت سے امداد یافتہ ہوں یا امداد یافتہ نہ ہوں بھی شامل ہیں، داخلہ دینے سے متعلق ہو اور ایسا داخلہ محفوظ نشستوں کی صورت میں موجودہ محفوظ نشستوں کے علاوہ اور ہر ایسے زمرے میں کل نشستوں کے زیادہ سے زیادہ دس فیصد کے تابع ہوگا۔

تشریح: اس دفعہ اور دفعہ 16 کی اغراض کے لیے "اقتصادی طور پر کمزور طبقہ جات" سے ایسے طبقے مراد ہوں گے جنہیں کنبہ کی آمدن اور دیگر اقتصادی طور پر نا موافق عوامل کی بنیاد پر مملکت نے وقتاً فوقتاً مشتہر کیا ہو۔}

سرکاری ملازمت کے لئے مساوی موقع۔

16۔(1) تمام شہریوں کے لیے مملکت کے تحت کسی عہدہ پر ملازمت یا تقرر سے متعلق مساوی موقع حاصل رہے گا۔

(2) کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، نسب، مقام پیدائش، بودوباش یا ان میں سے کسی کی بنا پر مملکت کے تحت کسی ملازمت یا عہدے کے لیے نہ تو نا قابل ہوگا اور نہ اس کے خلاف امتیاز برتا جائے گا۔

(3) اس دفعہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہوگا جس میں ریاست یا یونین علاقہ کی حکومت یا ان کے اندر کسی مقامی یا دیگر حاکم کے تحت کسی قسم یا اقسام کی ملازمت یا کسی عہدے پر تقرر کی بابت ایسی ملازمت یا تقرر کے قبل اس ریاست میں یا یونین علاقہ کے اندر بودوباش کی ضروری شرط مقرر کی جائے۔

(4) اس دفعہ کا کوئی امر تقررات یا عہدوں کو شہریوں کے کسی ایسے پسماندہ طبقہ کے حق میں جس کی مملکت کے تحت ملازمتوں میں مملکت کی رائے میں، کافی نمائندگی نہ ہو، محفوظ کرنے کے لیے کوئی توضیع کرنے میں مانع نہ ہوگا۔

(4الف) اس دفعہ کا کوئی امر ریاست کو ایسی درج فہرست ذاتوں اور قبیلوں کے حق میں، جن کی نمائندگی مملکت کے خیال میں مملکت کے تحت ملازمتوں میں نا کافی ہے، مملکت کے تحت ملازمتوں میں کسی قسم یا قسموں کے عہدوں پر نتیجی سینیارٹی کے ساتھ ترقی کے معاملوں میں تحفظ کے لیے توضیع کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

(4ب) اس دفعہ کا کوئی امر مملکت کو کسی سال میں بھری نہ گئی تھیں ایسی خالی جگہوں کو جو فقرہ (4) یا فقرہ (4الف) کے تحت کئے گئے تحفظ کے لئے کسی توضیع کے مطابق اس سال میں بھری جانے کے لئے محفوظ کی گئی ہیں، آنے والے کسی سال یا سالوں میں بھری جانے کے لئے علیحدہ قسم کی خالی جگہوں کی مانند غور کرنے میں مانع نہیں ہوگا اور ایسی قسم کی خالی جگہوں پر اس سال کی خالی جگہوں کے ساتھ جس میں وہ بھری جا رہی ہیں، اس سال کی خالی جگہوں کی کل تعداد کی بابت پچاس فیصد کی حد کا تعین کرنے کے لیے غور نہیں کیا جائے گا۔

(5)اس دفعہ کے کسی امر کا کوئی اثر ایسے قانون کے نفاذ پر نہ ہوگا جس میں یہ توضیع درج ہو کہ کسی مذہبی یا فرقہ جاتی ادارے کے امور سے متعلق کوئی عہدہ دار یا ایسے ادارے کی مجلس انتظامی کا کوئی رکن کسی خاص مذہب کا پیرو یا کسی خاص فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔

☆{''(6)اس دفعہ میں مندرج کوئی بھی امر،فقرہ(4) میں مندرج طبقوں کے علاوہ اقتصادی طور پر کمزوراُن شہریوں کے کسی بھی طبقہ کے حق میں تقرریوں یا اسامیوں میں موجودہ محفوظ نشستوں کے علاوہ ہرزمرے میں اسامیوں کے زیادہ سے زیادہ دس فیصد کے تابع نشستیں محفوظ کرنے میں مملکت کے لئے مانع نہ ہوگا۔''}

چھوت چھات کا خاتمہ۔

17۔چھوت چھات کا خاتمہ کیا جاتا ہےاور کسی بھی شکل میں اس پر عمل کرنے کی ممانعت کی جاتی ہے۔چھوت چھات کی بنا پر کوئی ناقابلیت عائد کرنا،بموجب قانون،قابل سزا جرم ہوگا۔

خطابات کا خاتمہ۔

18۔(1) مملکت کوئی خطاب،جوفوجی یا علمی امتیاز نہ ہو،عطا نہیں کرے گی۔

(2) بھارت کا کوئی شہری کسی مملکت غیر سے کوئی خطاب قبول نہیں کرے گا۔

(3) کوئی شخص جو بھارت کا شہری نہ ہو اس وقت،جب وہ مملکت کے تحت کسی نفع بخش یا قابل اعتماد عہدے پر فائز ہو، بغیر صدر کی منظوری کے کسی مملکت غیر سے کوئی خطاب قبول نہیں کرے گا۔

(4) مملکت کے تحت کسی نفع بخش یا قابل اعتماد عہدے پر فائز کوئی شخص کسی مملکت غیر سے یا اس کے تحت کوئی تحفہ،مشاہرہ یا کسی قسم کا عہدہ بغیر صدر کی منظوری کے قبول نہیں کرے گا۔

حق آزادی

آزادی تقریر وغیرہ سے متعلق بعض حقوق کا تحفظ۔

19۔(1) تمام شہریوں کو حق حاصل ہوگا---

(الف)تقریر اور اظہار کی آزادی کا؛

(ب)امن پسندانہ طریقہ سے اور بغیر ہتھیاروں کے جمع ہونے کا؛

(ج)انجمنیں یا یونین قائم کرنے کا؛

☆{اس کا ادخال آئین(ایک سو تیسری ترمیم) ایکٹ،2019 تاریخ12 جنوری،2019 کی رُو سے کیا گیا ہے۔(تاریخ 14 جنوری2019 سے نافذ)}

(د) بھارت کے سارے علاقہ میں آزادنہ نقل وحرکت کرنے کا؛

(ہ) بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں بود و باش کرنے اور بس جانے کا؛

(و)x x x x

(ز) کسی پیشہ کے اختیار کرنے یا کسی کام دھندے، تجارت یا کاروبار کے چلانے کا۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا مملکت کے کسی قانون کے بنانے میں مانع نہ ہوگا، جس حد تک ایسا قانون مذکورہ ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت، مملکت کی سلامتی، غیر مملکتوں سے دوستانہ تعلقات، امن عامہ، شائستگی یا اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے یا توہین عدالت، ازالہ حیثیت عرفی یا کسی جرم کے لیے اکسانے کے تعلق سے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(3) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ب) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہوگا، جس حد تک وہ ذیلی فقرہ مذکور کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت یا امن عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(4) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ج) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا یا وہ مملکت کے لیے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہوگا، جس حد تک وہ اس ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت یا امن عامہ یا اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(5) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرات (د) اور (ہ) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہوگا، جس حد تک وہ ان ذیلی فقروں سے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے استعمال پر اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے یا کسی درج فہرست قبیلہ کے مفادات کی حفاظت کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(6) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ز) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہوگا، جس حد تک وہ اس ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے اور خاص طور پر اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہوگا، جس حد تک کہ وہ ___

(i) ان پیشہ ورانہ یا تکنیکی قابلیتوں سے متعلق ہو جو کسی پیشہ کے اختیار کرنے یا کسی کام دھندے، تجارت یا کاروبار کے چلانے کے لیے ضروری ہوں؛ یا

(ii) مملکت یا ایسی کارپوریشن کی جو مملکت کی ملکیت ہو یا اس کے زیر اختیار ہو کسی تجارت، کاروبار، صنعت یا سروس کے، خواہ شہریوں کی کلی یا جزوی شرکت کے بغیر یا دیگر طور پر چلانے سے متعلق ہو۔

اثبات جرائم کے بارے میں تحفظ۔

20۔(1) کسی شخص کو بجز اس کے کہ اس قانون کی خلاف ورزی میں ہو، جو اس فعل کے ارتکاب کے وقت نافذ ہو، کسی جرم کا مجرم قرار نہیں دیا جائے گا جس کا اس پر بطور جرم الزام لگایا گیا ہو اور نہ اس کو اس سے زیادہ سزا دی جائے گی جو ارتکاب جرم کے وقت نافذ قانون کے تحت دی جا سکتی تھی۔

(2) کسی شخص کے خلاف ایک ہی جرم کے لیے ایک سے زیادہ مرتبہ نہ تو مقدمہ چلایا جائے گا اور نہ اس کو سزا دی جائے گی۔

(3) کسی شخص کو، جس پر کسی جرم کا الزام ہو، خود اپنے ہی خلاف گواہ بننے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

جان اور شخصی آزادی کا تحفظ۔

21۔کسی شخص کو اس کی جان یا شخصی آزادی سے قانون کے ذریعہ قائم کیے ہوئے ضابطہ کے سوا کسی اور طریقہ سے محروم نہ کیا جائے گی۔

تعلیم کا حق۔

21۔الف۔مملکت، چھ سال سے چودہ سال تک کی عمر والے سبھی بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم دینے کا ایسے طریقہ میں، جو مملکت قانون کے ذریعہ معین کرے، توضیع کرے گی۔

بعض صورتوں میں گرفتاری اور نظربندی سے تحفظ۔

22۔(1) کسی شخص کو جسے گرفتار کیا جائے اس کو ایسی گرفتاری کی وجوہ سے، جس قدر جلد ہو سکے، آگاہ کیے بغیر حوالات میں نہ رکھا جائے گا اور نہ اس کو اپنی پسند کے قانونی پیشہ ور سے صلاح لینے اور پیروی کروانے کے حق سے محروم کیا جائے گا۔

(2) ہر اس شخص کو جسے گرفتار کیا جائے اور حوالات میں بند رکھا جائے ایسی گرفتاری سے چوبیس گھنٹے کی مدت کے اندر، اس مدت کو چھوڑ کر جو مقام گرفتاری سے مجسٹریٹ کی عدالت تک سفر کرنے کے لیے ضروری ہو، قریب ترین مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا اور کسی ایسے شخص کو کسی مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر مذکورہ مدت سے زیادہ حوالات میں نہ رکھا جائے گا۔

(3) فقرات (1) اور (2) کے کسی امر کا اطلاق نہ ہوگا--

(الف) کسی ایسے شخص پر جو فی الوقت غیر ملکی دشمن ہو، یا

(ب) کسی ایسے شخص پر جو کسی ایسے قانون کے تحت، جس میں انسدادی نظر بندی کا حکم ہو، گرفتار یا نظر بند کیا جائے۔

(4) کوئی قانون جس میں انسدادی نظر بندی کی توضیع ہو کسی شخص کو تین ماہ سے زیادہ مدت تک نظر بند رکھنے کا مجاز نہ کرے گا بجز اس کے کہ ___

(الف) ان اشخاص پر مشتمل مشاورتی بورڈ نے، جو کسی عدالت العالیہ کے جج ہوں یا رہ چکے ہوں یا اس کے ججوں کی حیثیت سے تقرر کے اہل ہوں، تین ماہ کی مذکورہ مدت کے منقضی ہونے سے پہلے رپورٹ دی ہو کہ اس کی رائے میں ایسی نظر بندی کی کافی وجہ ہے:

بشرطیکہ اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر کسی شخص کو اس انتہائی مدت سے جو فقرہ (7) کے ذیلی فقرہ (ب) کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے مقرر کی گئی ہو زیادہ نظر بند رکھنے کا مجاز نہ کرے گا؛ یا

(ب) ایسے شخص کو کسی ایسے قانون کی توضیعات کے مطابق نظر بند کیا جائے جس کو پارلیمنٹ نے فقرہ (7) کے ذیلی فقرات (الف) اور (ب) کے تحت بنایا ہو۔

(5) جب کسی شخص کو انسدادی نظر بندی کی توضیع کرنے والے کسی قانون کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم کی مطابقت میں نظر بند کیا جائے تو وہ حاکم، جس نے وہ حکم صادر کیا ہو، جس قدر جلد ہو سکے ایسے شخص کو ان وجوہ کی اطلاع دے گا جن کی بنا پر وہ حکم صادر کیا گیا ہو اور اس کو اس حکم کے خلاف عذرات پیش کرنے کا جلد سے جلد موقع دے گا۔

(6) فقرہ (5) کے کسی امر سے ایسا حکم دینے والے حاکم کے لیے، جس کا اس فقرہ میں حوالہ ہے، ان واقعات کا ظاہر کرنا لازم نہ ہوگا جن کا ظاہر کرنا ایسا حاکم مفاد عامہ کے خلاف سمجھے۔

(7) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مقرر کر سکے گی--

(الف) وہ حالات جن کے تحت اور وہ صورت یا اقسام صورت جن میں کوئی شخص تین ماہ سے زیادہ مدت تک کسی ایسے قانون کے تحت نظر بند رکھا جا سکے گا جس میں فقرہ (4) کے ذیلی فقرہ (الف) کے مطابق مشاورتی بورڈ کی رائے حاصل کیے بغیر انسداد نظر بندی کا حکم ہو؛

(ب) وہ انتہائی مدت جس کے لیے کوئی شخص کسی قسم کی صورت یا اقسام کی صورتوں میں ایسے قانون کے تحت، جس میں انسدادی نظر بندی کی توضیع ہو، نظر بند رکھا جا سکے گا؛ اور

(ج) وہ ضابطہ جس پر مشاورتی بورڈ فقرہ (4) کے ذیلی فقرہ (الف) کے تحت کسی تحقیقات میں عمل کرے گا۔

استحصال کے خلاف حق

انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت۔

23۔(1) انسانوں کی تجارت اور بیگار اور دوسرے ایسے ہی اقسام کی جبری خدمت کی ممانعت کی جاتی ہے اور اس حکم کی کوئی خلاف ورزی جرم ہوگی جس کی قانون کے مطابق سزا دی جاسکتی ہے۔

(2) اس دفعہ کا کوئی امر مملکت کی اغراض عامہ کے لیے جبری خدمت لینے میں مانع نہ ہوگا اور ایسی خدمت لینے میں مملکت محض مذہب، نسل، ذات یا طبقہ یا ان میں سے کسی کی بنا پر امتیاز نہ برتے گی۔

بچوں کو کارخانوں وغیرہ میں مامور کرنے کی ممانعت۔

24۔ چودہ سال سے کم عمر کا کوئی بچہ کسی کارخانہ یا کان میں کام کرنے کے لیے مامور نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی دوسرے خطرناک کام پر لگایا جائے گا۔

مذہب کی آزادی کا حق

آزادی ضمیر اور مذہب کو آزادانہ قبول کرنے اور اس کی پیروی اور تبلیغ کی آزادی۔

25۔(1) امن عامہ، اخلاق عامہ، صحت عامہ اور اس حصہ کی دیگر توضیعات کے تابع تمام اشخاص کو آزادی ضمیر اور آزادی سے مذہب قبول کرنے، اس کی پیروی اور اس کی تبلیغ کرنے کا مساوی حق ہے۔

(2) اس دفعہ کا کوئی امر کسی ایسے موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا اور نہ وہ ایسے قانون کے بنانے میں مملکت کا مانع ہوگا جو--

(الف) کسی معاشی، مالیاتی، سیاسی یا دیگر غیر مذہبی سرگرمی کو، جس کا تعلق مذہبی عمل سے ہوسکتا ہو، منضبط کرے یا اس پر پابندی لگائے؛

(ب) سماجی بہبودی اور سدھار کے لیے یا ہندوؤں کے عوامی نوعیت کے مذہبی اداروں کو ہندوؤں کے تمام طبقوں اور فرقوں کے لیے کھول دینے کے بارے میں توضیع کرے۔

تشریح 1۔ کرپان باندھنا اور اس کو ساتھ رکھنا سکھ مذہب کے عقیدہ میں شامل ہونا متصور ہوگا۔

تشریح 2۔ فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ب) میں ہندوؤں کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں سکھ، جین یا بدھ مذہب کے پیروؤں کا حوالہ شامل ہے اور ہندو مذہبی اداروں کے حوالے کی حسبہٗ تعبیر کی جائے گی۔

مذہبی امور کے انتظام کی آزادی۔

26۔امن عامہ، اخلاق عامہ اور صحت عامہ کے تابع ہر ایک مذہبی فرقے یا اس کے کسی طبقے کو حق ہوگا۔

(الف) مذہبی اور خیراتی اغراض کے لیے ادارے قائم کرنے اور چلانے کا؛

(ب) اپنے مذہبی امور کا انتظام خود کرنے کا؛

(ج) منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے مالک ہونے اور اس کو حاصل کرنے کا؛ اور

(د) ایسی جائیداد کا قانون کے بموجب انتظام کرنے کا۔

کسی خاص مذہب کے فروغ کے لئے ٹیکس ادا کرنے کے بارے میں آزادی۔

27۔کسی شخص کو ایسے ٹیکس ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جن کی آمدنی کسی خاص مذہب یا مذہبی فرقہ کی ترقی یا اس کو قائم رکھنے کے مصارف ادا کرنے کے لیے صراحتاً تصرف کی جائے۔

بعض تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم پانے یا مذہبی عبادت کے بارے میں آزادی۔

28۔(1) کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں جو بالکلیہ مملکتی فنڈ سے چلایا جاتا ہو کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

(2) فقرہ (1) کے کسی امر کا اطلاق ایسے تعلیمی ادارہ پر نہیں ہوگا جس کا انتظام مملکت کرتی ہو لیکن جو کسی ایسے وقف یا ٹرسٹ کے تحت قائم کیا گیا ہو جو ایسے ادارہ میں مذہبی تعلیم دینا لازم قرار دے۔

(3) کسی ایسے شخص پر جو کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں شریک ہو، جو مملکت کا تسلیم شدہ ہو یا جس کو مملکتی فنڈ سے امداد ملتی ہو، لازم نہ ہوگا کہ کسی ایسی مذہبی تعلیم میں حصہ لے جو ایسے ادارے میں دی جائے یا ایسی مذہبی عبادت میں شریک ہو جو ایسے ادارہ میں اس سے ملحقہ عمارت واراضی میں کی جائے بجز اس کے کہ ایسے شخص نے یا اگر وہ نابالغ ہو تو اس کے ولی نے اس کے لیے اپنی رضامندی دی ہو۔

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ۔

29۔(1) بھارت کے علاقہ میں یا اس کے کسی حصہ میں رہنے والے شہریوں کے کسی طبقہ کو، جس کی اپنی الگ جداگانہ زبان، رسم الخط یا ثقافت ہو، اس کو محفوظ رکھنے کا حق ہوگا۔

(2) کسی شہری کو ایسے تعلیمی ادارہ میں جس کو مملکت چلاتی ہو یا جس کو مملکتی فنڈ سے امداد ملتی ہو، داخلہ دینے سے محض

مذہب، نسل، ذات، زبان یا ان میں سے کسی کی بنا پر انکار نہیں کیا جائے گا۔

اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق۔

30۔(1) تمام اقلیتوں کو، خواہ وہ مذہب کی بناء پر ہوں یا زبان کی، اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہوگا۔

(۱الف) فقرہ (1) میں محولہ کسی اقلیت کے قائم کردہ اور زیر انتظام کسی تعلیمی ادارے کی کسی جائیداد کے لازمی حصول نسبت کوئی قانون بناتے وقت مملکت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ ایسی جائیداد کے حصول کے لیے ایسے قانون کی رو سے مقررہ یا اس کے تحت تعین شدہ رقم ایسی ہو جس سے اس ضمن کے تحت ایسا حق، جس کی ضمانت دی گئی ہے، محدود یا ساقط نہ ہو جائے۔

(2) مملکت تعلیمی اداروں کو امداد عطا کرنے میں کسی تعلیمی ادارے کے خلاف اس بناء پر امتیاز نہ برتے گی کہ وہ کسی اقلیت کے زیر انتظام ہے خواہ وہ اقلیت مذہب کی بناء پر ہو یا زبان کی۔

31۔(حذف) آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 6 کے ذریعہ (20.6.1979) سے۔

بعض قوانین کا تحفظ

ان قوانین کا تحفظ جن میں املاک وغیرہ کو حاصل کرنے کی توضیع ہو۔

31الف۔(1) دفعہ 13 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود کسی قانون کا جس میں___

(الف) مملکت کی املاک یا اس میں کوئی حقوق حاصل کرنے یا ایسے حقوق کو زائل یا ان میں رد و بدل کرنے؛ یا

(ب) مفاد عامہ میں یا جائیداد کا معقول انتظام کرنے کے لیے ایک محدود مدت کے لیے کسی جائیداد کے انتظام کو مملکت کے اپنے ہاتھ میں لینے؛ یا

(ج) دو یا زیادہ کارپوریشنوں کا مفاد عامہ میں یا ان کارپوریشنوں میں سے کسی کا معقول انتظام کرنے کی غرض سے انضمام کرنے؛ یا

(د) کارپوریشنوں کے انتظامی کارندوں، معتمدین اور خزانچیوں، انتظامی نظم یا منتظمین کے حقوق کو یا ان کے حصہ داروں کے حقوق رائے دہی زائل کرنے یا ان میں رد و بدل کرنے؛ یا

(ہ) کسی ایسے اقرارنامہ، پٹہ یا لائسنس کی رو سے ان حقوق کو زائل یا ان میں رد و بدل کرنے، جو کوئی معدنی شے یا معدنی تیل تلاش کرنے یا حاصل کرنے کی غرض سے کسی اقرارنامہ، پٹہ یا لائسنس کی رو سے پیدا ہوئے ہوں، یا کسی اقرارنامہ یا

لائسنس کو قبل از وقت ختم کرنے یا رد کرنے کی توضیع ہو،

اس بناء پر باطل ہونا متصور نہ ہوگا کہ وہ دفعہ 14 یا دفعہ 19 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے متناقض ہے یا اس کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے:

بشرطیکہ اگر ایسا قانون ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون ہو تو اس دفعہ کی توضیعات کا اس پر اطلاق نہ ہوگا بجز اس کے کہ اس قانون کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری مل گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں کسی قانون میں کسی مملکت کی جانب سے املاک کے جبریہ حاصل کرنے کی بابت توضیع ہو اور جہاں اس میں شامل کوئی اراضی کسی شخص کی ذاتی کاشت میں زیر قبضہ ہو تو مملکت کے لیے یہ جائز نہ ہوگا کہ اس شخص سے کسی نافذ الوقت قانون کے تحت اطلاق شدنی انتہائی حد کے اندر ایسی اراضی کے کسی جز یا اس پر استادہ یا اس سے ملحقہ کسی عمارت یا تعمیر کو حاصل کرے بجز اس کے کہ ایسی اراضی، عمارت یا تعمیر کے حاصل کرنے کے متعلق قانون میں اس شرح سے معاوضہ دینے کی توضیع ہو جو اس کی بازاری مالیت سے کم نہ ہو۔

(2) اس دفعہ میں ___

(الف) اصطلاح ''املاک'' سے کسی مقامی رقبہ کے تعلق سے وہی معنی ہیں جو اس اطلاح کے یا اس کے مساوی مقامی اصطلاح کے اس رقبہ میں نافذ شرائط لگانداری اراضی سے متعلق موجودہ قانون میں ہیں اور اس میں حسب ذیل بھی شامل ہوں گے۔

(i) کوئی جاگیر، انعام یا معافی یا اس قسم کا دیگر عطیہ اور تامل ناڈو اور کیرالا کی ریاستوں میں کوئی حق جنمم،

(ii) رعیت داری بندوبست کے تحت زیر قبضہ کوئی اراضی،

(iii) زراعت یا اس کی ضمنی اغراض کے لیے زیر قبضہ یا لگان پر دی ہوئی کوئی اراضی جس میں اراضی کے کاشتکاروں، زرعی مزدوروں اور دیہی اہل حرفہ کے زیر دخل افتادہ اراضی، صحرا، چراہ گاہ یا عمارتوں کی تعمیر کے لیے کھلی زمین اور دیگر تعمیرات داخل ہیں؛

(ب) املاک کے تعلق سے اصطلاح ''حقوق'' سے وہ حقوق مراد ہیں جو مالک، شکمی دار مالک، ذیلی مالک، لگاندار، رعیت یا ذیلی رعیت یا دیگر درمیانی اشخاص میں مرکوز ہوں اور مال گزاری اراضی سے متعلق حقوق یا مراعات ان میں شامل ہوں گی۔

بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز۔

31۔ب۔ دفعہ 31 الف میں مندرجہ توضیعات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، نویں فہرست بند میں مندرجہ ایکٹوں

اور دساتیر العمل میں سے کسی ایکٹ اور دستور العمل کا اور ان کی توضیعات میں سے کسی توضیع کا اس بنا پر کہ ایسا ایکٹ، دستور العمل یا توضیع اس حصہ کی توضیعات سے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے متناقض ہے یا اس کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے، باطل ہونا یا کبھی بھی باطل ہونا متصور نہ ہوگا اور اس کے مغائر کسی عدالت یا ٹریبونل کے فیصلے، ڈگری یا حکم کے باوجود مذکورہ ایکٹوں اور دساتیر العمل میں سے ہر ایک ایکٹ اور دستور العمل کسی بااختیار مجلس قانون ساز کے ان کو منسوخ کرنے یا ان میں ترمیم کرنے کے اختیار کے تابع نافذ رہے گا۔

بعض ہدایتی اصولوں کو روبہ عمل لانے والے قوانین کا تحفظ۔

31ج۔ دفعہ 13 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، کسی قانون کا جو حصہ 4 میں قلم بند جملہ یا کسی اصول کو حاصل کرنے سے متعلق ریاست کی حکمت عملی جو روبہ عمل لائے، اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ ہوگا کہ وہ دفعہ 14 یا دفعہ 19 کے عطا کیے ہوئے حقوق کے متناقض ہے یا ان کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے سپریم کورٹ نے کیشوانند بھارتی بنام کیرالہ ریاست (1973) تکمیل ایس۔سی۔آر۔1 میں موٹے الفاظ میں دی گئی توضیع کو باطل قرار دیا ہے۔☆ اور کسی ایسے قانون پر جس میں یہ قرار دیا جائے کہ وہ ایسی حکمت عملی کو روبہ عمل لانے کے لیے ہے، اس بناء پر، کسی عدالت میں اعتراض نہ ہوگا کہ وہ ایسی حکمت عملی کو روبہ عمل نہیں لاتا:

بشرطیکہ جب ایسا قانون ریاست کی مجلس قانون ساز بنائے تو اس دفعہ کی توضیعات کا اس پر اطلاق نہ ہوگا بجز اس کے کہ ایسے قانون کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری حاصل ہوئی ہو۔

31د۔ (حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

آئینی چارہ کار کا حق

اس حصہ کے ذریعہ عطا کئے ہوئے حقوق کے نفاذ کے لئے چارہ کار۔

32۔(1) اس حصہ کے ذریعہ عطا کئے ہوئے حقوق کو نافذ کرنے کے لئے مناسب کارروائی کے ذریعہ سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کے حق کی ضمانت دی جاتی ہے۔

(2) سپریم کورٹ کو اختیار ہوگا کہ اس حصہ کے ذریعہ عطا کئے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لئے ہدایات یا احکام یا رٹ، جن میں رٹ حاضری ملزم، رٹ تاکیدی، رٹ امتناعی، رٹ اظہار اختیار اور رٹ مسل طلبی کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں، ان میں جو بھی مناسب ہو، اجراء کرے۔

☆ سپریم کورٹ نے کیشوانند بھارتی بنام کیرالا ریاست (1973) تکمیلی ایس۔
سی۔آر۔1 میں موٹے الفاظ میں دی گئی توضیع کو باطل قرار دیا ہے۔

(3) سپریم کورٹ کے فقرات (1) و (2) کے ذریعہ عطا کیے ہوئے اختیارات کو مضرت پہنچائے بغیر، پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کسی دوسری عدالت کو اپنے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندران جملہ اختیارات یا ان میں سے کسی اختیار کو، جو سپریم کورٹ فقرہ (2) کے تحت استعمال کر سکتی ہے، استعمال کرنے کا اختیار دے سکے گی۔

(4) بجز اس کے کہ آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، اس حق کو، جس کی اس دفعہ میں ضمانت دی گئی ہے، معطل نہیں کیا جائے گا۔

32الف۔(حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 3 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

اس حصہ کے ذریعہ عطا کئے ہوئے حقوق میں افواج پران کے اطلاق کی نسبت ردوبدل کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔

33۔ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کر سکے گی کہ اس حصہ کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کس حق کی بابت--

(الف) مسلح افواج کے اراکین؛ یا

(ب) ان فواج کے اراکین جن پر امن عامہ قائم رکھنے کی ذمہ داری ہے؛ یا

(ج) سراغ رسانی یا جوابی سراغ رسانی کے مقاصد کے لیے مملکت کے قائم کردہ کسی بیورو یا دیگر تنظیم میں ملازم اشخاص؛ یا

(د) فقرہ جات (الف) تا (ج) میں محولہ کسی فوج، بیورو یا تنظیم کے مقاصد کے لیے قائم کیے ہوئے مواصلاتی نظام میں یا اس سے متعلق ملازم اشخاص،

پر اطلاق کرنے میں کس حد تک پابندی لگائی جائے یا اس کو ساقط کیا جائے تا کہ ان کے فرائض کی مناسب انجام دہی اور ان میں نظم وضبط کے قائم رہنے کا یقین ہو جائے۔

اس حصہ کے ذریعہ عطا کئے ہوئے حقوق پر پابندی اس وقت جب کسی رقبہ میں مارشل لا نافذ ہو۔

34۔ اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی شخص کو جو یونین یا کسی ریاست کی ملازمت میں ہو یا کسی دوسرے شخص کو کسی ایسے فعل کے تعلق جو اس نے بھارت کے علاقہ کے کسی رقبہ میں، جہاں مارشل لا نافذ تھا، امن قائم رکھنے یا بحال کرنے کے سلسلہ میں کیا ہو، ذمہ داری سے بری کر سکے گی یا ایسے رقبہ میں مارشل لا کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم، سزا، عائد کی ہوئی سزا، ضبطی کے لیے دیے ہوئے حکم یا کیے ہوئے دیگر فعل کو

جائز قرار دے سکے گی۔

اس حصہ کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لئے قانون سازی۔

35۔اس آئین میں کسی امر کے باوجود،__

(الف) پارلیمنٹ کو__

(i) ان امور میں سے کسی کے متعلق جن کی دفعہ 16 کے فقرہ (3) دفعہ 32 کے فقرہ (3)، دفعہ 33 اور دفعہ 34 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ توضیع کی جا سکے؛

(ii) ان افعال کی سزا مقرر کرنے کے لیے جو اس حصہ کے تحت جرائم قرار دیے جائیں،

قانون بنانے کا اختیار ہوگا اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار نہ ہوگا اور پارلیمنٹ، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد جس قدر جلد ہو سکے، ذیلی فقرہ (2) میں متذکرہ افعال کی بابت سزا مقرر کرنے کے لیے قوانین بنائے گی۔

(ب) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ کوئی قانون جو فقرہ (الف) کے ذیلی فقرہ (i) میں متذکرہ امور میں سے کسی امر کے متعلق ہو یا جس میں اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (ii) کے متذکرہ کسی فعل کی بابت سزا کی توضیع ہو ایسی قیود اور ایسی تطبیق اور ردوبدل کے تابع جو اس میں دفعہ 372 کے تحت کیے جائیں، پارلیمنٹ کے اس کو تبدیل یا منسوخ یا اس میں ترمیم کرنے تک نافذ رہے گا۔

تشریح۔اس دفعہ میں اصطلاح ''نافذ قانون'' کے وہی معنی ہیں جو اس کے دفعہ 372 میں ہیں۔

حصہ 4

مملکت کی حکمت عملی کے ہدایتی اصول

تعریف۔

36۔اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو،''مملکت'' کے وہی معنی ہیں جو حصہ 3 میں ہیں۔

اس حصہ میں مندرجہ اصولوں کا اطلاق۔

37۔اس حصہ میں مندرجہ توضیعات کو کوئی عدالت نافذ نہ کر سکے گی لیکن اس کے باجود وہ اصول جو اس میں قلمبند کیے گئے ہیں، ملک کی حکمرانیکے لیے بنیادی ہیں اور مملکت کا فرض ہوگا کہ قوانینبنانے میں ان اصولوں کا اطلاق کرے۔

مملکت لوگوں کی بہبودی کے فروغ کے لئے سماجی نظام قائم کرے گی۔

38۔(1) مملکت، ایسے سماجی نظام کو، جس میں قومی زندگی کے سب ادارے سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف سے بہرہ ور رہوں، جہاں تک اس سے ہو سکے، مکمل طور پر قائم اور محفوظ کر کے لوگوں کی بہبودی کو فروغ دینے میں کوشاں رہے گی۔

(2) مملکت، خصوصی طور پر نہ صرف افراد کے مابین بلکہ مختلف علاقوں کے رہنے والے یا مختلف پیشوں میں کام کرنے والے اشخاص کے مابین آمدنی میں عدم توازن کم کرنے کی کوشش کرے گی تیز حیثیت، سہولتوں اور مواقع میں عدم توازن ختم کرنے کا اقدام کرے گی۔

حکمت عملی کے بعض اصول جن پر مملکت عمل کرے گی۔

39۔مملکت، اپنی حکمت عملی کو خاص طور سے اس امر کے اطمینان کے لئے عمل میں لائے گی کہ۔

(الف) مرد اور عورت سب شہریوں کو مساوی طور پر معقول ذرائع معاش کا حق حاصل ہو؛

(ب) قوم کے مادّی وسائل کی ملکیت اور ان پر نگرانی کی اس طرح تقسیم ہو جس سے حتی المقدور عام بھلائی مقصود ہو؛

(ج) معاشی نظام اس طرح نہ چلایا جائے جس سے دولت اور پیداوار کے ذرائع ایک جگہ جمع ہو کر عوام کے لیے مضرت رساں ہوں؛

(د) عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے مساوی کام کے لیے مساوی یافت ہو؛

(ہ) کام گر مردوں اور عورتوں کی صحت، طاقت اور بچوں کی کم سنی سے بے جا فائدہ نہ اٹھایا جائے اور شہری، معاشی ضرورت سے ایسے حرفے میں جانے پر مجبور نہ ہوں جو ان کی عمر یا طاقت کے لے نامناسب ہوں؛

(و) بچوں کو صحت مند طریقے سے اور آزادو پروقار ماحول میں پڑھنے کے مواقع اور سہولتیں فراہم کی جائیں اور بچپن اور جوانی میں استحصال اور اخلاقی و مادی بے اعتنائی سے انہیں محفوظ رکھا جائے۔

مساویانہ انصاف اور مفت قانونی امداد۔

39 الف۔ مملکت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ قانونی نظام پر ایسے عملدرآمد ہو جس سے مساوی مواقع فراہم کرتے ہوئے انصاف کا فروغ ہو اور بالخصوص مناسب قانون سازی سے یا اسکیمیں مرتب کر کے یا کسی دیگر طریقے سے مفت قانونی امداد اس طرح فراہم کی جائے جس سے اس امر کا تعین ہو کہ معاشی یا دیگر نا اہلیتوں کی بنا پر کسی شہری کو انصاف حاصل کرنے کے حق سے محروم نہیں رکھا گیا ہے۔

گرام پنچایتوں کی تنظیم۔

40۔ مملکت، گرام پنچایتوں کو منظم کرنے کے لیے تدابیر اختیار کرے گی اور ان کو ایسے اختیارات واقتدار دے گی جو حکومت خود اختیاری کی اکائیوں کی حیثیت سے کار منصبی انجام دینے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں۔

بعض صورتوں میں کام، تعلیم اور سرکاری امداد کا حق۔

41۔ مملکت اپنی معاشی گنجائش و ترقی کی حدود میں، کام پانے، تعلیم حاصل کرنے نیز بے روزگاری، پیرانہ سالی، بیماری اور معذوری اور ناروا حاجت کی دوسری صورتوں میں سرکاری امداد پانے کا حق حاصل کرنے کی ضمانت دینے کے لیے موثر توضیع کرے گی۔

کام کی نسبت اور انسانیت پر مبنی حالات اور امداد زچہ کی نسبت توضیعات۔

42۔ مملکت، کام کرنے کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات تیز امداد زچہ کی نسبت ضمانت دینے کے لیے توضیع کرے گی۔

کام گروں کے لئے قابل گزارہ اجرت وغیرہ۔

43۔ مملکت مناسب قانون سازی یا معاشی تنظیم کے ذریعے یا کسی دوسرے طریقہ سے، زرعی، صنعتی یا کوئی دوسرا کام کرنے والے سب کام گروں کے لیے کام اور قابل گزارہ اجرت دلانے اور کام کے ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کرے گی جن سے بہتر معیار زندگی اور فرصت اور سماجی اور ثقافتی ترقی کے لیے سازگار حالات سے پورا پورا استفادہ کرنے کی ضمانت ہو اور خاص طور سے مملکت گھریلو صنعتوں کو دیہی رقبوں میں انفرادی یا امداد باہمی کی بنا پر ترقی دینے کی کوشش کرے گی۔

صنعتوں کے انتظامیہ میں کام گروں کا اشتراک۔

43۔الف۔مملکت مناسب قانون سازی کے ذریعے یا کسی دیگر طریقے سے، ایسے اقدامات کرے گی جن سے کسی صنعت سے وابستہ کاروباری اداروں، کارخانوں، یا دیگر تنظیموں کے انتظامیہ میں کام کرنے والے اشخاص کے اشتراک کی ضمانت ہو۔

شہریوں کے لئے یکساں سول کوڈ۔

44۔مملکت یہ کوشش کرے گی کی بھارت کے پورے علاقہ میں شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ کی ضمانت ہو۔

چھ سالوں سے کم عمر کے بچوں کے لئے شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم کی توضیع۔

45۔مملکت، سبھی بچوں کے لے چھ سال کی عمر پوری کرنے تک شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم دینے کے لیے توضیع کرنے کی کوشش کرے گی۔

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں اور دوسرے زیادہ کمزور طبقوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کا فروغ۔

46۔مملکت خاص توجہ کے ساتھ عوام کے زیادہ کمزور طبقوں اور خاص طور سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کو فروغ دے گی اور ان کو سماجی ناانصافی اور ہر قسم کے استحصال سے بچائے گی۔

غذائیت کی سطح اور معیار زندگی بلند کرنے اور صحت عامہ کو ترقی دینے کی نسبت مملکت کا فرض۔

47۔مملکت، اپنے لوگوں کی غذائیت کی سطح اور معیار زندگی کو بلند کرنا اور صحت عامہ کو ترقی دینا اپنے اولین فرائض میں شمار کرے گی اور خاص طور سے مملکت اس امر کی کوشش کرے گی کی طبی اغراض کے سوا نشہ آور مشروبات اور مضر صحت مفرد ادویہ کے استعمال کی ممانعت کرے۔

زراعت اور افزائش حیوانات کی تنظیم۔

48۔مملکت، زراعت اور افزائش حیوانات کی جدید اور سائنسی طریقوں پر تنظیم کرنیکی کوشش کرے گی اور خاص طور سے گائیوں اور بچھڑوں اور دیگر دودھ دینے والے اور بار بردار مویشیوں کی نسل کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے اور ان کو ذبح کرنے کی ممانعت کرنے کے لیے اقدامات کرے گی۔

ماحول کوساز گار بنانا اور سنوارنا نیز جنگلات و جنگلی جانوروں کا تحفظ۔

48الف۔مملکت کی یہ کوشش ہوگی کی ماحول کوساز گار بنائے رکھےاوراس میں سدھار لائے نیز ملک کے جنگلات اور اس کے جنگلی جانوروں کا تحفظ کرے۔

قومی اہمیت کی یادگاروں اور مقامات اور اشیاء کی حفاظت۔

49۔مملکت کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ فن کارانہ تاریخی دلچسپی کی ہر ایسی یادگار یا مقام یا شے کو جسے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ یااس کے تحت قومی اہمیت کی ہونا قرار دے،خراب ہونے،شکل بگڑنے،تلف ہونے، ہٹائے جانے، منتقل کیے جانے یا برآمد ہونے سے،جیسی کہ صورت ہو، بچائے۔

عدلیہ کی عاملہ سے علٰحیدگی۔

50۔مملکت اپنی سرکاری ملازمتوں میں عدلیہ کو عاملہ سے علاحدہ کرنے لیےاقدامات کرے گی۔

بین الاقوامی امن وسلامتی کا فروغ۔

51۔مملکت کی کوشش ہوگی کہ وہ___

(الف) بین الاقوامی امن اور سلامتی کوفروغ دے؛

(ب)قوموں کے درمیان منصفانہ اور باعزت تعلقات قائم رکھے؛

(ج)منظّم اقوام کے باہمی معاملات میں بین الاقوامی قانون اور عہد نامہ کے وجوب کے احترام کو بڑھائے اور قائم رکھے؛اور

(د)بین الاقوامی تنازعات کوثالثی کے ذریعے طےکرنے کی حوصلہ افزائی کرے۔

حصہ 4الف

بنیادی فرائض

بنیادی فرائض۔

51۔الف۔ بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ۔

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلی، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں، محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) سرکاری جائیداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے؛

(ک) اگر والدین یا ولی ہے، چھ سے چودہ سال تک کی عمر والے اپنے بچوں یا وارڈ، جیسی کی صورت ہو، کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

حصہ 5

یونین

باب 1۔ عاملہ

صدر اور نائب صدر

بھارت کا صدر۔

52۔ بھارت کا ایک صدر ہوگا۔

یونین کا عاملانہ اختیار۔

53۔ (1) یونین کا عاملانہ اختیار صدر میں مرکوز ہوگا اور وہ اس کو اس آئین کے مطابق بلاواسطہ یا اپنے ماتحت عہدہ داروں کی وساطت سے استعمال کرے گا۔

(2) متذکرہ بالا توضیع کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، یونین کی دفاعی افواج کی اعلیٰ کمان صدر میں مرکوز ہوگی اور اس کا استعمال قانون کے ذریعہ منضبط ہوگا۔

(3) اس دفعہ میں۔

(الف) کسی امر کا ایسے کارہائے منصبی کو، جو کسی موجودہ قانون سے کسی ریاست کی حکومت یا دیگر حاکم کو عطا کیے گئے ہیں، صدر کو منتقل کرنا متصور نہ ہوگا؛ یا

(ب) کوئی امر مانع نہ ہوگا کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعے صدر کے سوا دوسرے حکام کو کارِ منصبی عطا کرے۔

صدر کا انتخاب۔

54۔صدر کا انتخاب ایسی انتخابی جماعت کے ارکان کریں گے جو مشتمل ہوگی ___

(الف) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب ارکان پر؛

(ب) ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے منتخب ارکان پر۔

تشریح: اس دفعہ اور دفعہ 55 میں ''ریاست'' میں دہلی قومی راجدھانی علاقہ اور پڈوچیری یونین علاقہ شامل ہے۔

صدر کے انتخاب کا طریقہ۔

55۔(1) جہاں تک عملاً ممکن ہو، صدر کے انتخاب میں مختلف ریاستوں کی نمائندگی کی شرح کے تناسب میں یکسانیت ہوگی۔

(2) ریاستوں کے مابین ایسی یکسانیت نیز بہ حیثیت مجموعی ریاستوں اور یونین میں برابری قائم رکھنے کے لیے اتنے ووٹوں کی تعداد کا تعین، جو پارلیمنٹ اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا ہر منتخب رُکن ایسے انتخاب میں ووٹ دینے کا مستحق ہے، حسب ذیل طریقہ سے کیا جائے گا ـــــ

(الف) کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ہر ایک منتخب رکن کے پاس اتنے ووٹ ہوں گے جتنے ایک ہزار کے حاصل ضرب اس خارج قسمت میں ہوں جو اس ریاست کی آبادی کو قانون ساز اسمبلی کے منتخب ارکان کی کل تعداد سے تقسیم کرنے سے حاصل ہوں؛

(ب) اگر ایک ہزار کے مذکورہ حاصلات ضرب منہا کرنے کے بعد بقایا پانچ سو سے کم نہ ہو تو ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ ہر شخص کے ووٹ میں ایک ووٹ کا مزید اضافہ کیا جائے گا؛

(ج) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کے ہر ایک منتخب رکن کے پاس اتنے ووٹ ہوں گے جو ذیلی فقرات (الف) و (ب) کے تحت ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو دیے ہوئے کل ووٹوں کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب ارکان کی کل تعداد سے تقسیم کرنے سے حاصل ہوں جن سے ایسے کسرات جو نصف سے زائد ہوں ایک شمار ہوں گے اور باقی کسرات نظر انداز کیے جائیں گے۔

(3) صدر کا انتخاب تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق ہوگا اور ایسے انتخاب میں خفیہ رائے دہی ہوگی۔

تشریح۔اس دفعہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے ایسی آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری کے وقت کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تاوقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں، 1971 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہوگا۔

صدر کے عہدے کی مدت۔

56۔(1) صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر برقرار رہے گا___
بشرطیکہ___
(الف) صدر، نائب صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛
(ب) صدر، آئین کی خلاف طرزی کی بنا پر دفعہ 61 میں وضع کیے گئے طریقہ سے اتہام بدنظمی کے ذریعے عہدے سے علیحدہ کیا جس سکے گا؛
(ج) صدر، اپنی مدت منقضی ہوجانے کے باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک عہدے پر برقرار رہے گا۔
(2) فقرہ (1) کے شرطیہ فقرہ کے فقرہ (الف) کے تحت نائب صدر کو موسومہ کوئی استعفیٰ نائب صدر، فوراً لوک سبھا کے اسپیکر کو بھیجے گا۔

دوبارہ منتخب ہونے کی اہلیت۔

57۔کوئی شخص جو بحیثیت صدر عہدے پر ہو یا رہا ہو، اس آئین کی دیگر توضیعات کے تابع اس عہدے پر دوبارہ منتخب ہونے کا اہل ہوگا۔

بہ حیثیت صدر منتخب ہونے کی اہلیتیں۔

58۔(1) کوئی شخص بہ حیثیت صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہوگا بجز اس کے کہ___
(الف) بھارت کا شہری ہو،
(ب) پینتیس سال کی عمر پوری کر چکا ہو، اور
(ج) لوگ سبھا کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے کی اہلیت رکھتا ہو۔
(2) کوئی شخص بحیثیت صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہوگا اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت یا مذکورہ حکومتوں میں سے کسی حکومت کے زیرنگرانی کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہو۔
تشریح:۔اس دفعہ کی اغراض کے لیے، کسی شخص کا کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہونا محض اس وجہ سے متصور نہ ہوگا کہ وہ یونین کا صدر، نائب صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا یونین یا کسی ریاست کا وزیر ہے۔

صدر کے عہدے کی شرائط۔

59۔(1) صدر، پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا رکن نہ ہوگا اور اگر

پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا رکن صدر منتخب ہو جائے تو اس کا بہ حیثیت صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے ایوان میں اپنی نشست خالی کر دینا متصور ہوگا۔

(2) صدر کسی دوسرے نفع بخش عہدے پر فائز نہ ہوگا۔

(3) صدر، بغیر کرایہ دیے ہوئے اپنی سرکاری قیام گاہوں کو استعمال کرنے کا مستحق ہوگا اور ایسے مشاہرہ، الاؤنسوں اور مراعات کا بھی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے اور ان کی بابت اس طور سے توضیع ہونے تک وہ ایسے مشاہرے، الاونسوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت کی گئی ہے۔

(4) صدر کے مشاہرہ اور الاؤنس اس کے عہدے کی مدت کے دوران کم نہ کیے جائیں گے۔

صدر کا حلف یا اقرار صالح۔

60۔ ہر صدر اور ہر وہ شخص جو صدر کی حیثیت سے کام کرے یا صدر کے کار ہائے منصبی انجام دے، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے بھارت کے اعلیٰ جج یا اس کی غیر حاضری میں سپریم کورٹ کے ایسے سب سے سینئر جج کے روبرو، جو حاضر ہو، حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور دستخط کرے گا، یعنی ــــ

''میں الف ـ ـ ـ ـ ـ ب ـ ـ ـ ـ ـ خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں۔

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے صدر کے عہدے کے فرائض (یا صدر کے کار ہائے منصبی) کو وفاداری کے ساتھ انجام دوں گا اور حتی المقدور آئین اور قانون کو برقرار رکھوں گا اور اس کی حفاظت و مدافعت کروں گا اور بھارت کے لوگوں کی خدمت اور فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کروں گا''

صدر پر اتہام بدنظمی کا طریقہ۔

61۔(1) جب آئین کی خلاف ورزی کی بنا پر صدر پر اتہام بدنظمی لگانا ہو تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کوئی ایوان اتہام لگائے گا۔

(2) کوئی ایسا اتہام نہیں لگایا جائے گا بجز اس کے کہ ــــ

(الف) ایسا اتہام لگانے کی تجویز ایک ایسی قرارداد میں درج ہو جس کو اس ایوان کے کل ارکان کی تعداد کے کم سے کم ایک چوتھائی ارکان کے دستخط سے اس قرارداد کو پیش کرنے کے اپنے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع دینے کے بعد پیش کیا گیا ہو؛ اور

(ب) ایسی قرارداد اس ایوان کی جملہ رکنیت کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور ہوئی ہو۔

(3) جب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان نے ایسا اتہام لگایا ہو تو دوسرا ایوان اس اتہام کی تفتیش کرے گا یا کروائے گا اور صدر کو ایسی تفتیش میں حاضر رہنے اور اپنی نمائندگی کرانے کا حق ہوگا۔

(4) اگر اس تفتیش کے نتیجہ میں اس ایوان کی جملہ رکنیت کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے، جس نے اتہام کی تفتیش کی تھی یا کروائی تھی، قرارداد منظور ہو جس میں یہ قرار دیا جائے کہ صدر کے خلاف لگایا ہوا اتہام ثابت ہو چکا ہے تو ایسی قرارداد، اس کے اس طرح منظور ہونے کی تاریخ سے صدر کو اس کے عہدے سے علیحدہ کرانے کا اثر رکھے گی۔

صدر کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔

62۔(1) صدر کے عہدہ کی مدت منقضی ہونے کی وجہ سے جو انتخاب اس خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے ہوگا اس کی تکمیل اس مدت کے منقضی ہونے سے پہلے کر لی جائے گی۔

(2) جب صدر کا عہدہ اس کی وفات، استعفیٰ یا علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہو جائے تو اس کو پُر کرنے کے لیے انتخاب جگہ خالی ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو، اور ہر حالت میں جگہ خالی ہونے سے چھ ماہ کی مدت منقضی ہونے سے پہلے ہوگا اور جو شخص اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہوگا وہ دفعہ 56 کی توضیعات کے تابع عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی پوری مدت تک اس عہدے پر فائز رہنے کا مستحق ہوگا۔

بھارت کا نائب صدر۔

63۔ بھارت کا ایک نائب صدر ہوگا۔

نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہوگا۔

64۔ نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہوگا اور کسی دوسرے نفع بخش عہدے پر فائز نہ ہوگا:

بشرطیکہ اس عرصہ کے دوران جب نائب صدر دفعہ 65 کے تحت بہ حیثیت صدر کام کرے یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے، وہ راجیہ سبھا کے میر مجلس کے عہدہ کے فرائض انجام نہ دے گا اور نہ دفعہ 97 کے تحت راجیہ سبھا کے میر مجلس کو واجب الادا کسی یافت یا الاونس کا مستحق ہوگا۔

صدر کے عہدے کے اتفاقاً خالی ہونے پر یا صدر کی غیر حاضری میں نائب صدر بحیثیت صدر کام کرے گا یا اس کے کار ہائے منصبی انجام دے گا۔

65۔(1) صدر کا عہدہ اس کی وفات، استعفیٰ، علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہوجانے کی صورت میں نائب صدر، اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے اس باب کی توضیعات کے بموجب منتخب کیے ہوئے نئے صدر کے اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ تک، بہ حیثیت صدر کام کرے گا۔

(2) جب صدر غیر حاضری، بیماری یا کسی دیگر وجہ سے اپنے کار ہائے منصبی انجام دینے کے قابل نہ ہو تو اس کے عہدہ پر رجوع ہونے کی تاریخ تک اس کے کار ہائے منصبی نائب صدر انجام دے گا۔

(3) نائب صدر کو اس دوران میں اور اس مدت کی بابت جب تک وہ اس طرح صدر کی حیثیت سے کام کرے یا اس کے کار ہائے منصبی انجام دے، صدر کے تمام اختیارات اور تحفظات حاصل رہیں گے اور وہ ان مشاہروں، الاؤنسوں اور مراعات کا، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس بارے میں ایسی توضیع ہونے تک ایسے مشاہروں، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

نائب صدر کا انتخاب۔

66۔(1) نائب صدر کا انتخاب تناسبی نمائندگی بہ ذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ارکان پر مشتمل ایک انتخابی جماعت کے ارکان کریں گے اور ایسے انتخاب میں خفیہ رائے دہی ہوگی۔

(2) نائب صدر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کا رکن نہ ہوگا اور اگر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کا کوئی رکن نائب صدر منتخب ہو تو اس کا اس ایوان میں اپنی نشست، نائب صدر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ پر خالی کر دینا متصور ہوگا۔

(3) کوئی شخص بحیثیت نائب صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہوگا بجز اس کے کہ وہ۔

(الف) بھارت کا شہری ہو؛

(ب) پینتیس سال کی عمر پوری کر چکا ہو؛ اور

(ج) راجیہ سبھا کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(4) کوئی شخص بحیثیت نائب صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہوگا اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت

یا مذکورہ حکومتوں میں سے کسی حکومت کے زیرنگرانی کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کے تحت کسی نفع بخش عہدہ پر فائز ہو۔
تشریح:۔اس دفعہ کی اغراض کے لئے کسی شخص کا کسی نفع بخش عہدے پر محض اس وجہ سے فائز ہونا متصور نہ ہوگا کہ وہ یونین کا صدر یا نائب صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا یونین یا کسی ریاست کا وزیر ہے۔

نائب صدر کے عہدے کے مدت۔

67۔نائب صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ ــــ

(الف) نائب صدر،صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفٰی دے سکے گا؛

(ب) نائب صدر اس کے عہدے سے راجیہ سبھا کی ایسی قرارداد کے ذریعہ علاحدہ کیا جاسکے گا جو راجیہ سبھا کے اس وقت کے کل اراکین کی اکثریت سے منظور ہو اور جس سے لوک سبھا نے اتفاق کیا ہو لیکن اس فقرہ کی اغراض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہ ہوگی بجز اس کے کہ اس قرارداد کو پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع دی گئی ہو؛

(ج) نائب صدر اپنی مدت منقضی ہوجانے کی باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

نائب صدر کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے منتخب کئے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔

68۔(1) اس انتخاب کو، جو نائب صدر کے عہدے کی مدت منقضی ہونے کی وجہ سے خالی جگہ پُر کرنے کے لیے ہو، اس مدت کے منقضی ہوجانے سے پہلے مکمل کرلیا جائے گا۔

(2) نائب صدر کے ایسے عہدے کو جو اس کی وفات، استعفٰی یا علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہوجائے، پُر کرنے کے لئے انتخاب، جگہ کے خالی ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو منعقد کیا جائے گا اور جو شخص اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہو وہ دفعہ 67 کی توضیعات کے تابع عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی پوری مدت تک اس عہدے پر فائز رہنے کا مستحق ہوگا۔

نائب صدر کا حلف یا اقرار صالح۔

69۔ ہر نائب صدر اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے صدر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا، یعنی ــــ

’’میں الف۔ب۔خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں کہ میں بھارت کے آئین پر، جو قانون کے بموجب طے پایا ہے، اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور وفاداری سے وہ فرائض انجام دوں گا جن سے میں عہدہ برآ ہونے جا رہا ہوں''

دیگر اتفاقی حالات میں، صدر کے کارہائے منصبی انجام دینا۔

70۔ کسی ایسی اتفاقی حالت میں جس کے لیے اس باب میں کوئی توضیع نہیں ہے، پارلیمنٹ صدر کے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ایسی توضیع کر سکتی ہے جو وہ مناسب خیال کرے۔

صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی بابت یا اس سے منسلک امور۔

71۔ (1) صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی نسبت یا اس کے سلسلے میں پیدا ہونے والے تمام شکوک اور تنازعات کی چھان بین سپریم کورٹ کرے گی اور ان پر فیصلہ صادر کرے گی جو کہ حتمی ہوگا۔

(2) اگر سپریم کورٹ بحثیت صدر یا نائب صدر کسی شخص کے انتخاب کو باطل قرار دے تو صدر یا نائب صدر کے، جیسی بھی صورت ہو، عہدے کے اختیارات یا فرائض کے استعمال یا انجام دہی میں، سپریم کورٹ کے فیصلہ کی تاریخ پر یا اس سے پہلے، اس کے کیے گئے افعال اس فیصلہ کی رو سے کالعدم نہیں ہو جائیں گے۔

(3) اس آئین کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ بذریعہ قانون صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی نسبت یا اس سے منسلک کسی امر کو منضبط کر سکے گی۔

(4) کسی شخص کی بحثیت صدر یا نائب صدر انتخاب پر اس وجہ سے اعتراض نہ کیا جائے گا کہ اسے منتخب کرنے والی انتخابی جماعت کے ارکان کے مابین کوئی جگہ خالی ہے، چاہے وہ کسی بھی وجہ سے ہو۔

صدر کو بعض مقدمات میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزاء کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔

72-(1) صدر کو اختیار ہوگا کہ کسی ایسے شخص کی سزا میں معافی عطا کرے، احکام التوائے سزا دے، سزا معطل کرے، سزا بخش دے یا اس کے خلاف حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرے جسے کسی جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہو۔

(الف) ان سب مقدمات میں جن میں سزا یا حکم سزا فوجی عدالت دے؛

(ب) ان سب مقدمات میں جن میں سزا یا حکم سزا ایسے جرم کے لیے ہو جو کسی ایسے امر کی بابت قانون کے خلاف ہو جو یونین کے عاملانہ دائرہ اختیار سے متعلق ہو؟

(ج) ان سب مقدمات میں جہاں حکم سزا حکم سزائے موت ہو۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی امر یونین کی مسلح افواج کے کسی عہدہ دار کے اس اختیار کو متاثر نہ کرے گا جو اسے قانون نے فوجی عدالت کے دیے ہوئے حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرنے کے لیے عطا کیا ہو۔

(3) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کا کوئی امر کسی ریاست کے گورنر کے ایسے اختیار کو متاثر نہ کرے گا جسے وہ نافذ الوقت قانون کے تحت حکم سزائے موت کو ملتوی، معاف یا کم کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔

یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

73-(1) اس آئین کی توضیعات کے تابع، یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت مندرجہ ذیل تک ہوگی___

(الف) ان امور پر جن کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا اختیار ہے؛ اور

(ب) ایسے حقوق، اختیار اور اختیار سماعت کے استعمال پر جن کو بھارت کی حکومت کسی عہد نامہ یا اقرار نامہ کی رو سے استعمال کر سکتی ہے:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ عاملانہ اختیار، سوائے اس کے جس کی اس آئین میں یا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون میں صراحت سے توضیع ہو، کسی ریاست میں ان امور سے متعلق نہ ہوگا جن کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو بھی قوانین بنانے کا اختیار ہے۔

(2) تاوقتیکہ پارلیمنٹ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، کوئی ریاست اور کسی ریاست کا کوئی عہدہ دار یا حاکم اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود، ان امور میں جن کے متعلق پارلیمنٹ کو اس ریاست کے لیے قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے، ایسے عاملانہ اختیار یا کارہائے منصبی کا استعمال کرتا رہے گا جو ایسی ریاست یا اس کا عہدہ دار یا حاکم اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال کر سکتا تھا۔

وزیروں کی کونسل

صدر کی معاونت اور مشورے کے لئے وزیروں کی کونسل۔

74-(1) وزراء کی ایک کونسل، جس کا سربراہ وزیراعظم ہوگا، صدر جمہوریہ کی معاون و مشیر ہوگی جب کہ صدر جمہوریہ اپنے کارہائے منصبی انجام دیتے وقت اس کے مشورے کے مطابق عمل کریں گے:

بشرطیکہ صدر وزیروں کی کونسل کو اپنے مشورے پر، خواہ عام طور پر یا دیگر طور پر، دوبارہ غور کرنے کو کہہ سکے گا اور صدر اس طرح دوبارہ غور کے بعد پیش کیے گئے مشورے کے مطابق کارروائی کرے گا۔

(2) اس سوال کی کہ آیا کوئی مشورہ وزیروں نے صدر کو دیا اگر دیا تو کیا مشورہ دیا، کوئی تحقیقات کسی عدالت میں نہیں ہوگی۔

وزیروں سے متعلق دیگر توضیعات۔

75-(1) وزیراعظم کا تقرر صدر کرے گا اور دوسرے وزیروں کا تقرر صدر وزیراعظم کے مشورہ سے کرے گا۔

(1) الف) وزیروں کی کونسل میں وزیراعظم سمیت وزیروں کی کل تعداد لوک سبھا کے ارکان کی کل تعداد کے 15 فیصد سے زائد نہیں ہوگی۔

(1 ب) کسی سیاسی جماعت کا پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا کوئی رُکن، جو دسویں فہرست بند کے پیرا2 کے تحت اس ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کی میعاد عہدہ ختم ہوگی یا جہاں وہ ایسی میعاد کے ختم ہونے کے قبل پارلیمنٹ کے کسی ایوان کے لیے انتخاب لڑتا ہے، اس تاریخ تک جس کو وہ منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران فقرہ (1) کے تحت وزیر کے طور پر تقرری کے لیے بھی نااہل ہوگا۔

(2) وزرا صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہیں گے۔

(3) وزیروں کی کونسل لوک سبھا کے روبرو اجتماعی طور پر جوابدہ ہوگی۔

(4) کسی وزیر کو اس کا کام شروع کرنے سے قبل، صدر عہدے اور راز داری کے حلف ان نمونوں کے مطابق دلائے گا جو اس مقصد سے تیسرے فہرست بند میں دیے گئے ہیں۔

(5) کوئی وزیر جو متواتر چھ ماہ کی کسی مدت تک پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا رکن نہ ہو، اس مدت کے منقضی ہونے پر وزیر نہ رہے گا۔

(6) وزیروں کی یافت اور الاؤنس ایسے ہوں گے جن کا پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعے تعین کرے اور پارلیمنٹ کے ایسا تعین کرنے تک ایسے ہوں گے جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

بھارت کا اٹارنی جنرل

بھارت کا اٹارنی جنرل۔

76-(1) صدر کسی ایسے شخص کا، جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کے اہل ہو، بھارت کے اٹارنی جنرل کی حیثیت سے تقرر کرے گا۔

(2) اٹارنی جنرل کا فرض ہوگا کہ وہ حکومت بھارت کو ایسے قانونی امور میں مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جن کے لئے وقتاً فوقتاً صدر اس سے رجوع کرے یا اس کو تفویض کرے اور ان کارہائے منصبی کو انجام

دے جواس آئین یاکسی دیگر نافذالوقت قانون سے یاان کے تحت اس کوعطا کیے گئے ہوں۔

(3) اپنے فرائض انجام دینے کے سلسلہ میں اٹارنی جنرل کو بھارت کے علاقہ کی سب عدالتوں میں پیروی کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(4) اٹارنی جنرل اپنے عہدہ پر صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک فائز رہے گا اور اتنا محنتانہ پائے گا جتنا صدر تعین کرے۔

حکومت کے کام کا طریقہ

بھارت کی حکومت کے کام کا طریقہ۔

77-(1) حکومت بھارت کی جملہ عاملانہ کارروائی کا صدر کے نام سے کیا جانا ظاہر کیا جائے گا۔

(2) ایسے احکام اور دیگر نوشتے جوصدر کے اختیار سے صادر اور تکمیل کیے جائیں ایسے طریقے سے مستند کیے جائیں گے جن کی صراحت ان قواعد میں کی جائے جن کو صدر بنائے گا اور اس طرح مستند کیسے ہوئے حکم یا نوشتہ کے جواز کے خلاف اس بنا پر اعتراض نہ ہوگا کہ وہ صدر کا صادر یا تکمیل کیا ہوا حکم یا نوشتہ نہیں ہے۔

(3) صدر حکومت بھارت کے کاروبار کو زیادہ سہولت سے انجام دینے اور مذکورہ کاروبار وزیروں کے سپرد کرنے کے لیے قواعد بنائے گا۔

× × ×

صدر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیراعظم کے فرائض۔

78-وزیراعظم کا فرض ہوگا کہ وہ___

(الف) صدر کو یونین کے امور کے نظم ونسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں وزیروں کی کونسل کے تمام فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب) یونین کے امور کے نظم ونسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں ایسی معلومات مہیا کرے جو صدر طلب کرے؛ اور

(ج) اگر صدر ایسا ضروری خیال کرے تو وزرا کی کونسل کے غور کے لیے کسی ایسے امر کو پیش کرے جس پر کسی وزیر نے فیصلہ کرلیا ہو مگر جس پر کونسل نے غور نہ کیا ہو۔

باب 2- پارلیمنٹ

عام

پارلیمنٹ کی تشکیل۔

79- یونین کے لیے ایک پارلیمنٹ ہوگی جو صدر اور دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی جن کو علی الترتیب راجیہ سبھا اور لوک سبھا کہا جائے گا۔

راجیہ سبھا کی بناوٹ۔

80- راجیہ سبھا حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی___

(الف) بارہ ارکان جن کو صدر فقرہ (3) کی توضیعات کے مطابق نامزد کرے گا؛ اور

(ب) ریاستوں اور یونین علاقوں کے نمائندے جو دو سو اڑتیس سے زیادہ نہ ہوں گے۔

(2) راجیہ سبھا میں ان نشستوں کی تخصیص، جو ریاستوں اور یونین علاقوں کے نمائندوں سے پُر کی جائیں گی، ان توضیعات کے مطابق ہوگی جو اس بارے میں چوتھے فہرست بند میں درج ہیں۔

(3) وہ ارکان جن کو صدر فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کے تحت نامزد کرے گا ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گے جن کو مندرجہ ذیل جیسے امور کے بارے میں خصوصی علم یا عملی تجربہ حاصل ہو، یعنی:۔

ادب، سائنس، فن اور سماجی خدمت۔

(4) راجیہ سبھا میں ہر ریاست کے نمائندوں کا انتخاب اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخب کیے ہوئے ارکان تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق کریں گے۔

(5) راجیہ سبھا میں یونین علاقوں کے نمائندے اس طریقہ سے چنے جائیں گے جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مقرر کرے۔

لوک سبھا کی بناوٹ۔

81-(1) دفعہ 331 کی توضیعات کے تابع لوک سبھا حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی___

(الف) ریاستوں میں علاقائی انتخابی حلقوں سے بلا واسطہ منتخب کیسے ہوئے ارکان جو پانچ سو تیس سے زیادہ نہ ہوں گے، اور

(ب) یونین علاقوں کی نمائندگی کے لیے زیادہ سے زیادہ بیس ارکان جو ایسے طریقہ سے منتخب کیے جائیں گے جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کی اغراض کے لیے،___

(الف) لوک سبھا میں ہر ریاست کو نشستیں اس طریقہ سے دی جائیں گی کہ اس تعداد اور ریاست کی آبادی میں تناسب، جہاں تک ہو سکے، سب ریاستوں میں یکساں ہو؛ اور

(ب) ہر ریاست علاقائی انتخابی حلقوں میں اس طریقہ سے تقسیم ہوگی کہ ہر ایک حلقہ انتخاب کی آبادی اور اس کو دی ہوئی نشستوں کی تعداد میں تناسب، جہاں تک عملاً ممکن ہو، پوری ریاست میں یکساں ہو:

بشرطیکہ اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق لوک سبھا کی نشستوں کی تقسیم کی غرض سے کسی ریاست پر نہ ہوگا جب تک اس ریاست کی آبادی ساٹھ لاکھ سے متجاوز نہ ہو جائے۔

(3) اس دفعہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس فقرہ میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تاوقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں یہ متصور ہوگا کہ،___

(1) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) اور اس فقرہ کے شرطیہ فقرہ کی اغراض کے لئے 1971 کی مردم شماری کا حوالہ ہے؛ اور

(ii) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ب) کی اغراض کے لئے 2001 کی مردم شماری کا حوالہ ہے۔

ہر مردم شماری کے بعد مکرر ترتیب۔

82۔ ہر مردم شماری کی تکمیل پر لوک سبھا میں ریاستوں کو دی جانے والی نشستوں کی اور ہر ریاست کی علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی مکرر ترتیب ایسا حاکم ایسے طریقہ سے کرے گا جسے پارلیمنٹ بذریعہ قانون معین کرے:

بشرطیکہ ایسی مکرر ترتیب سے لوک سبھا میں نمائندگی اس وقت کے موجودہ ایوان کے ٹوٹ جانے تک متاثر نہ ہوگی:

نیز شرط یہ ہے کہ ایسی مکرر ترتیب ایسی تاریخ سے موثر ہوگی جس کی صدر جمہوریہ بذریعہ حکم صراحت کرے اور ایسے مکرر ترتیب کے موثر ہونے تک ایوان کا کوئی انتخاب ایسی ترتیب نو سے پہلے موجود علاقائی حلقہ جات انتخاب کی بنا پر کروایا جائے گا:

شرط یہ بھی ہے کہ سال 2026 کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار کی اشاعت تک اس دفعہ کے تحت۔

(i) ریاستوں کو لوک سبھا میں 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب شدہ نشستوں کو مختص کرنے کی؛ اور

(ii) ہر ایک ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی، جو 2001 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب دی جائے، مکرر ترتیب ضروری نہ ہوگی۔

پارلیمنٹ کے ایوانوں کی مدت۔

83-(1) راجیہ سبھا توڑی نہ جائے گی لیکن جہاں تک ممکن ہو اس کے ایک تہائی ارکان ہر دوسرے سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ہو سکے ان توضیعات کے مطابق سبکدوش ہو جائیں گے جو پارلیمنٹ اس بارے میں قانون کے ذریعہ کرے۔

(2) لوک سبھا بجز اس کے کہ پہلے ہی توڑ دی جائے، اس کے پہلے اجلاس کی معینہ تاریخ سے پانچ سال تک قائم رہے گی اور اس سے زیادہ نہیں رہے گی اور اس پانچ سال کی مذکورہ مدت کے اختتام سے اس ایوان کے ٹوٹ جانے کا اثر ہوگا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو مذکورہ مدت میں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی مدت کے لیے توسیع کر سکے گی جو بیک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور ہر صورت میں اعلان نامہ نافذ نہ رہنے کے بعد چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو۔

پارلیمنٹ کی رکنیت کے لئے اہلیت۔

84-کوئی شخص پارلیمنٹ میں نشست کو پُر کرنے کے لیے چنے جانے کا اہل نہ ہوگا اگر وہ___

(الف) بھارت کا شہری نہ ہو اور کسی ایسے شخص کے سامنے جس کو اس بارے میں انتخابی کمیشن مجاز کرے اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے حلف نہ لے یا اقرار صالح نہ کرے اور اس پر دستخط نہ کرے؛

(ب) راجیہ سبھا کی نشست کی صورت میں کم سے کم تیس سال کی عمر کا اور لوک سبھا کی نشست کی صورت میں کم سے کم پچیس سال کی عمر کا نہ ہو؛ اور

(ج) ایسی دیگر اہلیتیں نہ رکھتا ہو جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائیں۔

پارلیمنٹ کا اجلاس، اس کی برخاستگی اور ٹوٹنا۔

85-(1) صدر وقتاً فوقتاً پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کا اجلاس، ایسے وقت اور ایسی جگہ پر جو وہ مناسب خیال کرے، طلب کرے گا لیکن ایک اجلاس میں اس کی آخری نشست اور اس کے بعد کے اجلاس کی پہلی نشست کے لیے مقررہ تاریخ کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ وقفہ نہ ہوگا۔

(2) صدر وقتاً فوقتاً___

(الف) دونوں ایوانوں کو یا ان میں سے کسی ایک ایوان کو برخاست کر سکے گا،

(ب) لوک سبھا کو توڑ سکے گا۔

صدر کا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔

86-(1) صدر، پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کر سکے گا اور اس غرض سے ارکان کو حاضر رہنے کا حکم دے سکے گا۔

(2) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایوان کو خواہ کسی ایسے بل سے متعلق ہو، جو پارلیمنٹ میں اس وقت زیر غور ہو، خواہ کسی اور غرض سے پیغامات بھیج سکے گا اور جس ایوان کو ایسا پیغام بھیجا جائے وہ پوری مناسب عجلت سے اس امر پر غور کرے گا جس پر غور کرنے کا پیغام میں حکم ہو۔

صدر کا خاص خطاب۔

87-(1) لوک سبھا کے ہر عام انتخاب کے بعد کے پہلے اجلاس پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر صدر، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کرے گا اور پارلیمنٹ کو اس کے طلب کرنے کی وجوہ سے مطلع کرے گا۔

(2) ان امور پر بحث کرنے کی غرض سے، جن کا ایسے خطاب میں ذکر ہو، وقت مختص کرنے کے لیے ہر دو ایوان کا طریق کار قواعد کے ذریعہ منضبط کرنے کے لیے توضیع کی جائے گی۔

وزرا اور اٹارنی جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔

88- بھارت کے ہر وزیر اور اٹارنی جنرل کو ہر دو ایوان میں، ان ایوانوں کی مشترکہ نشست میں اور پارلیمنٹ کی کسی ایسی کمیٹی میں جس کا وہ رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا، مگر اس دفعہ کی رو سے وہ ووٹ دینے کا مستحق نہ ہوگا۔

پارلیمنٹ کے عہدہ دار

راجیہ سبھا کا میر مجلس اور نائب میر مجلس۔

89-(1) بھارت کا نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہوگا۔

(2) راجیہ سبھا، جس قدر جلد ہو سکے، راجیہ سبھا کے کسی رکن کو اپنے نائب میر مجلس کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے، راجیہ سبھا کسی دوسرے رکن کو اپنے نائب میں مجلس کی حیثیت سے چن لے گی۔

نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہونا، اس سے استعفیٰ دینا اور علیحدہ کیا جانا۔

90-کوئی رکن جو راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو۔

(الف) اپنا عہدہ خالی کر دے گا اگر وہ راجیہ سبھا کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت میر مجلس کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) راجیہ سبھا کی ایسی قرارداد سے، جو راجیہ سبھا کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جا سکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض سے کوئی قرارداد پیش نہ ہوگی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو۔

نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کا میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا اختیار۔

91-(1) اس وقت جب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو یا اس مدت کے دوران جب نائب صدر، صدر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے رہا ہو، اس عہدہ کے فرائض نائب میر مجلس یا اگر نائب میر مجلس کا عہدہ بھی خالی ہو تو راجیہ سبھا کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا صدر، اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) راجیہ سبھا کی کسی نشست میں میر مجلس کی غیر حاضری میں نائب میر مجلس، یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا راجیہ سبھا کے طریق کار کے قواعد سے تعین کیا جائے، یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا کوئی شخص جس کا تعین راجیہ سبھا کرے، بہ حیثیت میر مجلس کام کرے گا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علحیدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔

92-(1) راجیہ سبھا کی کسی نشست کی اس وقت جب نائب صدر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو میر مجلس یا اس وقت جب نائب میر مجلس کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو نائب میر مجلس اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 91 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہوگا جیسا ان کے اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں میر مجلس یا نائب میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب راجیہ سبھا میں نائب صدر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو میر مجلس کو راجیہ سبھا میں تقریر کرنے یا اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہوگا لیکن دفعہ 100 میں کسی امر کے باوجود اسے ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر ووٹ دینے کا بالکل حق نہ ہوگا۔

لوک سبھا کا اسپیکر اور نائب اسپیکر۔

93-لوک سبھا جس قدر جلد ہو سکے ایوان کے دو ارکان کو ترتیب وار اسپیکر اور نائب اسپیکر کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی اسپیکر یا نائب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے، کسی دیگر رکن کو اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، چن لے گی۔

اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدہ کا خالی ہونا، اس سے استعفیٰ اور علحیدگی۔

94-کوئی رکن جو لوک سبھا کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے عہدے پر فائز ہو۔

(الف) اپنا عہدہ خالی کر دے گا اگر وہ لوک سبھا کا رکن نہ رہے؟

(ب) کسی وقت بھی اگر ایسا رکن اسپیکر ہے تو نائب اسپیکر کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب اسپیکر ہے تو اسپیکر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) لوک سبھا کی ایسی قرارداد کے ذریعہ، جو اس ایوان کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جا سکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہیں کی جائے گی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جب بھی لوک سبھا توڑ دی جائے تو اسپیکر اپنا عہدہ لوک سبھا کے ٹوٹ جانے کے بعد اس کے پہلے اجلاس کے عین قبل تک خالی نہ کرے گا۔

نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کا اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا بہ حیثیت اسپیکر کام کرنے کا اختیار۔

95-(1) اس وقت جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو اس عہدہ کے فرائض نائب اسپیکر، یا اگر نائب اسپیکر کا عہدہ بھی خالی ہو تو لوک سبھا کا ایسا رکن انجام دے گا، جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) لوک سبھا کی کسی نشست میں اسپیکر کی غیری حاضری میں نائب اسپیکر، یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا اس ایوان کے طریق کار کے قواعد کے ذریعہ تعین ہو، یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا کوئی شخص، جس کا تعین وہ ایوان کرے، بہ حیثیت اسپیکر کام کرے گا۔

اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علیحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔

96-لوک سبھا کی کسی نشست کی، اس وقت جب اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو، اسپیکر یا جب نائب اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو، نائب اسپیکر، اگر چہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 95 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہوگا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں اسپیکر یا نائب اسپیکر، جیسی کی صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب لوک سبھا میں اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو اسپیکر کو اس ایوان میں تقریر کرنے اور اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہوگا اور دفعہ 100 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہوگا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں حق نہیں ہوگا۔

میر مجلس اور نائب میر مجلس اور اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس۔

97- راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کو ایسی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کا پارلیمنٹ، علی الترتیب قانون کے ذریعہ تعین کرے اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان کو ایسی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت ہے۔

پارلیمنٹ کی معتمدی۔

98-(1) پارلیمنٹ کے ہر ایوان کا ایک علیحدہ عملہ معتمدی ہوگا:

بشرطیکہ اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے لیے مشترکہ عہدوں کے قائم کرنے میں مانع ہے۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، ہر دو ایوان کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(3) تاوقتیکہ فقرہ (2) کے تحت پارلیمنٹ توضیع نہ کرے صدر، لوک سبھا کے اسپیکر یا راجیہ سبھا کے میر مجلس سے، جیسی کہ صورت ہو، صلاح کرنے کے بعد لوک سبھا یا راجیہ سبھا کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے قواعد مذکورہ فقرہ کے تحت بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع نافذ ہوں گے۔

کام کرنے کا طریقہ

اراکان کا حلف یا اقرار صالح۔

99۔ پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کا ہر رکن اپنی نشست سنبھالنے سے پہلے، صدر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔

100-(1) سوائے اس کے کہ اس آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، ہر دو ایوانوں کی کسی نشست میں یا ایوانوں کی مشترکہ نشست میں تمام تصفیہ طلب امور کا تصفیہ، سوائے اسپیکر یا اس شخص کے، جو میر مجلس یا اسپیکر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو، ان دیگر ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا جو موجود ہوں اور ووٹ دیں۔

میر مجلس یا اسپیکر یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، ابتدائی مرحلے پر ووٹ نہیں دے گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں اس کو فیصلہ کن ووٹ حاصل رہے گا اور وہ اس کو استعمال کرے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ہر دوایوانوں کو ان کی کسی رکنیت کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہوگا، اور پارلیمنٹ میں کوئی کارروائی جائز ہوگی باوجود اس کے کہ بعد میں معلوم ہو کہ کوئی ایسا شخص جس کو ایسا کرنے کا حق نہ تھا اس کارروائی میں شریک تھا یا اس نے ووٹ دیا تھا یا دیگر طور پر حصہ لیا تھا۔

(3) تاوقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، پارلیمنٹ کے ہر دوایوانوں کے کسی اجلاس کی تشکیل پانے کا کورم اس ایوان کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ ہوگا۔

(4) اگر کسی ایوان کے اجلاس کے دوران کسی وقت کوئی کورم نہ ہو تو میر مجلس یا اسپیکر یا اس شخص کا، جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، فرض ہوگا کہ کورم کے ہونے تک یا تو ایوان کو ملتوی کردے یا اجلاس کو معطل کردے۔

ارکان کی نااہلیتیں

نشستوں کا خالی ہونا۔

101-(1) کوئی شخص پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا رکن نہ ہوگا اور پالیمنٹ، قانون کے ذریعے یہ توضیع کرے گی کہ کوئی شخص جو دونوں ایوانوں کا رکن چن لیا جائے، ان میں سے ایک ایوان میں اپنی نشست خالی کردے۔

(2) کوئی شخص پارلیمنٹ اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز دونوں کا رکن نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص پارلیمنٹ اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز دونوں کا رکن چن لیا جائے تو اس مدت کے منقضی ہونے پر جس کی صدر کے بنائے ہوئے قواعد میں صراحت کی جائے، پارلیمنٹ میں اس شخص کی نشست خالی ہو جائے گی بجز اس کے کہ وہ اس سے قبل ریاست کی مجلس قانون ساز میں اپنی نشست سے مستعفی ہو گیا ہو۔

(3) پارلیمنٹ کے ہر دوایوان کے کسی رکن کی نشست فوراً خالی ہو جائے گی اگر وہ___

(الف) دفعہ 102 کے فقرہ (1) یا فقرہ (2) میں متذکرہ نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آجائے؛ یا

(ب) میر مجلس یا اسپیکر کو موسومہ، جیسی کہ صورت ہو، اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے اور میر مجلس یا اسپیکر نے، جیسی کہ صورت ہو، اس کا استعفیٰ منظور کر لیا ہو:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی استعفیٰ کی صورت میں، اگر موصولہ اطلاع سے یا دیگر طور پر اور ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اسپیکر یا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ایسا استعفیٰ رضامندانہ یا اصلی نہیں ہے تو ایسے استعفیٰ کو منظور نہیں کرے گا۔

(4) اگر ساٹھ دن کی مدت تک ہر دوایوان کا کوئی رکن ایوان کی اجازت کے بغیر اس کے تمام اجلاسوں سے غیر حاضر

رہے تو ایوان اس کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا:

بشرطیکہ ساٹھ دن کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں ایسی کسی مدت کا لحاظ نہ ہوگا جس کے دوران ایوان برخاست ہوجائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

رکنیت کے لئے نااہلیتیں۔

102-(1) کوئی شخص دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے رکن کی حیثیت سے چنے جانے اور رہنے کا اہل نہ ہوگا۔

(الف) اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر اس عہدہ کے سوا فائز ہو، جس کی بابت پارلیمنٹ، نے قانون کے ذریعے قرار دیا ہو کہ اس پر فائز شخص نااہل نہ ہوگا؛

(ب) اگر وہ فاتر العقل ہو اور کسی عدالت مجاز کا اس کی بابت ایسا استقرار برقرار ہو؛

(ج) اگر وہ غیر بری الزمہ دیوالیہ ہو؛

(د) اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو، یا اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ حاصل کرلی ہو، یا کسی مملکت غیر سے اقرار وفاداری کرے یا کسی مملکت غیر سے وابستگی رکھے؛

(ہ) اگر وہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے یا اس کے تحت ایسا نااہل ہو۔

تشریح۔اس فقرہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا محض اس وجہ سے بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت نفع بخش عہدے پر فائز ہونا متصور نہ ہوگا کہ وہ یونین یا ایسی ریاست کا وزیر ہے۔

(2) کوئی شخص پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہوگا اگر وہ دسویں فہرست بند کے تحت اس طرح نااہل ہوجاتا ہے۔

ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔

103-(1) اگر اس امر کی نسبت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا کوئی رکن دفعہ 102 کے فقرہ (1) میں مندرج نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آ گیا ہے، تو یہ معاملہ فیصلہ کے لیے صدر کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(2) کسی ایسے معاملہ پر فیصلہ کرنے سے پہلے صدر انتخابی کمیشن کی رائے لے گا اور ایسی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

دفعہ 99 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نااہل قرار دیا جائے ،نشست سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان ۔

104 - اگر کوئی شخص دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے رکن کی حیثیت سے قبل اس کے کہ وہ دفعہ 99 کے احکام کے مطابق عمل کرے، یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کی رکنیت کا اہل نہیں ہے، یا نااہل قرار دیا گیا ہے یا اس کو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کی رو سے اس کی ممانعت کردی گئی ہے، نشست سنبھالے یا ووٹ دے تو وہ ہر ایک دن کی بابت جس میں وہ اس طرح نشست سنبھالے یا ووٹ دے، پانچ سو روپیہ تاوان کا مستوجب ہوگا جو یونین کو واجب الادا دین کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

پارلیمنٹ اور اس کے ارکان کے اختیارات،

مراعات اور تحفظات

پارلیمنٹ کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔

105-(1) اس آئین کی توضیعات اور پارلیمنٹ کا طریق کار منضبط کرنے والے قواعد اور احکام قائمہ کے تابع، پارلیمنٹ میں تقریر کی آزادی ہوگی۔

(2) پارلیمنٹ کا کوئی رکن پارلیمنٹ یا اس کی کسی کمیٹی میں کہی ہوئی کسی بات یا دیے ہوئے کسی ووٹ سے متعلق کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہوگا، اور کوئی شخص پارلیمنٹ کے . ہر دو ایوان کے اختیار سے اس کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا کارروائی کی اشاعت کی بابت اس طرح مستوجب نہ ہوگا۔

(3) دیگر اعتبار سے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے، اور ہر ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات ایسے ہوں گے جن کا پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس طرح سے تعین ہونے تک وہی ہوں گے جو اس ایوان اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں کے آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 15 کی تاریخ نفاذ سے فوراً پہلے تھے۔

(4) فقرات (1)، (2) اور (3) کی توضیعات کا اطلاق ان اشخاص سے متعلق، جن کو اس آئین کی رُو سے پارلیمنٹ کے کسی ایوان یا اس کی کسی کمیٹی کی کارروائی میں تقریر کرنے اور اس میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق حاصل ہے، ویسا ہی ہوگا جیسا ان کا اطلاق پارلیمنٹ کے ارکان سے متعلق ہوتا ہے۔

ارکان کی یافت اور الاؤنس۔

106- پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے ارکان ایسی یافت اور الاؤنس، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً تعین کرے، اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان شرحوں سے اور ایسی شرائط پر پانے کے مستحق ہوں گے، جن کا اطلاق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے ارکان کے بارے میں ہوتا تھا۔

قانون سازی کا طریق کار

بلوں کو پیش کرنے اور ان کو منظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔

107- (1) رقمی بل اور دیگر مالیاتی بل کے متعلق دفعات 109 اور 117 کی توضیعات کے تابع، کوئی بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں ابتداً پیش ہو سکے گا۔

(2) دفعات 108 اور 109 کی توضیعات کے تابع، کسی بل کا پارلیمنٹ کے ایوانوں سے منظور ہونا متصور نہ ہوگا بجز اس کے کہ اس پر دونوں ایوان، خواہ بلا ترمیم یا صرف ایسی ترمیمات کے ساتھ، جن سے دونوں ایوان اتفاق کریں، متفق ہو گئے ہوں۔

(3) کوئی بل جو پارلیمنٹ میں زیر غور ہو ایوانوں کے برخاست ہونے کی وجہ سے ساقط نہ ہوگا۔

(4) کوئی بل جو راجیہ سبھا میں زیر غور رہو اور لوک سبھا سے منظور نہ ہوا ہو، لوک سبھا کے ٹوٹ جانے پر ساقط نہ ہوگا۔

(5) کوئی بل جو لوک سبھا میں زیر غور ہو یا لوک سبھا سے منظور ہو کر راجیہ سبھا میں زیر غور ہو، دفعہ 108 کی توضیعات کے تابع، لوک سبھا کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

بعض حالات میں دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست۔

108-(1) اگر کوئی بل ایک ایوان سے منظور ہونے اور دوسرے ایوان میں منتقل ہو جانے کے بعد___

(الف) دوسرے ایوان سے نامنظور ہو جائے؛ یا

(ب) دونوں ایوانوں میں اس بل میں کی جانے والی ترمیمات کے بارے میں بالآخر اختلاف رائے ہو؛ یا

(ج) دوسرے ایوان میں اس بل کے وصول ہونے کی تاریخ سے اس بل کو بلا منظوری کے چھ ماہ سے زیادہ گزر جائیں، تو بجز اس کے کہ وہ بل لوک سبھا کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہو، صدر ایوانوں کو، اگر وہ نشست میں ہوں، پیام کے ذریعہ، اور اگر وہ نشست میں نہ ہوں تو عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، اس بل پر غور و خوض کرنے اور ووٹ دینے کی

غرض سے مشترکہ نشست کرنے کے لیے انہیں طلب کرنے کے اپنے ارادہ سے مطلع کر سکے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کا اطلاق رقمی بل پر نہ ہوگا۔

(2) فقرہ (1) میں مذکورہ چھ ماہ کی کسی مدت کا شمار کرنے میں، کسی ایسی مدت کا لحاظ کیا جائے گا جس میں وہ ایوان، جس کا اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (ج) میں ذکر ہے، برخاست کیا جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

(3) جب صدر نے فقرہ (1) کے تحت ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کے ارادے کی اطلاع دی ہو تو ان میں سے کوئی ایوان اس بل پر مزید کارروائی نہ کرے گا، لیکن صدر اپنے اطلاع نامے کی تاریخ کے بعد کسی وقت ایوانوں کا مشترکہ اجلاس اطلاع نامہ میں صراحت کی ہوئی غرض کے لیے طلب کر سکے گا اور اگر وہ ایسا کرے تو حسبہ دونوں ایوان اجلاس کریں گے۔

(4) اگر دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست میں وہ بل ایسی ترمیمات کے ساتھ، اگر کوئی ہوں، جن پر مشترکہ نشست میں اتفاق رائے ہو، دونوں ایوانوں کے ان کل ارکان کی اکثریت سے جو موجود ہوں اور ووٹ دیں منظور ہو جائے تو اس آئین کی اغراض کے لیے اس کا دونوں ایوانوں سے منظور ہو جانا متصور ہوگا:

بشرطیکہ کسی مشترکہ نشست میں___

(الف) اگر کوئی بل ایک ایوان سے منظور ہونے کے بعد دوسرے ایوان سے ترمیمات کے ساتھ منظور نہ ہوا اور اس ایوان کو، جہاں سے اس کی ابتدا ہوئی تھی، واپس کر دیا گیا ہو تو اس بل میں سوائے ایسی ترمیمات کے (اگر کوئی ہوں) جو اس بل کے منظور ہونے میں تاخیر کی وجہ سے ضروری ہو جائیں، کسی دوسری ترمیم کی تجویز نہ کی جائے گی؛

(ب) اگر وہ بل اس طرح سے منظور ہوا ہو اور واپس کر دیا گیا ہو، تو اس بل میں صرف ان ترمیمات کی، جن کا اوپر ذکر ہے اور ایسی دیگر ترمیمات کی تجویز کی جائے گی جو ان امور سے متعلق ہوں، جن کی نسبت ایوانوں میں اتفاق رائے نہ ہو،

اور ان ترمیمات کی بابت جو اس فقرہ کے تحت پیش ہونے کے قابل ہوں، صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(5) باوجود اس کے کہ صدر کے ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کی اطلاع دینے اور اس کے انعقاد کے درمیانی عرصہ میں لوک سبھا توڑ دی گئی ہو، اس دفعہ کے تحت ایک مشترکہ نشست منعقد ہو سکے گی اور اس میں کوئی بل منظور کیا جا سکے گا۔

رقمی بل کے متعلق خصوصی طریق کار۔

109-(1) رقمی بل راجیہ سبھا میں پیش نہیں ہوگا۔

(2) رقمی بل لوک سبھا سے منظور ہونے کے بعد راجیہ سبھا میں اس کی سفارشات کے لیے منتقل کر دیا جائے گا اور راجیہ سبھا اس بل کے ملنے کی تاریخ سے چودہ دن کی مدت کے اندر اس بل کو اپنی سفارشات کے ساتھ لوک سبھا کو واپس کردے گی اور لوک سبھا اس کے بعد راجیہ سبھا کی ان سب سفارشات کو یا ان میں سے کسی سفارش کو قبول یا نا منظور کر سکے گی۔

(3) اگر لوک سبھا راجیہ سبھا کی سفارشات میں سے کسی سفارش کو قبول کرے تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے ان ترمیمات کے ساتھ، جن کی سفارش راجیہ سبھا نے کی ہو اور جن کو لوک سبھا نے قبول کر لیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہوگا۔

(4) اگر لوک سبھا راجیہ سبھا کی سفارشات میں سے کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرے تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہوگا جس میں وہ لوک سبھا سے، ان ترمیمات میں سے کسی ترمیم کے بغیر جن کی سفارش راجیہ سبھا نے کی تھی، منظور ہوا تھا۔

(5) اگر کسی بل کو جو لوک سبھا سے منظور ہوا ہو اور راجیہ سبھا کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کیا گیا ہو چودہ دن کی مذکورہ مدت کے اندر لوک سبھا کو واپس نہ کیا جائے تو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر اس بل کا دونوں ایوانوں سے، اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہوگا جس میں وہ لوک سبھا سے منظور ہوا تھا۔

رقمی بل کی تعریف۔

110-(1) اس باب کی اغراض کے لیے، کسی بل کا رقمی بل ہونا متصور ہوگا اگر اس میں صرف ایسی توضیعات درج ہوں جو حسب ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر سے متعلق ہوں، یعنی۔

(الف) کسی ٹیکس کو عائد کرنا، برخاست کرنا، معاف کرنا، بدلنا یا منضبط کرنا؛

(ب) بھارت کی حکومت کے رقم ادھار لینے یا کسی ضمانت کے دینے کو منضبط کرنا یا ایسے مالیاتی وجوب کی بابت قانون میں ترمیم کرنا جو بھارت کی حکومت نے قبول کیے ہوں یا اس کو قبول کرنے ہوں؛

(ج) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، کسی ایسے فنڈ میں رقوم جمع کرنا یا اس سے رقوم کا نکالنا؛

(د) بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف؛

(ہ) کسی خرچ کی بابت قرار دینا کہ وہ ایسا خرچ ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا یا ایسے کسی خرچ کی رقم میں اضافہ کرنا؛

(و) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا بھارت کے سرکاری کھاتے کی بابت رقم کی وصولی یا ایسی رقم کی تحویل یا اس کا اجراء یا یونین یا کسی ریاست کے حسابات کی جانچ؛ یا

(ز) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی کا ضمنی امر ہو۔

(2) کسی بل کا محض اس وجہ سے کہ اس میں جرمانے یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنسوں کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کے لیے فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع درج ہے اس وجہ سے رقمی بل ہونا متصور نہ ہوگا کہ اس میں کسی مقامی حاکم یا جماعت کی مقامی اغراض کے لیے لگائے ہوئے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے، اس میں ردوبدل کرنے یا منضبط کرنے کی توضیع درج ہے۔

(3) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی بل رقمی بل ہے یا نہیں، تو اس پر لوک سبھا کے اسپیکر کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(4) ہر رقمی بل پر جب وہ دفعہ 109 کے تحت راجیہ سبھا کو منتقل کیا جائے اور جب وہ دفعہ 111 کے تحت صدر کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے، تو لوک سبھا کا اسپیکر اپنے دستخط سے اس کی پشت پر تصدیق کرے گا کہ وہ رقمی بل ہے۔

بلوں کی منظوری۔

111- جب کوئی بل پارلیمنٹ کے ایوانوں سے منظور ہو جائے تو وہ صدر کو پیش کیا جائے گا اور صدر یا تو اعلان کرے گا کہ اس نے بل کی منظوری دی ہے یا یہ کہ اس کی منظوری روک لی ہے:

بشرطیکہ صدر، بل اس کے پاس منظوری کے لیے پیش ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، اس بل کو، اگر وہ رقمی بل نہ ہو تو ایوانوں کو ایک پیغام کے ساتھ واپس کر سکے گا جس میں درخواست ہوگی کہ وہ اس بل پر یا اس میں مصرحہ توضیعات پر مکرر غور کریں اور خاص طور پر اس پر غور کریں کہ ایسی ترمیمات جن کی وہ اپنے پیغام میں سفارش کرے اس قابل ہیں کہ انہیں شامل کیا جائے اور جب کوئی بل اس طرح واپس ہو تو دونوں ایوان حسبہٗ اس بل پر مکرر غور کریں گے اور اگر وہ بل ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ، یا بلا ترمیم، مکرر منظور ہو جائے اور صدر کے پاس منظوری کے لیے پیش ہو، تو صدر اس کی منظوری نہیں روکے گا۔

مالیاتی امور میں طریق کار

سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔

112-(1) صدر، ہر مالیاتی سال کی بابت، بھارت کی حکومت کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور خرچ کا گوشوارہ، جس کو اس حصہ میں سالانہ مالیاتی گوشوارہ'' کہا گیا ہے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش کرائے گا۔

(2) سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں شامل کیے ہوئے خرچ کے تخمینوں میں ذیل کی رقوم علیحدہ دکھائی جائیں گی۔

(الف) ایسی رقوم جو اس خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو اس آئین میں ایسا خرچ بتلایا گیا ہے جو بھارت

کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے؛ اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دوسرے خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے صرف کرنے کی تجویز ہو،

اور خرچ بہ مد آمدنی اور دوسرے خرچ میں امتیاز کیا جائے گا۔

(3) حسب ذیل خرچ ایسا خرچ ہوگا جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے ___

(الف) صدر کے مشاہرے اور الاؤنس اور اس کے عہدے سے متعلق دوسر خرچ؛

(ب) راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس؛

(ج) ایسے مصارف دین مع سود جن کے لیے بھارت کی حکومت ذمہ دار ہو، قرض ادائی فنڈ کے مصارف اور دین کی ادائیگی کے مصارف اور قرضے حاصل کرنے اور خدمت اور دین کی ادائیگی سے متعلق دیگر خرچ؛

(د) (i) یافت، الاؤنس اور پینشن جو سپریم کورٹ کے ججوں کو یا ان کے متعلق واجب الادا ہوں؛

(ii) پینشن جو فیڈرل کورٹ کے ججوں کو یا ان کے متعلق واجب الادا ہوں؛

(iii) پینشن جو کسی ایسی عدالت العالیہ کے ججوں کو یا ان سے متعلق واجب الادا ہوں جو بھارت کے علاقہ میں شامل کسی رقبہ کی بابت اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا جو کسی وقت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل بھارت کی ڈومینین کے گورنر کے کسی صوبہ میں شامل کسی رقبہ پر اختیار سماعت استعمال کرتی تھی؛

(ہ) یافت، الاؤنس اور پینشن جو بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کو یا اس سے متعلق واجب الادا ہوں؛

(و) کوئی رقوم جو کسی عدالت یا ثالثی ٹربیونل کے کسی فیصلے، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کے ایفا کے لیے ضروری ہوں؛

(ز) کوئی دوسرا خرچ جس کی نسبت آئین ہذا یا پارلیمنٹ قانون کی رو سے قرار دے کہ اس طرح عائد کیا جائے۔

تخمینوں کے بارے میں پارلیمنٹ میں طریق کار۔

113-(1) تخمینوں کا اس قدر جز جو ایسے خرچ سے متعلق ہو جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہو، پارلیمنٹ کی منظوری کے لیے پیش نہ ہوگا، لیکن اس فقرہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ ہوگی کہ وہ ان تخمینوں میں سے کسی تخمینہ پر پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں میں بحث کرنے میں مانع ہے۔

(2) مذکورہ تخمینوں میں سے اس قدر جز جو دوسرے خرچ کی بابت ہو رقمی مطالبات کی شکل میں لوک سبھا میں پیش کیا جائے گا اور لوک سبھا کو اختیار حاصل ہوگا کہ کسی مطالبہ کی منظوری دے یا منظوری دینے سے انکار کرے یا کسی مطالبہ کی اس میں مصرحہ رقم کو کم کرتے ہوئے منظوری دے۔

(3) کوئی رقمی مطالبہ صدر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہوگا۔

تصرف رقوم بل۔

114-(1) لوک سبھا کی جانب سے دفعہ 113 کے تحت رقمی بل منظوریاں دیے جانے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ایک بل پیش کیا جائے گا جس میں بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ان تمام رقوم کے تصرف کے لیے توضیع ہوگی جو حسب ذیل کی تکمیل کے لیے درکار ہوں۔

(الف) وہ رقمی منظوریاں جو لوک سبھا کی جانب سے اس طرح دی گئی ہوں؛ اور

(ب) وہ خرچ جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو لیکن کسی حالت میں اس رقم سے زائد نہ ہو جو پارلیمنٹ میں اس سے قبل پیش کیے ہوئے گوشوارہ میں بتلائی گئی ہو۔

(2) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں کسی ایسے بل میں کوئی ایسی ترمیم تجویز نہیں کی جائے گی جس کا اثر یہ ہو کہ اس سے اس طرح منظور کی ہوئی کسی رقم میں کمی بیشی ہو یا اس کا تصرف بدل جائے یا کسی ایسے خرچ کی رقم میں کمی بیشی ہو جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو اور صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ، کہ آیا کوئی ترمیم اس فقرہ کے تحت ناقابل قبول ہے، حتمی ہوگا۔

(3) دفعات 115 اور 116 کی توضیعات کے تابع کوئی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے نکالی نہ جائے گی، سوائے اس کے کہ وہ اس دفعہ کی توضیعات کے بموجب منظورہ قانون سے کیے ہوئے تصرف کے مطابق ہو۔

تکمیلی، اضافی یا زائد رقمی منظوریاں۔

115-(1) صدر

(الف) اگر کوئی رقم جسے کسی مخصوص سروس کے لیے مالیاتی سال رواں کے واسطے خرچ کرنے کا دفعہ 114 کی توضیعات کے بموجب بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے مجاز کیا گیا ہو، اس سال کی اغراض کے لیے ناکافی پائی جائے یا جب اس مالیاتی سال رواں میں کسی جدید سروس پر تکمیلی یا زائد خرچ کی، جو اس سال کے سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں مدنظر نہ تھا، ضرورت پیدا ہوئی ہو؛ یا

(ب) اگر کسی مالیاتی سال کے دوران کسی سروس پر اس سروس اور اس سال کے لیے منظورہ رقم سے زائد کوئی رقم خرچ ہو گئی ہو، تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں دوسرا گوشوارہ، جس میں اس خرچ کی تخمینی رقم بتلائی گئی ہو، پیش کروائے گا یا لوک سبھا میں، جیسی کہ صورت ہو، اس زائد رقم کا مطالبہ پیش کروائے گا۔

(2) کسی ایسے گوشوارے اور خرچ یا مطالبے نیز ایسے قانون سے متعلق جو ایسے خرچ یا ایسے مطالبے کی بابت رقمی منظوری کو ادا کرنے کے لیے بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو، دفعات 113,112 اور 114 کی توضیعات کا وہی اثر ہوگا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ یا اس میں متذکرہ خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے مطالبہ یا رقمی منظوری کو ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اور غیر معمولی رقمی منظوریاں۔

116-(1) اس باب کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود لوک سبھا کو اختیار ہوگا کہ ___

(الف) کسی مالیاتی سال کے ایک جز کے لیے تخمینی خرچ کی بابت کوئی پیشگی رقمی منظوری ایسی رقمی منظوری دینے کے لیے دفعہ 113 میں مقررہ طریق کار کی تکمیل اور اس خرچ سے متعلق دفعہ 114 کی توضیعات کے بموجب قانون کے منظور ہونے تک دے؛

(ب) بھارت کے وسائل پر کسی غیر متوقع مطالبہ کو ادا کرنے کے لیے رقمی منظوری دے جب اس سروس کی وسعت یا غیر معین نوعیت کی وجہ سے ایسا مطالبہ ان تفصیلات کے ساتھ بیان نہ کیا جا سکے جو عموماً سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں دی جاتی ہیں؛

(ج) ایسی غیر معمولی رقمی منظوری دے جو کسی مالیاتی سال کی جاریہ سروس کا کوئی جز نہ ہو،

اور پارلیمنٹ کو اختیار ہوگا کہ وہ ان اغراض کے لیے جن کے واسطے مذکورہ رقمی منظوریاں دی جائیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا نکالا جانا قانون کے ذریعہ مجاز کرے۔

(2) دفعات 113 اور 114 کی توضیعات کا اثر فقرہ (1) کے تحت کوئی رقمی منظوری دینے کے لیے اور کسی ایسے قانون سے متعلق جو اس فقرہ کے تحت بنایا جائے ویسا ہی ہوگا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں متذکرہ کسی خرچ کی بابت رقمی منظوری دینے سے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ میں سے ایسے خرچ کے ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔

117-(1) صدر کی سفارش کے بغیر کوئی ایسا بل نہ تو پیش ہوگا اور نہ کسی ایسی ترمیم کی تحریک ہوگی جس میں دفعہ 110 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی امر کے لیے توضیع کی جائے اور کوئی بل جس

میں ایسی کوئی توضیع ہو، راجیہ سبھا میں پیش نہ ہوگا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے لیے جس میں کسی ٹیکس کی کمی یا برخاستگی کی توضیع ہو، کسی سفارش کی ضرورت نہ ہوگی۔

(2) کسی بل یا ترمیم کا متذکرہ بالا امور میں سے کسی امر کی بابت توضیع محض اس وجہ سے ہونا متصور نہ ہوگا کہ اس میں جرمانوں یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنس کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کی فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع ہے یا اس وجہ سے متصور نہ ہوگا کہ کسی مقامی حاکم یا جماعت کے کسی ٹیکس کے مقامی اغراض کے لیے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے یا اس میں ردوبدل کرنے یا اس کو منضبط کرنے کی توضیع ہے۔

(3) کوئی ایسا بل جس کے ایکٹ بنانے اور نافذ کرنے سے بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے لازماً خرچ ہوگا، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان سے منظور نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ صدر نے اس ایوان سے اس بل پر غور کرنے کی سفارش کی ہو۔

عام طریق کار

طریق کار کے قواعد۔

118-(1) پارلیمنٹ کا ہر ایک ایوان اس آئین کی توضیعات کے تابع اپنے طریق کار اور اپنے کام کے انضباط کے لیے قواعد بنا سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت قواعد کے بنانے تک، طریق کار کے ایسے قواعد اور احکام قائمہ جو، اس آئین کے نفاذ کے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی مجلس قانون ساز سے متعلق نافذ تھے، ایسی تبدیلیوں اور ایسی تطبیق کے تابع جو ان میں راجیہ سبھا کا میر مجلس یا لوک سبھا کا اسپیکر، جیسی کی صورت ہو، کرے، پارلیمنٹ سے متعلق نافذ رہیں گے۔

(3) صدر، راجیہ سبھا کے میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر سے صلاح کرنے کے بعد دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشستوں اور ان کے مابین مراسلت کے طریق کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا۔

(4) دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست کی صدارت لوک سبھا کا اسپیکر یا اس کی غیر حاضری میں ایسا شخص کرے گا جس کا تعین فقرہ (3) کے تحت بنائے ہوئے طریق کار کے قواعد کے ذریعہ کیا جائے۔

مالیاتی کاروبار سے متعلق پارلیمنٹ میں طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔

119 پارلیمنٹ، مالیاتی کاروبار کی بروقت تکمیل کی غرض سے کسی مالیاتی امر سے متعلق یا بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے

تصرف رقوم کے لیے کسی بل سے متعلق پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کا طریق کار اور اس میں کاروبار کا انصرام قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی اور جب کبھی اور جس حد تک اس طرح بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے کسی ایوان کے دفعہ 118 کے فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے کسی قاعدہ یا کسی ایسے قواعد یا احکام قائمہ کے متناقض ہو جو پارلیمنٹ کے متعلق اس دفعہ کے فقرہ (2) کے تحت نافذ ہوں تو ایسی توضیع حاوی رہے گی۔

زبان جو پارلیمنٹ میں استعمال ہوگی۔

120-(1) حصہ 17 میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 348 کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ میں کاروبار ہندی یا انگریزی میں ہوگا:

بشرطیکہ راجیہ سبھا کا میر مجلس یا لوک سبھا کا اسپیکر یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رکن کو جو اپنے مطلب کا اظہار پورے طور پر ہندی یا انگریزی میں نہ کر سکتا ہو، ایوان کو اس کی اپنی مادری زبان میں خطاب کرنے کی اجازت دے سکے گا۔

(2) بجز اس کے کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد یہ دفعہ اس طرح نافذ ہوگی گویا کہ الفاظ ''یا انگریزی میں'' اس سے حذف کیے گئے ہوں۔

پارلیمنٹ میں بحث پر پابندی۔

121- پارلیمنٹ میں کوئی بحث، سپریم کورٹ یا عدالت العالیہ کے کسی جج کے فرائض کی انجام دہی میں اس کے رویہ کے بارے میں نہ ہوگی سوائے اس کے کہ وہ صدر کو ایسی عرض داشت پیش کرنے کے بارے میں کسی تحریک پر ہو جس میں کسی جج کو یہاں بعد میں مندرجہ توضیع کے بموجب علیحدہ کرنے کی استدعا ہو۔

پارلیمنٹ کی کارروائی کی عدالتیں تحقیق نہیں کریں گی۔

122-(1) پارلیمنٹ میں کسی کارروائی کے جواز پر طریق کار کی کسی مبینہ بے ضابطگی کی بنا پر اعتراض نہ کیا جا سکے گا۔

(2) پارلیمنٹ کا کوئی عہدہ دار یا رکن، جس میں اس میں آئین کی رو سے یا اس کے تحت پارلیمنٹ میں طریق کار یا کام کو منضبط کرنے یا نظم وضبط برقرار رکھنے کے اختیارات مرکوز ہوں، اس کے ان اختیارات کے استعمال کرنے کے متعلق عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہ ہوگا۔

باب 3

صدر کے قانون سازی کے اختیارات

پارلیمنٹ کے وقفہ کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا صدر کو اختیار۔

123-(1)اگر صدر اس وقت کے سوا، جب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا اجلاس جاری ہو، مطمئن ہو جائے کہ ایسے حالات موجود ہیں، جن کی بنا پر اس کے لیے فوری کارروائی کرنا ضروری ہے تو وہ ایسے آرڈی نینس جاری کر سکے گا جو اسے حالات کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوں۔

(2)اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے آرڈی نینس کو وہی نفوذ اور اثر حاصل ہوگا جو پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کو حاصل ہوتا ہے لیکن ہر ایسا آرڈی نینس___

(الف) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش ہوگا اور پارلیمنٹ کے مکرر اجلاس کرنے سے چھ ہفتوں کے منقضی ہونے پر یا اگر اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل دونوں ایوان اس کو نامنظور کرتے ہوئے قراردادیں منظور کریں تو ان قراردادوں میں سے دوسری قرارداد کے منظور ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا؛ اور

(ب)صدر کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

تشریح۔ جب پارلیمنٹ کے ایوانوں کے اجلاس مختلف تاریخوں پر مکرر طلب کیے جائیں تو چھ ہفتوں کی مدت کا شمار اس فقرہ کی اغراض کے لیے ان تاریخوں میں سے بعد کی تاریخ سے ہوگا۔

(3) جب کبھی اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈیننس میں ایسی توضیع ہو جس کے وضع کرنے کی پارلیمنٹ اس آئین کے تحت مجاز نہ ہو تو وہ اس حد تک باطل ہوگا۔

(4) حذف۔

باب 4

یونین کی عدلیہ

سپریم کورٹ کا قیام اور اس کی تشکیل۔

124-(1) بھارت کی ایک سپریم کورٹ ہوگی جو بھارت کے اعلیٰ جج اور جب تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعے اس

سے زیادہ تعداد مقرر نہ کرے سات 1 دیگر ججوں پر مشتمل ہوگی۔

(2) سپریم کورٹ کے ہر جج کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ 2 [دفعہ 124 الف میں مصرحہ قومی عدالتی تقرری کمیشن کی سفارش پر کرے گا] اور وہ پینسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

3۔☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

4۔[بشرطیکہ]

(الف) کوئی جج، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) کوئی جج اس طریقہ سے جس کی فقرہ (4) میں توضیع ہے، اس کے عہدے سے علیحدہ کیا جاسکے گا۔

(2 الف) سپریم کورٹ کے کسی جج کی عمر کا تعین ایسا حاکم ایسے طریقہ سے کرے گا جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

(3) کوئی شخص سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کا اہل نہ ہوگا اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور۔

(الف) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم سے کم متواتر پانچ سال تک جج نہ رہا ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم سے کم متواتر دس سال تک ایڈوکیٹ نہ رہا ہو؛ یا

(ج) صدر کی رائے میں ایک ممتاز قانون داں نہ ہو۔

تشریح 1- اس فقرہ میں ''عدالت العالیہ'' سے ایسی عدالت العالیہ مراد ہے جو بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت استعمال کرتی تھی۔

تشریح 2۔ اس فقرہ کی اغراض کے لیے اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص ایڈوکیٹ رہا ہو، ہر ایسی مدت شامل کرلی جائے گی جس میں وہ شخص ایڈوکیٹ بننے کے بعد کسی ایسے عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو جو ضلع جج کے عہدہ سے کم نہ ہو۔

---

1 اب تیس ہیں۔ دیکھئے ایکٹ 11 بابت 2009 دفعہ 2: 5 فروری 2009 سے۔

2 آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (2015-4-13 سے) ''سپریم کورٹ یا ریاستوں کی عدالت ہائے عالیہ کے ایسے ججوں سے صلاح کے بعد کرے گا جنہیں صدر اس غرض سے ضروری تصور کرے'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی۔آر-2016-ایس سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔

3 آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (2015-4-13 سے) ''پہلا شرطیہ فقرہ حذف کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی۔آر-2016 ایس۔سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔ ترمیم سے قبل یہ درج ذیل تھا۔

''بشرطیہ کہ اعلیٰ جج کے سوا کسی دوسرے جج کے تقرری کی صورت میں بھارت کے اعلیٰ جج سے ہمیشہ صلاح کی جائے گی''۔

4 آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13-4-2015 سے مزید شرط یہ ہے کہ'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی۔آر-2016 ایس سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔

(4) سپریم کورٹ کے جج کو اپنے عہدے سے اس وقت تک علاحدہ نہ کیا جائے گا جب تک کہ ثابت شدہ بداطواری یا ناقابلیت کی بنا پر ایسی علاحدگی کے لیے پارلیمنٹ کے ہر ایوان سے اس ایوان کی جملہ رکنیت کی اکثریت اور اس ایوان کے ایسے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت کی تائید سے، جو موجود ہوں اور رائے دیں، صدر کو ایسے اجلاس میں عرض داشت پیش ہونے پر صدر حکم صادر نہ کرے۔

(5) پارلیمنٹ فقرہ (4) کے تحت عرض داشت پیش کرنے اور کسی جج کی بداطواری یا ناقابلیت کی تفتیش اور ثبوت کا طریق کار قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی۔

(6) ہر شخص جس کا تقرر سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے کیا گیا ہو، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے صدر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

(7) کوئی شخص جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو، بھارت کے علاقہ کی کسی عدالت میں یا کسی حاکم کے روبرو وکالت یا پیروی نہ کرے گا۔

☆[قومی عدالتی تقرری کمیشن۔

124 الف-(1) قومی عدالتی تقرری کمیشن کے نام سے موسوم ایک کمیشن ہوگا جو مندرجہ ذیل سے مل کر بنے گا، یعنی:-

(الف) بھارت کا اعلیٰ جج، چیئر پرسن، بہ اعتبار عہدہ؛

(ب) بھارت کے اعلیٰ جج سے ٹھیک بعد کے سپریم کورٹ کے دو دیگر سینئر جج، اراکین، بہ اعتبار عہدہ؛

(ج) قانون اور انصاف کا مرکزی وزیر انچارج؛ رکن، بہ اعتبار عہدہ؛

(د) وزیر اعظم، بھارت کے اعلیٰ جج اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے رہنما یا جہاں حزب اختلاف کا ایسا کوئی رہنما نہیں ہے، وہاں سب سے بڑے واحد حزب اختلاف پارٹی کے رہنما سے مل کے بننے والی کمیٹی کے ذریعہ نامزد کیے جانے والے دو ممتاز اشخاص؛ اراکین:

بشرطیہ کہ ممتاز اشخاص میں سے ایک ممتاز شخص، درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات، اقلیت یا خواتین میں سے نامزد کیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ ممتاز شخص تین برسوں کی مدت کے لیے نامزد کیا جائے گا اور دوبارہ نامزدگی کا اہل نہیں ہوگا۔

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 3 کے ذریعہ (2015-4-13) سے شامل یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی آر-2016 ایس۔سی 117 میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

(2) قومی عدالتی تقرری کمیشن کے کسی عمل یا کارروائی پر محض اس بنا پر سوال نہیں اٹھایا جائیگا یا اسے ناجائز قرار نہیں دیا جائے گا کہ کمیشن میں کوئی جگہ خالی ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی خامی ہے۔

کمیشن کے کارہائے منصبی۔

124ب۔قومی عدالتی تقرری کمیشن کے مندرجہ ذیل فرائض ہوں گے،___

(الف) بھارت کے اعلیٰ جج سپریم کورٹ کے ججوں، عدالت ہائے عالیہ کے اعلیٰ ججوں اور عدالت ہائے عالیہ کے دیگر ججوں کے طور پر تقرری کے لیے اشخاص کی سفارش کرنا؛

(ب) عدالت ہائے عالیہ کے اعلیٰ ججوں اور دیگر ججوں کا ایک عدالت العالیہ سے کسی دیگر عدالت العالیہ میں تبادلہ کرنے کی سفارش کرنا؛ اور

(ج) یہ یقینی بنانا کہ جس شخص کی سفارش کی گئی ہے، وہ لائق اور دیانت دار ہے۔

قانون بنانے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔

124ج۔ پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ بھارت کے اعلیٰ جج اور سپریم کورٹ کے دیگر ججوں و عدالت ہائے عالیہ کے اعلیٰ ججوں اور دیگر ججوں کے تقرری کے ضابطے کو منضبط کر سکے گی اور کمیشن کو ضوابط کے ذریعہ اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی، تقرری کے لیے اشخاص کے انتخاب کا ضابطہ اور ایسے دیگر معاملوں کے لیے، جو اس کے ذریعہ ضروری خیال کیے جائیں، کے ضابطے بنانے کے لیے اختیار دے سکے گی۔]

ججوں کی یافت وغیرہ۔

125 (1) سپریم کورٹ کے ججوں کو اتنی یافتیں دی جائیں گی جن کا تعین پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کرے اور جب تک اس تیں اس طرح کی توضیع نہیں کی جاتی تب تک ایسی یافتیں دی جائیں گی جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

(2) ہر جج ایسی مراعات اور الاؤنس اور رخصت غیر حاضری اور وظیفہ پینشن کی بابت ایسے حقوق کا جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً تعین کیا جائے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسی مراعات، الاؤنسوں اور حقوق کا مستحق ہوگا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے:

بشرطیکہ کسی جج کی نہ تو مراعات میں اور نہ الاؤنسوں اور رخصت غیر حاضری یا پینشن کی بابت اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد ایسا ردو بدل کیا جائے گا جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

قائم مقام اعلیٰ جج کا تقرر۔

126-جب بھارت کے اعلیٰ جج کا عہدہ خالی ہو یا جب اعلیٰ جج، غیر حاضری کے سبب سے دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے ناقابل ہو تو اس عہدے کے فرائض عدالت کے دوسرے ججوں میں سے ایک ایسا جج انجام دے گا، جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

ایڈہاک ججوں کا تقرر۔

127-(1) اگر کسی وقت سپریم کورٹ کے ججوں کا کورم عدالت کے کسی اجلاس کو منعقد کرنے یا جاری رکھنے کے لیے پورا نہ ہو تو ☆[قومی عدالتی تقرری کمیشن، اسے بھارت کے اعلیٰ جج کے ذریعہ استصواب کیے جانے پر] صدر کی ماقبل منظوری سے اور متعلقہ عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کسی عدالت العالیہ کے کسی ایسے جج کی جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کی باضابطہ اہلیت رکھتا ہو اور جسے اعلیٰ جج نامزد کرے، ایڈہاک جج کی حیثیت سے اتنی مدت کے لیے، جو ضروری ہو، عدالت کے اجلاسوں میں شرکت کی تحریری استدعا کر سکے گا۔

(2) اس طرح نامزد کیے ہوئے جج کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے عہدہ کے دیگر فرائض پر ترجیح دے کر سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں اس وقت اور اس مدت کے لیے، جس میں اس کی شرکت درکار ہو، شریک ہو اور جب وہ اس طرح شریک رہے تو اس کو سپریم کورٹ کے جج کے تمام اختیار سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گی اور وہ اس کے فرائض انجام دے گا۔

سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں پنشن پانے والے ججوں کی شرکت۔

128۔اس باب میں کسی امر کے باوجود، ☆☆[قومی عدالتی تقرری کمیشن] کسی وقت، صدر کی ماقبل منظوری سے، کسی شخص سے جو سپریم کورٹ یا فیڈرل کورٹ کے جج کے عہدہ پر مامور رہا ہو یا جو کسی عدالت العالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہا ہو اور جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کی باضابطہ اہلیت رکھتا ہو، سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے اجلاس

☆آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 4 کے ذریعہ دفعہ (2015-4-13 سے) بھارت کا اعلیٰ جج الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا والے معاملے، اے۔آئی آر-2016 ایس سی 117 میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔

☆☆آئین ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 4 کے ذریعہ (2015-4-13 سے) ''بھارت کا اعلیٰ جج'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی آر-2016 ایس سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔

کرنے اور کام کرنے کی استدعا کر سکے گا اور ہر ایسا شخص، جس سے ایسی استدعا کی جائے، اس طرح اجلاس کرنے اور کام کرنے کے عرصہ میں ان الاؤنسوں کا مستحق ہوگا، جن کا صدر حکم کے ذریعے تعین کرے اور اس کو سپریم کورٹ کے جج کے تمام اختیارات سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گی لیکن اس کا دیگر طور سے اس عدالت کا جج ہونا متصور نہ ہوگا:

بشرطیکہ اس دفعہ میں کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جس کا اوپر ذکر ہے اس عدالت میں جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کا حکم دینا متصور نہ ہوگا بجز اس کے کہ وہ ایسا کرنے کی رضامندی دے۔

سپریم کورٹ کا ایک نظیری عدالت ہونا۔

129- سپریم کورٹ ایک نظیری عدالت ہوگی جس کو ایسی عدالت کے جملہ اختیارات، جن میں خود اس کی اپنی توہین کی سزا دینے کا اختیار شامل ہے، حاصل ہوں گے۔

سپریم کورٹ کا صدر مقام۔

130- سپریم کورٹ دہلی میں یا کسی ایسے دوسرے مقام یا مقامات پر اجلاس کرے گی جن کا تعین بھارت کا اعلیٰ جج صدر کی منظوری سے وقتاً فوقتاً کرے۔

سپریم کورٹ کا بہ صیغہ ابتدائی اختیار سماعت۔

131- اس آئین کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کو بہ اخراج کسی دیگر عدالت کے کسی ایسے تنازعہ میں اختیار سماعت بہ صیغہ ابتدائی حاصل ہوگا۔

(الف) جو بھارت کی حکومت اور ایک یا ایک سے زیادہ ریاستوں کے درمیان ہو؛

(ب) جو ایک طرف بھارت کی حکومت اور کسی ریاست یا ریاستوں اور دوسری طرف ایک یا زیادہ دیگر ریاستوں کے درمیان ہو؛ یا

(ج) جو دو یا زیادہ ریاستوں کے درمیان ہو؛

اگر اور جس حد تک کہ تنازعہ میں کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہو (خواہ وہ قانونی ہو یا واقعاتی) جس پر کسی حق قانونی کا وجود یا اس کی وسعت منحصر ہو:

بشرطیکہ مذکورہ اختیار سماعت کسی ایسے عہد نامہ، اقرار نامہ، قول قرار، قول، سند یا اس قسم کے دیگر نوشتے سے پیدا ہونے والے تنازعہ سے متعلق نہ ہوگا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کیا گیا ہو یا جس کی تکمیل کی گئی ہو اور جس کا نفاذ ایسی تاریخ نفاذ کے بعد جاری رہا ہو یا جس میں توضیع ہو کہ مذکورہ اختیار سماعت کسی تنازعہ سے متعلق نہ ہوگا۔

131الف (حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 4 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

بعض صورتوں میں عدالت ہائے عالیہ کے خلاف اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔

132-(1) بھارت کے علاقہ میں عدالت العالیہ کے کسی فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم سے، چاہے وہ دیوانی یا فوجداری کارروائی میں ہو یا دوسری کارروائی میں، سپریم کورٹ میں اپیل پیش ہوگی اگر عدالت العالیہ دفعہ 134 الف کے تحت تصدیق کرے کہ اس مقدمہ میں اس آئین کی تعبیر کے بارے میں کوئی اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

× × × ×

(3) جب ایسا صداقت نامہ دیا جائے تو مقدمہ کا کوئی فریق اس بنا پر کہ کوئی ایسا مسئلہ جس کا ذکر اوپر ہوا ہے، غلط طور پر فیصل پایا ہے، سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر سکے گا۔

تشریح۔اس دفعہ کی اغراض کے لیے اصطلاح ''حتمی حکم'' میں وہ حکم شامل ہے جس سے ایک ایسے امر تنقیح طلب کا فیصلہ ہو جائے جس کا فیصلہ اگر اپیل کنندہ کے حق میں ہو تو وہ اس مقدمہ کے حتمی تصفیہ کے لیے کافی ہوگا۔

دیوانی امور کے بارے میں عدالت ہائے عالیہ کی اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔

133-(1) بھارت کے علاقہ کی کسی عدالت العالیہ کی کسی دیوانی کارروائی میں کسی فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل پیش ہوگی اگر عدالت العالیہ دفعہ 134 الف کے تحت تصدیق کرے کہ___

(الف) مقدمہ میں عام اہمیت کا اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے؛ اور

(ب) عدالت العالیہ کی رائے میں اس امر کی ضرورت ہے کہ اس مسئلہ کا سپریم کورٹ فیصلہ کرے۔

(2) دفعہ 132 میں کسی امر کے باوجود، سپریم کورٹ میں فقرہ (1) کے تحت اپیل کرنے والا کوئی فریق ایسے موجبات اپیل میں سے ایک عذر کے طور پر یہ اصرار کر سکے گا کہ آئین کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کا غلط فیصلہ ہوا ہے۔

(3) اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود کوئی اپیل، بجز اس کے کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، عدالت العالیہ کے منفرد جج کے فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر نہیں ہوگی۔

فوجداری امور میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔

134-(1) بھارت کے علاقہ میں کسی عدالت العالیہ کی فوجداری کارروائی میں کسی فیصلہ حتمی حکم یا حکم سزا کے خلاف سپریم کورٹ- میں اپیل دائر ہوگی اگر عدالت العالیہ نے۔

(الف) کسی ملزم کے حکم برات کو اپیل میں منسوخ کر کے اس کو سزائے موت کا حکم دے دیا ہو؛ یا

(ب) اپنے زیر اختیار کسی عدالت سے کسی مقدمہ کو خود اپنے روبرو تجویز کرنے کے لیے واپس لے لیا ہو اور ایسی تجویز میں ملزم کو مجرم قرار دے کر سزائے موت کا حکم دے دیا ہو؛ یا

(ج) دفعہ 134 الف کے تحت تصدیق کی ہو کہ مقدمہ سپریم کورٹ میں قابل اپیل ہے:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ج) کے تحت کوئی اپیل ایسی توضیعات کے، جو دفعہ 145 کے فقرہ (1) کے تحت اس بارے میں کی جائیں اور ایسی شرائط کے تابع جن کو عدالت العالیہ قائم یا لازم کرے، پیش ہوگی۔

(2) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کو بھارت کی عدالت العالیہ کی فوجداری کارروائی میں کسی فیصلہ، حتمی حکم یا حکم سزا کے خلاف اپیل کو قبول اور سماعت کرنے کے مزید اختیارات ایسی شرائط اور پابندیوں کے تابع عطا کر سکے گی، جن کی صراحت ایسے قانون میں کی جائے۔

سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت۔

134 الف۔ ہر عدالت العالیہ، جو دفعہ 132 کے فقرہ (1) یا دفعہ 133 کے فقرہ (1) یا دفعہ 134 کے فقرہ (1) میں محولہ فیصلہ، ڈگری، حتمی حکم یا سزا صادر کرتے یا دیتے وقت،___

(الف) اگر وہ ایسا کرنا ٹھیک سمجھے، اپنی ایما پر کر سکتی ہے؛ اور

(ب) اگر اسے ایسے فریق ناراض کی یا اس کی جانب سے ایسا فیصلہ، ڈگری، حتمی حکم یا سزا صادر کیے جانے یا دیے جانے کے بعد زبانی درخواست کی جائے، تو عدالت العالیہ اس طرح صادر کرنے یا دینے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، اس امر کا تعین کرے گی کہ آیا اس مقدمہ میں دفعہ 132 کے فقرہ (1) یا دفعہ 133 کے فقرہ (1) یا دفعہ 134 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) میں، جیسی کہ صورت ہو، محولہ نوعیت کی اجازت دی جانی چاہیے یا نہیں۔

موجودہ قانون کے تحت فیڈرل کورٹ کے اختیار سماعت اور اختیارات سپریم کورٹ استعمال کر سکے گی۔

135-تاوقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، سپریم کورٹ کو بھی کسی ایسے امر کے متعلق جس پر دفعہ 133 یا دفعہ 134 کی توضیعات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے اگر اس امر کے متعلق اختیار سماعت اور اختیارات فیڈرل کورٹ، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل کسی موجودہ قانون کے تحت استعمال کر سکتی تھی۔

سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی خاص اجازت۔

136-(1) اس باب میں کسی امر کے باوجود، سپریم کورٹ کسی مقدمہ یا امر نزاعی میں بھارت کے کسی علاقہ میں کسی عدالت یا ٹریبونل کے صادر کیے ہوئے یا دیے ہوئے کسی فیصلہ، ڈگری، تصفیہ، حکم سزا یا حکم کے خلاف اپیل کرنے کے اپنے اختیار تمیزی سے خاص اجازت دے سکے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کا اطلاق کسی ایسے فیصلہ، تصفیہ، حکم سزا یا حکم پر نہ ہوگا جسے مسلح افواج کے متعلق کسی قانون سے یا اس کے تحت قائم کی ہوئی کوئی عدالت یا ٹریبونل صادر کرے یا دے۔

سپریم کورٹ کے فیصلوں یا احکام کی تجویز ثانی۔

137- پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات یا دفعہ 145 کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے تابع سپریم کورٹ کو اپنے صادر کیے ہوئے کسی فیصلہ یا دیے ہوئے حکم کی تجویز ثانی کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

سپریم کورٹ کے اختیار سماعت میں اضافہ۔

138-(1) سپریم کورٹ کو یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق ایسے مزید اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ عطا کرے۔

(2) سپریم کورٹ کو کسی امر کے متعلق ایسے مزید اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے جو بھارت کی حکومت اور کوئی ریاست کی حکومت خاص اقرار نامہ کے ذریعہ عطا کرے، اگر پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کے ایسے اختیار سماعت اور اختیارات استعمال کرنے کے بارے میں توضیع کرے۔

سپریم کورٹ کو بعض رٹ اجراء کرنے کے اختیارات عطا کرنا۔

139- پارلیمنٹ، قانون کے ذریعے، سپریم کورٹ کو دفعہ 32 کے فقرہ (2) کی متذکرہ اغراض کے سوا دوسری اغراض کے لیے ہدایات احکام یا رٹ جس میں حاضری ملزم، تاکیدی، امتناعی، اظہار اختیار اور مسل طلبی کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں یا ان میں سے کسی کے اجرا کرنے کا اختیار عطا کر سکے گی۔

بعض مقدمات کی منتقلی۔

139 الف (1) جب سپریم کورٹ اور ایک یا اس سے زیادہ عدالت ہائے عالیہ یا دو عدالت ہائے عالیہ یا اس سے زیادہ عدالت ہائے عالیہ میں ایسے مقدمات زیر غور ہوں جن کے قانونی سوالات ٹھوس طور پر ایک ہی نوعیت کے ہوں اور سپریم کورٹ خواہ اپنی ایما پر یا بھارت کے اٹارنی جنرل یا ایسے کسی مقدمہ کے کسی فریق کی درخواست پر مطمئن ہو جائے کہ

ایسے سوالات عام اہمیت کے ٹھوس سوالات ہیں تو سپریم کورٹ عدالت العالیہ یا عدالت ہائے عالیہ سے ایسا مقدمہ یا ایسے مقدمات واپس لے کر خود اس پر یا ان پر فیصلہ دے گی:

بشرطیکہ سپریم کورٹ مذکورہ قانونی سوالات کے فیصلے کے بعد اس طرح واپس لیے گئے کسی مقدمہ کو، جس کے ساتھ اس کے فیصلے کی ایک نقل ہوگی، اس عدالت العالیہ کو واپس بھیجے گی جس سے یہ لیا گیا تھا اور عدالت العالیہ اس کی وصولی کے بعد ایسے فیصلے کے مطابق مقدمہ کو نپٹانے کی کارروائی کرے گی۔

(2) اگر سپریم کورٹ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ایسا کرنا قرین مصلحت سمجھے تو وہ کسی ایسے مقدمے، اپیل یا دیگر کارروائی کو جو کسی عدالت العالیہ کے زیر غور ہو، کسی دوسری عدالت العالیہ کو منتقل کر سکے گی۔

سپریم کورٹ کے ضمنی اختیارات۔

140 پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کو ایسے زائد اختیارات، جو اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے متناقض نہ ہوں اور جو اس آئین سے یا اس کے تحت عطا کیے ہوئے اختیار سماعت کو زیادہ موثر طریقہ سے استعمال کرنے کے لیے ضروری یا مناسب معلوم ہوں، عطا کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

سپریم کورٹ کے قرار دئے ہوئے قانون کا تمام عدالتوں پر قابل پابندی ہونا۔

141 - بھارت کے علاقہ میں تمام عدالتیں سپریم کورٹ کے قرار دیے ہوئے قانون کی پابند ہوں گی۔

سپریم کورٹ کی ڈگریوں اور احکام کا نفاذ اور انکشاف وغیرہ کے بارے میں احکام۔

142-(1) سپریم کورٹ، اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں ایسی ڈگری صادر کر سکے گی یا ایسا حکم دے سکے گی جو اس کے روبرو زیر غور کسی مقدمہ یا امر نزاعی میں پورا انصاف کرنے کے لیے ضروری ہو اور ایسی صادر کی ہوئی کوئی ڈگری یا ایسا دیا ہوا کوئی حکم بھارت کے پورے علاقہ میں ایسے طریقہ سے، جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیا جائے اور اس بارے میں اس طرح حکم وضع ہونے تک ایسے طریقہ سے جو صدر حکم کے ذریعہ مقرر کرے، قابل نفاذ ہوگا۔

(2) اس بارے میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کو بھارت کے پورے علاقہ سے متعلق کسی شخص کو حاضر کرانے یا دستاویزات کے انکشاف کرنے یا پیش کرنے یا خود اس کی اپنی کسی توہین کی تفتیش یا سزا دینے کی غرض سے کسی حکم کی توضیع کرنے کے تمام اور ہر قسم کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

صدر کو سپریم کورٹ سے صلاح طلب کرنے کا اختیار۔

143-(1) اگر کسی وقت صدر کو معلوم ہو کہ ایسی نوعیت اور ایسی عام اہمیت کا کوئی قانونی یا واقعاتی مسئلہ پیدا ہو گیا ہے یا اس کے پیدا ہونے کا امکان ہے جس پر سپریم کورٹ کی رائے حاصل کرنا قرین مصلحت ہے تو وہ اس مسئلہ کو اس عدالت سے غور کرنے کے لیے رجوع کر سکے گا اور عدالت ایسی سماعت کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اس پر اپنی صلاح صدر کو بھیج سکے گی۔

(2) صدر دفعہ 131 کے شرطیہ فقرہ میں کسی امر کے باوجود، اس شرطیہ فقرہ میں متذکرہ قسم کے تنازعہ کو سپریم کورٹ کو صلاح کے لیے رجوع کر سکے گا اور سپریم کورٹ ایسی سماعت کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اس پر اپنی رائے صدر کو بھیجے گی۔

سول اور عدالتی حکام کا سپریم کورٹ کی مدد کے لئے کام کرنا۔

144- بھارت کے علاقہ میں سارے سول اور عدالتی حکام سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کریں گے۔

144 الف۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 5 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت کے قواعد وغیرہ۔

145۔(1) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ وقتاً فوقتاً صدر کی منظوری سے، عدالت کا طریق کار اور ضابطہ عام طور سے منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی جن میں شامل ہوں گے___

(الف) قواعد ان اشخاص کے بارے میں جو عدالت کے روبرو وکالت کرتے ہوں؛

(ب) قواعد اپیلوں کی سماعت کے ضابطہ اور اپیلوں سے متعلق دوسرے امور کے بارے میں، جس میں وہ مدت شامل ہے جس کے اندر عدالت میں اپیلیں داخل کی جاتی ہیں؛

(ج) قواعد حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لیے عدالت میں کارروائی سے متعلق؛

(ج ج) قواعد دفعہ 139 الف کے تحت عدالتی کارروائی سے متعلق؛

(د) قواعد دفعہ 134 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کے تحت اپیلیں قبول کرنے سے متعلق:

(ہ) ان شرائط سے متعلق، جن کے تابع عدالت کے صادر کیے ہوئے یا دیے ہوئے کسی فیصلہ یا حکم کی تجویز ثانی ہو سکے گی اور ایسی تجویز ثانی کے ضابطہ سے متعلق، جس میں وہ مدت شامل ہے جس کے اندر عدالت میں ایسی تجویز ثانی کی درخواستیں داخل ہوتی ہوں؛

(و) قواعد عدالت میں کسی کارروائی کے اور اس کے ضمن میں خرچہ سے متعلق اور ان فیسوں سے متعلق، جو اس میں کارروائی کی نسبت عائد کی جائیں گی؛

(ز) قواعد ضمانت منظور کرنے سے متعلق؛

(ح) قواعد التوا کارروائی سے متعلق؛

(ط) قواعد، جن میں کسی ایسی اپیل کے سرسری تصفیہ کے لیے حکم درج ہو جو عدالت کو بے بنیاد یا ایذا رساں یا تاخیر کرنے کی غرض سے داخل کی ہوئی معلوم ہو؛

(ی) قواعد ان تحقیقات کے ضابطہ سے متعلق، جن کا دفعہ 317 کے فقرہ (1) میں حوالہ ہے۔

(2) فقرہ (3) کی توضیعات کے تابع، اس دفعہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد میں ججوں کی کم سے کم ایسی تعداد کا تعین ہو سکے گا جو کسی غرض کے لیے اجلاس کریں گے اور منفرد ججوں اور ڈویژن عدالتوں کے اختیارات کی بابت توضیع ہو سکے گی۔

(3) ان ججوں کی کم سے کم تعداد پانچ ہوگی جو کسی ایسے مقدمہ کا فیصلہ کرنے کی غرض سے جس میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کوئی اہم قانونی مسئلہ شامل ہو یا دفعہ 143 کے تحت کسی استصواب کی سماعت کی غرض سے اجلاس کریں گے:

بشرطیکہ جب دفعہ 132 کے سوا اس باب کی دوسری توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت اپیل کی سماعت کرنے والی عدالت پانچ ججوں سے کم پر مشتمل ہو اور اپیل کی سماعت کے دوران عدالت مطمئن ہو جائے کہ اپیل میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کوئی ایسا اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کا فیصلہ اپیل کے تصفیہ کے لیے ضروری ہے تو ایسی عدالت اس مسئلہ پر رائے لینے کے لیے اس عدالت سے استصواب کرے گی جو کسی ایسے مقدمہ کا، جس میں ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہو، فیصلہ کرنے کے لیے اس فقرہ کے بموجب قائم کی گئی ہو اور رائے کے ملنے پر ایسی رائے کے مطابق اپیل کا تصفیہ کرے گی۔

(4) سپریم کورٹ کا ہر فیصلہ صرف کھلی عدالت میں صادر ہوگا اور دفعہ 143 کے تحت کوئی رپورٹ نہ بھیجی جائے گی سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسی رائے کے مطابق ہو جس کا اظہار بھی کھلی عدالت میں کیا گیا ہو۔

(5) سپریم کورٹ کوئی بھی فیصلہ اور کوئی ایسی رائے نہ دے گی سوائے اس کے کہ ان ججوں کی اکثریت کو اس سے اتفاق ہو جو مقدمہ کی سماعت کے وقت موجود ہوں لیکن اس فقرہ میں کسی امر کا، اس جج کو جو اس سے متفق نہ ہو، اختلافی فیصلہ یا رائے دینے میں مانع ہونا متصور نہ ہوگا۔

سپریم کورٹ کے عہدہ دار، ملازم اور مصارف۔

146-(1) سپریم کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازموں کے تقررات، بھارت کے اعلیٰ جج یا اس عدالت کا ایسا دیگر جج یا عہدہ دار کرے گا جس کو وہ ہدایت دے:

بشرطیکہ صدر، قاعدہ کے ذریعہ محکوم کر سکے گا کہ ایسی صورتوں میں جن کی صراحت قاعدہ میں کی جائے، کسی ایسے شخص کا جو پہلے ہی عدالت سے متعلق نہ ہو عدالت سے متعلقہ کسی عہدہ پر، سوائے اس تقرر کے جو یونین پبلک سروس کمیشن سے صلاح کے بعد ہو، تقرر نہ کیا جائے۔

(2) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازموں کی شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو بھارت کا اعلیٰ جج یا عدالت کا کوئی دیگر جج یا عہدہ دار جس کو بھارت کا اعلیٰ جج اس غرض سے قواعد بنانے کا مجاز کرے، قواعد کے ذریعہ مقرر کرے:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے لیے جہاں تک وہ یافت، الاؤنسوں، رخصت یا پینشن سے متعلق ہوں، صدر کی منظوری لازمی ہوگی۔

(3) سپریم کورٹ کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس عدالت کے عہدہ داروں اور ملازموں کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر ہوگا اور عدالت کی لی ہوئی فیس یا دیگر رقمیں اس فنڈ کا جز ہوں گی۔

تعبیر۔

147-اس باب اور حصہ 6 کے باب 5 میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کے حوالوں کی اس تعبیر کی جائے گی کہ اس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 (بشمول کسی ایسے قانون کے جو اس ایکٹ میں ترمیم یا اضافہ کرتا ہو) یا اس کے تحت صادر شدہ کسی حکم بہ اجلاس کونسل یا کسی حکم یا بھارت کی آزادی ایکٹ، 1947 یا اس کے تحت صادر شدہ کسی حکم کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کے حوالے شامل ہیں۔

باب5

بھارت کا کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل

بھارت کا کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل۔

148-(1) بھارت کا ایک کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل ہوگا جس کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ کرے گا اور اس کو صرف ایسے ہی طریقہ اور ویسے ہی وجوہ کی بنا پر عہدہ سے علاحدہ کیا جائے گا جیسے کہ سپریم کورٹ کے جج کو علاحدہ کیا جا سکتا ہے۔

(2) ہر وہ شخص جس کا بھارت کے کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے تقرر ہو، اپنا عہدہ سنبھالنے کے قبل صدر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض کے لیے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

(3) کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل کی یافت اور دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسی ہوں گی جو دوسرے فہرست بند میں تعین کی گئی ہیں:

بشرطیکہ کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل کی نہ تو یافت میں اور نہ رخصت غیر حاضری، پنشن یا سبکدوشی کی عمر سے متعلق اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد کوئی ایسی تبدیلی کی جائے گی جو اس کے نا موافق ہو۔

(4) کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل اپنے عہدہ سے ہٹ جانے کے بعد بھارت کی حکومت کے تحت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی مزید عہدہ کے لیے اہل نہ ہوگا۔

(5) اس آئین اور پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، بھارتی آڈٹ اور اکاؤنٹ محکمہ میں ملازمت کرنے والے اشخاص کی شرائط ملازمت اور کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل کے انتظامی اختیارات ایسے ہوں گے جو کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل سے صلاح کے بعد صدر کے بنائے ہوئے قواعد کے ذریعہ مقرر کیے جائیں۔

(6) کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل کے دفتر کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس دفتر میں ملازمت کرنے والے اشخاص کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پنشن شامل ہیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا۔

کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل کے فرائض اور اختیارات۔

149- کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل یونین اور ریاستوں اور کسی دیگر حاکم یا جماعت کے حسابات کے متعلق ایسے فرائض انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیے

جائیں اوراس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک یونین اور ریاستوں کے حسابات کے متعلق وہ ایسے فرائض انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کو ترتیب وار بھارت کی ڈومینین اور صوبوں کے حسابات کے متعلق عطا کیے گئے تھے یا جن کو وہ استعمال کر سکتا تھا۔

یونین اور ریاستوں کے حسابات کے نمونے۔

150-یونین اور ریاستوں کے حسابات ایسے نمونہ کے مطابق رکھے جائیں گے جو بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی صلاح سے صدر مقرر کرے۔

آڈٹ کی رپوٹیں۔

151-(1) یونین کے حسابات کے متعلق بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں صدر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

(2) کسی ریاست کے حسابات کے متعلق بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں اس ریاست کے گورنر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کروائے گا۔

حصہ 6

ریاستیں

باب 1- عام

تعریف۔

152-اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، اصطلاح ''ریاست'' میں ریاست جموں وکشمیر شامل نہیں ہے۔

باب 2- عاملہ

گورنر

ریاستوں کے گورنر۔

153-ہر ایک ریاست کے لیے ایک گورنر ہوگا:

بشرطیکہ اس دفعہ میں کوئی امر ایک ہی شخص کے دو یا زیادہ ریاستوں کے گورنر کی حیثیت سے تقرر میں مانع نہ ہوگا۔

ریاست کا عاملانہ اختیار۔

154-(1) ریاست کا عاملانہ اختیار گورنر میں مرکوز ہوگا اور وہ اس کو آئین کے مطابق یا تو براہ راست یا اپنے ماتحت عہدے داروں کی وساطت سے استعمال کرے گا۔

(2)اس دفعہ میں کس امر سے___

(الف) ایسے کارہائے منصبی کا، جو کسی موجودہ قانون سے کسی دیگر حاکم کو عطا کیے گئے ہوں، گورنر کو منتقل کرنا متصور نہ ہوگا؛یا

(ب) پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کو قانون کے ذریعہ گورنر کے ماتحت کسی حاکم کو کارہائے منصبی عطا کرنے کی ممانعت نہ ہوگی۔

گورنر کا تقرر۔

155-کی ریاست کے گورنر کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامے کے ذریعے کرے گا۔

گورنر کے عہدے کی میعاد۔

156-(1) گورنر صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

(2) گورنر، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔

(3)اس دفعہ کی مندرجہ بالا توضیعات کے تابع، گورنر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ گورنر اپنی مدت ختم ہو جانے کے باوجود اس کے جانشین کے اپنا عہدہ سنبھالنے تک عہدے پر فائز رہے گا۔

گورنر کی حیثیت سے تقرر کے لئے اہلیتیں۔

157-کوئی شخص گورنر کی حیثیت سے تقرر کا اہل نہ ہوگا اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور پینتیس سال کی عمر پوری نہ کر چکا ہو۔

گورنر کے عہدے کی شرائط۔

158-(1) گورنر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا، رکن نہ ہوگا اور اگر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا کسی ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی رکن کا گورنر کی حیثیت سے تقرر ہو تو اس کا گورنر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ پر اس ایوان میں اپنی نشست خالی کر دینا متصور ہوگا۔

(2) گورنر کسی دوسرے نفع بخش عہدہ پر فائز نہ ہوگا۔

(3) گورنر کرایہ ادا کیے بغیر اپنی سرکاری قیام گاہوں کو استعمال کرنے کا مستحق ہوگا اور ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا بھی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے اور تاوقتیکہ اس بارے میں اس طرح حکم وضع نہ ہو وہ ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہوگا، جو دوسرے فہرست بند میں درج ہیں۔

(3 الف) جب ایک ہی شخص کا دو یا زیادہ ریاستوں کے گورنر کی حیثیت سے تقرر کیا جائے تو گورنر کو واجب الادا مشاہروں اور الاؤنسوں کی تقسیم ریاستوں کے درمیان ایسے تناسب سے کی جائے گی، جس کا صدر بذریعہ حکم تعین کرے۔

(4) گورنر کے مشاہرہ اور الاؤنسوں میں اس کے عہدے کی مدت کے دوران کمی نہ ہوگی۔

گورنر کا حلف یا اقرار صالح۔

159-ہر گورنر اور ہر وہ شخص جو گورنر کے کارہائے منصبی انجام دے اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے اس عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کی موجودگی میں جو اس ریاست کے متعلق اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا اس کی غیر موجودگی میں اس عدالت کے سب سے سینئر جج کی موجودگی میں جو موجودہ ہو حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا، یعنی۔ ''میں الف۔ب۔ خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں وفاداری سے (ریاست کا نام) کے گورنر کے کام انجام دوں گا یا گورنر کا کار منصبی انجام دوں گا اور حتی المقدور آئین اور قانون کو برقرار رکھوں گا اور اس کی حفاظت و مدافعت کروں گا اور میں (ریاست کا نام) کے لوگوں کی خدمت اور فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کروں گا۔

بعض غیر متوقع حالات میں گورنر کے کار منصبی کی انجام دہی۔

160-صدر کسی غیر متوقع حالت میں جس کے لیے اس باب میں کوئی توضیع درج نہیں ہے کسی ریاست کے گورنر کے کار منصبی انجام دینے کے لیے ایسی توضیع کر سکے گا جو وہ مناسب خیال کرے۔

گورنر کو بعض صورتوں میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزاء کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔

161-کسی ریاست کے گورنر کو اختیار ہوگا کہ کسی ایسے شخص کو سزا میں معافی عطا کرے، احکام التوائے سزا دے، سزا معطل کرے، سزا بخش دے یا اس کے خلاف حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرے جسے کسی ایسے امر کی نسبت قانون کی خلاف ورزی کا مجرم قرار دیا گیا ہو جس کی نسبت ریاست کو عاملانہ اختیار ہو۔

ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

162-اس آئین کی توضیعات کے تابع، ریاست کا عاملانہ اختیار ان امور کی نسبت ہوگا، جن کی نسبت ریاست کی مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار ہے:

بشرطیکہ ایسے کسی امر میں، جس کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز اور پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے، اس ریاست کا عاملانہ اختیار اس عاملانہ اختیار کے تابع اور اس تک محدود ہوگا جو اس آئین یا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یونین یا اس کے حکام کو صراحت سے عطا کیا گیا ہے۔

وزیروں کی کونسل

گورنر کو معاونت اور مشورے دینے کے لئے وزیروں کی کونسل۔

163-(1) گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں معاونت اور مشورہ دینے کے لیے، سوائے اس کے کہ جہاں تک ان کارہائے منصبی یا ان میں سے کسی کار منصبی کو اسے اس آئین یا اس کے تحت اپنے اختیار تمیزی سے انجام دینا لازم ہو، ایک وزیروں کی کونسل ہوگی جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہوگا۔

(2) اگر کوئی ایسا سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی امر ایسا ہے یا نہیں جس کے بارے میں اس آئین سے یا اس کے تحت گورنر کو اپنے اختیار تمیزی سے عمل کرنا لازم ہے تو گورنر کا اپنے اختیار تمیزی سے کیا ہوا فیصلہ حتمی ہوگا اور گورنر کے کیے ہوئے کسی امر کے جواز کے خلاف کسی عدالت میں اس بنا پر اعتراض نہ کیا جائے گا کہ اس کو اپنے اختیار تمیزی سے عمل کرنا یا نہ کرنا

چاہیے تھا۔
(3) اس سوال کی کہ آیا کوئی صلاح وزرا نے گورنر کو دی یا دی تو کیا صلاح دی، کوئی تحقیقات کسی عدالت میں نہیں ہوگی۔

وزرا سے متعلق دیگر توضیعات۔

164-(1) وزیر اعلیٰ کا تقرر گورنر کرے گا اور دوسرے وزیروں کا تقرر گورنر وزیر اعلیٰ کی صلاح سے کرے گا اور وزرا گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدوں پر فائز رہیں گے:

بشرطیکہ چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، اوڈیشہ کی ریاستوں میں قبائل کی بہبود کا نگراں کار ایک وزیر ہوگا جو اس کے علاوہ درج فہرست ذاتوں اور پسماندہ طبقوں کی بہبودی یا کسی دوسرے کام کا نگراں کار ہو سکے گا۔

(1) (الف) کسی ریاست کی وزیروں کی کونسل میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی کل تعداد اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد کے پندرہ فیصد سے زائد نہ ہوگی:

بشرطیکہ کسی ریاست میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی تعداد بارہ سے کم نہیں ہوگی:

مزید شرطیکہ جہاں آئین (اکیانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2003 کے نفاذ پر کسی ریاست کی وزیروں کی کونسل میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی کل تعداد، جیسی کہ صورت ہو، مذکورہ پندرہ فیصد یا پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ تعداد سے زاید ہے، وہاں اس ریاست میں وزیروں کی کل تعداد، ایسی تاریخ سے، جو صدر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ مقرر کرے، ایک ماہ کے اندر اس فقرہ کی توضیعات کی مطابقت میں لائی جائے گی۔

(1ب) کسی سیاسی جماعت کا کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا جس میں قانون ساز کونسل ہے، کوئی رکن جو دسویں فہرست بند کے پیرا دو کے تحت اس ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کی معیاد عہدہ ختم ہوگی یا جہاں وہ، ایسی میعاد کے منقضی ہونے کے قبل، جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے لیے یا قانون ساز کونسل والی کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے لیے کوئی انتخاب لڑتا ہے۔ اس تاریخ تک جس کو وہ منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران فقرہ (1) کے تحت وزیر کے طور پر تقرری کے لیے بھی نااہل ہوگا۔

(2) وزیروں کی کونسل ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے آگے اجتماعی طور پر ذمہ دار ہوگی۔

(3) ہر وزیر کو اپنا کام شروع کرنے سے قبل گورنر عہدے اور راز داری کے حلف ان نمونوں کے مطابق دلائے گا جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیئے گئے ہیں۔

(4) کوئی وزیر جو چھ (6) ماہ کی متواتر کسی مدت کے لیے ریاستی مجلس قانون ساز کا رکن نہ رہا ہو اس مدت کے منقضی ہونے پر وزیر نہ رہے گا۔

(5) وزیروں کی یافت اور الاؤنس ایسے ہوں گے جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایسا تعین کرنے تک وہ اپنے ہوں گے جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

ریاست کا ایڈووکیٹ جنرل

ریاست کا ایڈووکیٹ جنرل۔

165-(1) ہر ایک ریاست کا گورنر کسی ایسے شخص کا، جو کسی عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کے اہل ہو، اس ریاست کے ایڈووکیٹ جنرل کی حیثیت سے تقرر کرے گا۔

(2) ایڈووکیٹ جنرل کا فرض ہوگا کہ وہ اس ریاست کی حکومت کو ایسے قانونی امور میں مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جنہیں وقتاً فوقتاً گورنر اس سے رجوع کرے یا اس کو تفویض کرے اور ان کارہائے منصبی کو انجام دے جو اس آئین یا کسی دیگر نافذ الوقت قانون سے یا ان کے تحت اس کو عطا کیے گیے ہوں۔

(3) ایڈووکیٹ جنرل اپنے عہدہ پر گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک فائز رہے گا اور اتنا محنتانہ پائے گا جتنا گورنر تعین کرے۔

حکومت کے کام کا طریقہ

کسی ریاست کی حکومت کے کام کا طریقہ۔

166-(1) ریاستی حکومت کی جملہ عاملانہ کارروائی کا گورنر کے نام سے کیا جانا ظاہر کیا جائے گا۔

(2) وہ احکام اور دیگر نوشتے جو گورنر کے نام سے صادر اور تکمیل کیے جائیں، اس طریقہ سے مستند کیے جائیں گے، جس کی صراحت ان قواعد میں کی جائے جن کو گورنر بنائے اور اس طرح مستند کیے ہوئے حکم یا نوشتہ کے جواز کے خلاف اس بنا پر اعتراض نہ کیا جائے گا کہ وہ گورنر کا صادر یا تکمیل کیا ہوا حکم یا نوشتہ نہیں ہے۔

(3) گورنر، ریاستی حکومت کے کام کو زیادہ سہولت سے انجام دینے اور وزیروں میں مذکورہ کام کو اس حد تک تقسیم کرنے کے لیے قواعد بنائے گا جہاں تک وہ ایسا کام نہ ہو جس کے متعلق اس آئین سے یا اس کے تحت گورنر کو اپنے اختیار تمیزی سے عمل کرنا لازم ہو۔

×-------------×-------------×

گورنر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیر اعلیٰ کے فرائض۔

167-ریاست کے وزیر اعلیٰ کا فرض ہوگا کہ___

(الف) اس ریاست کے گورنر کو ریاستی امور کے نظم ونسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں وزیروں کی کونسل کے تمام فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب) ریاستی امور کے نظم ونسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں ایسی معلومات فراہم کرے جو کہ گورنر طلب کرے؛ اور

(ج) اگر گورنر ایسا ضروری خیال کرے تو وزیروں کی کونسل کے غور کے لیے کسی ایسے امر کو پیش کرے جس پر کسی وزیر نے فیصلہ کر لیا ہو مگر مجلس نے غور نہ کیا ہو۔

باب-3

ریاستی مجلس قانون ساز

عام

ریاستوں میں مجالس قانون ساز کی تشکیل۔

168-(1) ہر ریاست کے لیے ایک مجلس قانون ساز ہوگی جو گورنر اور___

(الف) آندھرا پردیش، بہار، مہاراشٹرا، کرناٹک اور اتر پردیش کی ریاستوں میں دو ایوانوں پر؛

(ب) دیگر ریاستوں میں ایک ایوان پر، مشتمل ہوگی۔

(2) جہاں کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دو ایوان ہوں، ایک کو قانون ساز کونسل اور دوسرے کو قانون ساز اسمبلی کہا جائے گا اور جہاں صرف ایک ایوان ہو اس کو قانون ساز اسمبلی کہا جائے گا۔

ریاستوں میں قانون ساز کونسلوں کی برخاستگی یا قیام۔

169-(1) دفعہ 168 میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی ریاست کی، جہاں قانون ساز کونسل ہو، قانون ساز کونسل کو برخاست کرنے یا کسی ریاست میں، جہاں ایسی کونسل نہ ہو، ایسی کونسل قائم کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی اس غرض سے ایک قرارداد اس اسمبلی کی کل رکنیت کی اکثریت سے اور ان ارکان کی جو موجود ہوں اور رائے دیں، کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور کرے۔

(2) فقرہ (1) میں متذکرہ کسی قانون میں اس آئین کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات درج ہوں گی جو قانون کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس میں ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیعات بھی درج ہوسکیں گی جن کو پارلیمنٹ ضروری تصور کرے۔

(3) متذکرہ بالا کسی قانون کا دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہوگا۔

قانون ساز اسمبلیوں کی بناوٹ۔

170-(1) دفعہ 333 کی توضیعات کے تابع، ہر ایک ریاست کی قانون ساز اسمبلی، ریاست کے زیادہ سے زیادہ پانچ سو ارکان اور کم سے کم ساٹھ ارکان پر مشتمل ہوگی جو علاقائی انتخابی حلقوں سے براہ راست انتخاب کے ذریعہ چنے جائیں گے۔

(2) فقرہ (1) کی اغراض کے لیے ہر ایک ریاست علاقائی انتخابی حلقوں میں اس طریقہ سے تقسیم کی جائے گی کہ ہر ایک حلقہ انتخاب کی آبادی اور اس کو تقسیم کی ہوئی نشستوں کی تعداد میں تناسب، جہاں تک عملاً ممکن ہو، اس ساری ریاست میں یکساں ہو۔

تشریح:- اس فقرہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گیے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تاوقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں 2001 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہوگا۔

(3) ہر مردم شماری کی تکمیل پر ہر ایک ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد اور ہر ایک ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی مکرر ترتیب ایسا حاکم ایسے طریقے سے کرے گا جسے پارلیمنٹ بذریعہ قانون معین کرے:

بشرطیکہ ایسی مکرر ترتیب سے قانون ساز اسمبلی میں نمائندگی اس وقت کی موجودہ اسمبلی کے ٹوٹ جانے تک متاثر نہ ہوگی:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسی مکرر ترتیب اس تاریخ سے موثر ہوگی جس کی نسبت صدر بذریعہ حکم صراحت کرے اور ایسی ترتیب موثر ہونے تک قانون ساز اسمبلی کے لیے کوئی انتخاب ایسی مکرر ترتیب سے پہلے موجودہ علاقائی حلقہ جات انتخاب کی بنا پر کروایا جائے گا:

مگر شرط یہ بھی ہے کہ سال 2026 کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد وشمار کی اشاعت تک اس فقرہ کے تحت۔

(1) ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب شدہ کل نشستوں کی؛اور

(ii) ایسی ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی، جو 2001 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب دی جائے، مکرر ترتیب ضروری نہ ہوگی۔

قانون ساز کونسلوں کی بناوٹ۔

171-(1) کسی ریاست میں، جس میں قانون ساز کونسل ہو، ایسی کونسل کے ارکان کی کل تعداد اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں ارکان کی کل تعداد کے ایک تہائی سے متجاوز نہ ہوگی:

بشرطیکہ کسی ریاست کی قانون ساز کونسل میں ارکان کی کل تعداد کسی صورت میں چالیس سے کم نہ ہوگی۔

(2) تاوقتیکہ پارلیمنٹ بذریعہ قانون دیگر طور پر توضیع نہ کرے، کسی ریاست کی قانون ساز کونسل کی بناوٹ ایسی ہوگی جس کی توضیع فقرہ (3) میں کی گئی ہے۔

(3) کسی ریاست کی قانون ساز کونسل کے ارکان کی کل تعداد میں سے___

(الف) تقریباً ایک تہائی کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ریاست کی بلدیات، ضلع بورڈوں اور دیگر ایسے مقامی حکام کے ارکان پر مشتمل ہوں گی جن کی صراحت پارلیمنٹ قانون کے ذریعے کرے؛

(ب) تقریباً بارہویں حصہ کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ریاست کے باشندہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گی جو کم سے کم تین سال سے بھارت کے علاقہ میں کسی یونیورسٹی کے گریجویٹ رہے ہوں یا کم سے کم تین سال سے ایسی اہلیتیں رکھتے ہوں جن کو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت کسی ایسی یونیورسٹی کے گریجویٹ کے مساوی مقرر کیا گیا ہے؛

(ج) تقریباً بارہویں حصہ کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گی جو کم سے کم تین سال سے ریاست کے اندر ایسے تعلیمی اداروں میں جن کا معیار ثانوی اسکول سے کم نہ ہو اور جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقررہ ہو، پڑھانے کے کام میں لگے ہوئے ہوں؛

(د) تقریباً ایک تہائی کو ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان ایسے اشخاص میں سے منتخب کریں گے جو اس اسمبلی کے ارکان نہ ہوں؛

(ہ) باقی کو گورنر، فقرہ (5) کی توضیعات کے مطابق نامزد کریگا۔

(4) فقرہ (3) کے ذیلی فقرات (الف)، (ب) اور (ج) کے تحت منتخب ہونے والے اراکین، ایسے علاقائی انتخابی حلقوں سے چنے جائیں گے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیے جائیں اور مذکورہ ذیلی فقروں کے تحت اور مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (د) کے تحت انتخابات تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق منعقد ہوں گے۔

(5) وہ ارکان جن کو گورنر فقرہ (3) کے ذیلی فقرہ (ہ) کے تحت نامزد کریگا، ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گے، جن کو مندرجہ ذیل جیسے امور کے بارے میں خصوصی علمیت یا عملی تجربہ حاصل ہو یعنی:۔ادب، سائنس، فنون، تحریک امداد باہمی اور سماجی خدمت۔

ریاستی مجالس قانون ساز کی مدت۔

172- ہر ریاست کی ہر قانون ساز اسمبلی، بجز اس کے کہ پہلے ہی توڑ دی جائے، اس کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ تاریخ سے پانچ سال تک جاری رہے گی اور اس سے زیادہ نہیں رہے گی اور پانچ سال کی مذکورہ مدت کے اختتام سے اسمبلی کے ٹوٹ جانے کا سا اثر ہوگا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو مذکورہ مدت میں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی مدت کے لیے توسیع کر سکے گی جو بہ یک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور ہر صورت میں اعلان نامہ کے نافذ العمل نہ رہنے کے بعد چھ مہینے سے زیادہ نہ ہو۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز کونسل نہ توڑی جائے گی لیکن جہاں تک ممکن ہو، اس کے تقریباً ایک تہائی ارکان ہر دوسرے سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ہو سکے، ان توضیعات کے مطابق، جو پارلیمنٹ اس بارے میں قانون کے ذریعہ کرے، سبکدوش ہو جائیں گے۔

ریاستی مجلس قانون ساز کی رکنیت کے لئے اہلیت۔

173۔کوئی شخص کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں نشست کو پر کرنے کے لیے چنے جانے کا اہل نہ ہوگا اگر وہ___

(الف) بھارت کا شہری نہ ہو اور کسی ایسے شخص کے سامنے جس کو اس بارے میں انتخابی کمیشن مجاز کرے، اس نمونہ کے مطابق، جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف نہ لے یا اقرار صالح نہ کرے اور اس پر دستخط نہ کرے؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کی نشست کی صورت میں کم سے کم پچیس سال کی عمر کا اور قانون ساز کونسل کی نشست کی

صورت میں کم سے کم تیس سال کی عمر کا نہ ہو؛اور
(ج)ایسی دیگر اہلیتیں نہ رکھتا ہو جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائیں۔

ریاستی مجلس قانون ساز کے اجلاس، برخاستگی اور ٹوٹنا۔

174-گورنر، وقتاً فوقتاً ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایک ایوان کا اجلاس ایسے وقت اور ایسی جگہ پر، جو وہ مناسب خیال کرے، طلب کریگا لیکن ایک اجلاس میں اس کی آخری نشست اور اس کے بعد کے اجلاس کی پہلی نشست کے لیے مقررہ تاریخ کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ وقفہ نہ ہوگا۔
(2) گورنر وقتاً فوقتاً__
(الف)ایوان کو یا ہر دو ایوانوں کو برخاست کر سکے گا؛
(ب) قانون ساز اسمبلی کو توڑ سکے گا۔

گورنر کا ایوان یا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔

175-(1) گورنر، قانون ساز اسمبلی کو یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایک ایوان یا دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کر سکے گا اور اس غرض سے ارکان کو حاضر رہنے کا حکم دے سکے گا۔
(2) گورنر، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کو خواہ کسی ایسے بل سے متعلق جو مجلس قانون ساز میں اس وقت زیر غور ہو خواہ کسی اور غرض سے پیغامات بھیج سکے گا اور جس ایوان کو اس طرح پیغام بھیجا جائے وہ پوری مناسب عجلت سے اس امر پر غور کرے گا جس پر غور کرنے کا پیغام میں حکم ہو۔

گورنر کا خاص خطاب۔

176-(1) قانون ساز اسمبلی کے ہر عام انتخاب کے بعد پہلے اجلاس کے آغاز پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر گورنر قانون ساز اسمبلی کو یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کرے گا اور مجلس قانون ساز کو اس کے طلب کرنے کی وجوہ سے مطلع کرے گا۔
(2)ان امور پر بحث کرنے کی غرض سے، جن کا ایسے خطاب میں ذکر ہو، وقت مختص کرنے کے لیے اس ایوان یا ہر دو ایوانوں کا طریق کار قواعد کے ذریعہ منضبط کرنے کے لیے توضیع کی جائے گی۔

وزرا اور ایڈوکیٹ جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔

177 - ہر وزیر اور ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل کو ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، دونوں ایوانوں میں تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے اور مجلس قانون ساز کی کسی ایسی کمیٹی میں جس کا وہ رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا مگر وہ اس دفعہ کی رو سے ووٹ دینے کا مستحق نہ ہوگا۔

ریاستی مجلس قانون ساز کے عہدہ دار

قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر۔

178 - ریاست کی ہر قانون ساز اسمبلی، جس قدر جلد ہو سکے، اسمبلی کے دو ارکان کو ترتیب وار اس کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی اسپیکر یا نائب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے اسمبلی ایک اور رکن کو اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت، جیسی کہ صورت ہو، چن لے گی۔

اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علیحدہ کیا جانا۔

179 - کوئی رکن جو کسی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو،___

(الف) اپنے عہدے کو خالی کردے گا اگر وہ اس اسمبلی کا رکن نہ رہے؛

(ب) اگر ایسا رکن اسپیکر ہو تو نائب اسپیکر کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب اسپیکر ہو تو اسپیکر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ کسی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) اسمبلی کی ایسی قرارداد کے ذریعے جو اسمبلی کے ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جا سکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض سے کوئی قرارداد پیش نہ ہوگی اگر اس قرارداد کو پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جب کوئی اسمبلی توڑ دی جائے تو ٹوٹ جانے کے بعد اسمبلی کی پہلی نشست کے عین قبل تک اسپیکر اپنا عہدہ خالی نہیں کرے گا۔

اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کو اختیار۔

180-(1)اس وقت جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو، اس عہدے کے فرائض نائب اسپیکر انجام دے گا یا، اگر نائب اسپیکر کا عہدہ بھی خالی ہو تو اسمبلی کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا گورنر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2)اسمبلی کی کسی نشست میں اسپیکر کی غیر حاضری کے دوران نائب اسپیکر یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا اسمبلی کے طریق کار کے قواعد سے تعین کیا جائے یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جس کا اسمبلی تعین کرے، بہ حیثیت اسپیکر کام کرے گا۔

اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علیحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔

181-(1)اس وقت جب قانون ساز اسمبلی کی کسی نشست میں اسپیکر کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو اسپیکر، یا اس وقت جب کوئی قرارداد نائب اسپیکر کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی زیر غور ہو تو نائب اسپیکر، اگر چہ وہ موجود ہو صدارت نہیں کریگا اور دفعہ 180 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست کے بارے میں، ایسا ہی ہوگا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں اسپیکر یا نائب اسپیکر، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2)اس وقت جب کوئی قرارداد قانون ساز اسمبلی میں اسپیکر کو اس کے عہدے سے علیحدہ کرنے کی زیر غور ہو تو، اس کو اسمبلی میں تقریر کرنے اور اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہوگا اور دفعہ 189 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہوگا لیکن ووٹ مساوی ہونے کی صورت میں حق نہ ہوگا۔

قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس۔

182-ہر ایسی ریاست کی قانون ساز کونسل، جس میں ایسی کونسل ہو، جس قدر جلد ہو سکے، کونسل کے دو ارکان چن لے گی جو ترتیب وار اس کے میر مجلس اور نائب میر مجلس ہوں گے اور جب بھی میر مجلس یا نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے کونسل دوسرے رکن کو چن لے گی جو میر مجلس یا نائب میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، ہوگا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علحیدہ کیا جانا۔

183-کوئی رکن جو قانون ساز کونسل کے میر مجلس یا نائب میر مجلس کی حیثیت سے عہدے پر فائز ہو___

(الف) اپنا عہدہ خالی کر دے گا اگر وہ کونسل کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت بھی اگر ایسا رکن میر مجلس ہے تو نائب میں مجلس کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب میر مجلس ہے تو میر مجلس کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر سے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) کونسل کی ایسی قرارداد کے ذریعے جو کونسل کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہ کی جائے گی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو۔

میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کو اختیار۔

184-(1) اس وقت جب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو، اس عہدے کے فرائض نائب میر مجلس یا اگر نائب میں مجلس کا عہدہ بھی خالی ہو تو کونسل کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا گورنر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) کونسل کی کسی نشست میں میر مجلس کی غیر حاضری میں نائب میر مجلس یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا کونسل کے طریق کار کے قواعد سے تعین ہو یا اگر کوئی ایسا شخص موجودہ نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جس کا تعین کونسل کرے، بحیثیت میر مجلس کام کرے گا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس صدارت نہیں کریگا جب اس کو عہدے سے علحیدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔

185-(1) قانون ساز کونسل کے کسی اجلاس کی اس وقت جب میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو میر مجلس یا اس وقت جب نائب میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو نائب میر مجلس، اگر چہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 184 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہوگا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں میر مجلس یا نائب میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب قانون ساز کونسل میں میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو، اس کو کونسل میں تقریر کرنے یا اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہوگا اور دفعہ 189 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایک کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہوگا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں حق نہ ہوگا۔

اسپیکر، نائب اسپیکر، میر مجلس اور نائب میر مجلس کی یافت اور الاؤنس۔

186- قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو وہ یافت اور الاؤنس دیئے جائیں گے جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ الگ الگ تعین کرے اور، اس طرح توضیع ہونے تک، ایسی یافت اور الاؤنس دیئے جائیں گے جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت ہے۔

ریاستی مجلس قانون ساز کی معتمدی۔

187- ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایوان کا ایک علحیدہ عملہ معتمدی ہوگا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کی، اس ریاست کی صورت میں جس میں قانون ساز کونسل ہو، یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ ایسی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کے لیے مشترکہ عہدوں کے قائم کرنے میں مانع ہے۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(3) تاوقتیکہ فقرہ (2) کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز توضیع نہ کرے، گورنر قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا قانون ساز کونسل کے میر مجلس سے، جیسی کہ صورت ہو، صلاح کرنے کے بعد اسمبلی یا کونسل کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے قواعد مذکورہ فقرہ کے تحت بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع نافذ ہوں گے۔

کام کرنے کا طریقہ

ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔

188- کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا ہر رکن اپنی نشست سنبھالنے سے پہلے، گورنر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔

189-(1) سوائے اس کے کہ اس آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کی کسی نشست میں تصفیہ طلب امور کا تصفیہ، سوائے اسپیکر یا میر مجلس یا اس شخص کے جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، ان ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا جو موجود ہوں اور ووٹ دیں۔

اسپیکر یا میر مجلس یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو ابتدائی مرحلے پر ووٹ نہیں دے گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں اس کو فیصلہ کُن ووٹ حاصل رہے گا اور وہ اس کو استعمال کریگا۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کو اس کی کسی رکنیت کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہوگا، اور ریاست کی مجلس قانون ساز میں کوئی کارروائی جائز ہوگی باوجود اس کے کہ بعد میں معلوم ہو کہ کوئی ایسا شخص جس کو ایسا کرنے کا حق نہ تھا اس کارروائی میں شریک تھا یا اس نے ووٹ دیا تھا یا دیگر طور پر حصہ لیا تھا۔

(3) تاوقتیکہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی اجلاس کے تشکیل پانے کا کورم دس ارکان یا اس ایوان کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ ہوگا، ان میں سے جو بھی زیادہ ہو۔

(4) اگر ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے اجلاس کے دوران کسی وقت کوئی کورم نہ ہو تو اسپیکر یا میر مجلس یا اس شخص کا، جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، فرض ہوگا کہ کورم کے ہونے تک یا تو ایوان کو ملتوی کردے یا اجلاس کو معطل کردے۔

ارکان کی نااہلیتیں

نشستوں کا خالی ہونا۔

190-(1) کوئی شخص ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کا رکن نہ ہوگا اور ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعے توضیع کرے گی کہ کوئی شخص، جو دونوں ایوانوں کا رُکن چن لیا جائے، ان میں سے ایک ایوان میں اپنی نشست خالی کردے۔

(2) کوئی شخص پہلے فہرست بند میں متذکرہ ریاستوں کی دو یا زیادہ مجالس قانون ساز کا رکن نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص دو یا زیادہ ایسی ریاستوں کی مجالس قانون ساز کا رکن چن لیا جائے تو اس مدت کے منقضی ہونے پر جس کی صدر کے بنائے

ہوئے قواعد میں صراحت کی جائے، ایسی تمام ریاستوں کی مجالس قانون ساز میں اس شخص کی نشست خالی ہو جائے گی بجز اس کے کہ وہ اس سے قبل ایک ریاست کے سوا تمام ریاستوں کی مجالس قانون ساز میں اپنی نشست سے مستعفی ہو گیا ہو۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی رکن کی نشست خالی ہو جائے گی اگر وہ ___

(الف) دفعہ 191 کے فقرہ (1) یا فقرہ (2) میں متذکرہ نا اہلیتوں میں سے کسی نا اہلیت کے تحت آجائے؛ یا

(ب) اسپیکر یا میر مجلس کو موسومہ، جیسی کہ صورت ہو، اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے اور اسپیکر یا میر مجلس نے، جیسی کہ صورت ہو، اس کا استعفیٰ منظور کر لیا ہو:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی استعفیٰ کی صورت اگر موصولہ اطلاع سے یا دیگر طور پر اور ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اسپیکر یا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ایسا استعفیٰ رضا مندانہ یا اصلی نہیں ہے تو ایسے استعفیٰ کو منظور نہیں کریگا۔

(4) اگر ساٹھ دن کی مدت تک ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا کوئی رکن ایوان کی اجازت کے بغیر اس کے تمام اجلاسوں سے غیر حاضر رہے تو ایوان اس کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا:

بشرطیکہ ساٹھ دن کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں ایسی کسی مدت کا لحاظ نہ ہو گا جس کے دوران ایوان برخاست ہو جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

رکنیت کے لئے نا اہلیتیں۔

191 - (1) کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے رکن کی حیثیت سے چنے جانے اور رہنے کا اہل نہ ہوگا۔

(الف) اگر وہ بھارت کی حکومت یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر اس عہدے کے سوا فائز ہو، جس کی بابت ریاست کی مجلس قانون ساز نے قانون کے ذریعہ قرار دیا ہو کہ اس پر فائز شخص نا اہل نہ ہوگا؛

(ب) اگر وہ فاتر العقل ہو اور کسی عدالت مجاز کا اس کی بابت ایسا استقرار برقرار رہو؛

(ج) اگر وہ غیر بری الزمہ دیوالیہ ہو؛

(د) اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو، اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ حاصل کر لی ہو یا کسی مملکت غیر سے اقرار وفاداری کرے یا کسی مملکت غیر سے وابستگی رکھے؛

(ہ) اگر وہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے یا اس کے تحت ایسا نا اہل ہو۔
تشریح: اس فقرہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا محض اس وجہ سے بھارت کی حکومت یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی حکومت کے تحت نفع بخش عہدے پر فائز ہونا متصور نہ ہوگا کہ وہ یونین یا ایسی ریاست کا وزیر ہے۔
(2) کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا رکن ہونے کے لئے نا اہل ہوگا اگر وہ دسویں فہرست بند کے تحت اس طرح نا اہل ہو جاتا ہے۔

ارکان کی نا اہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔

192-(1) اگر اس امر کی نسبت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کسی ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا کوئی رکن دفعہ 191 کے فقرہ (1) میں متذکرہ نا اہلیتوں میں سے کسی نا اہلیت کے تحت آ گیا ہے تو یہ معاملہ فیصلے کے لیے گورنر کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔
(2) کسی ایسے معاملہ پر فیصلہ کرنے سے پہلے گورنر انتخابی کمیشن کی رائے لے گا اور اسی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

دفعہ 188 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نا اہل قرار دیا جائے، نشست سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔

193- اگر کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے رکن کی حیثیت سے نشست سنبھالے یا ووٹ دے قبل اس کے کہ وہ دفعہ 188 کی ضروری شرائط کی تکمیل کرے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کی رکنیت کا اہل نہیں ہے یا نا اہل قرار دیا گیا ہے یا اس کو پارلیمنٹ یا اس کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کی رو سے اس کی ممانعت کر دی گئی ہے، تو وہ ہر ایک دن کی بابت جس میں وہ اس طرح نشست سنبھالے یا ووٹ دے، پانچ سو روپے تاوان کا مستوجب ہوگا جو ریاست کو واجب الادا دین کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

مجالس ریاستی قانون ساز اور ان کے ارکان
کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

مجالس قانون ساز کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔

194-(1) اس آئین کی توضیعات اور مجلس قانون ساز کے طریق کار منضبط کرنے والے قواعد اور احکام قائمہ کے تابع، ہر ریاست کی مجلس قانون ساز میں تقریر کی آزادی ہوگی۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی رکن کسی مجلس قانون ساز میں کہی ہوئی کسی بات یا دیئے ہوئے کسی ووٹ سے متعلق کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہوگا، اور کوئی شخص ایسی کسی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے اختیار سے یا اس کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا کارروائی کی اشاعت کی بابت اس طرح مستوجب نہ ہوگا۔

(3) دیگر اعتبار سے، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان اور ایسی مجلس قانون ساز کے ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات ایسے ہوں گے جن کا مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس طرح سے تعین ہونے تک وہی ہوں گے جو اس ایوان اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں کے آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978ء کی دفعہ 26 کی تاریخ نفاذ سے فوراً پہلے تھے۔

(4) فقرات (1)، (2) اور (3) کی توضیعات کا اطلاق ان اشخاص سے متعلق، جن کو اس آئین کی رو سے ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان یا اس کی کمیٹی کی کارروائی میں تقریر کرنے اور اس میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق حاصل ہے، ویسا ہی ہوگا جیسا ان کا اطلاق اس مجلس قانون ساز کے ارکان سے متعلق ہوتا ہے۔

ارکان کی یافت اور الاؤنس۔

195 - ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے ارکان ایسی یافت اور الاؤنس، جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان شرحوں سے اور ایسی شرائط پر یافت اور الاؤنس پانے کے مستحق ہوں گے، جن کا اطلاق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے فوراً پہلے مماثل صوبے کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کے بارے میں ہوتا تھا۔

قانون سازی کا طریق کار

بلوں کے پیش کرنے اور ان کو منظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔

196 - (1) رقمی بل اور دیگر مالیاتی بل کے متعلق دفعات 198 اور 207 کی توضیعات کے تابع، کوئی بل کسی ریاست کی، جس میں قانون ساز کونسل ہو، مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں ابتداء پیش ہو سکے گا۔

(2) دفعات 197 اور 198 کی توضیعات کے تابع، کسی بل کا کسی ریاست کی، جس میں قانون ساز کونسل ہو، مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں سے منظور ہونا متصور نہ ہوگا بجز اس کے کہ اس پر دونوں ایوان، خواہ بلا ترمیم یا صرف ایسی ترمیمات کے ساتھ، جن سے دونوں ایوان اتفاق کریں، متفق ہو گئے ہوں۔

(3) کوئی بل جو کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں زیرغور ہو اس کے ایوان یا ایوانوں کے برخاست ہونے کی وجہ سے ساقط نہ ہوگا۔

(4) کوئی بل جو کسی ریاست کی قانون ساز کونسل میں زیرغور ہو اور اس کی قانون ساز اسمبلی سے منظور نہ ہوا ہو، اس اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط نہ ہوگا۔

(5) کوئی بل جو کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں زیرغور ہو یا قانون ساز اسمبلی سے منظور ہو کر قانون ساز کونسل میں زیرغور ہو، اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

قانون ساز کونسل کے اختیارات پر رقمی بل کے سواء دیگر مالیاتی بل کے متعلق پابندیاں۔

197-(1) اگر کوئی بل ریاست کی قانون ساز اسمبلی سے، جس میں کوئی قانون ساز کونسل ہو، منظور ہو جانے اور قانون ساز کونسل میں منتقل ہو جانے کے بعد__

(الف) کونسل سے نامنظور ہو جائے؛ یا

(ب) کونسل میں اس بل کے رکھے جانے کی تاریخ سے اس بل کی اس سے منظوری کے بغیر تین ماہ سے زیادہ گزر جائیں؛ یا

(ج) بل کونسل سے ایسی ترمیمات کے ساتھ منظور ہو جن سے قانون ساز اسمبلی اتفاق نہ کرے، تو اس بل کا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان سے اس شکل میں جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے دوسری بار ان ترمیمات کے ساتھ، اگر کوئی ہوں، جو قانون ساز کونسل نے کی ہوں یا تجویز کی ہوں اور قانون ساز اسمبلی نے ان سے اتفاق کیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہوگا۔

(3) اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق رقمی بل پر نہ ہوگا۔

رقمی بلوں سے متعلق خصوصی طریق کار۔

198-(1) رقمی بل قانون ساز کونسل میں پیش نہ ہوگا۔

(2) رقمی بل اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی سے جس میں کوئی قانون ساز کونسل ہو، منظور ہونے کے بعد قانون ساز کونسل کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کر دیا جائے گا، اور قانون ساز کونسل اس بل کے ملنے کی تاریخ سے چودہ دن کی مدت کے اندر اس بل کو اپنی سفارشات کے ساتھ قانون ساز اسمبلی کو واپس کر دے گی، اور قانون ساز اسمبلی اس کے بعد قانون ساز کونسل کی ان سب سفارشات کو یا ان میں سے کسی سفارش کو قبول یا نامنظور کر سکے گی۔

(3) اگر قانون ساز اسمبلی قانون ساز کونسل کی سفارشات میں سے کسی سفارش کو قبول کرلے، تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے ان ترمیمات کے ساتھ جن کی سفارش قانون ساز کونسل نے کی ہو اور جن کو قانون ساز اسمبلی نے قبول کرلیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہوگا۔

(4) اگر قانون ساز اسمبلی قانون ساز کونسل کی سفارشات میں سے کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرے، تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہوگا جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے ان ترمیمات میں سے کسی ترمیم کے بغیر، جن کی سفارش قانون ساز کونسل نے کی تھی، منظور ہوا تھا۔

(5) اگر کسی رقمی بل کو جو قانون ساز اسمبلی سے منظور ہوا ہو اور قانون ساز کونسل کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کیا گیا ہو، چودہ دن کی مذکورہ مدت کے اندر قانون ساز اسمبلی کو واپس نہ کیا جائے تو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر اس بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہوگا جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے منظور ہوا تھا۔

''رقمی بل'' کی تعریف۔

199-(1) اس باب کی اغراض کے لیے، کسی بل کا رقمی بل ہونا متصور ہوگا اگر اس میں صرف ایسی توضیعات درج ہوں جو حسب ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر سے متعلق ہوں، یعنی۔(الف) کسی ٹیکس کو عائد کرنا، برخاست کرنا، معاف کرنا، بدلنا یا منضبط کرنا؛

(ب) ریاست کے رقم قرض لینے یا کسی ضمانت کے دینے کو منضبط کرنا یا ایسے مالیاتی وجوب کی بابت قانون میں ترمیم کرنا جو اس ریاست نے قبول کیے ہوں یا اس کو قبول کرنے ہوں؛

(ج) ریاست کے مجتمعہ فنڈ یا اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، کسی ایسے فنڈ میں رقوم جمع کرنا یا اس سے رقوم کا نکالنا؛

(د) ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف؛

(ہ) کسی خرچ کی بابت قرار دینا کہ وہ ایسا خرچ ہے جو ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا یا ایسے کسی خرچ کی رقم میں اضافہ کرنا؛

(و) ریاست کے مجتمعہ فنڈ یا ریاست کے سرکاری کھاتے کی بابت رقم کی وصولی یا ایسی رقم کی تحویل یا اس کی اجرائی؛ یا

(ز) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی کا ضمنی امر ہو۔

(2) کسی بل کا محض اس وجہ سے کہ اس میں جرمانے یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنسوں کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کے لیے فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع درج ہے، رقمی بل ہونا متصور نہ ہوگا کہ اس میں کسی مقامی حاکم یا جماعت کی مقامی اغراض کے لیے لگائے ہوئے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے، اس کو

بدلنے یا منضبط کرنے کی توضیع درج ہے۔
(3) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو، اس کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا ہوا کوئی بل رقمی بل ہے یا نہیں، تو اس پر ایسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر کا فیصلہ حتمی ہوگا۔
(4) ہر رقمی بل پر جب وہ دفعہ 198 کے تحت قانون ساز کونسل کو منتقل کیا جائے اور جب وہ دفعہ 200 کے تحت گورنر کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے، تو قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر اپنے دستخط سے اس کی تصدیق کرے گا کہ وہ رقمی بل ہے۔

بلوں کی منظوری۔

200- جب کوئی بل کسی ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہو جائے یا جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو اس کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں سے منظور ہو جائے تو وہ گورنر کو پیش کیا جائے گا اور گورنر یا تو اعلان کرے گا کہ اس نے بل کی منظوری دی ہے یا اس کی منظوری روک لی ہے یا یہ کہ بل کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھا ہے:

بشرطیکہ گورنر، بل اس کے پاس منظوری کے لیے پیش ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، اس بل کو، اگر وہ رقمی بل نہ ہو تو ایک پیغام کے ساتھ واپس کر سکے گا جس میں درخواست ہوگی کہ وہ ایوان یا دونوں ایوان اس بل پر یا اس میں مصرحہ توضیعات پر مکرر غور کریں اور خاص طور پر اس پر غور کریں کہ ایسی ترمیمات جن کی وہ اپنے پیغام میں سفارش کرے، اس قابل ہیں کہ انہیں شامل کیا جائے اور جب کوئی بل اس طرح واپس ہو تو وہ ایوان یا دونوں ایوان حسبہٖ اس بل پر مکرر غور کریں گے اور اگر وہ بل اس ایوان یا دونوں ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم مکرر منظور ہو جائے اور گورنر کے پاس منظوری کے لیے پیش ہو تو گورنر اس کی منظوری نہیں روکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ گورنر کسی ایسے بل کو منظور نہیں کریگا لیکن اس کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے گا جو اس کی رائے میں اگر وہ قانون بن گیا ہوتا تو عدالت العالیہ کے ایسے اختیارات کے، جنہیں آئین کے حسب منشا اس عدالت کو انجام دینا ہے، اتنا نقیض ہو جاتا کہ اس سے اس کی حیثیت خطرے میں پڑ جاتی۔

بل جو غور کے لئے محفوظ کئے گئے ہوں۔

201- جب گورنر کسی بل کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے تو صدر اعلان کرے گا کہ آیا وہ بل کو منظور کرتا ہے یا اس کی منظوری روکتا ہے:

بشرطیکہ جب وہ بل رقمی بل نہ ہو تو صدر گورنر کو ہدایت کر سکے گا کہ وہ اس بل کو ریاست کے ایوان یا، جیسی کہ صورت ہو، ایوانوں کو ایسے پیغام کے ساتھ واپس کر دے جس کا ذکر دفعہ 200 کے پہلے فقرہ شرطیہ میں ہے اور جب

کوئی بل اس طرح واپس کر دیا جائے تو ایسے پیغام کے ملنے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر ایوان یا دونوں ایوان حسبہٖ غور کریں گے اور اگر وہ ایوان یا دونوں ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم پھر منظور ہو جائے تو وہ صدر کو اس کے غور کے لیے مکرر پیش کیا جائے گا۔

مالیاتی امور میں طریق کار

سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔

202-(1) گورنر، ہر مالیاتی سال کی بابت ریاست کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور خرچ کا گوشوارہ، جس کو اس حصہ میں ''سالانہ مالیاتی گوشوارہ'' کہا گیا ہے، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں میں پیش کروائے گا۔

(2) سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں شامل کیے ہوئے خرچ کے تخمینوں میں ذیل کی رقوم علیحدہ دکھائی جائیں گی۔

(الف) ایسی رقوم جو اس خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو اس آئین میں ایسا خرچ بتلایا گیا ہے جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے؛ اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دوسرے خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے صرف کرنے کی تجویز ہو، اور خرچ بہ مد آمدنی اور دوسرے خرچ میں امتیاز کیا جائے گا۔

(3) حسب ذیل خرچ ایسا خرچ ہوگا جس کا بار ہر ریاست کے جتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے۔

(الف) گورنر کے مشاہرے اور الاؤنس اور اس کے عہدے سے متعلق دوسرا خرچ؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور کسی ایسی ریاست کی صورت میں، جس میں قانون ساز کونسل ہو، قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کی بھی یافت اور الاؤنس؛

(ج) ایسے مصارف دین مع سود جن کے لیے ریاست ذمہ دار ہو، قرض ادائی فنڈ کے مصارف اور دین کی ادائیگی کے مصارف اور قرضے حاصل کرنے اور خدمت اور دین کی ادائیگی سے متعلق دیگر خرچ؛

(د) کسی عدالت العالیہ کے ججوں کی یافت اور الاؤنسوں کی بابت خرچ؛

(ہ) رقوم جو کسی عدالت یا ثالثی ٹریبونل کے کسی فیصلہ، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کے ایفا کے لیے ضروری ہوں؛

(و) کوئی دوسرا خرچ جس کی نسبت یہ آئین یا ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کی رو سے قرار دے کہ اس طرح عاید کیا جائے۔

تخمینوں کے بارے میں مجلس قانون ساز میں طریق کار۔

203-(1) تخمینوں کا اس قدر جز جو ایسے خرچ سے متعلق ہو جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہو، قانون ساز اسمبلی کی منظوری کے لیے پیش نہ ہوگا، لیکن اس فقرہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ ہوگی کہ وہ ان تخمینوں میں سے کسی تخمینہ پر مجلس قانون ساز میں بحث کرنے میں مانع ہے۔

(2) مذکورہ تخمینوں میں سے اس قدر جز جو دوسرے خرچ کی بابت ہو رقمی مطالبات کی شکل میں قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور قانون ساز اسمبلی کو اختیار حاصل ہوگا کہ کسی مطالبہ کی منظوری دے یا منظوری دینے سے انکار کرے یا کسی مطالبہ کی اس میں مصرحہ رقم کو کم کرتے ہوئے منظوری دے۔

(3) کوئی رقمی مطالبہ گورنر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہوگا۔

تصرف رقوم بل۔

204-(1) اسمبلی کی جانب سے دفعہ 203 کے تحت رقمی منظوریاں دیئے جانے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ایک بل پیش کیا جائے گا جس میں اس ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ان تمام رقوم کے تصرف کے لیے توضیع ہوگی جو حسب ذیل کی تکمیل کے لئے درکار ہوں__

(الف) ایسی رقمی منظوریاں جو اسمبلی کی جانب سے اس طرح دی گئی ہوں؛ اور

(ب) ایسا خرچ جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو لیکن کسی حالت میں اس رقم سے زائد نہ ہو جو ایوان یا ایوانوں میں اس سے قبل پیش کیے ہوئے گوشوارہ میں بتلائی گئی ہو۔

(2) اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان میں کسی ایسے بل میں کوئی ایسی ترمیم تجویز نہیں کی جائے گی جس کا اثر یہ ہو کہ اس طرح منظور کی ہوئی کسی رقم میں کمی بیشی ہو یا اس کا تصرف بدل جائے یا کسی ایسے خرچ کی رقم میں کمی بیشی ہو جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو اور صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ کہ آیا کوئی ترمیم اس فقرہ کے تحت ناقابل قبول ہے، حتمی ہوگا۔

(3) دفعات 205 اور 206 کی توضیعات کے تابع کوئی رقم ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے نکالی نہ جائے گی سوائے اس کے کہ وہ اس دفعہ کی توضیعات کے بموجب منظورہ قانون سے کیے ہوئے تصرف کے مطابق ہو۔

تکمیلی، اضافی یا زائد رقمی منظوریاں۔

205-(1) گورنر__

(الف) اگر کوئی رقم جس کو کسی مخصوص سروس کے لیے مالیاتی سال رواں کے واسطے خرچ کرنے کا دفعہ 204 کی توضیعات کے بموجب بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے مجاز کیا گیا ہو، اس سال کی اعراض کے لیے نا کافی پائی جائے یا جب اس مالیاتی سال رواں میں کسی جدید سروس پر تکمیلی یا اضافی خرچ کی، جو اس سال کے سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں مدنظر نہ تھا، ضرورت پیدا ہوئی ہو؛ یا

(ب) اگر کسی مالیاتی سال کے دوران کسی سروس پر اس سروس اور اس سال کے لیے منظورہ رقم سے زائد کوئی رقم خرچ ہو گئی ہو، تو ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں میں دوسرا گوشوارہ، جس میں اس خرچ کی تخمینی رقم بتلائی گئی ہو، پیش کروائے گا یا ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں، جیسی کہ صورت ہو، اس زائد رقم کا مطالبہ پیش کروائے گا۔

(2) کسی ایسے گوشوارہ اور خرچ یا مطالبہ سے نیز ایسے کسی قانون سے متعلق جو ایسے خرچ یا ایسے مطالبے کی بابت رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے ریاست کے مجتمع فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرانے کے لیے بنایا جانا ہو، دفعات 202، 203 اور 204 کی توضیعات کا وہی اثر ہوگا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ اور اس میں متذکرہ خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے اس قانون کے تعلق سے ہے جو ایسا خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے ریاست کے مجتمع فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اور غیر معمولی رقمی منظوریاں۔

206 اس باب کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود ریاست کی قانون ساز اسمبلی کو اختیار ہوگا کہ ــــ

(الف) کسی مالیاتی سال کے ایک جز کے لیے تخمینی خرچ کی بابت کوئی پیشگی رقمی منظوری ایسی رقمی منظوری دینے کے لیے دفعہ 203 میں مقررہ طریق کار کی تکمیل اور اس خرچ سے متعلق دفعہ 204 کی توضیعات کے بموجب قانون کے منظور ہونے تک دے؛

(ب) ریاست کے وسائل پر کسی غیر متوقع مطالبہ کو ادا کرنے کے لیے رقمی منظوری دے جب اس سروس کی وسعت یا غیر معین نوعیت کی وجہ سے ایسا مطالبہ ان تفصیلات کے ساتھ بیان نہ کیا جا سکے جو عموماً سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں دی جاتی ہیں؛

(ج) ایسی غیر معمولی رقمی منظوری دے جو کسی مالیاتی سال کی جاریہ سروس کا کوئی جز نہ ہو، اور ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار ہوگا کہ ان اغراض کے لیے جن کے واسطے مذکورہ رقمی منظوریاں دی جائیں ریاست کے مجتمع فنڈ سے رقوم کا نکالا جانا قانون کے ذریعہ مجاز کرے۔

(2) دفعات 203 اور 204 کی توضیعات کا اثر فقرہ (1) کے تحت کوئی رقمی منظوری دینے کے لیے اور کسی ایسے

قانون سے متعلق جو اس فقرہ کے تحت بنایا جائے ویسا ہی ہوگا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں متذکرہ کسی خرچ کی بابت رقمی منظوری دینے سے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے خرچ کے ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جاتا ہو۔

مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔

207-(1) گورنر کی سفارش کے بغیر کوئی ایسا بل نہ تو پیش ہوگا اور نہ کسی ایسی ترمیم کی تحریک ہوگی جس میں دفعہ 199 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی امر کے لیے توضیع کی جائے اور کوئی بل جس میں ایسی توضیع کی جائے قانون ساز کونسل میں پیش نہ ہوگا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے لیے جس میں کسی ٹیکس کی کمی یا برخاستگی کی توضیع ہو کسی سفارش کی ضرورت نہ ہوگی۔

(2) کسی بل یا ترمیم کا متذکرہ بالا امور میں سے کسی امر کے بارے میں توضیع کرنا محض اس وجہ سے متصور نہ ہوگا کہ اس میں جرمانوں یا دیگر رقمی تاوان عائد کرنے یا لائسنس کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کی فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع ہے یا اس وجہ سے متصور نہ ہوگا کہ اس میں مقامی اغراض کے لیے کسی مقامی حاکم یا جماعت کے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے یا اس کو بدلنے کی یا اسے منضبط کرنے کی توضیع ہے۔

(3) کوئی ایسا بل جس کے ایکٹ بنانے اور نافذ کرنے سے ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے لازماً خرچ ہوگا، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان سے منظور نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ گورنر نے اس ایوان سے اس پر غور کرنے کی سفارش کی ہو۔

عام طریق کار

طریق کار کے قواعد۔

208(1) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایوان اس آئین کی توضیعات کے تابع اپنے طریق کار اور کام کے انضباط کے لیے قواعد بنا سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت قواعد بنانے تک، طریق کار کے ایسے قواعد اور احکام قائمہ جو اس آئین کے نفاذ کے عین قبل مماثل صوبہ کی مجلس قانون ساز سے متعلق نافذ تھے، ایسی تبدیلیوں اور تطبیق کے تابع جو قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر یا قانون ساز کونسل کا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، ان میں کرے، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے متعلق نافذ رہیں گے۔

(3) جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو، گورنر، قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس سے صلاح کرنے کے بعد ان دو ایوانوں کے مابین مراسلت کے طریق کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا۔

مالیاتی کاروبار سے متعلق ریاست کی مجلس قانون ساز کے طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔

209 - کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، مالیاتی کاروبار کی بر وقت تکمیل کی غرض سے کسی مالیاتی امر سے متعلق یا ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کے لیے کسی بل سے متعلق اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کا طریق کار اور اس میں کاروبار کا انصرام قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی اور جب کبھی اور جس حد تک اس طرح بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیع میں ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس ایوان یا دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے دفعہ 208 کے فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے کسی قواعد یا کسی ایسے قواعد یا احکام قائمہ کے متناقض ہو جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے متعلق اس دفعہ کے فقرہ (2) کے تحت نافذ ہوں تو ایسی توضیع حاوی رہے گی۔

زبان جو مجلس قانون ساز میں استعمال ہوگی۔

210-(1) حصہ 17 میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 348 کی توضیعات کے تابع کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں کام کاج اس ریاست کی سرکاری زبان یا زبانوں میں یا ہندی میں یا انگریزی میں ہوگا۔

بشرطیکہ قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر یا قانون ساز کونسل کا میر مجلس یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رکن کو جو اپنے مطلب کا اظہار پورے طور پر مذکورہ بالا زبانوں میں سے کسی زبان میں نہ کر سکتا ہو، ایوان کو اس کی اپنی مادری زبان میں خطاب کرنے کی اجازت دے سکے گا۔

(2) بجز اس کے کہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، یہ دفعہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت منقضی ہو جانے کے بعد اس طرح نافذ رہے گی گویا کہ الفاظ ''یا انگریزی میں'' اس سے حذف کیے گیے ہوں:

بشرطیکہ ہماچل پردیش، منی پور، میگھالیہ اور تری پورہ کی ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے تعلق سے یہ فقرہ اس طرح نافذ رہے گا گویا کہ الفاظ ''پندرہ سال'' کے بجائے جو اس آئین میں آئے ہیں الفاظ ''پچیس سال'' قائم کیے گیے ہوں:

مزید شرط یہ کہ اروناچل پردیش، گوا اور میزورم ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے تعلق سے یہ فقرہ اس طرح

نافذ رہے گا گویا کہ الفاظ ''پندرہ سال'' کے بجائے جو اس آئین میں آئے ہیں الفاظ ''چالیس سال'' قائم کئے گئے ہوں:

مجلس قانون ساز میں بحث پر پابندی۔

211۔ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں کوئی بحث سپریم کورٹ یا کسی عدالت العالیہ کے کسی جج کے فرائض کے انجام وہی میں اس کے رویئے کے بارے میں نہ ہوگی۔

عدالتیں مجلس قانون ساز کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریگی۔

212۔ (1) ریاست کی مجلس قانون ساز میں کسی کارروائی کے جواز پر طریق کار کی کسی مبینہ بے ضابطگی کی بنا پر اعتراض نہ کیا جاسکے گا۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی عہدہ دار یا رکن، جس میں اس آئین سے یا اس کے تحت اس مجلس قانون ساز میں طریق کار یا کام کو منضبط کرنے یا نظم وضبط برقرار رکھنے کے اختیارات مرکوز ہوں، اس کے ان اختیارات کے استعمال کرنے کے متعلق کسی عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہ ہوگا۔

باب 4

گورنر کا قانون سازی کا اختیار

مجلس قانون ساز کے وقفہ کے دوران آرڈیننس جاری کرنے کا گورنر کو اختیار۔

213۔ (1) اگر گورنر اس وقت کے سوا، جب کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس جاری ہو یا جہاں کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہو اس وقت کے سوا جب مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کا اجلاس جاری ہو، کسی وقت مطمئن ہو جائے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر اس کے لیے فوری کارروائی کرنا ضروری ہے تو وہ ایسے آرڈیننس جاری کر سکے گا جو اس کو حالات کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوں:

بشرطیکہ گورنر، صدر سے ہدایات کے بغیر کوئی ایسا آرڈیننس جاری نہ کرے گا اگر ــــ

(الف) کسی ایسے بل کو، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں، مجلس قانون ساز میں پیش کرنے کے لیے اس آئین کے تحت صدر کی ماقبل منظوری مطلوب ہو؛ یا

(ب) کسی بل کو، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں، وہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنا ضروری تصور کرے؛ یا

(ج) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایکٹ، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں، اس آئین کے تحت باطل ہوتا بجز اس کے کہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اسے صدر کی منظوری حاصل ہوتی۔

(2) اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے کسی آرڈیننس کو وہی نفوذ واثر حاصل ہوگا جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کو حاصل ہوتا ہے جس کی گورنر نے منظوری دی ہو لیکن ایسا ہر آرڈیننس۔

(الف) اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں یا جہاں اس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو دونوں ایوانوں میں پیش ہوگا اور مجلس قانون ساز کے مکرر اجلاس کرنے کے چھ ہفتوں کے منقضی ہو جانے پر یا اگر اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل قانون ساز اسمبلی اس کو نامنظور کرتے ہوئے قرارداد منظور کر دے اور قانون ساز کونسل، اگر کوئی ہو، اس سے اتفاق کرے، تو اس قرارداد کے منظور ہونے پر یا، جیسی کہ صورت ہو، اس قرارداد سے کونسل کے اتفاق کرنے پر نافذ العمل نہیں رہے گا؛ اور

(ب) گورنر کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

تشریح:۔ جب اس ریاست کے، جس میں قانون ساز کونسل ہو، ایوان کے اجلاس مختلف تاریخوں پر مکرر طلب کیے جائیں، تو چھ ہفتوں کی مدت کا شمار اس فقرہ کی اغراض کے لیے ان تاریخوں میں سے بعد کی تاریخ سے ہوگا۔

(3) جب کبھی اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈیننس میں ایسی توضیع ہو، جو اگر اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے اسی ایکٹ میں جس کی گورنر نے منظوری دی ہو، وضع کی جاتی تو جائز نہ ہوتی، تو وہ اس حد تک باطل ہوگا:

بشرطیکہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کے اثر سے متعلق جو متوازی فہرست میں مندرجہ کی امر کی نسبت پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ یا کسی موجودہ قانون کے نقیض ہو، اس آئین کی توضیعات کی اغراض کے لیے صدر کی ہدایت کی متابعت میں اس دفعہ کے تحت نافذ کیے ہوئے کسی آرڈینیس کا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایک ایسا ایکٹ ہونا متصور ہوگا جو صدر کے غور کے لیے محفوظ کرلیا گیا ہو اور اس نے اس کی منظوری دے دی ہو۔

باب 5

ریاستوں میں عدالت ہائے عالیہ

ریاستوں کے لئے عدالت ہائے عالیہ۔

214- ہر ایک ریاست کے لیے ایک عدالت العالیہ ہوگی۔

عدالت ہائے عالیہ نظیری عدالتیں ہوں گی۔

215 - ہر عدالت العالیہ ایک نظیری عدالت ہو گی اور اس کو ایسی عدالت کے جملہ اختیارات، جن میں خود اس کی اپنی توہین کی سزا دینے کا اختیار شامل ہے، حاصل ہوں گے۔

عدالت ہائے عالیہ کی تشکیل۔

216 - ہر عدالت العالیہ ایک اعلیٰ جج اور ایسے دیگر ججوں پر مشتمل ہو گی جن کا تقرر کرنا صدر وقتاً فوقتاً ضروری تصور کرے۔

عدالت العالیہ کے جج کا تقرر اور شرائط عہدہ۔

217 - (1) عدالت العالیہ کے ہر جج کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامے کے ذریعے ☆(دفعہ 124 الف میں مصرحہ قومی عدالتی تقرری کمیشن کی سفارش پر) کرے گا اور زائد یا کارگزار جج اس مدت تک جس کی دفعہ 224 میں توضیع ہے اور کوئی دیگر صورت میں باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک عہدہ پر فائز رہے گا۔

بشرطیکہ ــــ

(الف) کوئی جج صدر کو موسومہ دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) صدر، کسی جج کو اس کے عہدہ سے اس طریقہ سے علاحدہ کر سکے گا جس کی سپریم کورٹ کے جج کو علاحدہ کرنے کے لیے دفعہ 124 کے فقرہ (4) میں توضیع ہے؛

(ج) صدر کے کسی جج کا سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کر دینے یا صدر کے اس کو بھارت کے علاقہ کے اندر کسی دوسری عدالت العالیہ میں تبادلہ کر دینے سے اس جج کا عہدہ خالی ہو جائے گا۔

(2) کوئی شخص عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے تقرری کا اہل نہ ہو گا تاوقتیکہ وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور۔

(الف) بھارت کے علاقہ میں کسی عدالتی عہدہ پر کم سے کم دس سال تک فائز نہ رہا ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم سے کم متواتر دس سال تک ایڈوکیٹ نہ رہا ہو۔

تشریح: اس فقرہ کی اغراض کے لیے۔

(الف) ایسی مدت کا شمار کرتے وقت جس کے دوران کوئی شخص بھارت کے علاقہ میں کسی عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو، عدالتی عہدہ پر فائز ہونے کے بعد کوئی ایسی مدت بھی شامل کی جائے گی جس کے دوران ایسا شخص کسی عدالت العالیہ کا

☆ آئین (نانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 6 کے ذریعہ (2015-4-13 سے) ''بھارت کے اعلیٰ جج، ریاست کے گورنر سے اور اعلیٰ جج کے سوا کسی دوسرے جج کے تقرر کی صورت میں اس عدالت العالیہ کے اعلی جج سے صلاح کے بعد" الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی۔آر-2016 ایس۔سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

ایڈوکیٹ رہا ہے یا یونین یا ریاست میں کسی ایسے ٹریبونل کے رکن کے عہدے یا یا کسی ایسے عہدے پر فائز رہا ہے جس کے لیے خصوصی قانونی علمیت مطلوب ہو؛

(الف الف) اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو، ایسی ہر مدت شامل کرلی جائے گی جس میں وہ شخص ایڈوکیٹ بننے کے بعد کسی عدالتی عہدہ یا یونین یا ریاست میں کسی ٹریبونل کے رکن کے عہدے یا کسی ایسے عہدے پر فائز رہا ہے جس کے لیے خصوصی قانونی علمیت مطلوب ہو؛

(ب) اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص بھارت کے علاقہ میں عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو یا کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کی ہر ایسی مدت شامل کرلی جائے گی جس میں وہ کسی ایسے رقبہ میں عدالتی عہدہ پر رہا ہو جو پندرہ اگست، 1947ء سے قبل بھارت میں، جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء میں کی گئی ہے، شامل تھا یا، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رقبہ میں کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو؛

(3) اگر کسی عدالت العالیہ کے جج کی عمر کے بارے میں کوئی سوال پیدا ہو تو صدر، اس سوال کا فیصلہ بھارت کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کرے گا اور صدر کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

سپریم کورٹ سے متعلق بعض توضیعات کا عدالت ہائے عالیہ پر اطلاق۔

218- سپریم کورٹ کے حوالوں کے بجائے عدالت العالیہ کے حوالے قائم کرکے دفعہ 124 کے فقرات (4) و (5) کی توضیعات کا اطلاق کسی عدالت العالیہ کے تعلق سے ویسا ہی ہوگا جیسا کہ ان کا اطلاق سپریم کورٹ کے تعلق سے ہوتا ہے۔

عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کا حلف یا اقرار صالح۔

219- ہر شخص جس کا تقرر عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے کیا گیا ہو اپنا کام شروع کرنے سے پہلے ریاست کے گورنر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا گورنر اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

مستقل جج رہنے کے بعد وکالت کرنے پر پابندی۔

220۔کوئی شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد عدالت العالیہ کے مستقل جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو سوائے سپریم کورٹ اور دیگر عدالت ہائے عالیہ کے بھارت میں کسی عدالت میں یا کسی حاکم کے روبرو وکالت یا پیروی نہ کرے گا۔

تشریح: اس دفعہ میں اصطلاح ''عدالت العالیہ'' میں ایسی ریاست کی عدالت العالیہ شامل نہیں ہے جس کی صراحت پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں تھی جیسا کہ وہ آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ سے قبل تھا۔

ججوں کی یافت وغیرہ۔

221- ہر ایک عدالت العالیہ کے ججوں کو اتنی یافت دی جائے گی جس کا تعین پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کرے اور جب تک اس تئیں اس طرح کی توضیع نہیں کی جاتی تب تک ایسی یافتیں دی جائیں گی جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت کی گئی ہے۔

(2) ہر جج ایسے الاؤنس اور رخصت غیر حاضری اور پنشن کی بابت ایسے حقوق کا، جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً تعین کیا جائے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسے الاؤنس اور حقوق کا مستحق ہوگا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے:

بشرطیکہ کسی جج کے نہ تو الاؤنس میں اور نہ رخصت غیر حاضری یا پنشن کی بابت اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد ایسی ردوبدل کی جائے گی جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

کسی جج کا ایک عدالت العالیہ سے دوسری عدالت العالیہ میں تبادلہ۔

222-(1) صدر، ☆[دفعہ 124 الف میں مصرحہ قومی عدالتی تقرری کمیشن کی سفارش پر] کسی جج کا تبادلہ ایک عدالت العالیہ سے کسی دوسری عدالت العالیہ میں کر سکے گا۔

(2) جب کسی جج کا اس طرح تبادلہ کر دیا گیا ہو یا کیا جائے تو وہ اس مدت کے دوران جس میں اس نے آئین (پندرہ ہویں ترمیم) ایکٹ، 1963 کی تاریخ نفاذ کے بعد دوسری عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے خدمت انجام دی ہو، اپنی یافت کے علاوہ ایسا معاوضہ الاؤنس پانے کا مستحق ہوگا جس کا تعین پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کرے اور ایسا تعین ہونے تک ایسا معاوضہ الاؤنس پانے کا مستحق ہوگا جو صدر بذریعہ حکم مقرر کرے۔

کارگزار اعلیٰ ججوں کا تقرر۔

223- جب کسی عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کا عہدہ خالی ہو یا جب کوئی ایسا اعلیٰ جج بوجہ غیر حاضری یا دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ ہو تو اس عہدہ کے فرائض عدالت کے دوسرے ججوں میں سے ایک ایسا جج انجام دے گا جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13-4-2015) سے ''بھارت کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی۔آر-2016-ایس۔سی 117 والے معاملے میں پریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

زائداور کارگزار ججوں کا تقرر۔

224(1)اگر کسی عدالت العالیہ کے کام میں عارضی اضافہ یا اس میں کام کے بقایا کی وجہ سے صدر کو یہ معلوم ہو کہ اس عدالت کے ججوں کی تعداد میں فی الوقت اضافہ کرنا چاہئے تو صدر 1[قومی عدالتی تقرری کمیشن کے مشورے سے] باضابطہ اہلیت رکھنے والے اشخاص کا تقرر اس عدالت کے زائد ججوں کی حیثیت سے ایسی مدت کے لیے کر سکے گا جو دو سال سے متجاوز نہ ہو اور جس کی وہ صراحت کرے۔

(2) جب عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کے سوا کوئی دوسرا جج بوجہ غیر حاضری یا دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ ہو یا اعلیٰ جج کی حیثیت سے عارضی طور پر کام کرنے کے لیے اس کا تقرر ہو تو صدر، 2[قومی عدالتی تقرری کمیشن کے مشورے سے،] کسی باضابطہ اہلیت رکھنے والے شخص کا تقرر مستقل جج کے اپنے کام پر واپس آنے تک اس عدالت کے جج کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے کر سکے گا۔

(3) کوئی شخص جس کا عدالت العالیہ کے زائد یا کارگزار جج کی حیثیت سے تقرر ہو باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد عہدہ پر فائز نہ رہے گا۔

پنشن یافتہ ججوں کا عدالت ہائے عالیہ کے اجلاسوں کے لئے تقرر۔

224الف-اس باب میں کسی امر کے باوجود، 3(قومی عدالتی تقرری کمیشن، اسے کسی ریاست کی عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کے ذریعہ استصواب کیے جانے پر) صدر کی ماقبل منظوری سے کسی شخص سے جو اس عدالت یا کسی اور عدالت العالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہا ہو، اس ریاست کی عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کی استدعا کر سکے گا اور ہر ایسا شخص جس سے استدعا کی جائے، اس طرح اجلاس کرنے اور کام کرنے کے عرصہ میں ان الاؤنسوں کا مستحق ہوگا جن کا صدر، بذریعہ حکم تعین کرے

1 آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''تو صدر'' الفاظ کے بعد شامل کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی۔آر-2016 ایس۔سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔

2 آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (2015-4-13 سے) ''تو صدر'' الفاظ کے بعد شامل کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی۔آر-2016 ایس۔سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔

3 آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 9 کے ذریعہ (2015-4-13 سے) ''کسی ریاست کی عدالت العالیہ کا اعلیٰ جج کسی وقت'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی۔آر-2016-ایس۔سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔

اوراس کواس عدالت العالیہ کے جج کے تمام اختیار سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گے لیکن اس کا دیگر طور پر عدالت العالیہ کا جج ہونا متصور نہ ہوگا؛

بشرطیکہ اس دفعہ میں کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جس کا اوپر ذکر ہے عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کا حکم دینا متصور نہ ہوگا بجز اس کے کہ وہ ایسا کرنے پر راضی ہو۔

موجودہ عدالت ہائے عالیہ کا اختیار سماعت۔

225۔اس آئین کی توضیعات اور اس آئین کے ذریعہ متعلقہ مجلس قانون ساز کو عطا کیے گئے اختیارات کی رو سے بنائے گیے اس کے کسی قانون کے توضیعات کے تابع کسی موجودہ عدالت العالیہ کا اختیار سماعت اور اس میں نافذ العمل قانون نیز اس عدالت میں عدل گستری سے متعلق اس کے ججوں کے اپنے اپنے اختیارات جن میں عدالت کے قواعد بنانے اور عدالت اور اس کے ارکان کے منفردہ یا متفقہ جلسوں کو منضبط کرنے کا کوئی اختیار شامل ہے، وہی ہوں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل تھے:

بشرطیکہ کوئی پابندی جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قابل مال گذاری سے متعلق یا کسی ایسے فعل سے متعلق کسی امر کی بابت جس کے کرنے کا اس کے وصول کرنے میں حکم دیا گیا ہو یا کیا گیا ہو، عدالت ہائے عالیہ میں سے کسی عدالت العالیہ کے ابتدائی اختیار سماعت کے استعمال پر عائد تھی ایسے اختیار سماعت کے استعمال پر آئندہ عائد نہ رہے گی۔

عدالت ہائے عالیہ کو بعض رٹ اجراء کرنے کا اختیار۔

226۔(1) دفعہ 32 میں کسی امر کے باوجود، ہر عدالت العالیہ کو ان علاقوں کے طول وعرض میں جن کی بابت وہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہو ان علاقوں کے اندر کسی شخص یا حکم کو جس میں مناسب صورتوں میں کوئی حکومت شامل ہے، حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی کے نفاذ یا کسی دیگر غرض سے ہدایات، احکام یا رٹ جس میں رٹ حاضری ملزم، رٹ تاکیدی، رٹ امتناعی، رٹ اظہار اختیار اور طلبی مسل کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں یا ان میں سے کوئی رٹ اجرا کرنے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(2) کسی حکومت، حاکم یا شخص کو ہدایات، احکام یا رٹ اجرا کرنے کا فقرہ (1) سے عطا کیا ہوا اختیار کوئی ایسی عدالت العالیہ بھی استعمال کر سکے گی جو ان علاقوں کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرتی ہو جن کے اندر ایسے اختیار کو استعمال کرنے کے لیے بنائے دعویٰ کلی یا جزوی طور پر پیدا ہو باوجود اس کے کہ ایسی حکومت یا حاکم کا مرکز یا ایسے شخص کی سکونت

ان علاقوں کے اندر نہ ہو۔
(3) جب کوئی ایسا فریق جس کے خلاف کوئی عبوری حکم خواہ وہ امتناعی حکم یا حکم التوا یا کسی دیگر طریقے پر یا فقرہ (1) کے تحت کسی درخواست سے متعلق کسی کارروائی میں۔
(الف) مذکورہ فریق کو ایسی درخواست اور ایسے عبوری حکم کی تائید میں جملہ دستاویزات کی نقول فراہم کیے بغیر؛ اور
(ب) ایسے فریق کو سننے کو موقعہ دیئے بغیر صادر کیا گیا ہو، مذکورہ حکم کی منسوخی کے لیے عدالت العالیہ کو درخواست پیش کرے اور ایسے فریق کو جس کے حق میں یہ حکم صادر کیا گیا ہو یا اس فریق کے وکیل کو اس درخواست کی ایک نقل پیش کرنے پر عدالت العالیہ درخواست موصول ہونے کی تاریخ سے یا ایسی تاریخ سے جس پر درخواست کی نقل دی گئی، جو ہفتوں بھی بعد والی تاریخ ہو، دو ہفتوں کے اندر درخواست پر فیصلہ صادر کرے گی یا جب عدالت العالیہ اس مدت کے آخری دن بند ہو تو اس کے بعد اگلے دن کے اختتام سے پہلے جب عدالت العالیہ کھلی ہو فیصلہ دے گی اور اگر ایسی درخواست پر فیصلہ نہ دیا جائے تو اس مدت کے ختم ہونے پر یا مذکورہ اگلا دن ختم ہونے پر، جیسی کہ صورت ہو، عبوری حکم منسوخ تصور ہوگا۔
(4) اس دفعہ سے کسی عدالت العالیہ کو عطا کیے ہوئے اختیار سے دفعہ 32 کے فقرہ (2) سے سپریم کورٹ کو عطا کیے ہوئے اختیار میں کمی نہ ہوگی۔
226 الف۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت العالیہ کا جملہ عدالتوں پر نگرانی کا اختیار۔

227۔(1) ہر عدالت العالیہ کی ان سارے علاقوں کے طول و عرض میں جن کی بابت وہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہو، سب عدالتوں اور ٹریبونل پر نگرانی رہے گی۔
(2) متذکرہ بالا حکم کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر عدالت العالیہ۔
(الف) ایسی عدالتوں سے رپورٹ طلب کر سکے گی؛
(ب) عام قواعد بنا سکے گی اور اجرا کر سکے گی اور ایسی عدالتوں کے طریق کار اور ان کی کارروائی کو منضبط کرنے کے لیے نمونے مقرر کر سکے گی؛ اور
(ج) ایسے نمونے مقرر کر سکے گی جن کے مطابق ایسی عدالتوں کے عہدہ دار رجسٹر، اندراجات اور حسابات رکھیں گے۔
(3) عدالت العالیہ ان فیسوں کے جدول بھی طے کر سکے گی جو ایسی عدالتوں کے شیرف اور تمام اہلکاروں اور عہدہ داروں اور ان میں وکالت کرنے والے اٹارنیوں، ایڈووکیٹوں اور وکیلوں کو دیئے جائیں گے:

بشرطیکہ فقرہ (2) یا فقرہ (3) کے تحت بنائے ہوئے قواعد، مقررہ نمونے یا طے کئے ہوئے جدول نافذ الوقت کسی قانون کی کسی توضیع کے متناقض نہ ہوں گے اور ان کے لیے گورنر کی ماقبل منظوری لازمی ہوگی۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر سے مسلح افواج کی نسبت کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت قائم کی ہوئی کسی عدالت یا ٹریبونل پر نگرانی کے اختیارات کا کسی عدالت العالیہ کو عطا کیا جانا متصور نہ ہوگا۔

بعض مقدمات کی عدالت عالیہ میں منتقلی۔

228۔ اگر عدالت عالیہ مطمئن ہو جائے کہ اس کے ماتحت کسی عدالت میں زیر غور کسی مقدمہ میں اس آئین کی تعبیر کے متعلق کوئی اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کا طے کرنا اس مقدمہ کے تصفیہ کے لیے ضروری ہے تو عدالت العالیہ اس مقدمہ کو اس عدالت سے واپس لے گی اور اس کو اختیار ہوگا کہ ــــــ

(الف) خواہ اس مقدمہ کا خود ہی تصفیہ کرے؛ یا

(ب) اس قانونی مسئلہ کو طے کر کے اس عدالت کو جس سے وہ مقدمہ اس طرح واپس لیا گیا ہو ایسے مسئلہ پر اپنے فیصلہ کی نقل کے ساتھ واپس کرے اور اس کے ملنے پر وہ عدالت اس مقدمہ کا، عدالت العالیہ کے اس فیصلہ کے مطابق تصفیہ کرنے کے لیے کارروائی کرے گی۔

228الف۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 10 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت ہائے عالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین اور مصارف۔

229۔(1) کسی عدالت العالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین کے تقررات عدالت العالیہ کا اعلیٰ جج یا اس عدالت کا ایسا دیگر جج یا عہدہ دار کرے گا جس کو وہ ہدایت کرے:

بشرطیکہ ریاست کا گورنر قواعد کے ذریعہ محکوم کر سکے گا کہ ایسی صورتوں میں جن کی صراحت قواعد میں کی جائے کسی ایسے شخص کا جو پہلے ہی اس عدالت سے متعلق نہ ہو اس عدالت سے متعلق کسی عہدہ پر، سوائے اس کے کہ تقرر ریاستی پبلک سروس کمیشن سے مشورہ کے بعد ہو، تقرر نہ کیا جائے۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، کسی عدالت العالیہ کے عہدہ داروں اور ملازمین کی شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو اس عدالت کا اعلیٰ جج یا اس عدالت کا کوئی دیگر جج یا عہدہ دار جس کو اعلیٰ جج اس غرض سے قواعد بنانے کا مجاز کرے، قواعد کے ذریعہ مقرر کرے:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے لیے جہاں تک کہ وہ یافت، الاؤنس، رخصت یا پنشن

سے متعلق ہوں، اس ریاست کے گورنر کی منظوری لازمی ہوگی۔

(3) کسی عدالت العالیہ کے مسارف انتظامی کا بار جن میں اس عدالت کے عہدہ داروں اور ملازموں کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں، ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا اور اس عدالت کی لی ہوئی فیس یا دیگر رقوم اس فنڈ کا جز ہوں گی۔

عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی یونین علاقہ تک توسیع۔

230۔(1) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی توضیع کسی یونین علاقہ تک کر سکے گی یا اس سے کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کو خارج کر سکے گی۔

(2) جہاں کسی ریاست کی عدالت العالیہ کسی یونین علاقہ کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرتی ہو، ---

(الف) اس آئین کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار سماعت کے بڑھانے، محدود کرنے یا برخاست کرنے کا اختیار دیا گیا ہے؛ اور

(ب) دفعہ 227 میں گورنر کے حوالہ کی اس علاقہ میں ماتحت عدالتوں کے لیے قواعد، نمونوں یا جدولوں کے تعلق سے یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ صدر کا حوالہ ہے۔

دو یا زیادہ ریاستوں کے لئے مشترکہ عدالت العالیہ کا قیام۔

231-(1) اس باب کی ماقبل توضیعات میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے یا دو یا زیادہ ریاستوں اور کسی یونین علاقہ کے لیے ایک مشترکہ عدالت العالیہ قائم کر سکے گی۔

(2) کسی ایسی عدالت العالیہ کے تعلق سے،___

☆ ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(ب) دفعہ 227 میں گورنر کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ماتحت عدالتوں کے لیے قواعد، نمونوں اور جدولوں کے تعلق سے اس ریاست کے گورنر کا حوالہ ہے جس میں وہ ماتحت عدالتیں واقع ہیں؛ اور

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 10 کے ذریعہ (13-04-2015 سے) فقرہ (2) کا ذیلی فقرہ (الف) حذف کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی۔آر۔ 2016 ہیں۔سی۔ 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔ترمیم کے قبل ذیلی فقرہ (الف) مندرجہ ذیل تھا۔

"(الف) دفعہ 217 میں ریاست کے گورنر کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ان سب ریاستوں کے گورنروں کا حوالہ ہے جن کی بابت عدالت العالیہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہے"

(ج) دفعات 219 اور 229 میں ریاست کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ اس ریاست کا حوالہ ہیں جس میں اس عدالت العالیہ کا صدر مرکز ہے:

بشرطیکہ اگر ایسا صدر مرکز کسی یونین علاقہ میں ہو تو دفعات 219 اور 229 میں ریاست کے گورنر، پبلک سروس کمیشن، مجلس قانون ساز اور مجتمعہ فنڈ کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ''ترتیب وار'' صدر، یونین پبلک صدر یونین پبلک سروس کمیشن، پارلیمنٹ اور بھارت کے مجتمعہ فنڈ کے حوالے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 6
ماتحت عدالتیں

ضلع ججوں کا تقرر۔

233-(1) کسی ریاست میں اس ریاست کا گورنر ایسی ریاست سے متعلق اختیار سماعت استعمال کرنے والی عدالت العالیہ کے مشورے سے ضلع جج کی حیثیت سے اشخاص کا تقرر اور تعیناتی کرے گا اور ان کو ترقی دے گا۔

(2) کوئی شخص جو پہلے ہی سے یونین یا اس ریاست کی ملازمت میں نہ ہو صرف اس صورت میں ضلع جج کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہوگا جب وہ کم سے کم سات سال تک ایڈوکیٹ یا وکیل رہا ہو اور عدالت العالیہ اس کے تقرر کی سفارش کرے۔

بعض ضلع ججوں کے تقررات اور ان کے دیئے ہوئے فیصلوں وغیرہ کا جواز۔

233الف- کسی عدالت کے کسی فیصلہ، ڈگری یا حکم کے باوجود___

(الف)(1) کسی شخص کا جو پہلے ہی سے کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں ہو یا کسی شخص کا جو کم سے کم سات سال تک ایڈوکیٹ یا وکیل رہا ہو اس ریاست کے ضلع جج کی حیثیت سے تقرر کیا جاتا، اور

(ii) کسی ایسے شخص کی ضلع جج کی حیثیت سے تعیناتی، ترقی یا تبادلہ کیا جانا،

جو آئین (بیسویں ترمیم) ایکٹ، 1966ء کی تاریخ نفاذ سے پہلے کی وقت دفعہ 233 یا دفعہ 235 کی توضیعات کی مطابقت کے سوا دیگر طور پر ہو، محض اس واقعہ کی وجہ سے کہ ایسا تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ مذکورہ توضیعات کے مطابق نہیں ہوا تھا، ناجائز یا کالعدم ہونا یا کبھی بھی ناجائز یا کالعدم ہو جانا متصور نہ ہوگا؛

(ب) کسی ایسے شخص کی جانب سے یا اس کے روبرو جس کا دفعہ 233 یا رفعہ 235 کی توضیعات کی مطابقت کے سوادیگر طور پر کسی ریاست میں ضلع جج کی حیثیت سے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ ہوا ہو، آئین (بیسویں ترمیم) ایکٹ، 1966ء کی تاریخ نفاذ سے قبل استعمال کیے ہوئے کسی اختیار سماعت یا صادر شدہ یا مرتبہ کسی فیصلہ، ڈگری، حکم سزا یا حکم یا کیے ہوئے کسی دوسرے فعل یا کی ہوئی کسی کارروائی کا محض اس واقعہ کی وجہ سے کہ ایسا تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ مذکورہ توضیعات کے مطابق نہیں ہوا تھا، ناجائز یا باطل ہونا یا کبھی بھی ناجائز یا باطل ہونا متصور نہ ہوگا۔

عدلیہ کی ملازمت میں ضلع جج کے سوادیگر اشخاص کی بھرتی۔

234-کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں ضلع ججوں کے سوادیگر اشخاص کے تقررات، اس ریاست کا گورنر، ریاستی پبلک سروس کمیشن اور ایسی ریاست کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرنے والی عدالت العالیہ سے مشورے کے بعد اس بارے میں اس کے بنائے ہوئے قواعد کے مطابق کرے گا۔

ماتحت عدالتوں پر نگرانی۔

235-ضلع عدالتوں اور ان کی ماتحت عدالتوں پر نگرانی جس میں کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت کرنے والے اور ضلع ججسے کم تر عہدہ کے اشخاص کی تعیناتی، ترقی اور رخصت کی منظوری شامل ہیں، عدالت العالیہ میں مرکوز ہوگی لیکن اس دفعہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ کسی ایسے شخص سے اس کا اپیل کا کوئی حق جو اسے اس کی شرائط ملازمت منضبط کرنے والے کسی قانون کے تحت حاصل ہو، چھین لیا گیا ہے یا عدالت العالیہ کو مجاز کیا گیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ اس کے سوا، جو ایسے قانون کے تحت مقررہ شرائط ملازمت کے مطابق ہو، دیگر طور پر برتاؤ کرے۔

تعبیر۔

236-اس باب میں___

(الف) اصطلاح ''ضلع جج،، میں کسی شہر کی عدالت دیوانی کا جج، زائد ضلع جج، شریک ضلع جج، مددگار ضلع جج، عدالت خفیفہ کا صدر جج صدر پریزیڈنسی مجسٹریٹ، زائد صدر پریزیڈنسی مجسٹریٹ، سیشن جج زائد سیشن جج اور مددگار سیشن جج شامل ہیں؛

(ب) اصطلاح ''عدلیہ کی ملازمت'' سے کوئی ایسی ملازمت مراد ہے جو بالکلیہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہو جن سے ضلع ججکے کے عہدہ اور ضلع جج کے عہدے سے کم تر اور عدلیہ کے دیگر دیوانی عہدوں کو پر کرنا مقصود ہو۔

بعض درجہ یا درجوں کے مجسٹریٹوں پر اس باب کی توضیعات کا اطلاق۔

237- گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ اس باب کی متذکرہ بالا توضیعات اور ان کے تحت بنائے ہوئے قواعد کا اطلاق اس تاریخ سے، جو وہ اس بارے میں مقرر کرے، اس ریاست کے کسی درجہ یا درجوں کے مجسٹریٹوں کے تعلق سے ان مستثنیات اور ترمیمات کے ساتھ، جن کی صراحت اطلاع نامہ میں ہو، ویسا ہی ہوگا جیسا کہ ان کا اطلاق ان اشخاص کے تعلق سے ہوتا ہے جن کا تقرر اس ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں کیا گیا ہو۔

حصہ 7 (حذف)

آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ۔

حصہ 8

یونین علاقے

یونین علاقوں کا نظم و نسق۔

239-(1) سوائے اس کے کہ پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، ہر یونین علاقہ کا نظم و نسق صدر، اس حد تک جو وہ مناسب خیال کرے، کسی ایسے ناظم الامور کے ذریعہ کرے گا جس کا تقرر وہ عہدہ کے نام کی صراحت کے ساتھ کرے گا۔

(2) حصہ 6 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، صدر کسی ریاست کے گورنر کا تقرر کسی مماثل یونین علاقہ کے ناظم الامور کی حیثیت سے کر سکے گا اور جب گورنر کا اس طرح تقرر کیا جائے تو وہ ایسے ناظم الامور کی حیثیت سے اپنے کارہائے منصبی اپنے وزیروں کی کونسل سے آزادانہ طور پر انجام دے گا۔

بعض یونین علاقوں کے لئے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی کونسل یا دونوں کا بنایا جانا۔

239 الف-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ پڈوچیری یونین علاقہ کے لیے___

(الف) اس یونین علاقہ کی بابت مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کی غرض سے ایک جماعت، خواہ اس کا انتخاب ہو یا وہ جزوی طور پر نامزد اور جزوی طور پر منتخب ہو، یا

(ب) وزیروں کی کونسل،

یا دونوں بنا سکے گی جن کی تشکیل، اختیارات اور کارہائے منصبی ہر ایک صورت میں ایسے ہوں گے جو قانون میں مصرحہ ہوں۔

(2) فقرہ (1) میں محولہ کسی قانون کا دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا باوجود اس کے کہ اس میں کوئی ایسی توضیع درج ہو جس سے اس آئین کی ترمیم ہوتی ہو یا جو اس کی ترمیم کا اثر رکھتی ہو۔

دہلی کے متعلق خصوصی توضیعات۔

239 الف الف (1) آئین (انہترویں ترمیم) ایکٹ، 1991 کی ابتدا سے یونین علاقہ دہلی کو دہلی قومی راجدھانی

علاقہ (جسے اس حصے میں اس کے بعد قومی راجدھانی علاقہ کہا گیا ہے) کہا جائے گا اور دفعہ 239 کے تحت مقرر اس کے ناظم کے عہدے کا نام لیفٹنٹ گورنر ہوگا۔

(2) (الف) قومی راجدھانی علاقہ کے لیے ایک قانون ساز اسمبلی ہوگی اور قومی راجدھانی علاقہ کے علاقائی چناؤ حلقوں سے راست انتخاب کے ذریعہ منتخب ارکان سے اس قانون ساز اسمبلی کی نشستیں پر کی جائیں گی؛

(ب) قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد درج فہرست ذاتوں کے لیے محفوظ نشستوں کی تعداد، قومی راجدھانی علاقہ کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم (جس میں ایسی تقسیم کی بنیاد شامل ہے) اور قانون ساز اسمبلی کے کام کاج سے متعلق سبھی دوسرے معاملات کا طریق کار پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے متعین ہوگا؛

☆{(ب الف) قومی رجدھانی دہلی علاقے کی قانون ساز اسمبلی میں خواتین کیلئے نشستیں محفوظ کی جائینگی۔

(ب ب) جتنا کہ ممکن ہوسکے، قومی راجدھانی دہلی علاقے کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست ذاتوں کیلئے محفوظ نشستوں میں سے ایک تہائی خواتین کیلئے محفوظ کی جائیگی۔

(ب ج) جتنا کہ ممکن ہوسکے، قومی راجدھانی دہلی علاقے کی قانون ساز اسمبلی میں براہ راست انتخاب کے ذریعے پُر کی جانے والی نشستوں کی کُل تعداد کی ایک تہائی نشستیں (بشمول درج فہرست ذاتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کیلئے محفوظ نشستوں کی تعداد) خواتین کے لئے ایسے طریقے سے محفوظ کی جائینگی جیسا کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعے تعین کرے۔''}

(ج) دفعہ 324 سے دفعہ 327 اور دفعہ 329 کی توضیعات قومی راجدھانی علاقہ، قومی راجدھانی علاقہ کی قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان کے متعلق اسی طرح لاگو ہوں گی جس طرح وہ کسی ریاست، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان کے متعلق لاگو ہوتی ہیں اور دفعہ 326 اور دفعہ 329 میں محولہ ''مناسب مجلس قانون ساز'' کے بارے میں یہ مقصود ہوگا کہ وہ پارلیمنٹ کے لیے ہے۔

(3) (الف) اس آئین کی توضیعات کے تحت قانون ساز اسمبلی کو ریاستی فہرست کے اندراج 1، اندراج 2 اور اندراج 18 سے اور اس فہرست کے اندراج، 64، اندراج 65 اور اندراج 66 سے، جہاں تک ان کا تعلق مندرجہ بالا اندراج 1، اندراج 2 اور اندراج 18 سے ہے، متعلقہ معاملات سے مختلف ریاستی فہرست میں یا متوازی فہرست میں درج کسی بھی معاملے کے متعلق جہاں تک ایسا کوئی معاملہ یونین علاقوں کو لاگو ہے، پوری قومی راجدھانی علاقہ یا اس کے کسی حصے کے لیے قانون بنانے کا اختیار ہوگا۔

☆{اس کا ادخال آئین (ایک سو چھٹویں ترمیم) ایکٹ، 2023 تاریخ 28 ستمبر، 2023 کی رُو سے کیا گیا ہے۔

(ب) ذیلی فقرہ (الف) کی کسی بات سے یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے کسی بھی معاملے کے متعلق اس آئین کے تحت قانون بنانے کے پارلیمنٹ کے اختیار میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

(ج) اگر قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ کسی معاملے کے متعلق بنائے گئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے ذریعہ اس معاملے کے متعلق بنائے گئے قانون کے، خواہ وہ قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے پہلے یا اس کے بعد میں منظور ہوئے ہوں یا کسی سابق قانون کے جو قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے مختلف ہے، کسی توضیع کے متضاد ہے تو دونوں صورتوں میں، جو بھی صورت ہو، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون یا پہلے سے چلے آرہے قانون کو ترجیح حاصل ہوگی اور قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون اس تضاد کی حد تک کالعدم ہوں گے:

بشرطیکہ اگر قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے کسی ایسے قانون کو صدر کے سامنے غور کرنے کی غرض سے محفوظ رکھا گیا اور اس پر ان کی منظوری مل گئی تو ایسا قانون قومی راجدھانی میں نافذ ہوگا:

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کو اسی معاملے میں کوئی قانون، جس میں ایسے قانون ہیں جو قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ اس طرح بنائے گئے قانون میں ترمیم، اضافہ، تبدیلی یا حذف کرتے ہوں، کسی بھی وقت بنانے میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

(4) لیفٹننٹ گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں معاونت اور مشورہ دینے کے لئے سوائے اسکے کہ جہاں اسے کسی قانون میں یا اس کے تحت اپنے اختیار تمیزی سے انجام دینا لازم ہو، ان معاملات کے متعلق جن کی بابت قانون ساز اسمبلی کو قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے، ایک وزارتی کونسل ہوگی جو قانون ساز اسمبلی کے کل ارکان کی تعداد کے زیادہ سے زیادہ دس فیصد ارکان سے مل کر بنے گی جس کا سربراہ وزیراعلیٰ ہوگا:

بشرطیکہ لیفٹننٹ گورنر اور اس کے وزیروں کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف رائے کی صورت میں لیفٹننٹ گورنر اسے صدر کو فیصلے کے لیے بھیجنے کی ہدایت کرے گا اور صدر کے ذریعہ اس پر لیے گئے فیصلے کے مطابق کام کرے گا اور ایسا فیصلہ ہونے تک لیفٹننٹ گورنر کسی ایسے معاملے میں جہاں وہ معاملہ اس کی رائے میں اتنا ضروری ہو کہ اس کی وجہ سے فوراً کارروائی کرنا ضروری ہے، وہاں اس معاملے میں ایسی کارروائی کرنے یا ایسی ہدایت دینے کے لیے جو وہ ضروری سمجھے، مجاز ہوگا۔

(5) وزیراعلیٰ کی تقرری صدر کریں گے اور دوسرے وزیروں کی تقرری وزیراعلیٰ کے مشورے پر صدر کریں گے اور وزراء صدر کی خوشنودی تک اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔

(6)وزیروں کی کونسل قانون ساز اسمبلی کو اجتماعی طور سے جواب دہ ہوگی۔

(7)(الف)پارلیمنٹ،گزشتہ فقروں کی توضیعات کو مؤثر کرنے کے لئے یا ان میں مندرج توضیعات کی تکمیل کے لیے اور ان کے ضمنی اور نتیجی سبھی معاملات کے لیے، قانون کے ذریعہ،توضیع کر سکے گی؛

(ب)(ذیلی فقرہ(الف) میں محولہ قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد کے لیے اس آئین کی ترمیم اس بات کے ہوتے ہوئے بھی نہیں سمجھا جائے گا کہ اس میں کوئی ایسی توضیع درج ہے جو اس آئین میں ترمیم کرتی ہے یا ترمیم کرنے کا اثر رکھتی ہے۔

(8) دفعہ 239 ب کی توضیعات جہاں تک ہو سکے،قومی راجدھانی علاقہ، لیفٹننٹ گورنر اور قانون ساز اسمبلی کے متعلق ویسے ہی لاگو ہوں گی جیسے وہ پڈوچیری یونین علاقہ،اس کے ناظم اور قانون ساز اسمبلی کے متعلق لاگو ہوتی ہیں اور اس دفعہ میں دفعہ 239 الف کے فقرہ(1) کے تعلق سے ہدایات کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ،جیسی کہ صورت ہو،اس دفعہ یا دفعہ 239 الف ب کے تئیں ہدایت ہے۔

آئینی مشینری کے ناکام ہوجانے کی صورت میں توضیعات۔

239 الف ب۔اگر صدر لیفٹننٹ گورنر سے رپورٹ ملنے پر یا ویسے ہی مطمئن ہو کہ ــــــ

(الف)ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے جس میں قومی راجدھانی علاقہ کی انتظامیہ دفعہ 239 الف الف یا اس دفعہ کے مطابق بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی ہے؛ یا

(ب) قومی راجدھانی علاقہ کے مناسب انتظام کے لیے ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے،

تو صدر،حکم کے ذریعہ، دفعہ 239 الف الف کی کسی توضیع یا اس دفعہ کے مطابق بنائے گئے کسی قانون کی سبھی یا ان میں سے کسی توضیع کی عمل آوری کو ایسی مدت کے لیے اور ایسی شرطوں کے تحت جو اپنے قانون میں درج کی جائیں، معطل کر سکے گا اور ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات کر سکے گا جنھیں وہ دفعہ 239 اور دفعہ 239 الف الف کی توضیعات کے مطابق قومی راجدھانی علاقہ کے انتظام کے لیے ضروری یا قرین مصلحت سمجھے۔

قانون ساز اسمبلی کے وقفہ کے دوران آرڈیننس جاری کرنے کا ناظم کا اختیار۔

239 ب (1)اس وقت کو چھوڑ کر جب پڈوچیری یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی بر سر اجلاس ہے اگر کسی وقت اس کا ناظم مطمئن ہو کہ ایسی صورت موجود ہے جس کی وجہ سے فوراً کارروائی کرنا اس کے لیے ضروری ہے تو وہ ایسا آرڈی نینس جاری کر سکے گا جو اسے ایسی صورت حال میں ضروری معلوم ہو:

بشرطیکہ ناظم (ایڈمنسٹریٹر) ایسا کوئی آرڈی نینس اس وقت تک جاری نہیں کرے گا جب تک کہ اسے صدر سے اس کی ہدایت نہ مل جائے:

مزید شرط یہ کہ جب کبھی مذکورہ قانون ساز اسمبلی تحلیل کردی جائے یا دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں محولہ قانون کے تحت کی گئی کسی کارروائی کی وجہ سے اس کی مدت کار معطل کردی جائے تو ناظم ایسی تحلیل یا تعطل مدت میں آرڈی نینس جاری نہیں کرے گا۔

(2) صدر کی ہدایات کی متابعت میں اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے کسی آرڈینینس کا کسی یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز کا ایسا ایکٹ ہونا متصور ہوگا جو دفعہ 239 الف کے فقرہ (1) میں محولہ قانون کی توضیعات کی تعمیل کے بعد باضابطہ بنایا گیا ہو لیکن ایسا ہر آرڈینینس ــــ

(الف) اس یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا جائے گا اور مجلس قانون ساز کے مکرر اجلاس سے چھ ہفتوں کے منقضی ہونے پر یا اگر اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل کوئی قرارداد اس کو نامنظور کرتے ہوئے منظور کی جائے تو ایسی قرارداد کے منظور ہوجانے پر نافذ نہ رہے گا؛ اور

(ب) ناظم اسے صدر سے اس بارے میں ہدایات حاصل کرنے کے بعد کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

(3) اگر اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈینینس میں کوئی ایسی توضیع ہو جو دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں محولہ کسی قانون کے اس بارے میں مندرجہ توضیعات کی تعمیل کے بعد یونین علاقہ کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی ایکٹ میں وضع کی جاتی تو جائز نہ ہوتی، تو وہ اس حد تک باطل ہوگا۔

بعض یونین علاقوں کے لئے صدر کا دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔

240-(1) صدر ــــ

(الف) جزائر انڈمان اور نکوبار؛

(ب) لکش دویپ؛

(ج) دادرا اور نگر حویلی؛

(د) دمن اور دیو؛

(ہ) پڑوچیری،

یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم و نسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا:

بشرطیکہ جب ایک جماعت دفعہ 239 الف کے تحت پڑوچیری یونین علاقہ کے لیے مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے بنائی جائے تو صدر اس یونین علاقہ کے لیے اس تاریخ سے جو اس مجلس قانون ساز کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ ہو، کوئی دستور العمل اس یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم ونسق کے لیے نہیں بنائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جب کبھی پڑوچیری یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز کے طور پر کام کرنے والی جماعت توڑ دی جائے یا اس جماعت کا ایسی مجلس قانون ساز کے طور پر کام کرنا دفعہ 239 الف کے فقرہ (1) میں حوالہ دیتے ہوئے کسی قانون کی بنا پر معطل رہے تو صدر ایسے ٹوٹ جانے یا تعطل کی مدت کے دوران اس یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم ونسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا۔

(2) کوئی دستور العمل جو اس طرح بنایا جائے پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایکٹ یا کسی ایسے دیگر قانون کی جس کا فی الوقت اس یونین علاقہ پر اطلاق ہوتا ہو، تنسیخ یا ترمیم کر سکے گا اور جب صدر اس طرح اعلان کرے تو اس کا وہی نفوذ و اثر ہوگا جیسا پارلیمنٹ کے کسی ایسے ایکٹ کا ہے جس کا اطلاق اس علاقہ پر ہوتا ہے۔

یونین علاقوں کے لئے عدالت ہائے عالیہ۔

241-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کسی یونین علاقہ کے لیے عدالت العالیہ قائم کر سکے گی یا کسی ایسے علاقہ میں کسی عدالت کا اس آئین کی تمام اغراض یا کسی غرض کے لیے عدالت العالیہ ہونا قرار دے سکے گی۔

(2) حصہ 6 کے باب 5 کی توضیعات کا اطلاق ایسے ردوبدل یا مستثنیات کے تابع، جن کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے، فقرہ (1) میں محولہ عدالت العالیہ کے تعلق سے ویسا ہی ہوگا جیسا کہ ان کا اطلاق دفعہ 214 میں محولہ عدالت العالیہ کے تعلق سے ہوتا ہے۔

(3) اس آئین کی توضیعات اور کسی متعلقہ مجلس قانون ساز کے اس آئین سے یا اس کے تحت اس مجلس قانون ساز کو عطا کیے ہوئے اختیارات کی رو سے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، ہر عدالت العالیہ جو آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ کے عین قبل کسی یونین علاقہ کے بارے میں اختیارات سماعت استعمال کرتی تھی، اس اختیار کا استعمال اس علاقہ کے بارے میں ایسی تاریخ نفاذ کے بعد کرتی رہے گی۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر سے پارلیمنٹ کا کسی ریاست کی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کو کسی یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ سے متعلق کرنے یا اس سے خارج کرنے کا اختیار کم نہ ہوگا۔

242- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

حصہ 9

پنچایت

تعریفات۔

243-اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو،___

(الف) ''ضلع'' سے مراد ہے کسی ریاست کا ضلع؛

(ب) ''گرام سبھا'' سے مراد ہے گاؤں سطح پر پنچایت کے علاقہ کے اندر شامل کسی گاؤں سے متعلق انتخابی فہرستوں میں رجسٹر شدہ افراد سے مل کر بنی اکائی؛

(ج) ''درمیانی سطح'' سے مراد ہے گاؤں اور ضلع سطحوں کے درمیان کی سطح جسے کسی ریاست کے گورنر نے عام اطلاع نامہ کی صراحت کے ساتھ اس حصے کے مقاصد کے لیے درمیانی سطح قرار دیا ہو؛

(د) ''پنچایت'' سے مراد ہے ایسا ادارہ (چاہے کسی نام سے اسے پکارا جائے) جسے دیہی علاقوں میں حکومت خود اختیاری کے لیے آئین کی دفعہ 243 ب کے تحت تشکیل دیا گیا ہو؛

(ہ) ''پنچایتی حلقہ'' سے مراد ہے کسی پنچایت کا علاقائی حلقہ؛

(و) ''آبادی'' سے مراد ہے وہ آبادی جو آخری مردم شماری کی بنا پر مقرر کی گئی ہو اور جس کے اعداد و شمار شائع ہو گئے ہوں؛

(ز) ''گاؤں'' سے مراد ہے گورنر کے ذریعہ اس حصے کے لیے عام اطلاع نامہ کے ذریعہ گاؤں کی شکل میں مصرحہ گاؤں اور اس میں اس طرح مصرحہ گاؤں کی جماعت بھی شامل ہے۔

گرام سبھا۔

243 الف۔گرام سبھا گاؤں کی سطح پر اختیارات کا استعمال کر سکے گی اور اس طرح کے کارہائے منصبی انجام دے سکے گی جس طرح کہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

پنچایتوں کی تشکیل۔

243 ب(1) اس حصے کی توضیعات کے مطابق ہر ریاست میں گاؤں کی سطح پر، درمیانی سطح پر اور ضلعی سطح پر پنچایتوں کی تشکیل کی جائے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، درمیانی سطح پر پنچایت کی اس ریاست میں تشکیل نہیں کی جاسکے گی جس کی آبادی بیس لاکھ کی حد سے تجاوز نہیں کرتی ہے۔

پنچایتوں کی بناوٹ۔

243 ج۔(1) اس حصے کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعہ پنچایتوں کی بناوٹ کی بابت توضیع کر سکے گی:

بشرطیکہ کسی بھی سطح پر پنچایت کے علاقائی حلقوں کی آبادی کا ایسی پنچایت میں انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی تعداد کا تناسب پوری ریاست میں حتی الامکان یکساں ہو۔

(2) کسی پنچایت کی سبھی نشستیں، پنچایتی حلقے میں علاقائی چناؤ ملتے سے بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب افراد سے بھری جائیں گی اور اس مقصد کے لیے ہر ایک پنچایت حلقے کو علاقائی چناؤ حلقوں میں ایسے طریقے سے بانٹا جائے گا کہ ہر ایک چناؤ حلقے کی آبادی کا اس کو مختص نشستوں کی تعداد سے تناسب پورے پنچایتی حلقے میں حتی الامکان یکساں ہو۔

(3) کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعہ سے،___

(الف) گاؤں کی سطح پر پنچایتوں کی میر مجلسوں کا درمیانی سطح پر پنچایتوں میں یا ایسی ریاست کی صورت میں جہاں درمیانی سطح پر پنچایتیں نہیں ہیں، ضلع سطح پر پنچایتوں میں؛

(ب) درمیانی سطح پر پنچایتوں کے میر مجلسوں کا ضلع سطح پر پنچایتوں میں؛

(ج) لوک سبھا کے ایسے ارکان اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے ارکان کا، جو ان انتخابی حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن میں گاؤں سطح سے مختلف سطح پر کوئی پنچایت حلقہ پوری طرح یا جزوی طور پر شامل ہے، ایسی پنچایت میں؛

(د) راجیہ سبھا کے ارکان کا اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے ارکان کا جہاں وہ___

(i) درمیانی سطح پر کسی پنچایت حلقے کے اندر رائے دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، درمیانی سطح پر پنچایت میں؛

(ii) ضلع سطح پر کسی پنچایت حلقہ کے اندر رائے دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، ضلع سطح پر پنچایت میں،

نمائندگی کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(4) پنچایت کے میر مجلس اور ایسے دوسرے ارکان کو، چاہے وہ پنچایت حلقہ میں علاقائی انتخابی حلقے سے بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب ہوئے ہوں یا نہیں، پنچایت کے اجلاسوں میں ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

(5) (الف) گاؤں سطح پر کسی پنچایت کے میر مجلس کا انتخاب ایسے طریقے سے، جس کی توضیع ریاست کی قانون ساز اسمبلی کرے، قانون کے ذریعہ کیا جائے گا، اور

(ب) درمیانی سطح یا ضلع سطح پر کسی پنچایت کے میر مجلس کا انتخاب، اس کے منتخب ارکان کے ذریعہ اپنے میں سے کیا جائے گا۔

نشستوں کا تحفظ۔

243د۔(1) ہر ایک پنچایت میں ___

(الف) درج فہرست ذاتوں؛ اور

(ب) درج فہرست قبائل،

کے لیے نشستیں محفوظ رہیں گی اور اس طرح محفوظ نشستوں کی تعداد کا تناسب، اس پنچایت میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی کی کل تعداد سے حتی الامکان وہی ہوگا جو اس پنچایت حلقہ میں درج فہرست ذاتوں کی اور اس پنچایت حلقہ میں درج فہرست قبائل کی آبادی کا تناسب اس علاقے کی کل آبادی سے ہے اور ایسی نشستیں کی پنچایت میں مختلف انتخابی حلقے کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت محفوظ نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست ذاتوں درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی۔

(3) ہر ایک پنچایت میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں (جن کے تحت درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی عورتوں کے لیے محفوظ نشستوں کی تعداد بھی ہے) عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی اور ایسی نشستیں کسی پنچایت میں مختلف انتخابی حلقے کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔

(4) گاؤں یا کسی اور سطح پر پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدے درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور عورتوں کے لیے ایسے طریقے سے محفوظ رہیں گے، جو ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعے توضیع کرے:

بشرطیکہ کسی ریاست میں ہر ایک سطح پر پنچایتوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے محفوظ میر مجلسوں کے عہدوں کا تعداد کا تناسب ہر ایک سطح پر اس پنچایت میں ایسے عہدوں کی کل تعداد سے حتی الامکان وہی ہوگا جو اس ریاست میں درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی آبادی کا تناسب اس ریاست کی کل آبادی سے ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ ہر ایک سطح پر پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدوں کا کل تعداد کے کم سے کم ایک تہائی عہدے عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گے۔

مزید شرط یہ بھی ہے کہ اس فقرہ کے تحت محفوظ عہدوں کی تعداد ہر ایک سطح پر مختلف پنچایتوں کو باری باری سے الاٹ کی جائے گی۔

(5) فقرہ (1) اور فقرہ (2) کے تحت نشستوں کا تحفظ اور فقرہ (4) کے تحت میر مجلسوں کے عہدوں کا تحفظ (جو عورتوں کے لیے تحفظ سے مختلف ہے) دفعہ 334 میں مصرحہ مدت کے اختتام پر موثر نہیں رہے۔

(6) اس حصے کی کوئی بات کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کو پچھڑے ہوئے شہریوں کے کسی طبقے کے حق میں کسی سطح پر کسی پنچایت میں نشستوں کے یا پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدوں کے تحفظ کے لیے کوئی توضیع کرنے سے نہیں روکے گی۔

پنچایتوں کی مدت وغیرہ۔

243ہ-(1) ہر ایک پنچایت، اگر اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہے، تو اپنے اولین اجلاس کے لیے معین تاریخ سے پانچ سال تک قائم رہے گی اس سے زیادہ نہیں۔

(2) اس وقت نافذ کسی قانون کی کسی ترمیم سے کسی سطح پر ایسی پنچایت، جو ایسی ترمیم کے ٹھیک پہلے کام کر رہی ہے، تب تک تحلیل نہیں ہوگی جب تک فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت ختم نہیں ہو جاتی۔

(3) کسی پنچایت کی تشکیل کرنے کے لیے انتخاب___

(الف) فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت کے اختتام سے پہلے؛

(ب) اس کے تحلیل کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت کے اختتام سے پہلے، پورا کیا جائے گا:

بشرطیکہ جہاں وہ باقی مدت، جس کے لیے کوئی تحلیل شدہ پنچایت بنی رہتی، چھ ماہ سے کم ہے وہاں ایسی مدت کے لیے اس پنچایت کی تشکیل کرنے کے لیے اس فقرہ کے تحت کوئی انتخاب کرانا ضروری نہیں ہوگا۔

(4) کسی پنچایت کی مدت کے اختتام سے پہلے اس پنچایت کے تحلیل ہونے پر تشکیل دی گئی کوئی پنچایت، اس مدت کے صرف باقی حصے کے لیے بنی رہے گی جس کے لیے تحلیل شدہ پنچایت فقرہ (1) کے تحت بنی رہتی، اگر وہ اس طرح تحلیل نہیں کی جاتی۔

رکنیت کے لئے نااہلیتیں۔

243و۔ کوئی شخص کسی پنچایت کا رکن چنے جانے کے لئے اور رکن ہونے کے لیے نااہل ہوگا___

(الف) اگر وہ متعلقہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے انتخاب کے مقاصد کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح نااہل قرار دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ کوئی شخص اس بنیاد پر نااہل نہیں ہوگا کہ اس کی عمر 25 برس سے کم ہے، اگر اس نے 21 برس کی عمر

حاصل کرلی ہے۔

(ب) اگر وہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح نا اہل کر دیا جاتا ہے۔

(2) اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کسی پنچایت کا کوئی رکن فقرہ (1) میں درج کسی نا اہلیت کی زد میں آ گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال ایسی اتھارٹی کو، ایسے طریقے سے، جو ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، توضیع کرے، فیصلے کے لیے سونپا جائے گا۔

پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔

243ز- آئین کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ پنچایتوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی کا مجاز کر سکے گی، جو انہیں حکومت خود اختیاری کے اداروں کے طور پر کام کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں اور ایسے قانون میں پنچایتوں کو مناسب سطح پر، ایسی شرطوں کے تحت رہتے ہوئے جو اس میں صراحت کی جائیں، مندرجہ ذیل کے متعلق اختیارات اور ذمہ داریاں متعین کرنے کے لیے توضیعات کی جاسکیں گی، یعنی:—

(الف) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے لیے منصوبے تیار کرنا؛

(ب) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کی ایسی اسکیموں کو، جو انہیں سونپی جائیں، جن میں وہ اسکیمیں بھی ہیں جو گیارہویں فہرست بند میں معاملات کے متعلق درج ہیں، عمل درآمد کرنا۔

پنچایتوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔

243ح۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ۔

(الف) ایسے ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس لگانے، وصول کرنے اور تصرف کرنے کے لیے کسی پنچایت کو ایسے ضابطہ کے مطابق اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے مجاز کر سکے گی؛

(ب) ریاستی حکومت کے ذریعہ لگائے گئے اور وصول کیے گئے ایسے ٹیکس محصول، راہداری اور فیس کسی پنچایت کو ایسے مقاصد کے لیے اور ایسی شرطوں اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے تفویض کر سکے گی؛

(ج) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں سے پنچایتوں کے لیے ایسی رقمی امداد دینے کے لیے توضیع کر سکے گی؛ اور

(د) پنچایتوں کے ذریعہ یا ان کی طرف سے بالترتیب حاصل کی ہوئی سبھی رقوم کو جمع کرنے کے لیے ایسے فنڈ کی تشکیل

کرنے اوران فنڈوں میں سے ایسی رقوم کو نکالنے کے لیے بھی توضیع کر سکے گی، جن کی قانون میں صراحت کی جائے۔

مالی صورت حال کے جائزے کے لئے مالیاتی کمیشن کی تشکیل۔

243ط- ریاست کا گورنر، آئین (تہتر ویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے آغاز سے ایک برس کے اندر جلد سے جلد اور اس کے بعد، ہر پانچ برس کے اختتام پر، مالیاتی کمیشن کی تشکیل کرے گا جو پنچایتوں کی مالی حالت کا جائزہ لے گا اور جو___

(الف) (i) ریاست کے ذریعہ اکٹھا کیے گئے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کی ایسی خالص آمدنیوں کی ریاست اور پنچایتوں کے درمیان، جو اس حصہ کے تحت ان میں تقسیم کی جائیں، تقسیم کو اور کبھی سطحوں پر پنچایتوں کے درمیان ایسی آمدنیوں کے متعلقہ حصے کی تقسیم کو؛

(ii) ایسے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کے تعین کو جو پنچایتوں کو تفویض کیا جا سکے گا یا ان کے ذریعہ متصرف کیا جا سکے گا؛

(iii) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں سے پنچایتوں کے لیے رقمی مدد کو متعین کرنے والے اصولوں کے بارے میں؛

(ب) پنچایتوں کی مالی حالت کو سدھارنے کے لیے ضروری اقدامات کے بارے میں؛

(ج) پنچایتوں کی مستحکم مالی حالت کے، مالی حالت کے مفاد میں گورنر کے ذریعہ مالیاتی کمیشن کے حوالے کیے گئے کسی دوسرے معاملے کے بارے میں، گورنر کو سفارش کرے گا۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ کمیشن کی تشکیل کا، ان اہلیتوں کا، جو کمیشن کے ارکان کے طور پر تقرری کے لیے مطلوب ہوں گی، اوراس طریقے کا جس سے ان کا انتخاب کیا جائے گا، توضیع کر سکے گی۔

(3) کمیشن اپنا طریق کار طے کرے گا اور اسے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ایسے اختیارات حاصل ہوں گے جو ریاست کی قانون ساز اسمبلی قانون کے ذریعہ اسے عطا کرے۔

(4) گورنر اس دفعہ کے تحت کمیشن کے ذریعہ کی گئی ہر سفارش کو، اس پر کی گئی کارروائی کی وضاحتی یادداشت کے ساتھ ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو رکھوائے گا۔

پنچایتوں کے حسابات کا آڈٹ۔

243ی۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، پنچایتوں کے ذریعہ حساب کتاب رکھنے اور ان کھاتوں کی جانچ کے لیے آڈیٹر مقرر کرنے کے بارے میں توضیع کر سکے گی۔

پنچایتوں کے انتخابات۔

243 ک۔(1) پنچایتوں کے لیے کیے جانے والے سبھی انتخابات کے لیے انتخابی فہرستیں تیار کرانے کا اور انتخابی عمل کی نگرانی ہدایت اور کنٹرول کا اختیار ایک ریاستی انتخابی کمیشن کو ہوگا جس میں ایک ریاستی انتخابی کمشنر ہوگا جس کی تقرری گورنر کریں گے۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے ریاستی انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت اور عہدہ کی مدت کار ایسی ہوں گی جو گورنر ضابطے کے ذریعہ طے کریں گے:

بشرطیکہ انتخابی کمشنر کو اس کے عہدے سے اس طریقے سے اور انہیں بنیادوں پر ہٹایا جائے گا، جس طریقے سے اور جن بنیادوں پر ہائی کورٹ کے جج کو ہٹایا جاتا ہے، ورنہ نہیں، اور ریاستی انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت میں اس کی تقرری کے بعد کوئی ایسی تبدیلی نہ ہوگی جو اس کے لیے غیر مفید ہو۔

(3) جب ریاستی انتخابی کمیشن ایسی درخواست کرے تب کسی ریاست کا گورنر اس انتخابی کمیشن کو اتنا اسٹاف مہیا کرائے گا جتنا فقرہ (1) کے ذریعہ ریاستی انتخابی کمیشن کو اسے سونے گئے کارہائے منصبی کی ادائیگی کے لیے ضروری ہو۔

(4) اس آئین کی توضیعات کا پابند رہتے ہوئے کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، پنچایتوں کے انتخابات سے متعلق یا اس کے تعلق سے سبھی معاملات کے بارے میں توضیع کر سکے گی۔

یونین علاقوں پر اطلاق۔

243 ل۔اس حصے کی توضیعات کا یونین علاقوں پر اطلاق ہوگا اور کسی یونین علاقے کو ان کے لاگو ہونے میں اس طرح اثر انداز ہوں گی جیسے کسی ریاست کے گورنر کے تئیں ہدایات، دفعہ 239 کے تحت مقرر یونین علاقے کے ناظم کے تئیں ہدایات ہوں اور کسی ریاست کی قانون ساز مجلس یا قانون ساز اسمبلی کے تئیں ہدایات ایسے یونین علاقے کے تعلق سے، جس میں قانون ساز اسمبلی ہے اس قانون ساز اسمبلی کے تئیں ہدایات ہوں:

بشرطیکہ صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصے کی توضیع کسی یونین علاقے یا اس کے کسی حصے کو ایسی مستثنیات اور ایسی تبدیلیوں کا پابند رہتے ہوئے نافذ ہوگی جو وہ عام اطلاع نامہ میں صراحت کرے۔

اس حصے کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔

243 م-(1) اس حصے کی کسی بات کا دفعہ 244 کے فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور اس کے فقرہ (2) میں محولہ قبائلی رقبوں پر اطلاق نہ ہوگا۔

(2)اس حصے کی کوئی بات مندرجہ ذیل پر لاگو نہیں ہوگی ___
(الف) ناگالینڈ، میگھالیہ اور میزورم ریاستیں؛
(ب) ریاست منی پور میں ایسے پہاڑی علاقے جن کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت ضلع کونسلیں موجود ہیں۔
(3)اس حصے کی ___
(الف) کوئی بات ضلع کی سطح پر پنچایتوں کے متعلق مغربی بنگال ریاست کے دارجلنگ ضلع کے ایسے پہاڑی علاقوں پر لاگو نہ ہوگی جن کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل موجود ہے؛
(ب) کسی بات کے یہ معنی نہیں لگائے جائیں گے کہ وہ قانون کے تحت تشکیل دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل کے کارہائے منصبی اور اختیارات پر اثر انداز ہو۔
(3) الف) درج فہرست ذاتوں کے لئے نشستوں کے تحفظ سے متعلق دفعہ 243 د کا کوئی امر اروناچل پردیش ریاست کو لاگو نہیں ہوگا۔
(4)اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی ___
(الف) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) میں مصرحہ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ اس حصے کی توسیع فقرہ (1) میں مندرج علاقوں کے سوا، اگر کوئی ہوں، اس ریاست پر ایسی حالت میں کر سکے گی جب اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی اس منشا کی ایک قرارداد اس ایوان میں ارکان کی کل تعداد کی اکثریت کے ذریعہ اور اس ایوان میں موجود اور ووٹ دینے والے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت کے ذریعہ منظور کر دیتی ہے؛
(ب) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس حصے کی توضیعات کی توسیع فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں پر ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے کر سکے گی جو ایسے قانون میں صراحت کی جائیں اور ایسے کسی قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

موجودہ قوانین اور پنچایتوں کا بنا رہنا۔

243ن۔ اس حصے میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی آئین (تہتر ویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے نفاذ کے ٹھیک پہلے سی ریاست میں نافذ پنچایتوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیع، جو اس حصے کی توضیعات کے متضاد ہے، جب تک قانون ساز مجلس یا دیگر حاکم مجاز کے ذریعہ اس میں ترمیم نہ کی جائے یا اسے حذف نہ کیا جائے یا جب تک ایسے نفاذ سے ایک برس ختم نہیں ہو جاتا ہے، ان میں جو بھی پہلے ہو، تب تک نافذ بنی رہے گی:

بشرطیکہ ایسے نفاذ سے ٹھیک پہلے قائم سبھی پنچایتیں، اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ یا ایسی ریاست کی حالت میں جس میں قانون ساز کونسل ہے اس ریاست کی قانون ساز مجلس کے ہر ایک ایوان کے ذریعہ منظور اس منشا کی قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہیں تو اپنی مدت کے اختتام تک بنی رہیں گی۔

انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

243س۔اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی۔

(الف) دفعہ 243 ک کے تحت بنایا گیا یا بنایا جانے کے لیے متشرح کسی ایسے قانون کا جواز جو انتخابی حلقوں کی حد بندی کو کرنے یا ایسے انتخابی حلقوں کو جگہوں کے الاٹ مینٹ سے متعلق ہے کسی عدالت میں زیر سوال نہیں لایا جائے گا؛

(ب) کسی پنچایت کے لیے کوئی انتخاب، ایسی انتخابی عرضی پر ہی زیر سوال لایا جائے گا جو ایسے حاکم کو اور ایسے طریقہ سے پیش کی گئی ہے، جو کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کیا ہوا ہو، ورنہ نہیں۔

حصہ 9 الف

میونسپلٹیاں

تعریفات۔

243ع۔اس حصے میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو۔

(الف)''کمیٹی'' سے دفعہ 243ق کے تحت تشکیل شدہ کمیٹی مراد ہے؛

(ب)''ضلع'' سے مراد ہے کسی ریاست کا ضلع؛

(ج)''میٹروپولیٹن علاقہ'' سے دس لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی والا ایسا علاقہ مراد ہے جس میں ایک یا زیادہ اضلاع شامل ہوں اور جو دو یا زیادہ میونسپلٹیوں یا پنچایتوں یا دیگر ملحقہ علاقوں سے مل کر بنتا ہے یا جس کی گورنر اس حصے کے مقاصد کے لیے، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، میٹروپولیٹن علاقہ کے طور پر صراحت کرے؛

(د) میونسپلٹی علاقہ'' سے گورنر کے ذریعہ نوٹی فائیڈ کسی میونسپلٹی کا علاقائی حلقہ مراد ہے؛

(ہ)''میونسپلٹی'' سے دفعہ 243ف کے تحت تشکیل شدہ حکومت خود اختیاری کا کوئی ادارہ مراد ہے؛

(و) پنچایت'' سے مراد ہے کوئی پنچایت جو دفعہ 243ب کے تحت تشکیل یافتہ ہو؛

(ز) ''آبادی'' سے مراد آخری مردم شماری کی بنا پر متعین آبادی ہے جس کے اعداد وشمار شائع ہو چکے ہوں۔

میونسپلٹیوں کی تشکیل۔

243ف۔(1) ہر ایک ریاست میں، اس حصے کی توضیعات کے مطابق،___

(الف) کی عبوری علاقہ کے لیے یعنی دیہی علاقہ سے شہری علاقہ میں تبدیل ہوتے ہوئے علاقے کے لیے نگر پنچایت کی، چاہے اس کا کوئی بھی نام ہو؛

(ب) کسی چھوٹے شہری علاقہ کے لیے میونسپل کونسل کی؛ اور

(ج) کسی بڑے شہری علاقے کے لیے میونسپل کارپوریشن کی، تشکیل کی جائے گی:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت کوئی میونسپلٹی ایسے شہری علاقہ یا اس کے کسی حصے میں تشکیل نہیں کی جاسکے گی جس کی صراحت گورنر، علاقہ کے سائز اور علاقہ میں کسی صنعتی ادارے کے ذریعہ دی جارہی یا دیئے جانے کے لیے تجویز شدہ میونسپلٹی کی خدمات اور ایسی دیگر باتوں کو، جو وہ ٹھیک سمجھے، دھیان میں رکھتے ہوئے، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ صنعتی بستی کے طور پر کرے۔

(2) اس دفعہ میں ''عبوری علاقہ''، ''چھوٹا شہری علاقہ'' یا ''بڑا شہری علاقہ'' سے ایسے علاقے مراد ہیں جس کی گورنر، اس حصے کے مقاصد کے لیے، اس علاقے کی آبادی، اس میں آبادی کے گھنے پن، مقامی انتظامیہ کو حاصل ہونے والی مال گزاری، غیر زراعتی سرگرمیوں میں روزگار کا فیصد، معاشی اہمیت یا ایسی دیگر باتوں کو، جو وہ ٹھیک سمجھے، دھیان میں رکھتے ہوئے، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ صراحت کرے۔

میونسپلٹیوں کی بناوٹ۔

243ص۔(1) فقرہ (2) میں جیسی توضیع کی گئی ہے اس کے سواء، کسی میونسپلٹی کی سبھی نشستیں میونسپلٹی علاقہ میں علاقائی انتخابی حلقوں سے بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب لوگوں کے ذریعہ پر کی جائیں گی اور اس مقصد کے لئے، ہر ایک میونسپلٹی علاقہ کو علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا جائے گا جو وارڈ کے نام سے جانے جائیں گے۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ___

(الف) میونسپلٹی میں___

(1) میونسپلٹی انتظامیہ کی خاص واقفیت یا تجربہ رکھنے والے لوگوں کی؛

(ii) لوک سبھا کے ایسے ارکان کی اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے ارکان کی جو ان انتخابی حلقوں کی نمائندگی

کرتے ہیں، جن میں کوئی میونسپلٹی علاقہ، پوری طرح یا جزوی طور پر شامل ہے؛

(iii) راجیہ سبھا کے ایسے ارکان اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے ایسے ارکان کی، جو میونسپلٹی علاقہ کے اندر ووٹ دینے کے لئے رجسٹر شدہ ہیں؛

(i) دفعہ 243ق کے فقرہ (5) کے تحت تشکیل یافتہ کمیٹیوں کے میر مجالس کی، نمائندگی کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی:

بشرطیکہ پیرا (i) میں محولہ اشخاص کو میونسپلٹی کے اجلاس میں ووٹ دینے کا اختیار نہیں ہوگا؛

(ب) کسی میونسپلٹی کے میر مجلس کے انتخاب کے طریقے کی توضیع کر سکے گی۔

وارڈ کمیٹی وغیرہ کی تشکیل اور بناوٹ۔

243ق۔(1) ایسی میونسپلٹی کے، جن کی مردم شماری تین لاکھ یا اس سے زیادہ ہے، علاقائی حلقوں میں وارڈ کمیٹیوں کی تشکیل کی جائے گی، جو ایک یا زیادہ وارڈوں سے مل کر بنے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ-

(الف) وارڈ کمیٹیوں کی بناوٹ اور اس کے علاقائی حلقہ کی بابت؛

(ب) اس طریقے کی بابت جس سے کسی وارڈ کمیٹی میں جگہیں پُر کی جائیں گی۔

توضیع کر سکے گی۔

(3) وارڈ، کمیٹی کے علاقائی حلقہ میں کسی وارڈ کی نمائندگی کرنے والا کسی میونسپلٹی کا رکن اس کمیٹی کا رکن ہوگا۔

(4) جہاں کوئی وارڈ کمیٹی۔

(الف) ایک وارڈ سے مل کر بنتی ہے وہاں میں میونسپلٹی میں اس وارڈ کی نمائندگی کرنے والا رکن؛ یا

(ب) دو یا زیادہ وارڈوں سے مل کر بنتی ہے وہاں میونسپلٹی میں اسے وارڈوں کی نمائندگی کرنے والے ارکان میں سے ایک رکن، جو اس وارڈ کمیٹی کے ارکان کے ذریعہ منتخب کیا جائے گا،

اس کمیٹی کا میر مجلس ہوگا۔

(5) اس دفعہ کی کسی بات سے یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ وہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو وارڈ کمیٹیوں کے علاوہ کمیٹیوں کی تشکیل کرنے کے لئے کوئی توضیع کرنے سے روکتی ہے۔

نشستوں کا تحفظ۔

243ر۔ ہر ایک میونسپلٹی میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لئے نشستیں محفوظ رہیں گی اور اس طرح

محفوظ نشستوں کی تعداد کا تناسب اس میونسپلٹی میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد سے تقریباً وہی ہوگا جو اس میونسپلٹی علاقہ میں درج فہرست ذاتوں کی اور اس میونسپلٹی علاقہ میں درج فہرست قبائل کی تعداد کا تناسب اس علاقے کی کل آبادی سے ہے اور ایسی نشستیں کسی میونسپلٹی کے مختلف انتخابی حلقوں کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت محفوظ نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں، درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لئے، جیسی کہ صورت ہو، محفوظ رہیں گی۔

(3) ہر ایک میونسپلٹی میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ پر کی جانے والی نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں (جن کے تحت درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لئے محفوظ نشستوں کی تعداد بھی ہے) عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی اور ایسی نشستیں کسی میونسپلٹی کے مختلف انتخابی حلقوں کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔

(4) میونسپلٹی میں میر جس کی نشستیں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور عورتوں کے لئے ایسے طریقے سے محفوظ رہیں گی، جو ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیع کرے۔

(5) فقرہ (1) اور فقرہ (2) کے تحت نشستوں کا تحفظ اور فقرہ (4) کے تحت میر مجلس کے عہدوں کا تحفظ (جو عورتوں کے لئے تحفظ سے مختلف ہے) دفعہ 334 میں مصرحہ مدت کے اختتام پر موثر نہیں رہے گا۔

(6) اس حصے کی کوئی بات کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کو پسماندہ شہریوں کے کسی طبقے کے حق میں کسی میونسپلٹی میں نشستوں کے یا میونسپلٹیوں میں میر مجلس کے عہدوں کے تحفظ کے لئے کوئی توضیع کرنے سے نہیں روکے گی۔

میونسپلٹیوں کی مدت وغیرہ۔

243 ش۔(1) ہر میونسپلٹی، اگر اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہے تو اپنے پہلے اجلاس کے لئے مقررہ تاریخ سے پانچ برس تک برقرار رہے گی اس سے زیادہ نہیں:

بشرطیکہ کسی میونسپلٹی کو تحلیل کرنے سے پہلے اسے بات سنے جانے کا مناسب موقع دیا جائے گا۔

(2) اس وقت نافذ کسی قانون کی کسی ترمیم سے کسی سطح پر ایسی میونسپلٹی کو، جو ایسی ترمیم کے ٹھیک پہلے کام کر رہی ہے، تب تک تحلیل نہیں کیا جائے گا جب تک فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت ختم نہیں ہو جاتی۔

(3) کسی میونسپلٹی کی تشکیل کرنے کے لئے انتخاب___

(الف) فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت کے اختتام سے پہلے؛

(ب) اس کے تحلیل کیے جانے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اختتام سے پہلے، پورا کیا جائے گا:

بشرطیکہ جہاں وہ باقی مدت، جس کے لیے تحلیل شدہ میونسپلٹی بنی رہتی، چھ مہینے سے کم ہے وہاں ایسی مدت کے لئے اس میونسپلٹی کی تشکیل کرنے کے لئے اس فقرہ کے تحت کوئی انتخاب کرانا ضروری نہیں ہوگا۔

(4) کسی میونسپلٹی کی مدت کے اختتام سے پہلے اس میونسپلٹی کی تحلیل پر تشکیل کی گئی کوئی میونسپلٹی، اس مدت کے صرف باقی حصے کے لئے بنی رہے گی جس کے لئے تحلیل شدہ میونسپلٹی فقرہ (1) کے تحت برقرار رہتی، اگر وہ اس طرح تحلیل نہیں کی جاتی۔

رکنیت کے لئے نا اہلیتیں۔

243ت (1) کوئی شخص کسی میونسپلٹی کا رکن چنے جانے کے لیے اور رکن ہونے کے لئے نا اہل ہوگا۔

(الف) اگر وہ اس متعلقہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے انتخاب کے مقاصد کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح سے نا اہل قرار دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ کوئی شخص اس بنیاد پر نا اہل نہیں ہوگا کہ اس کی عمر پچیس برس سے کم ہے، اگر اس نے اکیس برس کی عمر حاصل کر لی ہے؛

(ب) اگر وہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح نا اہل کر دیا جاتا ہے۔

(2) اگر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی میونسپلٹی کا کوئی رکن فقرہ (1) میں مذکورہ کسی نا اہلیت کی زد میں آ گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال ایسی اتھارٹی کو، اور ایسے طریقے سے، جو ریاست کی قانون ساز مجلس قانون کے ذریعہ، توضیع کرے، فیصلے کے لیے سونپا جائے گا۔

میونسپلٹیوں وغیرہ کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔

243ث۔ اس آئین کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ___

(الف) میونسپلٹیوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی عطا کر سکے گی جو انہیں حکومت خود اختیاری کے ادارہ کی حیثیت سے کام کرنے کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہوں اور ایسے قانون میں میونسپلٹیوں کو، ایسی شرطوں کے تحت رہتے ہوئے، جو اس میں صراحت کی جائیں، مندرجہ ذیل کے متعلق اختیارات اور ذمہ داریوں کو تفویض کرنے کے لئے توضیعات کی جاسکیں گی، یعنی:___

(i) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے لئے منصوبے تیار کرنا؛

(ii) ایسے کاموں پر عمل کرنا اور ایسی اسکیموں کو، جو انہیں سونپی جائیں، جن کے ضمن میں وہ اسکیمیں بھی ہیں جو بارہویں فہرست بند میں درج موضوعات سے متعلق ہیں، عمل میں لانا؛

(ب) کمیٹیوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی عطا کر سکے گی جو انہیں خود کو تفویض ذمہ داریوں کو، جن میں وہ ذمہ داریاں بھی شامل ہیں جو بارہوئیں فہرست بند میں درج موضوعات سے متعلق ہیں، عمل میں لانے کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہوں۔

میونسپلٹیوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔

243خ۔ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ___

(الف) ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس لگانے، وصول کرنے اور تصرف کرنے کے لئے کسی میونسپلٹی کو ایسے ضابطوں کے مطابق اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے مجاز کر سکے گی؛

(ب) ریاستی حکومت کے ذریعہ لگائے اور وصول کیے ہوئے ایسے ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس کسی میونسپلٹی کو ایسے مقاصد کے لئے اور ایسی شرطوں اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے تفویض کر سکے گی؛

(ج) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں سے میونسپلٹیوں کے لئے ایسی رقمی امداد دینے کے لئے توضیع کر سکے گی؛ اور

(د) میونسپلٹیوں کے ذریعہ یا ان کی طرف سے بالترتیب حاصل کی گئی سبھی رقوم کو جمع کرنے کے لئے ایسے فنڈ کی تشکیل کرنے اور ان فنڈوں میں سے ایسی رقوم کو نکالنے کے لئے بھی توضیع کر سکے گی، جن کی قانون میں صراحت کی جائیں۔

مالیاتی کمیشن۔

243ذ۔(1) دفعہ 243ط کے تحت تشکیل شدہ مالیاتی کمیشن میونسپلٹیوں کی مالی حالت کا بھی جائزہ لیگا اور۔

(الف) (i) ریاست کے ذریعہ اکٹھا کئے گئے ایسے ٹیکسوں محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کی خالص آمدنیوں کی ریاست اور میونسپلٹیوں کے درمیان، جو اس حصے کے تحت ان میں تقسیم کی جائیں، تقسیم کو اور سبھی سطحوں پر میونسپلٹیوں کے درمیان ایسی آمدنیوں کے متعلقہ حصوں کی تقسیم کو؛

(i) ایسے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کے تعین کو، جو میونسپلٹیوں کو تفویض کی جاسکیں گی یا ان کے ذریعہ متصرف کی جاسکیں گی؛

(ii) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں میونسپلٹیوں کے لئے رقمی مدد کو متعین کرنے والے اصولوں کے بارے میں؛

(ب) میونسپلٹیوں کی مالی حالت کو سدھارنے کے لئے ضروری اقدامات کے بارے میں ؛
(ج) میونسپلٹیوں کے مستحکم مالیات کے مفاد میں گورنر کے ذریعہ مالیاتی کمیشن کے حوالے کئے گئے کسی دوسرے معاملے کے بارے میں، گورنر کو سفارش کرے گا۔
(2) گورنر اس دفعہ کے تحت کمیشن کے ذریعہ کی گئی ہر ایک سفارش کو، اس پر کی گئی کارروائی کی وضاحتی یادداشت سمیت، ریاست کی قانون ساز مجلس کے سامنے رکھوائیگا۔

میونسپلٹیوں کے حسابات کا آڈٹ۔

243ض۔کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ میونسپلٹیوں کے ذریعہ حسابات رکھے جانے اور ایسے حسابات کے آڈٹ کرنے کے بارے میں توضیع کر سکے گی۔

میونسپلٹیوں کے لئے انتخابات۔

243ض الف۔(1) میونسپلٹیوں کے لئے کرائے جانے والے سبھی انتخابات کے لئے فہرست رائے دہندگان تیار کرانے کا اور میونسپلٹیوں کے سبھی انتخابی عمل کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول دفعہ 243 ک میں مندرج ریاسی انتخابی کمیشن میں ہوگا۔
(2) اس آئین کی توضیعات کا پابند رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، میونسپلٹوں کے انتخابات سے متعلق یا اس بارے میں سبھی موضوعات کے متعلق توضیع کر سکے گی۔

یونین علاقوں پر اطلاق۔

243ض ب۔ان حصوں کی توضیعات، یونین علاقوں پر لاگو ہونگی اور کسی یونین علاقوں کو ان کے لاگو ہونے میں اس طرح مؤثر ہونگی جیسے کسی ریاست کے گورنر کے تئیں ہدایات دفعہ 239 کے تحت مقرر یونین علاقہ کے ناظم کے لیے ہدایات ہوں اور کسی ریاست کی قانون ساز مجلس یا قانون ساز اسمبلی کے لیے ہدایات، کسی ایسے یونین علاقہ کے تعلق سے، جس میں قانون ساز اسمبلی ہے، اس قانون ساز اسمبلی کے لیے ہدایات ہوں:
بشرطیکہ صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصہ کی توضیعات کسی یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ کو ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کا پابند رہتے ہوئے لاگو ہوں گی جو وہ عام اطلاع نامہ میں صراحت کریں۔

اس حصہ کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔

243ض ج۔(1) اس حصہ کی کوئی بات دفعہ 244 کے فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور اس کے فقرہ (2)

میں محولہ قبائلی رقبوں کو لاگو نہیں ہوگی۔

(2) اس حصے کی کسی بات کا یہ مطلب نہیں لگایا جائے گا کہ وہ مغربی بنگال ریاست کے دارجلنگ ضلع کے پہاڑی علاقوں کے لئے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت تشکیل دیے ہوئے دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل کے کارہائے منصبی اور اختیارات پر اثر ڈالتی ہے۔

(3) اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ، اس حصے کی توضیعات کی توسیع فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں پر، ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع رہتے ہوئے، کر سکے گی جو ایسے قانون میں صراحت کی جائیں اور اپنے کسی قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد کے لئے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

ضلع منصوبہ بندی کے لئے کمیٹی۔

243ض د(1) ہر ایک ریاست میں ضلع سطح پر، ضلع میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے ذریعہ تیار کئے گئے منصوبوں کو مستحکم کرنے اور پورے ضلع کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے، ایک ضلع منصوبہ کمیٹی تشکیل کی جائے گی۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، مندرجہ ذیل کی بابت توضیع کر سکے گی، یعنی:___

(الف) ضلع منصوبہ کمیٹیوں کی بناوٹ؛

(ب) وہ طریق کار جن سے ایسی کمیٹیوں میں نشستیں پُر کی جائیں گی:

بشرطیکہ ایسی کمیٹی کے ارکان کی کل تعداد کے کم سے کم چار بٹا پانچ ارکان، ضلع سطح پر پنچایت کے اور ضلع میں میونسپلٹیوں کے منتخب ارکان کے ذریعہ، اپنے میں سے، ضلع میں دیہی علاقوں کی اور شہری علاقوں کی آبادی کے تناسب کے مطابق منتخب کئے جائیں گے؛

(ج) ضلع منصوبہ سے متعلق ایسے کارہائے منصبی جو ایسی کمیٹی کو تفویض کئے جائیں؛

(د) وہ طریق کار جس سے ایسی کمیٹیوں کے میر مجلس چنے جائیں گے۔

(3) ہر ایک ضلع منصوبہ کمیٹی، ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرنے میں___

(الف) مندرجہ ذیل کا خیال رکھے گی، یعنی:___

(i) پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے درمیان مشترک مفاد کے معاملات، جن کے تحت مکانی منصوبہ، پانی اور دوسرے طبیعاتی اور قدرتی وسائل میں حصہ داری، بنیادی ڈھانچہ کی مسلمہ ترقی اور ماحول کا تحفظ شامل ہے؛

(ii) دستیاب مالیاتی یا دیگر وسائل کی مقدار اور قسم؛

(ب) ایسے اداروں اور تنظیموں سے رابطہ کرے گی جن کی گورنر، حکم کے ذریعہ، صراحت کرے۔

(4) ہر ایک ضلع منصوبہ کمیٹی کا میر مجلس، وہ ترقیاتی منصوبہ، جس کی ایسی کمیٹی کے ذریعہ سفارش کی جاتی ہے، ریاستی حکومت کو بھیجے گا۔

میٹرو پولیٹین منصوبہ بندی کے لئے کمیٹی۔

243 ض ہ۔ (1) ہر ایک میٹرو پولیٹن علاقہ میں، پورے میٹرو پولیٹن علاقے کے لئے ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرنے کے لئے، ایک میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، مندرجہ ذیل کی بابت توضیع کر سکے گی، یعنی:۔

(الف) میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹیوں کی بناوٹ؛

(ب) وہ طریق کار جن سے ایسی کمیٹیوں میں نشستیں پر کی جائیںگی:

بشرطیکہ ایسی کمیٹی کے کم سے کم دو تہائی ارکان میٹرو پولیٹن علاقہ میں میونسپلٹیوں کے منتخب ارکان اور پنچایتوں کے میر مجلس کے ذریعہ، اپنے میں سے، اس علاقہ میں میونسپلٹیوں کی اور پنچایتوں کی آبادی کے تناسب کے مطابق منتخب کئے جائیں گے؛

(ج) ایسی کمیٹیوں میں حکومت بھارت کی اور ریاستی حکومت کی اور ایسی تنظیموں اور اداروں کی نمائندگی جو ایسی کمیٹیوں کو مختص کارہائے منصبی کو عمل میں لانے کے لئے ضروری سمجھی جائے؛

(د) میٹرو پولیٹن علاقہ کے لئے منصوبہ اور رابطہ سے متعلق ایسے کارہائے منصبی جو ایسی کمیٹیوں کو مختص کئے جائیں؛

(ہ) وہ طریق کار جس سے ایسی کمیٹیوں کے میر مجلس چنے جائیں گے۔

(3) ہر ایک میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹی، ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے میں___

(الف) مندرجہ ذیل کا خیال رکھے گی۔ یعنی:___

(i) میٹرو پولیٹن علاقہ میں میونسپلٹیوں اور پنچایتوں کے ذریعہ تیار کئے گئے منصوبے؛

(ii) میونسپلٹیوں اور پنچایتوں کے درمیان مشترک مفاد کے معاملات جن کے تحت اس علاقے کا مربوط مکانی منصوبہ، پانی اور دیگر طبیعاتی اور قدرتی وسائل میں حصہ داری، بنیادی ڈھانچہ کی مسلمہ ترقی اور ماحول کا تحفظ شامل ہے؛

(iii) حکومت بھارت اور ریاستی حکومت کے ذریعہ طے شدہ تمام ترجیحات اور مقاصد؛

(iv) ایسے سرمایہ کی مقدار اور نوعیت جس کے حکومت بھارت اور ریاستی حکومت کی ایجنسیوں کے ذریعہ میٹرو پولیٹن

علاقہ میں لگائے جانے کا امکان ہے اور دیگر دستیاب مالیاتی یا دیگر وسائل؛
(ب) ایسے اداروں اور تنظیموں سے صلاح کرے گی جن کی گورنر حکم کے ذریعہ، صراحت کرے۔
(4) ہر ایک میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹی کا میر مجلس، وہ ترقیاتی منصوبہ، جس کی ایسی کمیٹی کے ذریعہ سفارش کی جاتی ہے، ریاستی حکومت کو بھیجے گا۔

موجودہ قوانین اور میونسپلٹیوں کا بنا رہنا۔

243ض و۔ اس حصہ میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی آئین (چوہترویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے نفاذ سے ٹھیک پہلے کسی ریاست میں نافذ میونسپلٹیوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیع جو اس حصہ کی توضیعات کے متضاد ہے، جب تک قانون ساز مجلس کے ذریعہ یا دیگر حاکم مجاز کے ذریعہ اس میں ترمیم نہ کی جائے یا اسے حذف نہیں کر دیا جاتا ہے یا جب تک ایسے نفاذ سے ایک سال ختم نہیں ہو جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے ہو، تب تک نافذ بنی رہے گی:

بشرطیکہ ایسے نفاذ کے ٹھیک پہلے موجود سبھی میونسپلٹیاں اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ یا ایسی ریاست کی حالت میں، جس میں قانون ساز کونسل ہے، اس ریاست کی قانون ساز مجلس کے ہر ایک ایوان کے ذریعہ منظور اس منشاء کی قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہیں، تو اپنی مدت کے اختتام تک بنی رہینگی۔

انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

243ض ز۔ اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی،—
(الف) دفعہ ض الف کے تحت بنائے گئے یا بنائے جانے کے لیے متشرح کسی ایسے قانون کا جواز انتخابی حلقوں کی حدود مقرر کرنے یا اسے انتخابی حلقوں کو جگہوں کی تقسیم سے متعلق ہے، کسی عدالت میں زیر سوال نہیں لایا جائے گا۔
(ب) کسی میونسپلٹی کے لیے کوئی انتخاب ایسی انتخابی عرضی پر ہی زیر سوال لایا جائے گا جو ایسے حاکم کو اور ایسے طریقے سے پیش کی گئی ہے جو کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعے بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کیا ہوا ہو، ورنہ نہیں۔

حصہ 9ب
امداد باہمی انجمنیں

تعریفات۔

243ض ح-اس حصے میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو،__

(الف)''مجاز شخص'' سے دفعہ 243ض ف میں اس طرح محولہ شخص مراد ہے؛

(ب)''بورڈ'' سے کسی بھی نام سے موسوم ایسا ڈائریکٹروں کا بورڈ یا کسی انجمن امداد باہمی کی مجلس انتظامی مراد ہے، جسے انجمن کا کام کاج چلانے کی ہدایت اور کنٹرول سونپا گیا ہو؛

(ج)''انجمن امداد باہمی'' سے کسی ریاست میں فی الوقت نافذ العمل امداد باہمی انجمنوں سے متعلق کسی قانون کے تحت رجسٹر شدہ یا رجسٹر شدہ سمجھی گئی کوئی انجمن مراد ہے؛

(د)" کثیر ریاستی انجمن امداد باہمی'' سے فی الوقت نافذ العمل امداد باہمی کے متعلق کسی قانون کے تحت رجسٹر شدہ یا رجسٹر شدہ سمجھی گئی ایسی انجمن مراد ہے جس کے مقاصد ایک ہی ریاست تک محدود نہ ہوں؛

(ہ)''عہدہ دار'' سے کسی انجمن امداد باہمی کا صدر، نائب صدر، چیرپرسن، نائب چیرپرسن، سکریٹری یا خزانچی مراد ہے اور اس میں کسی انجمن امداد باہمی کے بورڈ کے ذریعہ منتخب کئے جانے والا کوئی دیگر شخص شامل ہے؛

(و)"رجسٹرار" سے کثیر ریاستی امداد باہمی انجمنوں کی بابت مرکزی حکومت کے ذریعہ مقرر کیا گیا مرکزی رجسٹرار اور امداد باہمی انجمنوں کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے گئے قانون کے تحت ریاستی حکومت کے ذریعہ مقرر کیا گیا انجمن امداد باہمی کا رجسٹرار مراد ہے؛

(ز)''ریاستی ایکٹ'' سے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنایا گیا کوئی قانون مراد ہے؛

(ح)"ریاستی سطحی انجمن امداد باہمی'' سے ایسی انجمن امداد باہمی مراد ہے جس کی کارروائیوں کی وسعت کل ریاست تک ہو اور اس کی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون میں اس طرح تعریف کی گئی ہو۔

انجمن امداد باہمی کا سند یافتہ جماعت ہونا۔

243ض ط-اس حصے کی توضیعات کے تابع، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، رضا کارانہ ترتیب، جمہوری رکن ۔کنٹرول، رکن ۔اقتصادی حصہ داری اور خود مختار فعل کاری کے اصولوں کی بنیاد پر امداد باہمی انجمنوں کے سند یافتہ جماعت ہونے، ضابطہ بندی اور خاتمے کی بابت توضیع کر سکے گی۔

بورڈ کے اراکین اور اس کے عہدے داروں کی تعداد اور میعاد۔

243ض ی (1) بورڈ، ڈائریکٹروں کی ایسی تعداد سے مل کر بنے گا جس کی توضیع ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ کرے:

بشرطیکہ کسی انجمن امداد باہمی کے ڈائریکٹروں کی تعداد اکیس سے تجاوز نہ کرے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ارکان کے حیثیت سے افراد پر مشتمل ہر ایک انجمن امداد باہمی کے بورڈ میں ایک نشست درج فہرست ذات یا درج فہرست قبائل کے لئے اور دو نشست خواتین کے لئے محفوظ رکھنے کے لئے توضیع کرے گی اگر اشخاص کے ایسے درجے یا زمرے کے ارکان ہوں۔

(2) بورڈ کے منتخبہ ارکان اور اس کے عہدہ داروں کی میعاد عہدہ انتخاب کی تاریخ سے پانچ سال ہوگی اور عہدہ داروں کی میعاد بورڈ کی میعاد کے ساتھ ختم ہوگی:

بشرطیکہ اگر بورڈ کی میعاد عہدہ اس کی اصلی میعاد کے نصف سے کم ہے، تو بورڈ نامزدگی کے ذریعہ اتفاقی خالی جگہوں کو انہیں ارکان کے درجے میں سے، جن کی بابت وہ پیدا ہوئی ہوں، پر کر سکے گا۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ایسے اشخاص کو بورڈ کے ارکان کے طور پر شریک کرنے کے لئے توضیع کرے گی جن کے پاس بینکنگ، انتظام، مالیات کے میدان میں یا انجمن امداد باہمی کے ذریعہ کی جانے والی کارروائی یا اس کے مقاصد سے متعلق دیگر میدان میں مہارت ہو:

بشرطیکہ ایسے شریک ارکان کی تعداد فقرہ (1) کے پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ اکیس ڈائریکٹروں کے علاوہ دو سے متجاوز نہیں کرے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسے شریک ارکان کو ایسے رکن کی حیثیت سے انجمن امداد باہمی کے کسی انتخاب میں ووٹ دینے کا حق نہیں ہوگا کہ وہ بورڈ کے عہدہ دار منتخب ہونے کے اہل نہیں ہوں گے: شرط یہ بھی ہے کہ انجمن امداد باہمی کے ڈائریکٹر کے طور پر کام کرنے والے بھی بورڈ کے رکن ہونگے اور ایسے ارکان فقرہ (1) کے پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ ڈائریکٹروں کے شمار کی غرض کے لئے علاحدہ ہوں گے۔

بورڈ کے ارکان کا انتخاب۔

243ض ک (1) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود بورڈ کا انتخاب، بورڈ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے منعقد کیا جائے گا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بورڈ کے نئے منتخبہ

ارکان ختم ہونے والے بورڈ کے ارکان کا عہدہ ختم ہونے کے فوراً بعد عہدہ سنبھال لیں۔

(2) انجمن امداد باہمی کے سبھی انتخابات کی انتخابی فہرستوں کی تیاری اوران کے انعقاد کا اہتمام، ہدایت اورنگرانی ایسی اتھارٹی یا جماعت میں مرکوز ہوگی جیسا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیع کرے:

بشرطیکہ ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ایسے انتخابات کے انعقاد کے لئے ضابطہ اور رہنما اصولوں کی توضیع کرسکے گی۔

بورڈ کی منسوخی اور معطلی اور عبوری انتظام۔

243ض ل- فی الوقت نافذ العمل کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود کوئی بھی بورڈ منسوخ نہیں کیا جائے گا یا ایسی مدت کے لئے معطل نہیں رکھا جائے گا جو چھ ماہ سے زائد ہو:

بشرطیکہ بورڈ کو منسوخ کیا جاسکتا ہے یا معطل رکھا جاسکتا ہے۔

اگر___

(i) وہ متواتر کوتاہی کرے؛ یا

(ii) وہ اپنے فرائض انجام دینے میں لاپرواہی برتے؛ یا

(iii) بورڈ انجمن امداد باہمی یا اس کے ارکان کے مفاد کے تئیں کسی مضرت رساں فعل کا مرتکب ہوا ہو؛ یا

(iv) بورڈ کی تشکیل یا کار منصبی سال خوردہ ہوگئے ہوں؛ یا

(v) ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ توضیع شدہ اتھارٹی یا جماعت ریاستی ایکٹ کی توضیعات کے مطابق دفعہ 243ض ک کے فقرہ (2) کے تحت انتخاب منعقد کرنے میں ناکام ہوگئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسی کسی انجمن امداد باہمی کا بورڈ منسوخ نہیں کیا جائے گا یا معطل نہیں رکھا جائے گا جہاں کوئی سرکاری حصہ داری نہ ہو یا حکومت کے ذریعہ قرضہ یا مالی معاونت نہ کی گئی ہو:

شرط یہ بھی ہے کہ اگر انجمن امداد باہمی بینکنگ کاروبار چلارہی ہو تو بینکنگ ضابطہ بندی ایکٹ، 1949 کی توضیعات کا بھی اطلاق ہوگا:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ بینکنگ کاروبار چلانے والی کثیر ریاستی انجمن امداد باہمی سے مختلف انجمن امداد باہمی کی صورت میں، اس فقرے کی توضیع ایسے موثر ہوگی جیسے کہ ''چھ ماہ'' الفاظ کی جگہ پر ''ایک سال'' الفاظ رکھے گئے ہوں۔

(2) بورڈ کی منسوخی کی صورت میں ایسی انجمن امداد باہمی کے کام کاج کا انتظام چلانے کے لئے تقرر کیا گیا ناظم فقرہ (1)

میں مصرحہ وقت کے اندر انتخابات کرانے کی کاروائی کرے گا اور انتظام نتیجہ بورڈ کو سونپ دے گا۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ناظم کی شرائط ملازمت کے لئے توضیعات کر سکے گی۔

امداد باہمی انجمنوں کے حسابات کا آڈٹ۔

234ض م۔(۱) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں کے ذریعہ حسابات مرتب رکھے جانے اور ہر مالی سال میں کم سے کم ایک بار ایسے حسابات کا آڈٹ کرائے جانے کی بابت توضیع کر سکے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز قانون، کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں کے حسابات کا آڈٹ کرنے کے اہل آڈیٹروں اور آڈٹ فرموں کے لئے کم از کم اہلیتیں اور تجربہ مقرر کر سکے گی۔

(3) ہر ایک انجمن امداد باہمی، اپنی مجلس عاملہ کے ذریعہ مقررہ فقرہ (2) میں مصرحہ آڈیٹر یا آڈٹ فرم سے آڈٹ کروائے گی:

بشرطیکہ ایسے آڈیٹروں یا اڈٹ فرموں کی تقرری ریاستی حکومت یا اس بابت ریاستی حکومت کے ذریعہ مجاز کسی اتھارٹی سے منظور شدہ پینل میں سے کی جائے گی۔

(4) ہر ایک انجمن امداد باہمی کے حسابات کا آڈٹ اس مالیاتی سال کے اختتام سے چھ ماہ کے اندر کیا جائے گا جس سے ایسے حسابات کا تعلق ہے۔

(5) کسی چوٹی کی انجمن امداد باہمی کی، جیسا کہ ریاستی ایکٹ میں تعریف کی جائے، حسابات کی رپورٹ، ایسے طریقے میں ریاست کی مجلس قانون ساز کے روبرو رکھی جائے گی جیسا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

مجلس عامہ کا اجلاس بلایا جانا۔

243ض ن۔ ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیع کر سکے گی کہ ہر ایک انجمن امداد باہمی کی مجلس عامہ کا سالانہ اجلاس، کاروبار کے لین دین کے لئے مالیاتی سال ختم ہونے کے چھ ماہ کے اندر بلایا جائے گا جیسا کہ ایسے قانون میں توضیع کی جائے۔

رکن کا اطلاع حاصل کرنے کا حق۔

243ض س۔ (1) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ امداد باہمی کے ہر رکن کی انجمن امداد باہمی کی بہیوں اطلاع اور حسابات تک، جو ایسے رکن کے ساتھ کاروبار کے باقاعدہ لین دین میں ہوں، رسائی کے لئے توضیع کر سکے

گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کی رو سے، ارکان کے ذریعہ اجلاس میں حاضر رہنے کی کم از کم ضرورت اور خدمات کے کم از کم درجہ کا استعمال کرنے، جیسا کہ ایسے قانون میں توضیع کی جائے، کی توضیع کرنے کے لئے انجمن امداد باہمی کے انتظام میں ارکان کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے توضیع کر سکے گی۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ ارکان کے لئے امداد باہمی تعلیم اور تربیت کے لئے توضیع کر سکے گی۔

گوشوارے۔

243ض ع۔ ہر ایک انجمن امداد باہمی، ہر مالیاتی سال کے اختتام پر چھ ماہ کے اندر مندرجہ ذیل امور کو شامل کرتے ہوئے ریاستی حکومت کے ذریعہ نامزد اتھارٹی کے روبرو گوشوارے داخل کرے گی، یعنی:۔

(الف) اس کی کارکردگیوں کی سالانہ رپورٹ؛

(ب) اس کی آڈٹ شدہ فرد حسابات؛

(ج) فاضل سامان کے نپٹارے، جیسا کہ انجمن امداد باہمی کی مجلس عامہ کے ذریعہ منظور کیا جائے، کے لئے منصوبہ؛

(د) انجمن امداد باہمی کے ذیلی قوانین میں ترمیمات، اگر کوئی ہوں، کی فہرست؛

(ہ) مجلس عامہ کے انعقاد کی تاریخ اور واجب ہونے پر انتخاب منعقد کئے جانے سے متعلق اعلان نامہ؛ اور

(و) ریاستی ایکٹ کی کسی توضیع کی مطابقت میں رجسٹرار کو درکار کوئی دیگر اطلاع۔

جرائم اور تاوان۔

243ض ف۔ (1) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں سے متعلق جرائم اور ایسے جرائم کے لئے تاوان کی بابت توضیعات کر سکے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ فقرہ (1) کے تحت بنائے گئے قانون میں مندرجہ ذیل ترک فعل یا فعل کے ارتکاب کو جرائم کے طور پر شامل کیا جائے گا، یعنی:۔

(الف) کوئی انجمن امداد باہمی یا اس کا کوئی رکن یا افسر جان بوجھ کر جھوٹا گوشوارہ یا جھوٹی اطلاع داخل کرے، یا کوئی شخص ریاستی ایکٹ کی توضیعات کے تحت اس تئیں مجاز کسی شخص کے ذریعہ اس سے درکار کوئی اطلاع جان بوجھ کر داخل نہ کرے؛

(ب) کوئی شخص جان بوجھ کر یا بغیر کسی مناسب عذر کے کسی سمن، طلبی یا ریاستی ایکٹ کی توضیعات کے تحت جاری کسی قانونی تحریری حکم کی نافرمانی کرتا ہو؛

(ج) کوئی آجر، بغیر کسی مکتفی وجوہ کے، اپنے ملازم سے کی گئی کٹوتی کی رقم، کٹوتی کئے جانے کی تاریخ سے چودہ دنوں کے اندر انجمن امداد باہمی کو ادا کرنے میں ناکام رہے؛

(د) کوئی افسر یا نگراں جو جان بوجھ کر کسی انجمن امداد باہمی کی بہیوں، حسابات، دستاویزوں، ریکارڈ، زر نقد، ضمانت اور دیگر جائیداد کی، جس کا وہ ایک افسر یا نگراں ہے، نگرانی کسی مجاز شخص کو سونپنے میں ناکام رہے؛ اور

(ہ) جو کوئی بورڈ کے ارکان یا عہدہ داروں کے انتخاب کے قبل، دوران یا مابعد بد اعمالی کا کوئی راستہ اختیار کرے۔

کثیر ریاستی امداد باہمی انجمنوں کو اطلاق۔

243 ض ص- اس حصے کی توضیعات کا اطلاق اس ردوبدل کے تابع کثیر ریاستی امداد باہمی انجمنوں کو ہوگا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز''، ''ریاستی ایکٹ'' یا ''ریاستی حکومت کے کسی حوالے کی تعبیر بالترتیب ''پارلیمنٹ''، ''مرکزی ایکٹ'' یا مرکزی حکومت'' کے طور پر کی جائے گی۔

یونین علاقوں کو اطلاق۔

243 ض ق- اس حصے کی توضیعات کا اطلاق یونین علاقوں پر ہوگا اور قانون ساز اسمبلی کے بغیر یونین علاقوں پر اطلاق کی صورت میں، ریاست کی مجلس قانون ساز کا حوالہ دفعہ 239 کے تحت مقررہ اس کے ناظم کا حوالہ اور قانون ساز اسمبلی والے یونین علاقے کی صورت میں اس قانون ساز اسمبلی کا حوالہ ہوگا:

بشرطیکہ صدر، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعہ، یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصے کی توضیعات کا اطلاق کسی یونین علاقے پر یا اس کے کسی ایسے حصے پر نہیں ہوگا جیسا کہ اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے۔

موجودہ قوانین کا جاری رہنا۔

243 ض ر۔ اس حصے میں کسی امر کے باوجود، آئین (ستانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2011 کے نفاذ سے عین قبل کسی ریاست میں نافذ امداد باہمی انجمنوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیع، جو اس حصے کی توضیعات کے متناقض ہو، جب تک کہ مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر مجاز اتھارٹی کے ذریعہ اس کی ترمیم یا تنسیخ نہ کی جائے یا ایسے نفاذ کو ایک سال نہ گزر جائے، ان میں جو بھی کم ہو، نفاذ میں ہونا جاری رہے گی۔

حصہ 10

درج فہرست اور قبائلی رقبے

درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں کا نظم ونسق۔

244-(1) پانچویں فہرست بند کی توضیعات کا اطلاق آسام میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے سوا کسی ریاست میں درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم ونسق اور ان کی نگرانی پر ہوگا۔

(2) چھٹے فہرست بند کی توضیعات کا اطلاق آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں میں قبائلی رقبوں کے نظم ونسق پر ہوگا۔

آسام میں بعض قبائلی رقبوں پر مشتمل ایک خود اختیاری ریاست کا قیام اور اس کے واسطے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی کونسل یا دونوں کا بنانا۔

244الف-(1) اس آئین کے کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، ریاست آسام کے اندر چھٹے فہرست بند کے پیرا20 کے آخر میں دیئے ہوئے جدول کے حصہ-1- میں صراحت کیسے ہوئے سب قبائلی رقبوں یا ان میں سے کسی رقبہ (پر کلی یا جزوی طور پر) مشتمل ایک خود اختیاری ریاست بنا سکے گی اور اس غرض سے اس کے لیے۔

(الف) ایک جماعت، خواہ اس کا انتخاب ہو یا جزوی طور پر نامزد اور جزوی طور پر منتخب ہو، اس خود اختیاری ریاست کے لیے مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے؛ یا

(ب) ایک وزیروں کی کونسل،

یا دونوں بنا سکے کی جن کی تشکیل، اختیارات اور کارہائے منصبی ہر ایک صورت میں ایسے ہوں گے جو قانون میں مصرحہ ہوں۔

(2) کوئی ایسا قانون جس کا فقرہ (1) میں حوالہ ہے، خاص طور سے___

(الف) ریاستی فہرست یا متوازی فہرست میں مندرجہ ان امور کی صراحت کر سکے گا جن کے بارے میں اس خود اختیاری ریاست کی مجلس قانون ساز کو، خواہ ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کو اس سے خارج کر کے یا دیگر طور پر، اس پوری ریاست یا اس کے کسی جز کے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل ہوگا؛

(ب) ان امور کا تعین کر سکے گا جن پر اس خود اختیاری ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہوگی؛

(ج) توضیع کر سکے گا کہ ریاست آسام کے وصول کیے ہوئے کسی ٹیکس کو اس خود اختیاری ریاست کو اس حد تک تفویض کیا جائے جس حد تک اس آمدنی کا اس خود اختیاری ریاست کی آمدنی ہونا سمجھا جائے؛

(د) توضیع کر سکے گا کہ اس آئین کی کسی دفعہ میں ریاست کے کسی حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں اس خود اختیاری ریاست کا حوالہ شامل ہے؛ اور

(ہ) ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیعات کر سکے گا جو ضروری متصور ہوں۔

(3) متذکرہ بالا کسی قانون کی کوئی ترمیم جس حد تک ایسی ترمیم کا تعلق فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) یا ذیلی فقرہ (ب) میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر سے ہو، موثر نہ ہوگی تاوقتیکہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں سے کم سے کم دو تہائی ارکان جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، اس ترمیم کو منظور نہ کریں۔

(4) کسی ایسے قانون کا جس کا اس دفعہ میں حوالہ ہے، دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہوگا باوجود اس کے کہ اس میں کوئی ایسی توضیع ہو جس سے اس آئین کی ترمیم ہوتی ہو یا جو ترمیم کا اثر رکھتی ہو۔

حصہ 11

یونین اور ریاستوں کے مابین

تعلقات

باب-1-قانون سازی کے تعلقات

قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم

پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کی وسعت۔

245-(1) اس آئین کی توضیعات کے تابع، پارلیمنٹ بھارت کے پورے علاقے یا اس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنا سکے گی اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز اس ریاست کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنا سکے گی۔

(2) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کا اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ ہوگا کہ اس کا نفاذ بیرون علاقہ ہوگا۔

پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کا موضوع۔

246-(1) فقرات (2) اور (3) میں کسی امر کے باوجود صرف پارلیمنٹ کو ہی ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مندرج ہیں (جس کا اس آئین میں ''یونین فہرست'' کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(2) فقرہ (3) میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو اور فقرہ (1) کے تابع کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو بھی ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتوس فہرست بند کی فہرست 3 میں مندرج ہیں (جس کا اس آئین میں ''متوازی فہرست" کے طور پر حوالہ گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(3) فقرات (1) اور (2) کے تابع صرف کسی ریاست کی مجلس قانون ساز ہی کو ایسی ریاست یا اس کے کسی حصہ کے لیے ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 2 میں مندرج ہیں (جس کا اس آئین میں ''ریاستی فہرست'' کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(4) پارلیمنٹ کو بھارت کے علاقہ کے کسی ایسے حصہ کے لیے جو کسی ریاست میں شامل نہ ہو کسی امر کے بارے میں قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے باوجود اس کے کہ جو ایسا امر ہو جو ریاستی فہرست میں مندرج ہو۔

مال اور خدمات ٹیکس کی بابت خصوصی توضیع۔

246 الف۔(1) دفعات 246 اور 254 میں درج کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو، اور فقرہ (2) کے تابع ہر ایک ریاست کی مجلس قانون ساز کو، یونین کے ذریعہ یا اس ریاست کے ذریعہ عائد مال اور خدمات ٹیکس کی بابت قانون بنانے کا اختیار ہے۔

(2) جہاں مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی بین ریاست تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں ہوتی ہے، وہاں پارلیمنٹ کو مال اور یہ خدمات ٹیکس کی بابت قوانین بنانے کا بالکلیہ اختیار حاصل ہے۔

تشریح۔اس دفعہ کی توضیعات ،دفعہ 279 الف کے فقرہ (5) میں مصرحہ مال اور خدمات ٹیکس کی بابت مال اور خدمات نہیں کونسل کے ذریعہ سفارش کی گئی تاریخ سے مؤثر ہوں گی۔

بعض زائد عدالتوں کے قیام کی بابت توضیع کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔

247-اس باب میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، یونین فہرست میں مندرجہ امور کی بابت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین یا موجودہ قوانین کو بہتر طور پر نافذ کرنے کے لیے زائد عدالتیں قائم کرنے کے لیے قانون کے ذریعہ توضیع کر سکے گی۔

قانون سازی کے بقیہ اختیارات۔

248-(1) دفعہ 246 الف کے تابع پارلیمنٹ کو کسی امر کے بارے میں جو متوازی فہرست یا ریاستی فہرست میں مندرج نہیں ہیں کسی قانون کے بنانے کا کلی اختیار حاصل ہے۔

(2) ایسے اختیار میں کسی ٹیکس کو، جس کا ذکر ان فہرستوں میں سے کسی فہرست میں نہیں ہے، عائد کرنے والے کسی قانون کو بنانے کا اختیار شامل ہوگا۔

پارلیمنٹ کو ریاستی فہرست کے کسی امر کی بابت قومی مفاد میں قانون سازی کا اختیار۔

249-(1) اس باب کی توضیعات میں متذکرہ بالا کسی امر کے باوجود، اگر راجیہ سبھا نے قرارداد کے ذریعہ جس کی تائید ان ارکان میں سے کم سے کم دو تہائی ارکان نے کی ہو جو موجود ہوں اور ووٹ دیں قرار دیا ہو کہ قوم کے مفاد میں ضروری یا قرین مصلحت ہے کہ دفعہ 246 الف کے تحت توضیع شدہ مال اور خدمات ٹیکس یا ریاستی فہرست میں مندرجہ کسی امر کے متعلق جس کی صراحت قرارداد میں کی جائے، پارلیمنٹ کو قوانین بنانے چاہیے تو پارلیمنٹ کے لیے جائز ہوگا کہ اس قرارداد کے نافذ رہنے تک اس امر کے متعلق بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قوانین

بنائے۔

(2) فقرہ (1) کے تحت منظورہ کوئی قرارداد اتنی مدت تک جو ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور جس کی اس میں صراحت کی جائے، نافذ رہے گی:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی کوئی قرارداد ایسی کسی قرارداد کے نفاذ کی برقراری کو منظور کرتے ہوئے فقرہ (1) میں توضیع کیے گیے طریقہ پر منظور کی جائے تو ایسی قرارداد اس تاریخ سے مزید ایک سال تک نافذ رہے گی جس پر وہ اس فقرہ کے تحت دیگر طور پر نافذ نہ رہتی۔

(3) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ بنانے کی مجاز نہ ہوتی اگر فقرہ (1) کے تحت قرارداد منظور نہ کی جاتی، اس قرارداد کے نفاذ کے موقفف ہوجانے کے بعد چھ مہینے منقضی ہونے پر جواز نہ ہونے کی حد تک موثر نہ رہے گا سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے سے پہلے کیے گیے ہوں یا جن کا کیا جانا ترک کر دیا گیا ہو۔

ریاستی فہرست میں درج کسی امر کی بابت پارلیمنٹ کو قانون سازی کا اختیار اگر ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو۔

250-(1) اس باب میں کسی امر کے باوجود، اس وقت جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل رہے، پارلیمنٹ کو بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے بارے میں دفعہ 246 الف کے تحت توضیع شدہ مال اور خدمات ٹیکس یا ریاستی فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر سے متعلق قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہوگا۔

(2) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ بنانے کی مجاز نہ ہوتی اگر ہنگامی حالت کا اعلان نامہ اجرا نہ ہوتا اس ہنگامی حالت کے اعلان نامہ کے نفاذ کے موقوف ہوجانے کے بعد چھ مہینے منقضی ہونے پر جواز نہ ہونے کی حد تک موثر نہ رہے گا سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کے پہلے کیے گیے ہوں یا جن کا کیا جانا ترک کر دیا گیا ہو۔

دفعات 249 اور 250 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاستی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔

251- دفعہ 249 اور 250 میں کسی امر سے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایسا قانون بنانے کا اختیار محدود نہ ہوگا جس کے بنانے کا اختیار اسے اس آئین کے تحت حاصل ہے لیکن اگر کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایسے قانون کی، جس کو مذکورہ دفعات میں سے کسی دفعہ کے

تحت بنانے کا اختیار پارلیمنٹ کو حاصل ہے، کسی توضیع کے نقیض ہو تو پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون حاوی رہے گا خواہ وہ ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کے پہلے یا بعد منظور کیا گیا ہو اور ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون تناقض کی حد تک نافذ نہ رہے گا لیکن صرف اسی مدت تک جب تک پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون نافذ العمل رہے۔

دفعات 252، 254 پارلیمنٹ کا دو یا زیادہ ریاستوں کے لئے رضامندی سے قوانین بنانے کا اختیار اور کسی دیگر ریاست کا ایسے قوانین کو اختیار کر لینا۔

252-(1) اگر دو یا زیادہ ریاستوں کی مجالس قانون ساز کو یہ مناسب معلوم ہو کہ ان امور میں سے کسی امر کی نسبت جس کے بارے میں پارلیمنٹ کو دفعات 249 اور 250 میں توضیع کے گئے طریقہ کے سوائے قوانین بنانے کا اختیار حاصل نہیں ہے، پارلیمنٹ ایسی ریاستوں میں قانون کے ذریعہ ضابطہ بندی کرے اور اگر اس منشا کی قراردادیں ان ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے سب ایوانوں سے منظور ہو جائیں تو پارلیمنٹ کے لیے جائز ہوگا کہ وہ اس امر کی ضابطہ بندی کی غرض سے ایک ایکٹ منظور کرے اور اس طرح منظور کیے ہوئے کسی ایکٹ کا اطلاق ایسی ریاستوں پر نیز کسی دوسری ریاست پر ہوگا جو بعد میں اس کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کی یا جہاں دو ایوان ہوں ہر دو ایوان کی اس بارے میں منظورہ قرارداد کے ذریعہ اختیار کرے۔

(2) پارلیمنٹ کے اس طرح منظورہ کسی ایکٹ کی ترمیم یا تنسیخ پارلیمنٹ کے ایسے ایکٹ سے ہو سکے گی جو اس طرح منظور یا اختیار کیا جائے لیکن کسی ایسی ریاست کے متعلق جس پر اس کا اطلاق ہوتا ہو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ سے اس کی ترمیم یا تنسیخ نہ ہوگی۔

بین الاقوامی اقرارناموں کو روبہ عمل لانے کے لئے قانون سازی۔

253-اس باب کی ماقبل توضیعات میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو کسی دوسرے ملک یا ملکوں کے ساتھ عہد نامہ، اقرارنامہ یا عہد و پیان یا کسی بین الاقوامی کانفرنس، انجمن یا دوسری جماعت میں کیے ہوئے تصفیہ کی تعمیل کرنے کے لیے بھارت کے کل علاقہ یا اس کے کیا حصہ کے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔

254-(1) اگر ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی

ایسے قانون کی جس کے بنانے کی پارلیمنٹ مجاز ہے یا متوازی فہرست میں تعین کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق کسی موجودہ قانون کی توضیع کے نقیض ہو تو فقرہ (2) کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون چاہے وہ ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے پہلے یا بعد میں منظور ہوا ہو یا، جیسی کہ صورت ہو، موجودہ قانون حاوی رہے گا اور ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون تناقض کی حد تک باطل ہوگا۔

(2) جب متوازی فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون میں کوئی ایسی توضیع ہو جو اس امر کی بابت اس سے پیشتر پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون یا کسی موجودہ قانون کی کسی توضیع کے نقیض ہو تو ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا اس طرح بنایا ہوا قانون اگر وہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھا گیا ہو اور اس نے اس کی منظوری دے دی ہو تو اس ریاست میں حاوی رہے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کو کسی بھی وقت اس امر کے متعلق کسی ایسے قانون کے وضع کرنے میں جس میں ایسا قانون شامل ہے جس سے ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس طرح بنائے ہوئے قانون میں اضافہ، ترمیم، تبدیلی یا اس کی تنسیخ ہوتی ہے، مانع نہ ہوگا۔

سفارشات اور ماقبل منظوریوں کے تعلق سے ضرورتوں کا صرف طریق کار کے امور سمجھا جانا۔

255- پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایکٹ یا کسی ایسے ایکٹ میں کوئی توضیع صرف اس وجہ سے باطل نہ ہوگی کہ اس کے لیے کوئی سفارش یا ماقبل منظوری، جو اس آئین کی رو سے درکار تھی نہیں دی گئی تھی، اگر اس ایکٹ کی منظوری۔(الف) جہاں گورنر کی سفارش درکار تھی، گورنر یا صدر نے دی تھی؛

(ب) جہاں راج پرمکھ کی سفارش درکار تھی، راج پرمکھ دی تھی؛

(ج) جہاں صدر کی سفارش یا ماقبل منظوری درکار تھی، صدر نے دی تھی۔

باب 2

تعلقات نظم ونسق

عام

ریاستوں اور یونین کا وجوب۔

256۔[1] ہر ریاست کے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طرح کیا جائے گا کہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون اور ایسے موجودہ قوانین کی جن کا اطلاق اس ریاست میں ہوتا ہو تعمیل ہونے کا یقین ہو جائے اور یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت ریاست کو ایسی ہدایتیں دینے تک ہوگی جو بھارت کی حکومت کو اس غرض سے ضروری معلوم ہوں۔

بعض صورتوں میں ریاستوں پر یونین کا اختیار۔

257-(1) ہر ریاست کے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طرح کیا جائے گا کہ اس سے یونین کے عاملانہ اختیار کے استعمال میں رکاوٹ نہ ہو یا اس کو مضرت نہ پہنچے اور یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت ریاست کو ایسی ہدایتیں دینے تک ہوگی جو بھارت کی حکومت کو اس غرض سے ضروری معلوم ہوں۔

(2) یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت کسی ریاست کو ان رسل اور رسائل کے ذرائع کی تعمیر اور نگہداشت کے بارے میں ہدایتیں دینے تک ہوگی جن کا ہدایت میں قومی یا فوجی اہمیت کا ہونا قرار دیا جائے:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کے یہ معنی نہ لیے جائیں گے کہ اس سے شاہراہوں یا آبی راہوں کو قومی شاہر یا قومی آبی راہیں قرار دینے کے پارلیمنٹ کے اختیار پر یا اس طرح قرار دی ہوئی شاہراہوں یا آبی راہوں کے بارے میں یونین کے اختیار پر یا بحری، بری اور فضائی فوج کے کام سے متعلق اس کے کار ہائے منصبی کے جز کے طور پر رسل ورسائل کے ذرائع کی تعمیر یا نگہداشت کے اختیار پر پابندی ہے۔

(3) یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت کسی ریاست کو ان تدابیر کے بارے میں ہدایت دینے پر بھی ہوگی جو اس ریاست کے اندر ریلوں کی حفاظت کے لیے اختیار کی جانی ہوں۔

---

[1] ریاست جموں وکشمیر پر اطلاق کی صورت میں دفعہ 256 کا نشان تبدیل کر کے اس کو اس دفعہ کا فقرہ (1) کر دیا جائے اور، حسب ذیل اضافہ کیا جائے، یعنی:۔

(2) ریاست جموں وکشمیر اپنے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طور سے کرے گی کہ یونین کو آئین کے تحت اس ریاست کے متعلق اپنے فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کے انجام دینے میں سہولت ہو اور خاص طور سے مذکورہ ریاست، اگر یونین کا مطالبہ ہو تو، یونین کی جانب سے اور اس کے خرچ پر جائیداد حاصل یا طلب کرے گی اور اگر جائیداد اس ریاست کی ملکیت ہو تو اس کو ان شرائط پر جن پر قرارداد ہو جائے، یونین کو منتقل کر دے گی اور ایسا اقرار نامہ نہ ہونے کی صورت میں ان شرائط پر کی صورت میں ان شرائط پر منتقل کر دے گی جن کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

(4) جب کسی ایسی ہدایت کی تعمیل کرنے میں جو کسی ریاست کو فقرہ (2) کے تحت کسی رسل ورسائل کے ذرائع کی تعمیر یا نگہداشت کی نسبت یا فقرہ (3) کے تحت ان تدابیر کی نسبت دی گئی ہو جو کسی ریلوے کی حفاظت کے لیے اختیار کی جانی ہوں اس سے زیادہ صرف ہوا ہو، جو ریاست کے معمولی فرائض کی انجام دہی میں ہوا ہوتا، اگر ایسی ہدایت نہ دی گئی ہوتی تو بھارت کی حکومت اس ریاست کو اس ریاست کے اس طرح کیے ہوئے زائد صرفے کی بابت ایسی رقم جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نہ ہونے کی صورت میں اتنی رقم دے گی جس کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

257 الف۔ آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 33 کے ذریعہ (20.6.1979) سے حذف۔

بعض حالات میں ریاستوں کو اختیار وغیرہ عطا کرنے کا یونین کا اختیار۔

258-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود صدر، کسی ریاست کی حکومت کی رضامندی سے اس حکومت یا اس کے عہدہ داروں کو کسی ایسے امر کے تعلق سے، جس تک یونین کے اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی مشروط یا غیر مشروط طور پر سپرد کر سکے گا۔

(2) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کا اطلاق کسی ریاست میں ہوتا ہو، باوجود اس کے کہ وہ ایسے امر کے متعلق ہو، جس کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار نہ ہو، اس ریاست یا اس کے عہدہ داروں اور حکام کو اختیار عطا کر سکے گا اور ان پر فرائض عائد کر سکے گا یا اختیار عطا کرنے کا اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کر سکے گا۔

(3) جب اس دفعہ کی رو سے کسی ریاست یا اس کے عہدہ داروں یا حکام کو اختیارات اور فرائض عطا کیے گیے ہوں یا ان پر عائد کیے گیے ہوں تو بھارت کی حکومت ریاست کو نظم ونسق کے زائد صرفے کی نسبت، جو ریاست کو ان اختیارات کے استعمال یا فرائض کے انجام دینے میں کرنے پڑے ہوں، ایسی رقم ادا کرے گی جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نہ ہونے کی صورت میں ایسی رقم ادا کرے گی جس کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

یونین کو کارہائے منصبی سپرد کرنے کا ریاستوں کا اختیار۔

258 الف- اس آئین میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کا گورنر بھارت کی حکومت کی رضامندی سے اس حکومت یا اس کے عہدہ داروں کو کسی ایسے امر کے تعلق سے جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی مشروط یا غیر مشروط طور پر سپرد کر سکے گا۔

259- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

بھارت کے باہر کے علاقوں کے تعلق سے یونین کا اختیار سماعت۔

260- بھارت کی حکومت کسی ایسے علاقہ کی حکومت سے جو بھارت کے علاقہ کا حصہ نہ ہو، اقرار نامہ کے ذریعہ کوئی عاملانہ، قانون سازی سے متعلقہ یا عدالتی کارہائے منصبی، جو اس علاقہ کی حکومت میں مرکوز ہوں، اپنے ذمہ لے سکے گی لیکن ایسا ہر ایک اقرار نامہ ملک غیر میں اختیار کے استعمال سے متعلق کسی نافذ الوقت قانون کے تابع اور اس سے محکوم ہو گا۔

سرکاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیاں۔

261- بھارت کے پورے علاقہ میں یونین اور ہر ریاست کے سرکاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیوں کی صحت پر کامل اعتماد کیا جائے گا اور اس کو وقعت دی جائے گی۔

(2) وہ طریقہ جس کے بموجب اور وہ شرائط جن کے تحت فقرہ (1) میں مذکورہ افعال، ریکارڈ اور کارروائیاں ثابت کی جائیں گی اور ان کے اثر کا تعین کیا جائے گا، ایسی ہونگی جن کی پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی رو سے توضیع کی گئی ہو۔

(3) بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں دیوانی عدالتوں کے دیئے ہوئے یا صادر کیے ہوئے حتمی فیصلے یا احکام اس علاقہ کے اندر کسی جگہ قانون کے بموجب قابل تعمیل ہوں گے۔

پانی کے متعلق تنازعات

بین ریاستی دریاؤں یا دریائی وادیوں کے پانی سے متعلق تنازعہ کا تصفیہ۔

262-(1) پارلیمنٹ کسی بین ریاستی دریا یا دریائی وادی کے یا اس کے اندر پانی کے استعمال، تقسیم یا اس پر اختیار سے متعلق کسی تنازع یا شکایت کا تصفیہ کرنے کے لیے بذریعہ قانون توضیع کر سکے گی۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، بذریعہ قانون، توضیع کر سکے گی کہ نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کوئی دیگر عدالت کسی ایسے تنازع یا شکایت کے بارے میں اختیار سماعت استعمال کرے گی جس کا حوالہ فقرہ (1) میں ہے۔

ریاستوں کے مابین رابطہ

بین ریاستی کونسل کے بارے میں توضیعات۔

263- اگر کسی وقت صدر کو معلوم ہو کہ ایک ایسی کونسل کے قیام سے جس پر___

(الف) ان تنازعات کی تحقیقات کرنے اوران کے بارے میں صلاح دینے کا، جو ریاستوں کے مابین پیدا ہوئے ہوں؛

(ب) ان موضوعات کی تفتیش اوران پر بحث کرنے کا، جن میں چند یا تمام ریاستوں یا یونین اورایک یا زیادہ ریاستوں کا مشترکہ مفاد؛ یا

(ج) کسی ایسے موضوع پر سفارشات کرنے اور خاص طور سے اس موضوع کے متعلق حکمت عملی اور کارروائی میں بہتر باہم ربط کے لیے سفارشات کرنے کا،

فرض عائد کرنے سے مفادات عامہ پورے ہوں گے، تو صدر کے لیے جائز ہوگا کہ بذریعہ حکم، ایسی کونسل قائم کرے اور ان فرائض کی نوعیت کا جواس کوانجام دینے ہوں اوراس کی تنظیم کا اور طریق کار کا تعین کرے۔

حصہ 12

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب-1- مالیات

عام

تعبیر۔

264- اس حصہ میں ''مالیاتی کمیشن'' سے ایسا مالیاتی کمیشن مراد ہے جس کو دفعہ 280 کے تحت تشکیل دیا گیا ہو۔

قانونی اختیار کے بغیر ٹیکس نہ لگائے جائیں گے۔

265- قانونی اختیار کے بغیر نہ تو کوئی ٹیکس لگایا جائے گا اور نہ وصول کیا جائے گا۔

بھارت اور ریاستوں کے مجتمعہ فنڈ اور سرکاری کھاتے۔

266-(1) دفعہ 267 کی توضیعات اور اس باب کی ان توضیعات کے تابع جو بعض ٹیکس اور محصولات کی کل خالص آمدنی یا اس کے جز کو ریاستوں کے تفویض کرنے سے متعلق ہوں، جملہ آمدنی سے، جو بھارت کی حکومت کو وصول ہوں، جملہ قرضوں سے جو اس حکومت نے سرکاری ہنڈیاں اجرا کر کے اٹھائے ہوں، قرضوں یا ذرائع و وسائل پیشگیوں اور ان جملہ رقوم سے، جو اس حکومت کو قرضوں کی بازادائی سے ملی ہوں، ایک مجتمعہ فنڈ قائم ہوگا جس کا نام ''بھارت کا مجتمعہ فنڈ'' ہوگا اور جملہ آمدنی سے جو کسی ریاستی حکومت کو وصول ہو، جملہ قرضوں سے جو اس حکومت نے سرکاری ہنڈیاں اجرا کر کے اٹھائے ہوں، قرضوں یا ذرایا و وسائل پیشگیوں اور ان جملہ رقوم سے جو اس حقومت کو قرضوں کی بازادائی سے ملی ہوں، ایک مجتمعہ فنڈ قائم ہوگا جس کا نام ''ریاست کا مجتمعہ فنڈ'' ہوگا۔

(2) بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کو ان کی جانب سے وصول شدہ جملہ دیگر سرکاری رقوم، جیسی کہ صورت ہو، بھارت کے سرکاری کھاتہ یا ریاست کے سرکاری کھاتہ میں جمع کی جائیں گی۔

(3) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف نہ ہوگا سوائے اس کے کہ وہ قانون کے بموجب اور ان اغراض کے لیے ہوں اور اس طریقہ سے ہوں جن کی اس آئین میں توضیع ہے۔

اتفاقی مصارف فنڈ۔

267-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، دوامی پیشگی رقم کی نوعیت کا ایک اتفاقی مصارف فنڈ ''بھارت کا اتفاقی مصارف فنڈ'' کے نام سے قائم کر سکے گی جس میں وقتاً فوقتاً ایسی رقوم ادا کی جائیں گی جن کا ایسے قانون کے ذریعہ تعین کیا جائے اور مذکورہ فنڈ صدر کے اختیار میں دے دیا جائے گا تاکہ وہ دفعہ 115 یا دفعہ 116 کے تحت پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ ایسے خرچ کا مجاز کیے جانے تک ایسے فنڈ میں سے اس غیر متوقع خرچ کی پابجائی کی اغراض کے لیے رقوم پیشگی دے سکے۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، دوامی پیشگی رقم کی نوعیت کا ایک اتفاقی مصارف فنڈ ''ریاستی اتفاقی مصارف فنڈ'' کے نام سے قائم کر سکے گی جس میں وقتاً فوقتاً ایسی رقوم ادا کی جائیں گی جن کا ایسے قانون کے ذریعے تعین کیا جائے اور مذکورہ فنڈ گورنر کے اختیار میں دے دیا جائے گا تاکہ وہ دفعہ 205 یا دفعہ 206 کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز کے قانون کے ذریعے ایسے خرچ کا مجاز کئے جانے تک ایسے فنڈ میں سے اس غیر متوقع خرچ کی پابجائی کی اغراض کے لیے رقوم پیشگی دے سکے۔

یونین اور ریاستوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم

محصولات جن کو یونین نے عائد لیکن ریاستوں نے وصول اور صرف کیا ہو۔

268-(1) ایسے رسوم اسٹامپ، جن کا ذکر یونین فہرست میں ہے، بھارت کی حکومت عائد کرے گی لیکن ان کو___

(الف) اس صورت میں، جہاں ایسے محصولات کسی یونین علاقہ کے اندر عائد کیے جا سکتے ہیں، بھارت کی حکومت وصول کرے گی؛ اور

(ب) دیگر صورتوں میں، ان کو ایسی ریاستیں وصول کریں گی جن کے اندر فرداً فرداً ایسے محصولات وصول کیے جا سکتے ہیں۔

(2) کسی مالیاتی سال میں ایسے محصول کی آمدنی جو کسی ریاست کے اندر لگایا جا سکتا ہے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جز نہیں ہوگی بلکہ اس ریاست کو تفویض کر دی جائے گی۔

وہ ٹیکس جن کو یونین عائد اور وصول کرے گی لیکن ان کو ریاستوں کو تفویض کیا جائے گا۔

269(1) مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس اور مال ترسیل کرنے پر ٹیکس ماسوائے اس کے جیسا کہ دفعہ 269الف میں توضیع کی گئی ہے، بھارت کی حکومت کے ذریعہ عائد اور وصول کیے جائیں گے لیکن فقرہ (2) میں وضع کیے گئے طریقے سے یکم

اپریل، 1996 کو یا اس کے بعد ریاستوں کو تفویض کر دیے جائیں گے یا تفویض کیے گئے سمجھے جائیں گے۔
تشریح۔اس فقرہ کی اغراض کے لیے___
(الف) اصطلاح ''مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس'' سے اخبارات کے سوا دوسرے مال کی بکری یا خرید پر میں جب ایسی بکری یا خرید بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران واقع ہو، مراد ہے،
(ب) اصطلاح ''مال ترسیل کرنے پر ٹیکس'' سے مال ترسیل کرنے پر ٹیکس (چاہے ترسیل اسے کرنے والے شخص کو یا کسی دیگر شخص کو کی گئی ہو) جہاں ایسی ترسیل بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران ہو، مراد ہے۔
(2) کسی مالیاتی سال میں ایسے ٹیکس کی خالص آمدنی سوائے ایسی آمدنی کے جو یونین علاقوں سے ہونے والی آمدنی کہی جا سکتی ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جز نہ ہوگی بلکہ ان ریاستوں کو تفویض کر دی جائے گی جن کے اندر وہ محصول یا ٹیکس اس سال میں عائد ہو سکتا ہو اور ان ریاستوں میں تقسیم کے ایسے اصولوں کے مطابق تقسیم کر دی جائے گی جو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، مرتب کر سکے گی۔
(3) پارلیمنٹ اس امر کا تعین کرنے کی غرض سے کہ مال کی بکری یا خرید یا ترسیل بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران کب واقع ہوتی ہے، قانون کے ذریعہ، اصول مرتب کر سکے گی۔

بین ریاستی تجارت اور بیوپار کے سلسلے میں مال اور خدمات ٹیکس عائد کرنا اور وصول کرنا۔

269الف-(1) بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں فراہمی پر مال اور خدمات ٹیکس بھارت کی حکومت کے ذریعہ عائد اور وصول کیے جائیں گے اور ایسے ٹیکس کو یونین اور ریاستوں کے درمیان ایسے طریقے سے تقسیم کیا جائے گا جس کی توضیع قانون کی رو سے مال اور خدمات ٹیکس کونسل کی سفارشوں پر پارلیمنٹ کے ذریعہ کی جائے۔
تشریح۔اس فقرہ کی اغراض کے لیے بھارت کے علاقے میں درآمد کے سلسلے میں مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں مال کی یا خدمات کی یا دونوں فراہمی سمجھی جائے گی۔
(2) فقرہ (1) کے تحت کسی ریاست کو تقسیم کی گئی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہیں ہوگی۔
(3) جہاں فقرہ (1) کے تحت عائد ٹیکس کی شکل میں وصول کی گئی کسی رقم کو دفعہ 246الف کے تحت کسی ریاست کے ذریعہ عائد ٹیکس کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا گیا ہو، وہاں ایسی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہیں ہوگی۔
(4) جہاں دفعہ 246الف کے تحت کسی ریاست کے ذریعہ عائد ٹیکس کی شکل میں وصول کی گئی کسی رقم کو فقرہ (1) کے تحت عائد ٹیکس کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا گیا ہو، وہاں ایسی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہیں ہوگی۔
(5) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ فراہمی کے مقام کا اور اس بات کا کہ مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی بین ریاستی

تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں کب ہوتی ہے، تعین کرنے کے لیے اصول مرتب کر سکے گی۔

عائد کیا گیا اور یونین و ریاستوں کے درمیان تقسیم کیا گیا ٹیکس۔

270-(1) بالترتیب، دفعہ 268، دفعہ 269 اور دفعہ 269 الف میں مصرحہ محصول اور ٹیکسوں کے سوائے، یونین فہرست میں مصرحہ سبھی ٹیکس اور محصول، دفعہ 271 میں مصرحہ ٹیکسوں اور محصولات پر سرچارج اور پارلیمنٹ کے ذریعہ تیار کئے گئے کسی قانون کے تحت خصوصی اغراض کے لئے عائد کئے گئے کوئی ابواب حکومت بھارت کے ذریعہ عائد اور وصول کئے جائیں گے اور فقرہ (2) میں دئے گئے طریقہ سے یونین اور ریاستوں کے بیچ تقسیم کئے جائیں گے۔

(1 الف) دفعہ 246 الف کے تحت یونین کے ذریعہ وصول کیا گیا ٹیکس بھی، فقرہ (2) کے تحت توضیع کیے گئے طریقہ میں یونین اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔

(1 ب) دفعہ 246 الف کے فقرہ (2) اور دفعہ 269 الف کے تحت یونین کے ذریعہ عائد اور وصول کیا گیا ٹیکس، جسے دفعہ 246 الف کے فقرہ (1) کے تحت یونین کے ذریعہ عائد ٹیکس کی ادائیگی میں استعمال کیا گیا ہو، اور دفعہ 269 الف کے فقرہ (1) کے تحت یونین کو منقسم رقم بھی فقرہ (2) کے تحت توضیع کیے گئے طریقے میں یونین اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کی جائے گی۔

(2) کسی مالیاتی سال میں کسی ایسے ٹیکس یا محصول کی خالص آمدنی کا اتنا فیصد جو مقرر کیا جائے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہ ہوگا بلکہ ان ریاستوں کو تفویض کر دیا جائے گا جن کے اندر وہ ٹیکس یا محصول اس سال میں عائد ہو سکتا ہو اور اسے ان ریاستوں میں ایسے طریقہ اور وقت سے، جو مقرر کیا جائے، تقسیم کر دیا جائے گا۔

(3) اس فقرہ میں ''مقررہ'' سے مراد ہے،__

(i) جب تک مالیاتی کمیشن کی تشکیل نہیں ہو جاتی صدر کے ذریعہ مقررہ؛ اور

(ii) مالیاتی کمیشن کے تشکیل پا جانے کے بعد مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر غور کرنے کے بعد صدر کے حکم کے ذریعہ مقررہ۔

یونین کی اغراض کے لئے بعض محصولات اور ٹیکسوں پر سرچارج۔

271۔ دفعات 269 اور 270 میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کسی وقت یونین کی اغراض کے لیے ان دفعات میں محولہ محصولات یا ٹیکسوں سوائے دفعہ 246 الف کے تحت مال اور خدمات ٹیکس کے، میں سے کسی پر سرچارج بڑھا سکے گی اور کسی ایسے سرچارج کی پوری آمدنی بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جز ہوگی۔

272۔حذف۔

سن اور سن کی اشیاء پر محصول پر برآمد کے عوض رقمی امداد۔

273۔(1) سن اور سن کی اشیاپر محصول برآمد کی ہر سال کی خالص آمدنی میں سے کسی جز کو آسام، بہار، اوڈیشہ اور مغربی بنگال کی ریاستوں کو تفویض کرنے کے بجائے ان ریاستوں کی آمدنی کے لے رقمی امداد کے طور پر بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر اتنی رقوم کا بار عائد کیا جائے گا، جو مقرر کی جائیں۔

(2) اس طرح مقررہ رقوم کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا رہے گا جب تک کہ بھارت کی حکومت کوئی محصول برآمد سن یا سن کی اشیاء پر لگاتی رہے یا تاوقتیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال منقضی نہ ہو جائیں، ان میں سے جو بھی پہلے ہو۔

(3) اس دفعہ میں اصطلاح ''مقررہ'' کے وہی معنی ہیں جو دفعہ 270 میں ہیں۔

اب بلوں پر صدر کی پیشگی سفارش کی ضرورت جن کا اثر ان ٹیکسوں پر پڑتا ہو جن میں ریاستوں کا مفاد ہو۔

274۔(1) کوئی ایسا بل یا ایسی ترمیم جس سے کوئی ٹیکس یا محصول جس میں ریاستوں کا مفاد ہو، عائد کیا جائے یا اس میں تبدیلی کی جائے یا جس سے اصطلاح ''زرعی آمدنی'' کے معنی میں تبدیلی ہو، جیسا کہ اس کی تعریف بھارتی آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے یا جس سے وہ اصول متاثر ہوتے ہوں جن کے مطابق اس باب میں متذکرہ بالا توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت رقوم ریاستوں کو قابل تقسیم ہیں یا ہو سکیں گی یا جس سے یونین کی اغراض کے لئے ایسا سر چارج عائد ہو جس کا ذکر اس باب کی مندرجہ بالا توضیعات میں ہے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں صدر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہوگی یا اس کی تحریک نہ کی جائے گی۔

(2) اس دفعہ میں اصطلاح ''ٹیکس یا محصول جن میں ریاستوں کا مفاد ہو'' سے مراد ہے___

(الف) وہ ٹیکس یا محصول جس کی پوری خالص آمدنی یا کوئی جز ریاست کو تفویض کیا جائے؛ یا

(ب) وہ ٹیکس یا محصول جس کے حوالے سے خالص آمدنی کی رقوم بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے فی الوقت کسی ریاست کو واجب الادا ہوں۔

بعض ریاستوں کو یونین سے رقمی امدادیں۔

275۔(1) ایسی رقوم کا بار جن کی پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ توضیع کرے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر ہر سال ایسی

ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر عائد ہوگا جن کے بارے میں پارلیمنٹ تعین کرے کہ ان کو مدد کی ضرورت ہے اور مختلف ریاستوں کے لیے مختلف رقوم تعین کی جاسکیں گی:

بشرطیکہ بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے کسی ریاست کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسا سرمایہ اور متوالی رقمیں ادا کی جائیں گی جو اس ریاست کو ایسی ترقیاتی اسکیموں کا صرفہ برداشت کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں جن کو وہ ریاست بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست میں درج فہرست قبیلوں کی بہبودی کو فروغ دینے کی یا اس ریاست میں درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے اس ریاست کے باقی رقبوں کے نظم ونسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے:

مزید شرط یہ ہے کہ بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ریاست آسام کی مال گزاری کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسے سرمائے اور متوالی رقمیں دی جائیں گی۔

(الف) جو چھٹے فہرست بند کے فقرہ 20 سے منسلک جدول کے حصہ 1 میں مصرحہ قبائلی رقبوں کے نظم ونسق کے بارے میں اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل دو سال کے دوران میں امدنی سے زائد خرچ کے اوسط کے مساوی ہوں؛ اور

(ب) جو ایسی ترقیاتی اسکیموں کے صرفوں کے مساوی ہوں جن کو وہ ریاست بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست میں درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے اس ریاست کے باقی ان رقبوں کے نظم ونسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے۔

(1 الف) دفعہ 244 الف کے تحت خود اختیاری ریاست کے قائم ہونے پر اور اس کے قائم ہونے کے وقت سے۔

(i) ایسی رقوم جو فقرہ (1) کے دوسرے فقرہ شرطیہ کے فقرہ (الف) کے تحت واجب الادا ہوں اگر اس میں متذکرہ تمام قبائلی رقبے اس خود اختیاری ریاست میں شامل ہوں تو اس خود اختیاری ریاست کو ادا کی جائیں گی اور اگر ان قبائلی رقبوں میں سے صرف چند رقبے اس خود اختیاری ریاست میں شامل ہوں تو ریاست آسام اور خود اختیاری ریاست کے درمیان اس طرح تقسیم کردی جائیں گی جس کی صراحت صدر، بذریعہ حکم کرے؛

(ii) بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے خود اختیاری ریاست کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسا سرمایہ اور متوالی رقمیں ادا کی جائیں گی جو ایسی ترقیاتی اسکیموں کے صرفوں کے مساوی ہوں جن کو وہ خود اختیاری ریاست، بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست کے نظم ونسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے ریاست آسام کے باقی حصہ کے نظم ونسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے۔

(2) تاوقتیکہ فقرہ (1) کے تحت پارلیمنٹ توضیع نہ کرے، اس فقرہ کے تحت پارلیمنٹ کو عطا کیے ہوئے اختیارات کو

صدر، بذریعہ حکم استعمال کرے گا اور اس فقرہ کے تحت صدر کا صادر کیا ہوا کوئی حکم پارلیمنٹ کی ایسی توضیع کے تابع نافذ رہے گا:

بشرطیکہ مالیاتی کمیشن کے تشکیل پانے کے بعد صدر اس فقرہ کے تحت کوئی حکم مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر غور کیے بغیر صادر نہ کرے گا۔

پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس۔

276(1) دفعہ 246 میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست یا اس میں کسی بلدیہ، ضلع بورڈ، مقامی بورڈ یا دوسرے مقامی حاکم کے فائدہ کے لیے پیشوں، تجارتوں، حرفوں یا ملازمتوں سے متعلق ٹیکسوں کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی قانون اس بنا پر باطل نہ ہوگا کہ وہ آمدنی پر ٹیکس کے متعلق ہے۔

(2) کل رقم کسی ایک شخص کی نسبت اس ریاست یا اس کے اندر کسی ایک بلدیہ، ضلع بورڈ، مقامی بورڈ یا دوسرے مقامی حاکم کو پیشوں، تجارتوں حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس کے طور پر واجب الادا مجموعی رقم دو ہزار پانچ سو روپے سالانہ سے متجاوز نہ ہوگی۔

(3) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکسوں کی نسبت قوانین بنانے کے مذکورہ بالا اختیار کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں سے حاصل یا پیدا ہونے والی آمدنی پر ٹیکس کی بابت پارلیمنٹ کے قوانین بنانے کا اختیار کسی طرح محدود ہوتا ہے۔

مستثنیات۔

277-ٹیکس، محصولات، ابواب یا فیسیں جنہیں اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل کسی ریاست کی حکومت یا کوئی بلدیہ یا دوسرا مقامی حاکم یا جماعت اس ریاست، بلدیہ، ضلع یا دوسرے مقامی رقبہ کی اغراض کے لیے جائز طور پر وصول کر رہی تھی باوجود اس کے کہ ان ٹیکسوں، محصولات ابواب یا فیسوں کا یونین فہرست میں ذکر ہے، قانون کے ذریعہ پارلیمنٹ میں اس کے خلاف توضیع کرنے تک وصول اور ان ہی اغراض کے لیے صرف کی جاتی رہیں گی۔

278 آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

''خالص آمدنی'' وغیرہ کا حساب لگانا۔

279-(1) اس باب کی ماقبل توضیعات میں ''خالص آمدنی'' سے کسی ٹیکس یا محصول کے تعلق سے اس کی وہ آمدنی مراد ہے جس سے وصولی کا خرچہ کم کر دیا گیا ہو اور ان توضیعات کی اغراض کے لیے کسی ٹیکس یا محصول یا کسی ٹیکس یا

محصول کے جز کی ایسی خالص آمدنی کو جو کسی رقبہ میں ہو یا اس کا آمدنی ہونا سمجھا جا سکتا ہو، بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل تعین کرے گا اور اس کی تصدیق کرے گا جس کا صداقت نامہ حتمی ہوگا۔

(2) مذکورہ بالا اور اس باب کی کسی دیگر صریح توضیع کے تابع پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون یا صدر کا کوئی حکم کسی ایسی صورت میں جب اس حصہ کے تحت کسی محصول یا ٹیکس کی آمدنی کسی ریاست کو تفویض کی جاتی ہے یا کی جائے اس طریقہ کے لیے، جس میں آمدنی کا حساب لگایا جائے گا، اس وقت کی، جس سے یا جس پر اور اس طریقہ کی، جس کے مطابق ادائیاں کرنی ہیں ایک مالیاتی سال اور کسی اور مالیاتی سال کے درمیان مطابقت پیدا کرنے اور کسی دیگر ذیلی یا ضمنی امور کے لیے توضیع کر سکے گا۔

مال اور خدمات ٹیکس کونسل۔

279الف۔(1) صدر، آئین ایک سو ایک ویں ترمیم) ایکٹ، 2016 کے نفاذ کی تاریخ سے ساٹھ دنوں کے اندر، بذریعہ حکم مال اور خدمات ٹیکس کونسل کے نام سے موسوم ایک کونسل تشکیل دے گا۔

(2) مال اور خدمات ٹیکس کونسل مندرجہ ذیل اراکین سے مل کر بنے گی، یعنی:۔

(الف) یونین کا وزیر مالیات — چیئر پرسن؛

(ب) یونین کا وزیر مملکت جو مالگزاری یا مالیات کا انچارج ہو۔ — رُکن؛

(ج) مالیات یا ٹیکسیشن کا انچارج وزیر یا کوئی دیگر وزیر جسے ہر ایک ریاستی حکومت نامزد کرے۔ — اراکین؛

(3) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ج) میں محولہ مال اور خدمات ٹیکس کونسل کے اراکین، جتنا جلد ہو سکے، اپنے میں سے ایک کا انتخاب کریں گے جو کونسل کا نائب چیر پرسن ایسی مدت کے لیے ہوگا جو وہ طے کریں۔

(4) مال اور خدمات ٹیکس کونسل یونین اور ریاستوں کو مندرجہ ذیل پر اپنی سفارشات دے گی___

(الف) یونین، ریاستوں اور مقامی جماعتوں کے ذریعہ عائد ٹیکس، ابواب اور سرچارج جو مال اور خدمات ٹیکس میں شامل کیے جا سکیں گے؛

(ب) مال اور خدمات، جو مال اور خدمات ٹیکس کے تابع ہو سکیں گی یا جنھیں چھوٹ مل سکے گی؛

(ج) نمونہ مال اور خدمات ٹیکس قوانین، عائد کرنے کے اصول، دفعہ 269الف کے تحت بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں فراہمی پر عائد مال اور خدمات ٹیکس کی تقسیم اور فراہمی کے مقام سے متعلق اصول؛

(د) ٹرن اوور کی حد آغاز جس کے نیچے مال اور خدمات کو مال اور خدمات ٹیکس سے چھوٹ دی جا سکے گی؛

(ہ) مال اور خدمات ٹیکس کی جماعتوں کے ساتھ شرح بشمول کم از کم شرح؛

(و) کسی قہر یا شدید آفت آسمانی کے دوران زائد وسائل پیدا کرنے کے لیے کسی مصرحہ مدت کے لیے کوئی خصوصی شرح یا شرحیں؛

(ز) اروناچل پردیش، آسام، جموں وکشمیر، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، سکم، تری پورہ، ہماچل پردیش اوراترا کھنڈر یاستوں کی بابت خصوصی توضیع؛اور

(ح) مال اور خدمات ٹیکس سے متعلق کوئی دیگر معاملہ، جیسا کہ کونسل طے کرے۔

(5) مال اور خدمات ٹیکس کونسل ایسی تاریخ کی سفارش کرے کی جس کو خام پیٹرولیم، تیز رفتار ڈیژل، موٹر اسپرٹ (عام طور پر پیٹرول کے نام سے موسوم) قدرتی گیس اور ہوابازی ٹربائن ایندھن پر مال اور خدمات ٹیکس عائد کیا جائے۔

(6) اس دفعہ کے ذریعہ عطا کیے گئے کار منصبی کی انجام دہی کے وقت مال اور خدمات ٹیکس کونسل کی رہنمائی مال اور خدمات ٹیکس کی کسی ہم آہنگ ساخت کی اور مال اور خدمات کے لیے کسی ہم آہنگ قومی بازار کی ترقی کے لیے ضرورت کے ذریعہ کی جائے گی۔

(7) اجلاسوں میں کورم مال اور خدمات ٹیکس کونسل کے ارکان کی کل تعداد کے نصف پر مشتمل ہوگا۔

(8) مال اور خدمات ٹیکس کونسل اپنے کار ہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے ضابطہ متعین کرے گی۔

(9) مال اور خدمات ٹیکس کونسل کا ہر ایک فیصلہ اجلاس میں حاضر اور ووٹ دینے والے ارکان کے گراں قدر ووٹوں کی کم از کم تین چوتھائی اکثریت کے ساتھ مندرجہ ذیل اصولوں کے مطابق کیا جائے گا، یعنی:___

اس اجلاس میں،____

(الف) مرکزی حکومت کے ووٹ کو، ڈالے گئے کل ووٹوں کی ایک تہائی کی فوقیت حاصل ہوگی: اور

(ب) سبھی ریاستی حکومتوں کے مجموعی ووٹوں کو، ڈالے گئے کل ووٹوں کی دو تہائی کی فوقیت حاصل ہوگی۔

(10) مال اور خدمات ٹیکس کونسل کا کوئی بھی عمل یا کارروائیاں صرف اس وجہ سے ناجائز نہیں ہوں گی کہ___

(الف) کونسل میں کوئی خالی جگہ ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی نقص ہے؛ یا

(ب) کسی شخص کے کونسل کے رکن کے طور پر تقرری میں کوئی نقص ہے؛ یا

(ج) کونسل کے طریق کار میں کوئی بے ضابطگی ہے جس سے نفس معاملہ متاثر نہیں ہوتا ہو۔

(11) مال اور خدمات ٹیکس کونسل،___

(الف) حکومت بھارت اور ایک یا ایک سے زائد ریاستوں کے درمیان؛ یا

(ب) ایک طرف حکومت بھارت اور کسی ریاست یا ریاستوں اور دوسری طرف ایک یا زائد دیگر ریاستوں کے

درمیان؛یا

(ج) دو یا زائد ریاستوں کے درمیان،

کونسل کی سفارشوں یا ان کے عمل درآمد سے پیدا کسی تنازعے کے تصفیہ کے لیے ایک میکانزم قائم کرے گی۔

مالیاتی کمیشن۔

280-(1) صدر، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دو سال کے اندر اور اس کے بعد ہر پانچویں سال کے منقضی ہو جانے پر یا اس سے پیشتر کسی وقت جس کو صدر ضروری سمجھے، بذریعہ حکم ایک مالیاتی کمیشن تشکیل دے گا جو ایک میر مجلس اور چار دیگر ارکان پر مشتمل ہوگا جن کا تقرر صدر کرے گا۔

(2) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اس کمیشن کے ارکان کی حیثیت سے تقرری کے لیے مطلوب اہلیتوں اور ان کے انتخاب کے طریقہ کا تعین کر سکے گی۔

(3) کمیشن کا یہ فرض ہوگا کہ وہ صدر کو حسب ذیل امور کے بارے میں سفارشات کرے___

(الف) یونین اور ریاستوں کے درمیان ان ٹیکسوں کی خالص آمدنی کی تقسیم جو اس باب کے تحت ان کے درمیان تقسیم کیے جاتے ہوں یا کیسے جا سکیں گے اور ان ریاستوں کے مابین ایسی آمدنی کے متعلقہ حصوں کو مختص کرنا؛

(ب) ایسے اصول جن کے مطابق بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امدادیں محکوم ہونی چاہئیں؛

(ب ب) ریاست کے مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں پنچایتوں کے وسائل کی تکمیل کے لئے کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں اضافہ کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

(ج) ریاست کے مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں میونسپلٹیوں کے وسائل کی تکمیل کے لئے کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں اضافہ کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

(د) کوئی دیگر امر جس کو صدر مستحکم مالیات کی اغراض کے لیے کمیشن سے رجوع کرے۔

(4) کمیشن اپنا طریق کار معین کرے گا اور اس کو اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں ایسے اختیارات حاصل ہوں گے جو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس کو عطا کرے۔

مالیاتی کمیشن کی سفارشات۔

281-صدر، اس آئین کی توضیعات کے تحت کی ہوئی ہر سفارش، اس پر کی گئی کارروائی کے بارے میں مالیاتی کمیشن کی ایک تشریحی یادداشت کے ساتھ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

متفرق مالیاتی توضیعات

یونین یا کسی ریاست کی اپنی آمدنی سے قابل ادائی خرچ۔

282- یونین یا کوئی ریاست کسی غرض عامہ کے لیے رقمی منظوریاں دے سکے گی باوجود اس کے کہ وہ غرض ایسی نہ ہو جس کے بارے میں پارلیمنٹ یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز، جیسی کہ صورت ہو، قوانین بنا سکے۔

مجتمعہ فنڈ، اتفاقی مصارف فنڈ اور سرکاری کھاتوں میں جمع کی ہوئی رقوم کی تحویل وغیرہ۔

283-(1) بھارت کے مجتمعہ فنڈ اور بھارت کے اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، ایسے فنڈوں میں رقوم جمع کرنے، ان سے رقوم نکالنے، ایسے فنڈوں میں جمع کی ہوئی رقوم کے سوا دیگر سرکاری رقوم کی تحویل جو بھارت کی حکومت کو وصول ہوں یا اس کی جانب سے وصول کی جائیں، بھارت کے سرکاری کھاتہ میں ان کی ادائی اور ایسے کھاتہ سے رقوم کے نکالنے اور ایسے امور جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا ان کے ضمن میں ہوں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے منضبط ہوں گے اور تاوقتیکہ ان کے بارے میں اس طرح توضیع نہ ہو، صدر کے بنائے ہوئے قواعد سے منضبط ہوں گے۔

(2) ریاست کے مجتمعہ فنڈ اور ریاست کے اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، ایسے فنڈوں میں رقوم جمع کرنے اور ان سے رقوم نکالنے، ایسے فنڈوں میں جمع کی ہوئی رقوم کے سوا دیگر سرکاری رقوم کی تحویل جو ریاست کی حکومت کو وصول ہوں یا اس کی جانب سے وصول کی جائیں، ریاست کے سرکاری کھاتہ میں ان کی ادائی اور ایسے کھاتوں سے رقوم کے نکالنے اور ایسے امور جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا ان کے ضمن میں ہوں ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے منضبط ہوں گے اور تاوقتیکہ ان کے بارے میں اس طرح توضیع نہ ہو، ریاست کے گورنر کے بنائے ہوئے قواعد سے منضبط ہوں گے۔

فریقین مقدمہ کی جمع کرائی ہوئی رقوم اور دوسری رقوم کی تحویل جو سرکاری ملازمین اور عدالتوں نے وصول کی ہوں۔

284- وہ جملہ رقوم جو ___

(الف) یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں مامور کسی عہدہ دار کو ایسی حیثیت میں وصول ہوں یا اس کے پاس جمع رکھوائی جائیں سوائے ان آمدنیوں یا سرکاری رقوم کے جو بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت، جیسی کہ صورت

ہو، حاصل کرلے یا اس کو وصول ہوں، یا
(ب) بھارت کے علاقہ کے اندر کسی عدالت کے پاس کسی مقدمہ، امر، حساب یا اشخاص کے کھاتے میں وصول ہوں یا اس کے پاس جمع رکھوائی جائیں،
بھارت کے سرکاری کھاتہ یا ریاست کے سرکاری کھاتہ میں، جیسی کہ صورت ہو، جمع کی جائیں گی۔

یونین کی جائیداد کا ریاستی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔

285-(1) یونین کی جائیداد، سوائے اس حد تک جس کے لیے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، کسی ریاست یا ریاست کے اندر کسی حاکم کے عائد کیے ہوئے جملہ ٹیکسوں سے مستثنیٰ رہے گی۔
(2) فقرہ (1) میں کوئی امر، تاوقتیکہ پارلیمنٹ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، ریاست کے اندر کسی حاکم کو یونین کی کسی جائیداد پر کوئی ٹیکس وصول کرنے میں مانع نہ ہوگا جس کی ایسی جائیداد اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل مستوجب ہوسکتی تھی یا سمجھی جاسکتی تھی بشرطیکہ اس ریاست میں وہ ٹیکس وصول ہوتا رہا ہو۔

مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس عائد کرنے کے بارے میں پابندیاں۔

286-(1) کسی ریاست کا کوئی قانون مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی پر کوئی ٹیکس عائد نہ کرے گا اور نہ اس کے عائد کرنے کو مجاز کرے گا جہاں ایسی فراہمی ــــ
(الف) ریاست کے باہر واقع ہو؛ یا
(ب) بھارت کے علاقہ میں مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی درآمد یا اس سے مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی برآمد کے دوران واقع ہو۔
(2) اس کا تعین کرنے کے لیے کہ کب مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی فقرہ (1) میں متذکرہ طریقوں میں سے کسی طریقہ پر واقع ہوئی ہے، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اصول مرتب کرسکے گی۔

بجلی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔

287-سوائے اس حد تک، جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، ریاست کا کوئی قانون ایسی بجلی کے خرچ یا فروخت پر نہ ٹیکس عائد کرے گا اور نہ عائد کرنے کا مجاز کرے گا (خواہ اس بجلی کو کوئی حکومت پیدا کرے یا دوسرے اشخاص) جو ــــ
(الف) بھارت کی حکومت خرچ کرے یا بھارت کی حکومت کو اس حکومت کے خرچ کے لیے فروخت کی جائے؛ یا

(ب) کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں بھارت کی حکومت یا اس ریلوے کو چلانے والی کوئی ریلوے کمپنی خرچ کرے یا اس حکومت کو یا کسی ایسی ریلوے کمپنی کو کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں خرچ کرنے کے لیے فروخت کی جائے،

اور کسی ایسے قانون میں جو بجلی کی فروخت پر ٹیکس عائد کرے یا عائد کرنے کا مجاز کرے اس امر کی ضمانت ہوگی کہ اس بجلی کی قیمت جو بھارت کی حکومت کو اس حکومت کے خرچ یا کسی ایسی ریلوے کمپنی کو، جیسا کہ اوپر ذکر ہے، کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں خرچ کرنے کے لیے فروخت کی جائے اس قیمت سے جو بجلی کی کافی مقدار کے دیگر صارفین سے طلب کی جائے، ٹیکس کی رقم کی حد تک کم ہوگی۔

پانی یا بجلی کی بابت ریاستوں کے ٹیکسوں سے بعض صورتوں میں استثنیٰ۔

288-(1) سوائے اس حد تک، جس کی صدر اپنے حکم سے دیگر طور پر توضیع کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل ریاست کا کوئی نافذہ قانون کوئی ٹیکس کسی ایسے پانی یا بجلی کی بابت نہ عائد کرے گا اور نہ اس کو عائد کرنے کا مجاز کرے گا جو کوئی حاکم، جو کسی موجودہ قانون یا بین ریاستی دریا یا دریائی وادی کی ضابطہ بندی یا ترقی کے لیے پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ مقرر کیا گیا ہو، ذخیرہ کرے، پیدا کرے، خرچ کرے، تقسیم کرے یا فروخت کرے۔

تشریح:-اس فقرہ میں ''ریاست کا نافذہ قانون'' کی اصطلاح میں کسی ریاست کا ایسا قانون شامل ہوگا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل منظور ہوا ہو یا بنایا گیا ہو اور جو اس سے پہلے منسوخ نہ ہوا ہو باوجود اس کے کہ اس وقت وہ یا اس کے حصے یا تو تمام تر یا مخصوص علاقوں میں ہی نافذ العمل نہ ہوں۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز فقرہ (1) میں متذکرہ کسی ٹیکس کو قانون کے ذریعہ عائد کر سکے گی یا اس کو عائد کرنے کا مجاز کر سکے گی لیکن کسی ایسے قانون کا کوئی اثر نہ ہوگا جب تک اس کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری حاصل نہ ہو اور اگر کوئی ایسا قانون ایسے ٹیکس کی شرحوں یا اس کے دیگر متعلقہ امور کا ان قواعد یا توضیعات کے ذریعہ تعین کرنے کی توضیع کرے، جن کو قانون کے تحت کوئی حاکم بنائے تو اس قانون میں کسی ایسے قاعدہ کے بنانے یا حکم کے صادر کرنے کے لیے صدر کی ماقبل منظوری حاصل کرنے کی توضیع ہوگیا ہے۔

یونین کے ٹیکس سے ریاست کی جائیداد اور آمدنی کا استثنیٰ۔

289-(1) کسی ریاست کی جائیداد اور آمدنی یونین کے ٹیکس سے مستثنیٰ رہے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر یونین کو ایسی ریاست کی حکومت یا اس کی طرف سے کی جانے والی کسی قسم کی تجارت یا کاروبار یا اس سے متعلق معاملات یا ایسی تجارت یا کاروبار کی اغراض کے لیے زیر استعمال یا زیر دخل کسی جائیداد یا اس کے تعلق سے حاصل یا پیدا ہونے والی کسی آمدنی کے بارے میں اس حد تک، اگر کوئی ہو، جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے، کسی ٹیکس کے عائد کرنے یا اس کے عائد کرنے کا مجاز کرنے میں مانع نہ ہوگا۔

(3) فقرہ (2) میں کسی امر کا اطلاق کسی ایسی تجارت یا کاروبار یا کسی قسم کی تجارت یا کاروبار پر نہ ہوگا جس کی نسبت پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ یہ قرار دے کہ وہ حکومت کے معمولی کارہائے منصبی کے ضمن میں ہیں۔

بعض مصارف اور پنشن کے بارے میں مطابقت پیدا کرنا۔

290- جب اس آئین کی توضیعات کے تحت کسی عدالت یا کمیشن کے مصارف یا کسی ایسے شخص کو یا اس کے بارے میں واجب الادا پنشن جس نے اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل بھارت میں تاج شاہی کے تحت ملازمت کی ہو یا ایسی تاریخ نفاذ کے بعد یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلے میں ملازمت کی ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوں، تب ـــــ

(الف) بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہونے کی صورت میں، اگر اس عدالت یا کمیشن سے کسی ریاست کی علاحدہ ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری ہوتی ہو یا اس شخص نے پوری ملازمت یا جز و ملازمت کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں انجام دی ہو؛ یا

(ب) ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہونے کی صورت میں، اگر اس عدالت یا کمیشن سے یونین یا دوسری ریاست کی علاحدہ ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری ہوتی ہو یا اس شخص نے پوری ملازمت یا جز و ملازمت یونین یا دوسری ریاست کے امور کے سلسلہ میں انجام دی ہو،

ان مصارف یا پنشن کی بابت اس قدر حصہ کا بار جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نامہ نہ ہونے کی صورت میں جس کا تعین وہ ثالث کرے، جس کو بھارت کا اعلیٰ جج مقرر کرے، ریاست کے مجتمعہ فنڈ یا جیسی کہ صورت ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا اس دوسری ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا اور اس کی اس میں ادائیگی ہوگی۔

بعض دیوسوم فنڈوں کو سالانہ ادائیگی۔

290الف- چھیالیس لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم کا بار ریاست کیرالا کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا اور اس میں سے ہر سال ٹراونکور دیوسوم فنڈ کو دیا جائے گا اور تیرہ لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم کا بار ریاست تامل ناڈو کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو

گا اور اس میں سے ہر سال اس دیوسوم فنڈ کو دیا جائے گا جو اس ریاست میں ہندوؤں کے مندروں اور پوتر استھانوں کی نگہداشت کے لیے ان علاقوں میں قائم کیا گیا ہے جو اس ریاست کو تاریخ یکم نومبر 1956ء کو ریاست ٹراونکور کوچین سے منتقل ہوئے ہیں۔

291- آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے ذریعہ حذف۔

باب 2

قرضہ لینا

بھارت کی حکومت کا قرضہ لینا۔

292- یونین کا عاملانہ اختیار بھارت کے مجتمعہ فنڈ کی کفالت پر ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے، قرضہ لینے اور ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس طرح مقرر کی جائیں، ضمانتیں دینے سے متعلق ہے۔

ریاستوں کا قرضہ لینا۔

293-(1) اس دفعہ کی توضیعات کے تابع کسی ریاست کا عالمانہ اختیار ریاست کے مجتمعہ فنڈ کی کفالت پر ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے، بھارت کے علاقہ کے اندر قرضہ لینے اور ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس طرح مقرر کی جائیں، ضمانتیں دینے سے متعلق ہے۔

(2) بھارت کی حکومت ایسی شرائط کے تابع جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت لگائی جائیں، کسی ریاست کو قرضے دے سکے گی جب تک وہ دفعہ 292 کے تحت حدود سے متجاوز نہ ہوں یا کسی ریاست کے لیے ہوئے قرضوں کے بارے میں ضمانتیں دے سکے گی اور ایسی رقوم کا بار جو ایسے قرضے دینے کی غرض سے درکار ہوں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا۔

(3) کوئی ریاست بھارت کی حکومت کی بلا رضامندی کوئی قرضہ حاصل نہ کر سکے گی اگر اس قرضہ کا کوئی حصہ ہنوز غیر ادا شدہ ہو جس کو بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومت نے اس ریاست کو دیا ہو یا جس کی بابت ضمانت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومت نے دی ہو۔

(4) فقرہ (3) کے تحت کوئی رضامندی ایسی شرائط کے تابع، اگر کوئی ہوں، دی جا سکے گی جن کا عائد کرنا بھارت کی حکومت مناسب خیال کرے۔

باب 3

جائیداد، معاہدات، حقوق، ذمہ داریاں،

وجوب اور مقدمات

بعض صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔

294-ایسی کسی مطابقت کے تابع جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل پاکستان کی ڈومینین یا مغربی بنگال، مشرقی بنگال، مغربی پنجاب اور مشرقی پنجاب کے صوبوں کے بننے کی وجہ سے کی گئی ہو یا کی جانی ہو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے___

(الف) تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی حکومت کی اغراض کے لیے ہنر مجیسٹی میں مرکوز تھے اور تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل ہر ایک گورنر کے صوبہ کی حکومت کی اغراض کے لیے ہنر مجیسٹی میں مرکوز تھے، ترتیب وار یونین اور مماثل ریاست میں مرکوز ہو جائیں گے؛ اور

(ب) بھارت کی ڈومینین کی حکومت اور ہر ایک گورنر کی صوبہ کی حکومت کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب خواہ وہ کسی معاہدے سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں، ترتیب وار بھارت کی حکومت اور مماثل ریاست کی حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب ہوں گے۔

دیگر صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔

295۔(1) کسی ایسے اقرار نامہ کے تابع جو اس بارے میں بھارت کی حکومت ریاست کی حکومت سے کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے___

(الف) تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مندرجہ کسی ریاست کی مماثل بھارتی ریاست میں مرکوز تھے، یونین میں مرکوز ہو جائیں گے اگر ایسی اغراض، جن کے لیے ایسی جائیداد اور اثاثے ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل زیر قبضہ تھے، اس کے بعد یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق یونین کی اغراض ہوں گی؛ اور

(ب) پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کی مماثل بھارتی ریاست کی حکومت کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب خواہ وہ کسی معاہدے سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں بھارت کی حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب ہوں گے اگر وہ اغراض، جن کے لیے ایسی تاریخ نفاذ سے قبل ایسے حقوق حاصل کیے گئے تھے یا ذمہ داریاں یا وجوب عائد

ہوئے تھے، اس کے بعد یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق بھارت کی حکومت کی اغراض ہوں گی۔

(2) متذکرہ بالا کے تابع پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ ہر ایک ریاست کی حکومت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے اپنی مماثل بھارتی ریاست کی تمام جائیداد اور اثاثوں اور تمام حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب سے متعلق، بجز ان کے جن کا فقرہ (1) میں حوالہ ہے، جانشین ہوگی خواہ وہ کسی معاہدہ سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں۔

عود بحق سرکار یا سقوط حق سے یا جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہونے والی جائیداد۔

296-اس میں بعد میں مندرجہ توضیعات کے تابع بھارت کے علاقہ میں کوئی جائیداد، جو اگر یہ آئین نافذ العمل نہ ہوتا تو ہز مجیسٹی یا جیسی کہ صورت ہو، کسی بھارتی ریاست کے حکمراں کو عود بحق سرکار ہونے یا حق ساقط ہونے یا کسی جائز مالک کے نہ ہونے کی وجہ سے جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہوتی اگر وہ ایسی جائیداد ہو جو کسی ریاست میں واقع ہو تو ایسی ریاست میں مرکوز ہوگی اور کسی دوسری صورت میں یونین میں مرکوز ہوگی:

بشرطیکہ کوئی جائیداد جو اس تاریخ پر جب وہ اس طرح ہز مجیسٹی یا کسی بھارتی ریاست کے حکمراں کو حاصل ہوئی ہوتی، بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے قبضہ میں یا زیر اختیار تھی تو اگر وہ اغراض جن کے لیے اس وقت استعمال ہوئی تھی یا قبضہ میں تھی یونین کی اغراض تھیں تو ان کے مطابق یونین میں یا اور کسی ریاست کی تھیں تو اس ریاست میں مرکوز ہوگی۔

تشریح: اس دفعہ میں اصطلاحات ''حکمراں'' اور ''بھارتی ریاست'' کے وہی معنی ہیں جو ان کے دفعہ 363 میں ہیں۔

ملکی سمندر یا براعظمی کنارہ آب کے اندر پڑی ہوئی قیمتی اشیاء کا اور کلیتاً معاشی علاقہ کے وسائل کا یونین میں مرکوز ہونا۔

297-(1) تمام اراضیات، معدنیات اور دیگر قیمتی اشیا، جو ملکی سمندر یا بھارت کے براعظمی کنارہ آب یا کلیتاً معاشی علاقہ کے اندر سمندر کے نیچے ہوں، یونین میں مرکوز ہوں گے اور یونین کی اغراض کے لیے اس کے زیر اختیار رہیں گے۔

(2) بھارت کے کلیتاً معاشی علاقہ کے جملہ دیگر وسائل یونین میں مرکوز ہوں گے اور یونین کی اغراض کے لیے اس کے زیر اختیار رہیں گے۔

(3) ملکی سمندر، بھارت کے براعظمی کنارہ آب کلیتاً معاشی علاقہ اور دیگر سمندری علاقے کی سرحدیں ایسی ہوں گی جو

پارلیمنٹ کے ذریعے بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً مصرحہ ہوں۔

تجارت وغیرہ کرنے کا اختیار۔

298- یونین اور ہر ایک ریاست کا عاملانہ اختیار کسی تجارت یا کاروبار کے کرنے اور جائیداد کے حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور منتقل کرنے اور کسی غرض کے لیے معاہدات کرنے سے متعلق ہوگا:

بشرطیکہ ___

(الف) یونین کا مذکورہ عاملانہ اختیار جس حد تک تجارت یا کاروبار یا کوئی غرض ایسی نہ ہو جس کی نسبت پارلیمنٹ قوانین بنا سکتی ہے، ہر ایک ریاست میں اس ریاست کی قانون سازی کے تابع ہوگا؛ اور

(ب) ہر ایک ریاست کا مذکورہ عاملانہ اختیار جس حد تک تجارت یا کاروبار یا کوئی غرض ایسی نہ ہو جس کی نسبت ریاست کی مجلس قانون ساز قوانین بنا سکتی ہے، پارلیمنٹ کی قانون سازی کے تابع ہوگا۔

معاہدات۔

299-(1) جملہ معاہدات جو یونین یا کسی ریاست کا عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے کیے جائیں صدر یا ریاست کے گورنر کے کیے ہوئے، جیسی کہ صورت ہو، ظاہر کیے جائیں گے اور وہ جملہ معاہدات اور جائیداد کے تملیک نامے جو اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے کیے جائیں، صدر یا گورنر کی جانب سے ایسے اشخاص ایسے طریقہ سے تکمیل کریں گے جن کو اور جس طریقے کی وہ ہدایت کرے یا مجاز کرے۔

(2) نہ تو صدر اور نہ گورنر کسی معاہدہ یا جائیداد کے تملیک نامے کی بابت ذاتی طور پر ذمہ دار ہوگا جو وہ اس آئین کی اغراض کے لیے یا بھارت کی حکومت سے متعلق اس سے قبل نافذ کسی قانون کی اغراض کے لیے کرے یا تکمیل کرے اور نہ کوئی شخص جو ان میں سے کسی کی جانب سے ایسا معاہدہ یا تملیک نامہ کرے یا اس کی تکمیل کرے اس کے بارے میں ذاتی حیثیت سے ذمہ دار ہوگا۔

مقدمات اور کارروائیاں۔

300-(1) بھارت کی یونین کے نام سے بھارت کی حکومت مقدمہ دائر کر سکے گی اور اس پر مقدمہ دائر کیا جا سکے گا اور ریاست کے نام سے ریاست کی حکومت مقدمہ دائر کر سکے گی اور اس پر مقدمہ دائر کیا جا سکے گا اور ان توضیعات کے تابع جو اس آئین سے عطا کیے ہوئے اختیارات کی رو سے پارلیمنٹ یا ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے وضع کیے ہوئے ایکٹ کے ذریعہ کی جائیں اپنے متعلقہ امور کے تعلق سے اس قسم کی صورتوں میں مقدمہ دائر کر سکیں گے یا ان پر

مقدمہ دائر کیا جاسکے گا جیسا کہ بھارت کی ڈومینین اور مماثل صوبے یا مماثل بھارتی ریاستیں دائر کرسکتی تھیں یا ان پر دائر کیا جاسکتا تھا اگر یہ آئین نہ وضع کیا گیا ہوتا۔

(2)اس آئین کی تاریخ نفاذ پر___

(الف)اگر کوئی ایسی قانونی کارروائی زیرغور ہو جس میں بھارت کی ڈومینین فریق ہو تو اس کارروائی میں بھارت کی یونین کا ڈومینین کا قائم مقام ہونا متصور ہوگا؛اور

(ب)اگر کوئی ایسی قانونی کارروائی زیرغور ہو جس میں کوئی صوبہ یا کوئی بھارتی ریاست فریق ہو تو اس کارروائی میں مماثل ریاست کا اس صوبے یا بھارتی ریاست کا قائم مقام ہونا متصور ہوگا۔

باب4

جائیداد کا حق

یہ استثنا قانونی اختیار کے اشخاص کو جائیداد سے محروم نہ کیا جائے گا۔

300الف-بہ استثنا قانونی اختیار کے کسی شخص کو جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

حصہ 13

بھارت کے علاقہ کے اندر تجارت،

بیوپار اور لین دین

تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی۔

301۔اس حصہ کی دوسری توضیعات کے تابع بھارت کے سارے علاقہ میں تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی ہوگی۔

تجارت بیوپار اور لین دین پر پابندی عائد کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔

302-پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایک ریاست اور دوسری ریاست کے درمیان یا بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں تجارت، بیوپار یا لین دین کی آزادی پر ایسی پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کی خاطر ضروری ہوں۔

تجارت اور بیوپار کے بارے میں یونین اور ریاستوں کے اختیارات قانون سازی پر پابندیاں۔

303-(1) دفعہ 302 میں کسی امر کے باوجود نہ تو پارلیمنٹ کو اور نہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسا کوئی قانون بنانے کا اختیار حاصل ہوگا جس سے ساتویں فہرست بند کی فہرستوں میں سے کسی فہرست میں تجارت اور بیوپار کی نسبت کسی اندراج کی رو سے ایک ریاست کو دوسری ریاست پر ترجیح دی جائے یا دینے کا مجاز کیا جائے یا ایک ریاست اور دوسری ریاست میں کوئی امتیاز کیا جائے یا امتیاز کرنے کا مجاز کیا جائے۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر پارلیمنٹ کے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہوگا جس سے کوئی ترجیح دی جائے یا ترجیح دینے کا مجاز کیا جائے یا امتیاز کیا جائے یا امتیاز کرنے کا مجاز کیا جائے اگر ایسا قانون یہ قرار دے کہ ایسی صورت حال سے نمٹنے کے لیے جو بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں مال کی قلت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ایسا کرنا ضروری ہے۔

ریاستوں کے درمیان تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں۔

304 دفعہ 301 یا دفعہ 303 میں کسی امر کے باوجود کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ۔

(الف) دوسری ریاستوں یا یونین علاقوں سے درآمد کیے ہوئے مال پر کوئی ایسا ٹیکس جو اس ریاست میں اس قسم کے

بنائے ہوئے یا تیار کیے ہوئے مال پر لگتا ہو اس طرح عائد کر سکے گی کہ ایسے درآمد کیے ہوئے مال اور بنائے یا تیار کیے ہوئے مال میں امتیاز نہ ہو؛ اور

(ب) اس ریاست کے ساتھ یا اس کے اندر تجارت، بیوپار یا لین دین کی آزادی پر ایسی معقول پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کی خاطر ضروری ہوں:

بشرطیکہ فقرہ (ب) کی اغراض کے لیے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں صدر کی ما قبل منظوری کے بغیر نہ کوئی بل پیش ہوگا اور نہ کسی ترمیم کی تحریک ہوگی۔

موجودہ قوانین اور ان قوانین کا تحفظ جن میں سرکاری اجارہ داریوں کی توضیع ہو۔

305- دفعات 301 اور 303 میں کوئی امر کسی موجودہ قانون کی توضیعات کو سوائے اس کے کہ جس حد تک صدر بذریعہ حکم دیگر طور پر ہدایت کرے، متاثر نہ کرے گا؛ اور دفعہ 301 کا کوئی امر آئین (چوتھی ترمیم) ایکٹ، 1955 کی تاریخ نفاذ کے قبل بنائے ہوئے قانون کے نفاذ کو اس حد تک متاثر نہ کرے گا جس کا تعلق ایسے کسی امر سے ہو جس کا حوالہ دفعہ 19 کے فقرہ (6) کے ذیلی فقرہ (ii) میں ہے یا جو پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے امر کی بابت قانون بنانے میں مانع ہو۔

306- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

دفعات 301 تا 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے حاکم کا تقرر۔

307- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسے حاکم کا تقرر کر سکے گی جس کو وہ دفعات 301، 302، 303 اور 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے مناسب سمجھے اور اس حاکم کو جس کا اس طرح تقرر ہو ایسے اختیارات اور ایسے فرائض عطا کر سکے گی جو وہ ضروری خیال کرے۔

حصہ 14

یونین اور ریاستوں کے تحت

ملازمتیں

باب-1-ملازمتیں

تعبیر۔

308-اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، اصطلاح ''ریاست'' میں ریاست جموں وکشمیر شامل نہیں ہے۔

یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کی بھرتی اور شرائط ملازمت۔

309-اس آئین کی توضیعات کے تابع متعلقہ مجلس قانون ساز کے ایکٹ یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں سرکاری ملازمتوں اور عہدوں کے لیے بھرتی اور ان پر تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کرسکیں گے:

بشرطیکہ یونین کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں کی بابت صدر یا کوئی ایسا شخص جس کو وہ ہدایت دے، اور ریاست کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں کی بابت ریاست کا گورنر یا کوئی شخص جس کو وہ ہدایت دے، اس دفعہ کے تحت متعلقہ مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ سے یا اس کے تحت اس بارے میں توضیع ہونے تک ایسی ملازمتوں اور عہدوں کے لیے بھرتی اور ان پر تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنانے کا مجاز ہوگا اور اس طرح بنے ہوئے قواعد کسی ایسے ایکٹ کی توضیعات کے تابع نافذ رہیں گے۔

یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کے عہدوں کی مدت۔

310-(1) سوائے اس کے کہ صریح طور سے اس آئین میں توضیع ہو، ہر شخص جو یونین کی دفاعی ملازمت، سول ملازمت یا کل بھارت ملازمت کا رکن ہو یا دفاع کے سلسلہ میں کسی عہدہ یا یونین کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک عہدے پر مامور رہے گا اور ہر شخص جو ریاست کی کسی سول ملازمت کا رکن ہو یا ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو اس ریاست کے گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک عہدہ پر مامور رہے گا۔

(2) باوجود اس کے کہ ہر شخص جو یونین یا کسی ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو صدر یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدہ پر مامور رہتا ہے، کسی معاہدہ میں، جس کے تحت کسی شخص کا جو

دفاعی ملازمت یا کل بھارت ملازمت یا یونین یا کسی ریاست کی سول ملازمت کا رکن نہ ہو اس آئین کے تحت کسی ایسے عہدہ پر تقرر ہو اگر صدر یا گورنر، جیسی کہ صورت ہو، خصوصی اہلیتیں رکھنے والے کسی شخص کی خدمات حاصل کرنے کے لیے ضروری تصور کرے تو یہ شرط ہو سکے گی کہ اس کو معاوضہ ادا کیا جائے گا اگر کسی منظورہ مدت کے ختم ہونے کے قبل اس عہدہ کو برخاست کر دیا جائے یا ان وجوہ سے جن کا تعلق اس شخص کی بد چلنی سے نہ ہو اس کو عہدہ چھوڑ دینے کا حکم دیا جائے۔

یونین یا ریاست کے تحت سول حیثیت میں ماموراشخاص کی برطرفی، علاحدگی یا درجہ کی تنزلی۔

311-(1) کسی شخص کو جو یونین کی کسی سول ملازمت یا کل بھارت ملازمت یا ریاست کی کسی سول ملازمت کا رکن ہو یا یونین یا ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو، ہر کوئی ایسا حاکم برطرف یا علاحدہ نہیں کر سکے گا جو اس حاکم کا ماتحت ہو جس نے اس شخص کا تقرر کیا ہو۔

(2) متذکرہ بالا کسی شخص کی اس وقت تک برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی نہیں کی جائے گی جب تک کہ ایسی تحقیقات نہ کی جائے جس میں اس کو اس کے خلاف الزامات کی اطلاع دے دی گئی ہو اور اسے ان الزامات کے بارے میں عذرات پیش کرنے کا مناسب موقع دیا گیا ہو:

بشرطیکہ ایسی تحقیقات کے بعد اس پر ایسا کوئی تاوان عائد کرنے کی تجویز کی جائے تو ایسا تاوان ایسی تحقیقات کے دوران پیش کی گئی شہادت کی اساس پر عائد کیا جا سکے گا اور یہ ضروری نہ ہوگا کہ ایسے شخص کو تاوان پر نمائندگی کرنے کا موقع دیا جائے:

مزید شرط یہ ہے کہ اس فقرہ کا اطلاق نہ ہوگا ___

(الف) جب کسی شخص کی ایسے چال چلن کی بنا پر برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کی جائے جس کے باعث اس کو کسی فوجداری الزام میں مجرم قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ب) جب ایسا حاکم جسے کسی شخص کی برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو، مطمئن ہو کہ کسی وجہ سے، جس کو وہ حاکم قلم بند کرے گا، مناسب طور پر ایسی تحقیقات نہیں کی جا سکتی؛ یا

(ج) جب صدر یا گورنر، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ریاست کی سلامتی کی خاطر ایسی تحقیقات کرنا قرین مصلحت نہیں ہے۔

(3) اگر متذکرہ بالا کسی شخص کی بابت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا ایسی تحقیقات جس کا حوالہ فقرہ (2) میں ہے مناسب طور سے کی جا سکتی ہے تو اس پر ایسے حاکم کا فیصلہ حتمی ہوگا جسے ایسے شخص کی برطرفی علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔

کل بھارت ملازمین۔

312-(1) حصہ 6 کے باب 6 یا حصہ 11 میں کسی امر کے باوجود اگر راجیہ سبھا نے ایسی قرارداد کے ذریعہ جس کی تائید کم سے کم ایسے دو تہائی ارکان نے کی ہو، جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، قرار دیا ہو کہ قومی مفاد کی خاطر ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے تو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ یونین اور ریاستوں کے لیے مشترکہ ایک یا زیادہ کل بھارت ملازمتیں (جس میں کل بھارت ملازمت عدلیہ شامل ہے) قائم کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی اور اس باب کی دوسری توضیعات کے تابع کسی ایسی ملازمت کے لیے بھرتی اور اس میں تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(2) ان ملازمتوں کا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر بھارتی نظم ونسق سروس اور بھارتی پولیس سروس کہلاتی تھیں، اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ کی قائم کی ہوئی ملازمتیں ہونا متصور ہوگا۔

(3) فقرہ (1) میں محولہ کل بھارت ملازمت عدلیہ میں ضلع جج کے، جیسا کہ اس کی تعریف دفعہ 236 میں کی گئی ہے، عہدے سے کم تر کوئی عہدہ شامل نہیں ہوگا۔

(4) متذکرہ بالا کل بھارت ملازمت عدلیہ کے قیام کی توضیع کرنے والے قانون میں حصہ 6 کے باب 6 کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات ہو سکیں گی جو اس قانون کی توضیعات کو موثر کرنے کے لیے ضروری ہوں اور ایسا کوئی قانون دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

بعض ملازمتوں کے عہدہ داروں کی شرائط ملازمت میں تبدیلی یا ان کو منسوخ کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔

312 الف۔(1) پارلیمنٹ، بذریعہ قانون ــــــ

(الف) ان اشخاص کے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل سیکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی سول ملازمت میں تقرر کے بعد آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی تاریخ نفاذ پر اور اس کے بعد کسی ملازمت یا عہدہ پر بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت خدمت انجام دے رہے ہوں حق محنت، رخصت اور پینشن کے متعلق شرائط ملازمت اور تادیبی امور سے متعلق حقوق میں، خواہ آئندہ کے لیے یا استقدامی طور پر، تبدیلی کر سکے گی یا ان کو منسوخ کر سکے گی۔

(ب) ان اشخاص کی جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل سکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل

کے ذریعہ تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں تقرر کے بعد آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت ملازمت سے علاحدہ ہو گئے ہوں یا دیگر طور پر ملازمت میں نہ رہے ہوں، پینشن سے متعلق شرائط ملازمت میں، خواہ آئندہ کے لیے یا استقدامی طور پر، تبدیلی کر سکے گی یا ان کو منسوخ کر سکے گی:

بشرطیکہ ایسے کسی شخص کی صورت میں جو سپریم کورٹ یا کسی عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج یا دیگر جج، بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل، یونین یا کسی ریاست کے پبلک سروس کمیشن کے رکن یا صدر یا اعلیٰ انتخابی کمشنر کے عہدہ پر مامور ہو یا رہا ہو، ذیلی فقرہ (الف) یا ذیلی فقرہ (ب) میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ پارلیمنٹ کو اس شخص کے ایسے عہدے پر تقرر کے بعد اس کی شرائط ملازمت میں سوائے اس حد تک جس حد تک ایسی خدمت کی شرائط ملازمت کا اطلاق اس شخص کے سکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں تقرر کرنے کی وجہ سے اس پر ہوتا، اس کے لیے ناموافق تبدیلی کرنے یا ان کو منسوخ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

(2) سوائے اس حد تک جس حد تک اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ بذریعہ قانون توضیع کرے، اس دفعہ کا کوئی امر اس آئین کی کسی دیگر توضیع کے تحت کسی مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم کے فقرہ (1) میں محولہ اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کرنے کے اختیار کو متاثر نہ کرے گا۔

(3) نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو___

(الف) کسی نزاع میں جو کسی ایسے قول وقرار، اقرار نامہ یا اس قسم کے دیگر نوشتہ کی کسی شرط یا اس پر کسی تصدیق ظہری سے پیدا ہو جو فقرہ (1) میں مذکورہ کسی شخص نے کیا تھا یا تکمیل کیا تھا یا جو کسی ایسے مراسلہ سے پیدا ہو جو ایسے شخص کو تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں اس کے تقرر یا بھارت کی ڈومینین یا اس کے کسی صوبہ کی حکومت کے تحت ملازمت میں اس کے برقرار رہنے کے تعلق سے اجرا ہوا ہو؛

(ب) دفعہ 314 کے تحت، جیسی کہ وہ ابتداً وضع کی گئی تھی، کسی حق، ذمہ داری یا وجوب سے متعلق کسی نزاع میں اختیار سماعت حاصل ہوگا۔

(4) دفعہ 314 میں، جیسی کہ وہ ابتداً وضع کی گئی تھی، یا اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں کسی امر کے باوجود اس دفعہ کی توضیعات نافذ ہوں گی۔

عبوری توضیعات۔

313- تاوقتیکہ اس آئین کے تحت اس بارے میں دوسری توضیع نہ کی جائے وہ تمام قوانین جو اس آئین کی تاریخ نفاذ

کے عین قبل نافذ اور کسی ایسی سرکاری ملازمت یا کسی عہدہ پر قابل اطلاق تھے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد ایک کل بھارت ملازمت یا یونین یا کسی ریاست کے تحت کسی ملازمت یا عہدہ کے طور پر برقرار رہے، اس حد تک نافذ رہیں گے جس حد تک وہ اس آئین کی توضیعات کے مطابق ہوں۔

314-آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی دفعہ 3 کے ذریعہ 29.8.1972 سے حذف۔

باب 2

پبلک سروس کمیشن

یونین اور ریاستوں کے لئے پبلک سروس کمیشن۔

315-(1) اس دفعہ کی توضیعات کے تابع ایک پبلک سروس کمیشن یونین کے لیے اور ایک پبلک سروس کمیشن ہر ایک ریاست کے لیے ہوگا۔

(2) دو یا زیادہ ریاستیں رضامند ہوسکیں گی کہ ان ریاستوں کے زمرہ کے لیے ایک ہی پبلک سروس کمیشن ہو اگر ان ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایوان یا جہاں ان کے دو ایوان ہوں ہر ایک ایوان اس مقصد کی قرارداد منظور کرے تو پارلیمنٹ ان ریاستوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قانون کے ذریعہ ایک مشترکہ ریاستی پبلک سروس کمیشن کا (جس کا اس باب میں مشترکہ سروس کمیشن کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) تقرر کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(3) کسی ایسے قانون میں جس کا اوپر ذکر ہے ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات ہوسکیں گی جو اس قانون کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے ضروری یا مناسب ہوں۔

(4) یونین کا پبلک سروس کمیشن، اگر اس سے کسی ریاست کا گورنر ایسا کرنے کی درخواست کرے تو صدر کی منظوری سے اس ریاست کی تمام ضروریات یا ان میں سے کسی ضرورت کو پورا کرنے پر رضامند ہو سکے گا۔

(5) اس آئین میں یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن کے حوالوں کی، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ مخصوص زیر غور امر کے تعلق سے یونین کی یا، جیسی کہ صورت ہو، اس ریاست کی ضروریات کو پورا کرنے والے کمیشن کے حوالے ہیں۔

ارکان کا تقرر اور ان کے عہدہ کی میعاد۔

316-(1) پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر، یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں، صدر اور ریاستی کمیشن کی صورت میں، اس ریاست کا گورنر کرے گا:

بشرطیکہ جہاں تک ہو سکے ہر پبلک سروس کمیشن کے تقریباً آدھے ارکان ایسے اشخاص ہوں گے جو اپنے ایسے تقرر کی تاریخ پر کم سے کم دس سال تک یا تو بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت کسی عہدہ پر فائز رہے ہوں اور دس سال کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل کی کوئی ایسی مدت شامل کی جائے گی

جس کے دوران کوئی شخص تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت کسی عہدہ پر فائز رہا ہو۔
(1 الف) اگر کمیشن کے میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے یا اگر کوئی ایسا میر مجلس غیر موجودگی یا کسی اور وجہ سے اپنے عہدہ کے فرائض انجام نہ دے سکے تو ان فرائض کو جب تک کوئی شخص، جس کا فقرہ (1) کے تحت خالی عہدہ پر تقرر کیا گیا ہو، اس کے فرائض نہ سنبھالے یا، جیسی کہ صورت ہو، جب تک کہ میر مجلس اپنے کام پر واپس نہ آ گیا ہو، کمیشن کے دیگر ارکان میں سے ایک ایسا رکن انجام دے گا جس کا تقرر یونین پبلک سروس کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر، اور ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کا گورنر اس غرض سے کرے۔
(2) پبلک سروس کمیشن کا کوئی رکن اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے چھ سال کی مدت تک یا اگر وہ یونین پبلک سروس کمیشن کا رکن ہو تو پینسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک اور اگر ریاستی کمیشن یا مشترکہ کمیشن کا رکن ہو تو باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک، ان میں جو بھی پہلے ہو، اپنے عہدہ پر فائز رہے گا:
بشرطیکہ ـــــ
(الف) پبلک سروس کمیشن کا کوئی رکن یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر کے نام اور ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کے گورنر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا؛
(ب) پبلک سروس کمیشن کے کسی رکن کو دفعہ 317 کے فقرہ (1) یا فقرہ (3) میں توضیع کیے گئے طریقہ سے عہدہ سے علاحدہ کیا جا سکے گا۔
(3) کوئی شخص جو پبلک سروس کمیشن کے رکن کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو اپنے عہدہ کی مدت کے اختتام پر اس عہدہ پر دوبارہ تقرری کے لیے اہل نہ ہوگا۔

پبلک سروس کمیشن کے رکن کی علاحدگی اور معطّلی۔

317-(1) فقرہ (3) کی توضیعات کے تابع کسی پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس یا کوئی دیگر رکن صرف صدر کے حکم سے بداطواری کی بنا پر اس کے عہدہ سے تب علاحدہ کیا جائے گا جب سپریم کورٹ، صدر کے اس سے استصواب کرنے پر دفعہ 145 کے تحت اس بارے میں مقررہ طریق کار کے مطابق تحقیقات کر کے رپورٹ کرے کہ میر مجلس کو یا، جیسی کہ صورت ہو، ایسے دیگر رکن کو اس بنا پر علاحدہ کر دینا چاہیے۔
(2) یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر اور ریاستی کمیشن کی صورت میں گورنر کمیشن کے میر مجلس یا کسی ایسے رکن کو جس کے متعلق فقرہ (1) کے تحت سپریم کورٹ سے استصواب کیا گیا ہو اس وقت تک کے لیے عہدے سے معطل کر سکے گا جب تک صدر ایسے استصواب پر سپریم کورٹ کی رپورٹ ملنے پر احکام صادر نہ کرے۔

(3) فقرہ (1) میں کسی امر کے باوجود صدر، پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا دیگر مجلس یا دیگر رکن کو اپنے حکم سے علاحدہ کر سکے گا اگر میر مجلس یا ایسا دیگر رکن، جیسی کہ صورت ہو،___

(الف) دیوالیہ قرار دیا جائے؛ یا

(ب) اپنے عہدہ کی مدت کے دوران اپنے عہدہ کے فرائض سے غیر متعلق کوئی باقاعدہ کام معاوضہ پر کرے؛ یا

(ج) صدر کی رائے میں دماغی یا جسمانی کمزوری کی وجہ سے اپنے عہدہ پر برقرار رہنے کے لیے ناموزوں ہو۔

(4) اگر پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا کسی دیگر رکن کا بھارت کی حکومت یا ریاستی حکومت کے یا اس کی طرف سے کیے ہوئے کسی معاہدے یا اقرارنامہ سے کسی طرح کا تعلق یا غرض ہو یا ہو جائے یا وہ اس کے نفع یا اس سے پیدا ہونے والے کسی فائدہ یا مشاہرہ میں کسی سند یافتہ کمپنی کے رکن کی حیثیت سے اور اس کے دوسرے ارکان کے ساتھ اشتراک کے سوا دیگر طور پر حصہ لے تو اس کا فقرہ (1) کی اغراض کے لے بداطواری کا مرتکب ہونا متصور ہوگا۔

کمیشن کے ارکان اور عملے کی شرائط ملازمت کی نسبت دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔

318- یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر اور کسی ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کا گورنر دساتیر العمل کے ذریعہ___

(الف) کمیشن کے ارکان کی تعداد اور ان کی شرائط ملازمت کا تعین کر سکے گا؛ اور

(ب) کمیشن کے عملہ کے ارکان کی تعداد اور ان کی شرائط کے متعلق توضیع کر سکے گا:

بشرطیکہ پبلک سروس کمیشن کے رکن کی شرائط ملازمت میں اس کے تقرر کے بعد ایسی تبدیلی نہ کی جائے گی جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

کمیشن کی رکنیت سے ہٹ جانے کے بعد عہدوں پر اس کے ارکان پر فائز رہنے کی ممانعت۔

319- عہدے سے ہٹ جانے کے بعد___

(الف) یونین پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی مزید ملازمت کے نااہل ہوگا؛

(ب) ریاستی پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا اس کے کسی دیگر رکن کی حیثیت سے یا کسی دوسرے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہوگا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہوگا؛

(ج) یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کے سوا کوئی رکن یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہوگا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہوگا؛

(د) کسی ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کے سوا کوئی رکن، یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا اس کے کسی دیگر رکن کی حیثیت سے یا اس ریاستی پبلک سروس کمیشن یا دیگر ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہوگا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہوگا۔

پبلک سروس کمیشن کے کارہائے منصبی۔

320-(1) یونین اور ریاستی پبلک سروس کمیشنوں کا فرض ہوگا کہ وہ یونین کی ملازمتوں اور ریاستی ملازمتوں پر تقرر کے لیے علاحدہ امتحانات منعقد کریں۔

(2) یونین کمیشن کا یہ بھی فرض ہوگا کہ اگر کوئی دو یا زیادہ ریاستیں ایسی خواہش کریں تو کسی ملازمت کے لیے، جس کے لیے خاص اہلیت رکھنے والے امیدوار درکار ہوں، مشترکہ بھرتی کی اسکیمیں مرتب کرنے اور ان کو روبہ عمل لانے میں ان ریاستوں کی مدد کرے۔

(3) یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن سے، جیسی کہ صورت ہو، مشورہ لیا جائے گا___

(الف) سول ملازمتوں اور سول عہدوں کے لیے بھرتی کرنے کے طریقوں سے متعلق تمام امور پر؛

(ب) ان اصولوں پر جن پر سول ملازمتوں اور عہدوں پر تقررات کرنے اور ایک ملازمت سے دوسری ملازمت میں ترقیاں دینے اور تبادلہ کرنے کے لیے عمل کیا جائے اور ایسے تقررات، ترقیوں یا تبادلوں کے لیے امیدواروں کی موزونیت کے بارے میں؛

(ج) ان سب تادیبی امور پر جن کا اثر بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے ماتحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کرنے والے شخص پر پڑے جن میں ایسے امور سے متعلق عرض داشت یا عرضیاں شامل ہیں؛

(د) کسی ادعا پر جس کو وہ شخص کرے یا اس کے متعلق کیا جائے جو بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت یا تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کر رہا ہو یا کی ہو، کہ کوئی صرفہ، جو اس نے ایسی قانونی کارروائی میں صفائی پیش کرنے پر برداشت کیا ہو جو اس کے خلاف ان افعال کی بابت دائر کی گئی ہو جو اس نے اپنے فرض کی انجام دہی میں کیے ہوں یا جن کا کرنا ظاہر ہوتا ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے دیا جائے؛

(ہ) ان جسمانی ضرر کی بابت پینشن دینے کے ادعا پر، جو کسی شخص کو بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت یا ریاست

کی حکومت کے تحت یا تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کرنے کے دوران پہنچے ہوں اور ایسی دی جانے والی کسی رقم کی مقدار کے سوال پر،

اور پبلک سروس کمیشن کا فرض ہوگا کہ وہ اس سے اس طرح رجوع کیے ہوئے کسی امر پر اور کسی دیگر امر پر امر پر صلاح دے جس پر صدر یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کا گورنر اس سے رجوع کرے:

بشرطیکہ صدر کل بھارت ملازمتوں اور یونین کے امور کے سلسلہ میں دیگر ملازمتوں اور عہدوں کے بارے میں بھی اور گورنر ریاستی امور کے سلسلہ میں دیگر ملازمتوں اور عہدوں کے بارے میں دساتیر العمل بنا سکے گا جن میں ان امور کی صراحت کی جائے گی جن میں یا تو عام طور پر یا کسی خاص قسم کی کارروائی میں یا خاص حالات میں پبلک سروس کمیشن سے مشورہ لینا ضروری نہ ہوگا۔

(4) فقرہ (3) میں کسی امر سے یہ لازم نہ ہوگا کہ پبلک سروس کمیشن سے مشورہ اس طریقہ کے بارے میں، جس کے مطابق دفعہ 16 کے فقرہ (4) میں محولہ کوئی توضیع کی جائے یا اس طریقہ کے بارے میں کیا جائے، جس کے مطابق دفعہ 335 کی توضیعات نافذ کی جائیں۔

(5) فقرہ (3) کے فقرہ شرطیہ کے تحت صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے بنائے ہوئے سب دساتیر العمل پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایک ایوان میں، جیسی کہ صورت ہو، ان کے بنائے جانے کے بعد، جتنی جلد ہو سکے، اتنی مدت تک جو چودہ دن سے کم نہ ہو، رکھے جائیں گے اور وہ ایسی ردوبدل کے تابع ہوں گے جن کو تنسیخ یا ترمیم کے طور پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوان یا ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایوان یا دونوں ایوان اس اجلاس کے دوران کرے جس میں وہ اس طرح رکھے جائیں۔

پبلک سروس کمیشنوں کے کارہائے منصبی کو وسیع کرنے کا اختیار۔

321- پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کا، جیسی کہ صورت ہو، بنایا ہوا کوئی ایکٹ توضیع کر سکے گا کہ یونین اور ریاست کی ملازمتوں کے بارے میں نیز کسی مقامی حاکم یا قانون کے ذریعہ تشکیل دی ہوئی دیگر سند یافتہ جماعت یا کسی عوامی ادارہ کی ملازمتوں کے بارے میں یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن زائد کارہائے منصبی انجام دے۔

پبلک سروس کمیشنوں کے مصارف۔

322- یونین یا ریاستی پبلک سروس کمیشن کے مصارف کا بار جن میں کمیشن کے ارکان یا عملہ کو یا ان کی بابت واجب الادا

یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا۔

پبلک سروس کمیشنوں کی رپورٹیں۔

323-(1) یونین کمیشن کا فرض ہوگا کہ صدر کو کمیشن کی کارگزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور ایسی رپورٹ کے ملنے پر صدر اس کی نقل ایک یادداشت کے ساتھ جس میں ان کارروائیوں کے بارے میں، اگر کوئی ہوں، جن میں کمیشن کا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، مشورہ قبول نہ کرنے کے وجوہ بیان کیے جائیں گے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

(2) ریاستی کمیشن کا فرض ہوگا کہ ریاست کے گورنر کو کمیشن کی کارگزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور مشترکہ کمیشن کا فرض ہوگا کہ ان ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کے گورنر کو جس کی ضروریات کو وہ مشترکہ کمیشن پورا کرتا ہو اس ریاست کے بارے میں کمیشن کی کارگزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور ہر ایک صورت میں گورنر ایسی رپورٹ کے ملنے پر اس کی نقل ایک یادداشت کے ساتھ جس میں ایسی کارروائیوں کے بارے میں، اگر کوئی ہوں، جن میں کمیشن کا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، مشورہ قبول نہ کرنے کے وجوہ بیان کیے جائیں گے، ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کروائے گا۔

حصہ 14الف

ٹریبونل

انتظامی ٹریبونل۔

323الف۔(1)پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ ایسے اشخاص کی، جو یونین یا کسی ریاست یا بھارت کے علاقے کے اندر یا بھارت کی حکومت کے زیر اختیار یا حکومت کی ملکیتی یا زیر اختیار کسی کارپوریشن کے امور سے متعلق سرکاری ملازمتوں اور عہدوں پر مقرر کیے گئے ہوں، ملازمت میں بھرتی اور شرائط ملازمت کے بارے میں انتظامی ٹریبونل کے ذریعے تنازعات وشکایات کے تصفیہ یا سماعت کے لیے توضیع کرسکے گی۔

(2)فقرہ(1)کے تحت بنائے ہوئے قانون میں حسب ذیل امور کے لیے توضیع کی جاسکے گی،___

(الف)یونین کے لیے انتظامی ٹریبونل کا اور ہر ریاست کے لیے یا دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے علاحدہ انتظامی ٹریبونل کا قیام عمل میں لانا؛

(ب)اس اختیار سماعت، ان اختیارات کی (جن میں توہین عدالت کے لیے سزا تجویز کرنے کا اختیار شامل ہے) نیز ایسے قانونی اختیار کی نسبت صراحت کرنا جس کا استعمال ہر متذکرہ ٹریبونل کرسکے گا؛

(ج)ایسے طریق کار کی (جن میں قانون میعاد سماعت کی توضیعات اور قانون شہادت کے قواعد شامل ہیں) توضیع کرنا جن پر متذکرہ ٹریبونل عمل پیرا ہوں گے؛

(د)دفعہ 136 کے تحت سپریم کورٹ کے اختیار سماعت کے سوا تمام عدالتوں کے اختیار سماعت کو فقرہ(1) میں متذکرہ تنازعات وشکایات کی نسبت خارج کرنا؛

(ہ)مذکورہ ٹریبونل کے قیام کے فوراً قبل کسی عدالت یا حاکم کے زیر غور مقدمات کو جو ایسے ٹریبونل کے اختیار سماعت کے اندر ہوتے اگر ایسے بنائے دعویٰ جن پر ایسے مقدمات یا کارروائیاں مبنی ہوں، ایسے قیام کے بعد وجود میں آتے، مذکورہ ہر انتظامی ٹریبونل کو منتقل کرنے کی توضیع کرنا؛

(و)دفعہ 371د کے فقرہ(3)کے تحت صدر کے صادر کیے ہوئے کسی حکم کو منسوخ کرنا یا اس میں ترمیم کرنا؛

(ز)ایسی ضمنی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات(جن میں فیس کی توضیعات شامل ہیں)شامل کرنا جن کو پارلیمنٹ مذکورہ ٹریبونل کی موثر کارکردگی اور مقدمات کے فوری فیصلوں اور احکام کی عمل آوری کے لیے ضروری تصور کرے۔

(3)اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں یا فی الوقت نافذ کسی قانون میں اس بارے میں کسی امر کے ہوتے ہوئے بھی

اس دفعہ کی توضیعات موثر ہوں گی۔

دیگر امور کے لئے ٹربیونل۔

323ب-(1) متعلقہ مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ فقرہ (2) میں مصرحہ تمام امور یا ان میں سے کسی ایسے امر کی نسبت جن کے بارے میں مذکورہ مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو تنازعات، شکایات یا جرائم کے ٹربیونل کے ذریعے تصفیے یا سماعت کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(2) فقرہ (1) میں محولہ امور حسب ذیل پر مشتمل ہوں گے، یعنی:___

(الف) کوئی ٹیکس عائد کرنا، اس کی تشخیص، وصولی اور اس کا نفاذ؛

(ب) زرِ مبادلہ، کسٹمز کی حدود کے آر پار درآمد اور برآمد؛

(ج) صنعتی اور مزدوروں کی نسبت تنازعات؛

(د) آراضی اصلاحات جو دفعہ 31 الف میں تعریف کے مطابق کسی املاک کے یا ان میں کسی حقوق کے ریاست کے ذریعہ حصول یا ایسے حقوق کے زائل یا ان میں تبدیلی کرنے یا زرعی اراضی کی حد مقرر کرنے کے طریق کے طور پر یا کسی دیگر طریق پر کی جائیں؛

(ہ) شہری جائیداد کی انتہائی حد مقرر کرنا؛

(و) پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان یا کسی ریاستی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے لیے انتخابات لیکن اس میں ایسے امور شامل نہیں ہیں جن کا دفعہ 329 اور دفعہ 329 الف میں حوالہ دیا گیا ہے؛

(ز) غذائی اجناس (جن میں کھانے کے تیل اور ان کے بیج شامل ہیں) اور ایسی دیگر اشیا کی، جن کی نسبت صدر بذریعہ سرکاری اعلان قرار دے کہ وہ اس دفعہ کی اغراض کے لیے لازمی اجناس ہیں، پیداوار، حصول، فراہمی و تقسیم اور مذکورہ اشیاء کی قیمتوں پر نگرانی رکھنا؛

(ح) کرایہ، اس کی ضابطہ بندی اور نگرانی اور کرایہ داری کے مسائل جن میں مالک مکان اور کرایہ داروں کا حق، ٹائٹل اور مفاد شامل ہے؛

(ط) ذیلی فقرہ جات (الف) تا (ح) میں مصرحہ امور کی نسبت قوانین کے خلاف جرائم اور ان امور میں سے کسی کی نسبت فیس؛

(ی) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرہ جات (الف) تا (ط) میں مصرحہ امور کے ضمن میں آتا ہو۔

(3) فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے قانون میں حسب ذیل توضیع کی جا سکے گی___

(الف) ٹریبونل کے نظام کا قیام عمل میں لانا؛

(ب) اس اختیار سماعت، ان اختیارات کی (جن میں توہین عدالت کے لیے سزا تجویز کرنے کا اختیار شامل ہے) نیز ایسے قانونی اختیار کی نسبت صراحت کرنا جس کا استعمال ہر متذکرہ ٹریبونل کر سکے گا؛

(ج) ایسے طریق کار کی (جس میں قانون میعاد سماعت کی نسبت توضیعات اور قانون شہادت کے قواعد شامل ہیں) توضیع کرنا جس پر متذکرہ ٹریبونل عمل پیرا ہوں گے؛

(د) دفعہ 136 کے تحت سپریم کورٹ کے اختیار سماعت کے سوائے تمام عدالتوں کے اختیار سماعت کو متذکرہ ٹریبونل کے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی نسبت خارج کرنا؛

(ہ) مذکورہ ٹریبونل کے قیام کے فوراً قبل کسی عدالت یا حاکم کے زیر غور مقدمات کو جو ایسے ٹریبونل کے اختیار سماعت کے اندر ہوتے اگر ایسے بنائے دعوے جن پر ایسے مقدمات یا کارروائیاں مبنی ہوں، ایسے قیام کے بعد وجود میں آتے، مذکورہ ہر انتظامی ٹریبونل کو منتقل کرنے کی نسبت توضیع کرنا؛

(و) ایسی ضمنی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات (جن میں فیس کے متعلق توضیعات شامل ہیں) شامل کرنا جن کو متعلقہ مجلس قانون ساز مذکورہ ٹریبونل کی موثر کارکردگی اور مقدمات کے فوری فیصلوں اور احکام کی عمل آوری کے لیے ضروری تصور کرے۔

(4) اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں یا فی الوقت نافذ کسی قانون میں اس بارے میں کسی امر کے ہوتے ہوئے بھی اس دفعہ کی توضیعات موثر ہوں گی۔

تشریح:۔ اس دفعہ میں کسی امر سے متعلق مجلس قانون ساز سے پارلیمنٹ یا، جیسی کہ صورت ہو، کوئی ایسی ریاستی مجلس قانون ساز مراد ہے جو اس امر کی نسبت حصہ XI کی توضیعات کے مطابق قوانین بنانے کی مجاز ہو۔

حصہ 15

انتخابات

انتخابات کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی انتخابی کمیشن میں مرکوز ہوں گی۔

324-(1)اس آئین کے تحت پارلیمنٹ اور ہر ریاست کی مجلس قانون ساز کے لیے ہونے والے تمام انتخابات اور صدر اور نائب صدر کے عہدوں کے انتخابات کی انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ان کے انعقاد کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی ایک کمیشن میں مرکوز ہوگی (جس کو اس آئین میں انتخابی کمیشن کہا گیا ہے)۔

(2)انتخابی کمیشن اعلیٰ انتخابی کمشنر اور دیگر انتخابی کمشنروں کی، اگر کوئی ہوں، ایسی تعداد پر مشتمل ہوگا جس کا صدر وقتاً فوقتاً تعین کرے اور انتخابی کمشنروں کا تقرر اس بارے میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع صدر کرے گا۔

(3)جب کسی دیگر کمشنر کا اس طرح تقرر ہو تو اعلیٰ انتخابی کمشنر انتخابی کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے کام کرے گا۔

(4)لوک سبھا اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ہر انتخاب سے پہلے اور ہر ریاست کی قانون ساز کونسل کے، جس میں ایسی کونسل ہو، پہلے عام انتخاب سے قبل اور اس کے بعد دو سالہ انتخاب سے قبل انتخابی کمیشن سے مشورہ کرنے کے بعد صدر ایسے علاقائی کمشنروں کا بھی تقرر کر سکے گا جن کو وہ کمیشن کو فقرہ (1) سے عطا کیے ہوئے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد دینے کے لیے ضروری سمجھے۔

(5)پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع انتخابی کمشنروں اور علاقائی کمشنروں کی شرائط ملازمت اور ان کے عہدہ پر رہنے کی میعاد ایسی ہوگی جن کا صدر قاعدہ کے ذریعہ تعین کرے:

بشرطیکہ اعلیٰ انتخابی کمشنر کو اس طریقہ کے سوا جس کے بموجب اور ان وجوہ کے بغیر جن کی بنا پر سپریم کورٹ کے کسی جج کو علاحدہ کیا جا سکتا ہے، اس کے عہدے سے علاحدہ نہیں کیا جائے گا اور اعلیٰ انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت میں اس کے تقرر کے بعد ایسی تبدیلی نہیں کی جائے گی جو اس کے ناموافق ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ کسی دیگر انتخابی کمشنر یا علاقائی کمشنر کو اعلیٰ انتخابی کمشنر کے مشورہ کے بغیر عہدہ سے علاحدہ نہ کیا جائے گا۔

(6)صدر یا کسی ریاست کا گورنر، جب انتخابی کمیشن ایسی درخواست کرے، انتخابی کمیشن یا علاقائی کمشنر کے لیے ایسا عملہ مہیا کرے گا جو کمیشن کو فقرہ (1) سے عطا کیے ہوئے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ضروری ہو۔

کوئی شخص مذہب،نسل، ذات یا جنس کی بناء پر فہرست انتخاب میں شامل کیے جانے کے لئے نااہل نہ ہوگا اور نہ ہی وہ ادعا کرے گا کہ اس کو کسی خصوصی فہرست انتخاب میں شامل کیا جائے۔

325-پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے انتخاب کے لیے ہر علاقائی حلقہ انتخاب کی ایک عام انتخابی فہرست ہوگی اور کوئی شخص محض مذہب،نسل، ذات، جنس یا ان میں سے کسی کی بنا پر کسی ایسی فہرست میں شامل ہونے کے لیے نا اہل نہ ہوگا اور نہ وہ ادعا کرے گا کہ اس کو کسی ایسے حلقہ انتخاب کی کسی خصوصی انتخابی فہرست میں شامل کیا جائے۔

لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے لئے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بناء پر ہوں گے۔

326-لوک سبھا اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے یعنی ہر شخص جو بھارت کا شہری ہو اور اس تاریخ پر جو متعلقہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائے، اٹھارہ سال کی عمر سے کم نہ ہو اور اس آئین یا متعلقہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کے تحت عدم سکونت،فتور عقل، جرم یا رشوت ستانی یا بدعنوانی کی بنا پر نا اہل نہ ہو،کسی ایسے انتخاب میں رائے دہندہ کی حیثیت سے درج فہرست کیے جانے کا حق ہوگا۔

پارلیمنٹ کو قانون ساز ایوانوں کے لئے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔

327-اس آئین کی توضیعات کی تابع، پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان کے انتخابات سے متعلق یا اس کے سلسلہ میں جملہ امور کی بابت توضیع کر سکے گی جن میں انتخابی فہرستوں کی تیاری، انتخابی حلقوں کی حد بندی اور وہ جملہ دیگر امور شامل ہیں جو ایسے ایوانوں کی باضابطہ تشکیل کے لیے ضروری ہوں۔

ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسی مجلس قانون ساز کے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔

328-اس آئین کی توضیعات کے تابع اور جب تک پارلیمنٹ اس بارے میں توضیع نہ کرے،کسی ریاست کی مجلس

قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق یا اس کے سلسلہ میں جملہ امور کی بابت توضیع کر سکے گی جس میں انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ایسے جملہ دیگر امور شامل ہیں جو ایسے ایوان یا ایوانوں کی باضابطہ تشکیل کے لیے ضروری ہوں۔

انتخابی امور میں عدالتوں کی مداخلت پر امتناع۔

329-اس آئین میں کسی امر کے باوجود___

(الف) کسی ایسے قانون کے جواز پر جو انتخابی حلقوں کی حد بندی یا ایسے انتخابی حلقوں کے لیے نشستیں مختص کرنے سے متعلق دفعہ 327 یا دفعہ 328 کے تحت بنایا گیا ہو یا بنایا گیا ظاہر ہوتا ہو، کسی عدالت میں اعتراض نہ کیا جائے گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان کے لیے کسی انتخاب پر کسی عدالت میں اعتراض انتخابی درخواست کے سوا نہ کیا جائے گا جو ایسے حاکم کو ایسے طریقہ سے پیش ہو جس کے بارے میں متعلقہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کی جائے۔

329الف۔آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 36 کے ذریعہ 20.6.1979 سے حذف۔

حصہ 16

بعض طبقوں سے متعلق خصوصی توضیعات

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لئے لوک سبھا میں نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔

لوک سبھا میں خواتین کیلیئے محفوظ نشستیں۔

☆{330الف۔(1) لوک سبھا میں خواتین کیلیئے نشستیں محفوظ کی جائینگی۔}

(ب) آسام کے خود اختیاری اضلاع کے درج فہرست قبیلوں کو چھوڑ کر دیگر درج فہرست قبیلوں کے لئے؛اور

(ج) آسام کے خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کے لیے۔

☆☆{(2) جتنا کہ ممکن ہو سکے، فعہ 330 کے فقرہ(2) کے تحت محفوظ نشستوں کی کُل تعداد کی ایک تہائی نشستیں درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والی خواتین کیلیئے محفوظ کی جائینگی۔}

☆☆☆{(3) جتنا کہ ممکن ہو سکے، لوگ سبھا میں براہ راست انتخاب کے ذریعے پُر کی جانے والی نشستوں کی کل تعداد کی ایک تہائی نشستیں (بشمول درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والی خواتین کیلیئے محفوظ نشستوں کی تعداد) خواتین کیلیئے محفوظ کی جائینگی'' }

تشریح: اس دفعہ اور دفعہ 332 میں اصطلاح '' آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد وشمار شائع ہو چکے ہیں تاوقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد وشمار شائع نہ ہوئے ہوں 2001 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہوگا۔

☆{اس کا ادخال آئین (ایک سوچھٹویں ترمیم) ایکٹ،2023 تاریخ 28 ستمبر،2023 کی رُو سے کیا گیا ہے۔}

☆☆{اس کا ادخال آئین (ایک سوچھٹویں ترمیم) ایکٹ،2023 تاریخ 28 ستمبر،2023 کی رُو سے کیا گیا ہے۔}

☆☆☆{اس کا ادخال آئین (ایک سوچھٹویں ترمیم) ایکٹ،2023 تاریخ 28 ستمبر،2023 کی رُو سے کیا گیا ہے۔}

لوک سبھا میں اینگلوانڈین فرقہ کی نمائندگی۔

331۔ دفعہ 81 میں کسی امر کے باوجود صدر، اگر اس کی رائے ہو کہ اینگلوانڈین فرقہ کی لوک سبھا میں کافی نمائندگی نہیں ہے تو، اس فرقہ کے زیادہ سے زیادہ دو ارکان کو لوک سبھا کے لیے نامزد کر سکے گا۔

☆{ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں خواتین کیلئے محفوظ نشستیں۔

332۔الف۔(1) ہر ریاست میں خواتین کیلئے قانون ساز اسمبلی میں نشستیں محفوظ کی جائینگی۔

☆☆(2) جتنا کہ ممکن ہو سکے، دفعہ 332 کے فقرہ (3) کے تحت محفوظ نشستوں کی کل تعداد کی ایک تہائی نشستیں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والی خواتین کیلئے محفوظ کی جائینگی۔

☆☆☆(3) جتنا کہ ممکن ہو سکے، ہر ریاست کے قانون ساز اسمبلی میں براہ راست انتخاب کے ذریعے پُر کی جانے والی نشستوں کی کُل تعداد کی ایک تہائی نشستیں (بشمول درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والی خواتین کیلئے محفوظ نشستوں کی تعداد) خواتین کیلئے محفوظ کی جائینگی'' }

(3الف) فقرہ (3) میں کسی امر کے باوجود سن 2026 ویں عیسوی کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کی بنیاد پر ارونا چل پردیش، میگھالیہ، میزورم اور نا گالینڈ ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں نشستوں کی تعداد کے، دفعہ 170 کے تحت تنظیم نو کا نفاذ ہونے تک جو نشست ایسی کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے لیے محفوظ کی جائیں گی وہ۔

(الف) اگر آئین (ستاونویں ترمیم) ایکٹ، 1987 کے نافذ ہونے کی تاریخ کو ایسی ریاست کی موجودہ قانون ساز اسمبلی میں (جسے اس فقرہ میں اس کے بعد موجودہ قانون ساز اسمبلی کہا گیا ہے) سبھی نشستیں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے ذریعہ رکھی ہوئی ہیں تو ایک نشست کو چھوڑ کر سبھی نشستیں ہوں گی؛ اور

(ب) کسی دیگر حالت میں اتنی نشستیں ہوں گی جن کی تعداد کا تناسب نشستوں کی کل تعداد کے اس تناسب سے کم نہیں ہوگا جو موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کی (مذکورہ تاریخ کو اس طرح موجود) تعداد کا تناسب موجودہ قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ہے۔

☆{اس کا ادخال آئین (ایک سوچھٹویں ترمیم) ایکٹ، 2023 تاریخ 28 ستمبر، 2023 کی رُو سے کیا گیا ہے۔}

☆☆{اس کا ادخال آئین (ایک سوچھٹویں ترمیم) ایکٹ، 2023 تاریخ 28 ستمبر، 2023 کی رُو سے کیا گیا ہے۔}

☆☆☆{اس کا ادخال آئین (ایک سوچھٹویں ترمیم) ایکٹ، 2023 تاریخ 28 ستمبر، 2023 کی رُو سے کیا گیا ہے۔}

(3) فقرہ (3) میں کسی امر کے باوجود سن 2026 ویں عیسوی کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کی بنیاد پر تری پورہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی تعداد کے، دفعہ 170 کے تحت تنظیم نو کا نفاذ ہونے تک جو نشستیں اس موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے لیے محفوظ کی جائیں گی، وہ اتنی نشستیں ہوں گی جن کی تعداد کا تناسب جگہوں کی کل تعداد کے اس تناسب سے کم نہیں ہوگا جو موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کی آئین (بہتر ویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے ذریعہ نافذ ہونے کی تاریخ کو اس طرح موجودہ تعداد کا تناسب مذکورہ تاریخ کو اس قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ہے۔

(4) ان نشستوں کی تعداد کا جو ریاست آسام کی قانون ساز اسمبلی میں خود اختیاری ضلع کے لیے محفوظ کی جائیں اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ایسا تناسب ہوگا جو اس ضلع کی آبادی اور اس ریاست کی کل آبادی کے تناسب سے کم نہ ہو۔

(5) آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کے لیے محفوظ نشستوں کے لیے انتخابی حلقوں میں اس ضلع کے باہر کا کوئی رقبہ شامل نہ ہوگا۔

(6) کوئی شخص جو ریاست آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کے کسی درج فہرست قبیلہ کا رکن نہ ہو اس ضلع کے کسی حلقہ انتخاب سے اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں انتخاب کے قابل نہ ہوگا:

بشرطیکہ آسام ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے لئے بوڈو لینڈ علاقائی رقبہ ضلع میں شامل انتخابی حلقوں میں درج فہرست قبائل اور غیر درج فہرست قبائل کی نمائندگی، جسے اس طرح مطلع کیا گیا تھا اور بوڈو لینڈ علاقائی رقبہ ضلع کی تشکیل کے قبل موجود تھی، بنائی رکھی جائے گی۔

ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی۔

333- دفعہ 170 میں کسی امر کے باوجود کسی ریاست کا گورنر اگر اس کی رائے ہو کہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی کی ضرورت ہے اور اس میں اس کی کافی نمائندگی نہیں ہے تو اس فرقے کے ایک رکن کو اسمبلی کے لیے نامزد کرے گا۔

نشستوں کے تحفظ اور خصوصی نمائندگی کا ستر سال بعد ختم ہو جانا۔

دفعہ 334- اس حصہ میں مندرجہ ذیل بالا توضیعات کے باوجود اس آئین کی توضیعات جو۔

(الف) لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے

نشستوں کا تحفظ کرنے ؛اور

☆{(ب) فقرہ جات (الف) اور (ب) کے بعد لمبی سطر میں، الفاظ ''ستر سال'' کی جگہ پر الفاظ ''فقرہ (الف) کی نسبت اسی سال اور فقرہ (ب) کی نسبت ستر سال'' کا ادخال ہوگا۔}

☆☆{خواتین کیلئے محفوظ نشستیں کا لاگو ہونا۔

334الف۔(1)۔اس حصے یا حصہ VIII کی متذکرہ توضیعات میں کسی بھی امر کے باوجود، لوک سبھا، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور قومی راجدھانی دہلی علاقے کی قانون ساز اسمبلی میں خواتین کیلئے محفوظ نشستوں سے متعلق آئین کی توضیعات، اس غرض کیلئے حد بندی عمل میں لائے جانے کے بعد پہلی مردم شماری کے مناسب اعداد و شمار جو آئین (ایک سو چھٹویں ترمیم ایک، 2023 کے نفاذ کے بعد شائع کئے گئے ہوں نافذ العمل ہونگے اور ایسے نفاذ سے پندرہ سال کی مدت منقضی ہونے پر موثر نہ رہینگے۔

(2) دفعات 239 الف الف، 330 الف اور 332 الف کی توضیعات کے تابع، لوک سبھا، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور قومی راجدھانی، علاقے کی قانون ساز اسمبلی میں خواتین کیلئے محفوظ نشستیں اس تاریخ تک جاری رہینگی جیسا کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعے تعین کرے۔

(3) لوک سبھا، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور قومی راجدھانی دہلی علاقے کی قانون ساز اسمبلی میں خواتین کیلئے محفوظ نشستوں کو باری باری ہر مابعد حد بندی کے عمل کے بعد لاگو کیا جائے گا، جیسا کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعے تعین کرے۔

(4) اس دفعہ میں مندرج کوئی بھی امر، لوک سبھا، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قومی راجدھانی دہلی علاقے کی قانون ساز اسمبلی میں کسی بھی نمائندگی پر اُس وقت کے موجود لوک سبھا، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قومی راجدھانی دہلی علاقے کی قانون ساز اسمبلی کے تحلیل ہونے تک اثر انداز نہ ہوگا''۔

ترمیم، لوک سبھا، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قومی راجدھانی دہلی علاقے کی قانون ساز اسمبلی میں تحفظ کو متاثر نہ کریگی۔6۔آئین (ایک سو چھٹویں ترمیم) ایکٹ، 2023 کے ذریعے آئین میں کی گئی ترامیم، لوک سبھا، کسی

☆{اس کا ادخال آئین (ایک سو چارویں ترمیم) ایکٹ، 2019 تاریخ 21 جنوری، 2020 کی رُو سے کیا گیا ہے۔(نشستوں کا تحفظ اور خصوصی نمائندگی کا بعض مدت کے بعد ختم ہو جانا)}

☆☆{اس کا ادخال آئین (ایک سو چھٹویں ترمیم) ایکٹ، 2023 تاریخ 28 ستمبر، 2023 کی رُو سے کیا گیا ہے۔}

ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قومی راجدھانی دہلی علاقے کی قانون ساز اسمبلی میں کسی بھی نمائندگی پر مذکورہ ایکٹ کے نفاذ پر موجودہ لوک سبھا، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قومی راجدھانی دہلی علاقے کی قانون ساز اسمبلی، جیسی کہ صورت ہو، کے تحلیل ہونے تک اثرانداز نہ ہوگی۔}

(ب) لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں نامزدگی کے ذریعے اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی سے متعلق ہیں، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے ستر سال کی مدت کے منقضی ہو جانے پر نافذ نہ رہیں گی:

ملازمتوں اور عہدوں پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ادعا۔

335- یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں پر تقررات کرنے میں نظم ونسق کی کارکردگی برابر قائم رکھتے ہوئے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے ادعا کا لحاظ کیا جائے گا:

بشرطیکہ اس دفعہ کا کوئی امر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے مفاد میں یونین یا کسی ریاست کے امور سے متعلق ملازمتوں کی کسی قسم یا قسموں میں یا عہدوں پر ترقی کے معاملوں میں تحفظ کے لئے، کسی امتحان میں اہلیت کے لئے ضروری نمبروں میں رعایت دینے یا اس کی سطح کم کرنے کے لئے توضیعات کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

بعض ملازمتوں میں اینگلو انڈین فرقے کے لئے خصوصی توضیع۔

336-(1) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد اس کے پہلے دو سال کے دوران اینگلو انڈین فرقے کے ارکان کے تقررات ریلوے، کسٹم، ڈاک وتار کی یونین ملازمتوں میں عہدوں پر اسی بنا پر کیے جائیں گے جس پر 15 اگست، 1947ء سے عین قبل کیے جاتے تھے۔

بعد کے آنے والے دو سال کی ہر مدت کے دوران مذکورہ ملازمتوں میں اس فرقے کے ارکان کے لیے محفوظ کیے ہوئے عہدوں کی تعداد عین ماقبل کے دو سال کی مدت کے دوران اس طرح محفوظ کی ہوئی تعداد سے جہاں تک ہو سکے دس فیصد کم ہوگی:

بشرطیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر ایسے تحفظات ختم ہو جائیں گے۔

(2) فقرہ (1) کا کوئی امر اس فقرہ کے تحت اینگلو انڈین فرقے کے لیے محفوظ کیے ہوئے عہدوں کے سوا یا ان کے علاوہ دوسرے عہدوں پر اس فرقے کے ارکان کے تقررات میں مانع نہ ہوگا اگر ایسے ارکان قابلیت کی بنا پر دوسرے فرقوں کے ارکان کے مقابلہ میں مقرر ہونے کے اہل پائے جائیں۔

اینگلوانڈین فرقے کے مفاد کے لئے تعلیمی رقمی منظوریوں کی بابت خصوصی توضیع۔

337-اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد کے پہلے تین مالیاتی سالوں کے دوران یونین اور ہر ایک ریاست اینگلوانڈین فرقے کے مفاد کے لیے تعلیم کی بابت اتنی ہی رقمی منظوریاں، اگر کوئی ہوں، دے گی جتنی 31 مارچ، 1948 پر ختم ہونے والے مالیاتی سال میں دی گئی تھیں۔

بعد کے آنے والے تین سال کی ہر مدت کے دوران رقمی منظوریاں عین ماقبل کے تین سال کی مدت کی رقمی منظوریوں سے دس فیصدی کم ہوں گی:

بشرطیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر ایسی رقمی منظوریاں جس حد تک وہ اینگلوانڈین فرقے کے لیے خصوصی رعایت ہوں، ختم ہو جائیں گی:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی تعلیمی ادارہ اس دفعہ کے تحت کسی رقمی منظوری کے پانے کا مستحق نہ ہوگا بجز اس کے کہ اس میں کم سے کم چالیس فیصدی سالانہ داخلے اینگلوانڈین فرقے کے سوا دوسرے فرقوں کے ارکان کو دیے جاتے ہوں۔

درج فہرست ذاتوں کے لئے قومی کمیشن۔

338-(1) درج فہرست ذاتوں کے لیے ایک کمیشن ہوگا جو درج فہرست ذاتوں کے لیے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعے اس تئیں بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر مجلس اور تین دیگر ارکان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی میعاد ایسی ہوں گی جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ___

(الف) درج فہرست ذاتوں کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیع کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

☆{(ب) مگر شرط یہ کہ دفعہ 342 الف کے فقرہ (3) کی اغراض کیلئے اس فقرہ کا کوئی بھی امر لاگو نہیں ہوگا۔}

(ج) درج فہرست ذاتوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے منصوبوں کے ضابطے میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ہ) ایسی رپورٹوں میں ان طریق طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی مؤثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعہ کیے جانے چاہئیں اور درج فہرست ذاتوں کے تحفظ، مفاد اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) درج فہرست ذاتوں کے تحفظ، مفاد، ترقی اور فروغ کے متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون صراحت کرے۔

(6) صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہوگا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل اس ریاست کے گورنر کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لئے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہوگا۔

(8) کمیشن کو فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی:-

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرانا اور حلف پر اس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اسکی نقل کا مطالبہ کرنا؛

(ہ) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

☆{اس کا ادخال آئین (ایک سو پانچویں ترمیم) ایکٹ، 2021 تاریخ 18 اگست، 2021 کی رُو سے کیا گیا ہے۔}

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکار درج فہرست ذاتوں کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

(10) اس دفعہ میں درج فہرست قبیلوں کے لیے ہدایت کا یہ مطلب سمجھا جائے گا کہ اس میں 1 [ایسے دیگر پسماندہ طبقوں کے لیے ہر ہدایت، جن کی صدر دفعہ 340 کے فقرہ (1) کے تحت متعین کمیشن کی رپورٹ کو حاصل کرنے پر حکم کے ذریعہ صراحت کرے، اور اینگلو انڈین فرقے کے لیے ہدایت بھی ہے۔

درج فہرست قبیلوں کے لئے قومی کمیشن۔

338 الف (1) درج فہرست قبیلوں کے لئے ایک کمیشن ہوگا جو درج فہرست قبیلوں کے لئے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعہ اس تیئں بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر مجلس اور تین دیگر ارکان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی میعاد ایسی ہوں گی جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ___

(الف) درج فہرست قبیلوں کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیع کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

(ب) درج فہرست قبیلوں کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛

(ج) درج فہرست قبیلوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے منصوبوں کے ضابطے میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ہ) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی موثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے

1۔ آئین (ایک سو دوویں ترمیم) ایکٹ، 2018 کے ذریعہ حذف۔

ذریعہ کیے جانے چاہیں اور درج فہرست قبیلوں کے تحفظ، مفاد اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) درج فہرست قبیلوں کے تحفظ، مفاد، ترقی اور فروغ کے متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون صراحت کرے۔

(6) صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لئے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہوگا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل اس ریاست کے گورنر کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائے گا اور اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہوگا۔

(8) کمیشن کو فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی:-

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرانا اور حلف پر اس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل کا مطالبہ کرنا؛

(ہ) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکار درج فہرست قبیلوں کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

پسماندہ طبقات کے لیے قومی کمیشن۔

338ب (1) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے لئے ایک کمیشن ہوگا جو سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے

لئے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعہ اس تیئں بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر مجلس اور تین دیگر ارکان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی میعاد ایسی ہوں گی جو صدر، قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہوگا کہ وہ___

(الف) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیع کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

(ب) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛

(ج) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کی سماجی اور معاشی ترقی میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ہ) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی موثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعہ کیے جانے چاہئیں اور سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے تحفظ، بہبود اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے تحفظ، بہبود، ترقی اور فروغ کے متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون صراحت کرے۔

(6) صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہوگا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو

ایسی رپورٹ کی ایک نقل ریاستی حکومت کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائے گی اوراس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریح یادداشت بھی ہوگا۔

(8) کمیشن فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی:-

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرنا اور حلف پر اس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل کا مطالبہ کرتا؛

(ہ) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکاری سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق اور درج فہرست قبیلوں کی بہبودی پر یونین کی نگرانی۔

339-(1) صدر، ریاستوں کے درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق اور قبیلوں کے مفاد کے بارے میں رپورٹ دینے کے لیے کمیشن کا تقرر حکم کے ذریعہ کسی بھی وقت اور اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر کر سکے گا۔

حکم میں کمیشن کی بناوٹ، اختیارات اور ضابطے واضح کیے جاسکیں گے اور اس میں ایسی ضمنی یا معاون توضیع مندرج ہو سکے گی جنہیں صدر ضروری یا پسندیدہ سمجھے۔

(2) یونین کے عاملانہ اختیار کی توسیع کسی ریاست کو ایسی ہدایت دینے تک ہوگی جو اس ریاست کے درج فہرست قبیلوں کے مفاد کے لیے ہدایت میں ضروری بتائے گئے منصوبوں کے بنانے اور تکمیل کے بارے میں ہے۔

پسماندہ طبقوں کے حالات کی تفتیش کرنے کے لئے ایک کمیشن کا تقرر۔

340-(1) صدر، حکم کے ذریعہ بھارت کے علاقہ کے اندر سماجی اور تعلیمی اعتبار سے پسماندہ طبقوں کے حالات اور

ان دقتوں کی، جوان کو اٹھانی پڑتی ہیں، تفتیش کرنے اوران تدابیر کے بارے میں جو یونین یا کسی ریاست کوایسی دقتوں کو رفع کرنے اور ان کے حالات کو سدھارنے کے لیے کرنی چاہئیں اور ان رقمی منظوریوں کی بابت جو یونین یا کسی ریاست کواس غرض کے لیے دینی چاہئیں اوران شرائط کی بابت جن کے تابع ایسی رقمی منظوریاں دینی چاہئیں، سفارش کرنے کے لیے ایسے اشخاص پر مشتمل، جن کو وہ موزوں خیال کرے، ایک کمیشن کا تقرر کر سکے گا اوراس حکم میں جس سے اس کمیشن کا تقرر کیا جائے اس طریق کار کا تعین کیا جائے گا جس کے مطابق کمیشن عمل کرے گا۔

(2) اس طرح تقرر کیا ہوا کمیشن ان امور کی تفتیش کرے گا جو اس کے سپرد کیے جائیں اور صدر کو ایک رپورٹ پیش کرے گا جس میں وہ واقعات درج ہوں گے جن کا اس کو علم ہوا اور ایسی سفارشات کی جائیں گی جو وہ مناسب خیال کرے۔

(3) صدر، اس طرح پیش کی ہوئی رپورٹ کی ایک نقل، ایک یادداشت کے ساتھ جس میں اس پر کی ہوئی کارروائی کی وضاحت کی گئی ہو، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

درج فہرست ذاتیں۔

341-(1) صدر، کسی ریاست یا یونین علاقہ سے متعلق اوراگر وہ کوئی ریاست ہو تو اس کے گورنر سے مشورہ کے بعد عام اطلاع نامہ کے ذریعے ان ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں یا ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں کے حصوں یا ان کے زمروں کی صراحت کر سکے گا جن کا اس آئین کی اغراض کے لیے ایسی ریاست یا یونین علاقہ کے تعلق سے، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست ذاتیں ہونا متصور ہوگا۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعے فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں مصرحہ درج فہرست ذاتوں کی فہرست میں کسی ذات، نسل یا قبیلہ کو یا کسی ذات، نسل یا قبیلہ کے حصہ کو یا اس کے کسی زمرہ کو داخل یا اس سے خارج کر سکے گی لیکن متذکرہ بالا طریقہ کے سوا اس فقرہ کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں سے کسی مابعد اطلاع نامہ سے تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

درج فہرست قبیلے۔

342-(1) صدر، کسی ریاست یا یونین علاقہ سے متعلق اوراگر وہ کوئی ریاست ہو تو اس کے گورنر سے مشورے کے بعد عام اطلاع نامہ کے ذریعے ان قبیلوں، یا قبائلی فرقوں یا قبیلوں یا قبائلی فرقوں کے حصوں یا ان کے زمروں کی صراحت کر سکے گا جن کا اس آئین کی اغراض کے لیے اس ریاست یا یونین علاقہ کے تعلق سے، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست

قبیلے ہونا متصور ہو۔

☆{(الف) فقرہ (1) میں، الفاظ ''سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات جو اس آئین کی اغراض کیلئے'' الفاظ ''مرکزی فہرست میں سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات جو مرکزی حکومت کی اغراض کیلئے'' کا متبادل ہوگا؛

(ب) فقرہ (2) کے بعد، مندرجہ ذیل کا ادخال ہوگا، یعنی

تشریح:۔ فقرہ جات (1) اور (2) کی اغراض کیلئے، اصطلاح ''مرکزی فہرست'' سے مرکزی حکومت کے ذریعے اور مرکزی حکومت کیلئے تیار اور قائم کردہ سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کی فہرست مُراد ہے۔}

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ فقرہ (1) کے تحت اجرا کیسے ہوئے اطلاع نامہ میں مصرحہ درج فہرست قبیلوں کی فہرست سے کسی قبیلہ یا قبائلی فرقہ یا کسی قبیلہ یا قبائلی فرقہ کے حصہ یا اس کے کسی زمرہ کو داخل یا اس سے خارج کر سکے گی لیکن متذکرہ طریقہ کے سوا اس فقرہ کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں کسی مابعد اطلاع نامہ سے تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

☆☆{(3) ' فقرہ جات (1) اور (2) میں درج کسی امر کے باوجود ہر ریاست یا یونین علاقہ بذریعہ قانون، اپنی اغراض کیلئے سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کی فہرست تیار اور قائم کرے گی، جس کے اندراجات مرکزی فہرست سے مختلف ہوسکیں گے۔'}

☆{اس کا ادخال آئین (ایک سو پانچویں ترمیم) ایکٹ، 2021 تاریخ 18 اگست، 2021 کی رُو سے کیا گیا ہے۔}

☆ ☆{اس کا ادخال آئین (ایک سو پانچویں ترمیم) ایکٹ، 2021 تاریخ 18 اگست، 2021 کی رُو سے کیا گیا ہے۔}

حصہ 17

سرکاری زبان

باب 1- یونین کی زبان

یونین کی سرکاری زبان۔

343-(1) یونین کی سرکاری زبان دیوناگری رسم الخط میں ہندی ہوگی۔

یونین کی سرکاری اغراض کے لیے استعمال کیے جانے والے ہندسوں کی شکل بھارتی ہندسوں کی بین الاقوامی شکل ہوگی۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت تک انگریزی زبان کا استعمال یونین کی ان سب اغراض کے لیے برقرار رہے گا جس کے لیے وہ ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال ہو رہی تھی:

بشرطیکہ صدر، مذکورہ مدت کے اندر یونین کی سرکاری اغراض میں سے کسی غرض کے لیے انگریزی زبان کے علاوہ ہندی زبان اور ہندسوں کی بین الاقوامی شکل کے علاوہ ہندسوں کی دیوناگری شکل کے استعمال کو بذریعہ حکم مجاز کر سکے گا۔

(3) اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ پندرہ سال کی مذکورہ مدت کے بعد۔

(الف) انگریزی زبان، یا

(ب) ہندسوں کی دیوناگری شکل،

ایسی اغراض کے لیے استعمال کرنے کی، جن کی صراحت اس قانون میں کی جائے، توضیع کر سکے گی۔

سرکاری زبان کے لئے کمیشن اور پارلیمنٹ کی کمیٹی۔

344-(1) صدر، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پانچ سال کے منقضی ہونے پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ نفاذ سے دس سال منقضی ہونے پر، بذریعہ حکم، ایک کمیشن تشکیل دے گا جو ایک میر مجلس اور آٹھویں فہرست بند میں مصرحہ مختلف زبانوں کی نمائندگی کرنے والے ایسے دوسرے ارکان پر مشتمل ہوگا جن کا تقرر صدر کرے اور اس حکم میں اس طریق کار کا تعین ہوگا جس کے مطابق کمیشن کام کرے گا۔

(2) اس کمیشن کا فرض ہوگا کہ وہ حسب ذیل امور کے بارے میں صدر سے سفارشات کرے۔

(الف) یونین کی سرکاری اغراض کے لیے ہندی زبان کا بتدریج استعمال؛

(ب) یونین کی تمام سرکاری اغراض یا کسی غرض کے لیے انگریزی زبان کے استعمال پر پابندیاں؛

(ج) دفعہ 348 میں متذکرہ تمام اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے استعمال کی جانے والی زبان؛

(د) یونین کی ایک یا زیادہ مصرحہ اغراض کے لیے استعمال کیے جانے والے ہندسوں کی شکل؛

(ہ) یونین کی سرکاری زبان اور یونین اور کسی ریاست یا ایک ریاست اور دوسری ریاست کے مابین مراسلت کی زبان اوران کے استعمال سے متعلق صدر کی جانب سے کمیشن سے رجوع ہوا کوئی دیگر امر۔

(3) فقرہ (2) کے تحت اپنی سفارشات کرتے وقت کمیشن بھارت کی صنعتی، ثقافتی اور سائنسی ترقی کا اور سرکاری ملازمتوں کے بارے میں ان رقبوں کے اشخاص کے جائز حقوق اور مفادات کا، جہاں ہندی نہیں بولی جاتی، مناسب لحاظ کرے گا۔

(4) تیس ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جن سے میں بیس لوک سبھا کے ارکان اور دس راجیہ سبھا کے ارکان ہوں گے جن کو لوک سبھا کے ارکان اور راجیہ سبھا کے ارکان تناسبی نمائندگی کے طریقہ کے مطابق واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ منتخب کریں گے۔

(5) کمیٹی کا فرض ہوگا کہ فقرہ (1) کے تحت تشکیل دئے ہوئے کمیشن کی سفارش کی جانچ کرے اور صدر کو ان پر اپنی رائے کی نسبت رپورٹ پیش کرے۔

(6) دفعہ 343 میں کسی امر کے باوجود، فقرہ (5) میں متذکرہ رپورٹ پر غور کرنے کے بعد صدر، اس پوری رپورٹ یا اس کے کسی جز کے بموجب ہدایات جاری کر سکے گا۔

باب 2

علاقائی زبانیں

ریاست کی سرکاری زبان یا زبانیں۔

345- دفعات 346 اور 347 کی توضیعات کے تابع ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، اس ریاست میں استعمال ہونے والی کسی ایک یا زیادہ زبانوں یا ہندی کو اس زبان یا ان زبانوں کی حیثیت سے اختیار کر سکے گی جس کا یا جن کا اس ریاست کی تمام سرکاری اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے استعمال کیا جانا ہو:

بشرطیکہ جب تک اس ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، دیگر طور پر توضیع نہ کرے انگریزی زبان ان سرکاری اغراض کے لیے اس ریاست کے اندر استعمال ہوتی رہے گی جن کے لیے وہ اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال ہوتی تھی۔

ایک ریاست اور کسی دوسری یا کسی ریاست اور یونین کے مابین مراصلت کیلئے سرکاری زبان۔

346- وہ زبان جس کا یونین میں سرکاری اغراض کے لیے استعمال فی الوقت مجاز کیا گیا ہے ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست اور کسی ریاست اور یونین کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان ہوگی:

بشرطیکہ اگر دو یا زیادہ ریاستیں متفق ہو جائیں کہ ہندی زبان ایسی ریاستوں کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان ہوگی تو وہ زبان ایسی مراسلت کے لیے استعمال ہو سکے گی۔

اس زبان کے متعلق خصوصی توضیع جسے ریاست کی آبادی کا ایک حصہ بولتا ہو۔

347- اس بارے میں مطالبہ کیے جانے پر صدر، اگر وہ مطمئن ہو کہ کسی ریاست کی آبادی سے قابل لحاظ تناسب کی خواہش ہے کہ وہ ریاست کی کسی زبان کے استعمال کو جس کو وہ بولتے ہیں، تسلیم کرے تو ہدایت کر سکے گا کہ ایسی زبان بھی اس ریاست بھر میں یا اس کے کسی حصہ میں اس غرض کے لیے، جس کی وہ صراحت کرے، سرکاری طور پر تسلیم کر لی جائے۔

باب 3

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے

عالیہ وغیرہ کی زبان

زبان جو سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ میں اور ایکٹوں اور بلوں وغیرہ کیلئے استعمال ہوگی۔

348-(1) اس حصہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود، تاوقت یہ کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے۔

(الف) سپریم کورٹ اور ہر عدالت العالیہ میں ساری کارروائی انگریزی زبان میں ہوگی؛

(ب) مستند متن۔

(i) ان سب بلوں یا ان کی ترمیمات کا جو پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں میں پیش کیے جائیں یا ان کی تحریک کی جائے،

(ii) ان سب ایکٹوں کا جو پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہوں اور ان سب آرڈیننسوں کا جن کا

صدر یا کسی ریاست کا گورنر بذریعہ اعلان نافذ کرے، اور
(iii) ان سب احکام، قواعد، دساتیر العمل اور ذیلی قوانین کا جو اس آئین کے تحت یا پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کے تحت اجرا ہوں، انگریزی زبان میں ہوگا۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کا گورنر صدر کی ماقبل منظوری سے ہندی زبان یا کسی دوسری زبان کو جو اس ریاست کی سرکاری اغراض کے لیے استعمال ہوتی ہو، اس عدالت العالیہ کی کارروائی میں جس کا صدر مقام اس ریاست میں ہو، استعمال کرنے کا مجاز کر سکے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کا اطلاق کسی ایسے فیصلہ، ڈگری یا حکم پر نہ ہوگا جو ایسی عدالت العالیہ صادر کرے یا دے۔

(3) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ب) میں کسی امر کے باوجود، جہاں ریاست کی مجلس قانون ساز نے انگریزی زبان کے سوا کسی اور زبان کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش شدہ بلوں یا اس کے منظور کیے ہوئے ایکٹوں یا اس ریاست کے گورنر کی جانب سے بذریعہ اعلان نافذ کیے ہوئے آرڈیننسوں یا اس ذیلی فقرہ کے پیرا (iii) میں متذکرہ کسی حکم، قاعدہ، دستور العمل یا ذیلی قانون میں استعمال کے لیے مقرر کیا ہو تو انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ جو اس ریاست کے گورنر کے اختیار سے اس ریاست کے سرکاری گزٹ میں شائع ہو، اس دفعہ کے تحت انگریزی زبان میں ان کا مستند متن متصور ہوگا۔

زبان سے متعلق بعض قوانین وضع کرنے کا خاص طریق کار۔

349- اس آئین کی تاریخ نفاذ- نفاذ سے پندرہ سال کی مدت کے دوران پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر نہ کوئی ایسا بل پیش ہوگا نہ اس میں ترمیم کی تحریک ہوگی جس میں دفعہ 348 کے فقرہ (1) کی متذکرہ اغراض میں سے کسی غرض کے لیے استعمال ہونے والی زبان کی نسبت توضیع درج ہو اور صدر جب تک دفعہ 344 کے فقرہ (1) کے تحت تشکیل دئے ہوئے کمیشن کی سفارشات اور اس دفعہ کے فقرہ (4) کے تحت دی ہوئی رپورٹ پر غور نہ کر لے، کسی ایسے بل کو پیش کرنے اور کسی ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے بارے میں اپنی منظوری نہ دے گا۔

باب 4

خاص ہدایتیں

شکایتوں کے ازالہ کی درخواستوں میں استعمال ہونے والی زبان۔

350- ہر شخص کو کسی شکایت کے ازالہ کے لیے یونین یا کسی ریاست کے کسی عہدہ دار یا حاکم کو ان زبانوں میں سے کسی زبان میں جو یونین یا اس ریاست میں، جیسی کہ صورت ہو، استعمال ہوں عرض داشت پیش کرنے کا حق ہوگا۔

ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی سہولتیں۔

350 الف۔ ہر ریاست اور اس ریاست کے اندر ہر مقامی حاکم کی کوشش ہوگی کہ لسانی اقلیتی زمروں سے تعلق رکھنے والے بچوں کو تعلیم کے ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی کافی سہولتیں مہیا کرے اور صدر، کسی ریاست کو ایسی ہدایتیں اجرا کر سکے گا جو ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے وہ ضروری یا مناسب سمجھے۔

لسانی عقلیتوں کیلئے خاص عہدیدار۔

350ب۔(1) لسانی اقلیتوں کے لیے ایک خاص عہدہ دار ہوگا جس کا تقرر صدر کرے گا۔

(2) اس خاص عہدے دار کا فرض ہوگا کہ اس آئین کے تحت لسانی اقلیتوں کے لیے دیئے ہوئے تحفظات کے متعلق سب امور کی تفتیش کرے اور صدر کو ان امور پر ایسے وقفوں سے، جن کی صدر ہدایت دے، رپورٹ کرے اور صدر ایسی ساری رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان میں پیش کروائے گا اور متعلقہ ریاستوں کی حکومتوں کو بھجوائے گا۔

ہندی زبان کو فروغ دینے کے لئے ہدایات۔

351- یونین کا یہ فرض ہوگا کہ ہندی زبان کی اشاعت کو فروغ دے تاکہ وہ بھارت کی ملی جلی تہذیب کے تمام عناصر کے لیے اظہار خیال کے ذریعہ کے طور پر کام آئے اور اس کے مزاج میں دخل انداز ہوئے بغیر ہندوستانی اور آٹھویں فہرست بند میں مندرجہ بھارت کی دوسری زبانوں میں استعمال ہونے والی تراکیب، اسلوب اور اصطلاحات کو جذب کر کے اور، جہاں بھی ضروری ہو یا مناسب ہو، اس کے ذخیرہ الفاظ کے لیے اولاً سنسکرت اور ثانیاً دوسری زبانوں سے اخذ کر کے اس کو مالا مال کرے۔

حصہ 18
ہنگامی حالت سے متعلق توضیعات

ہنگامی حالات کا اعلان نامہ۔

352-اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ ایسی شدید ہنگامی حالت موجود ہے جس سے بھارت یا اس کے علاقہ کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ، بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت کا خطرہ ہے تو وہ اعلان نامہ کے ذریعہ پورے بھارت یا اس کے کسی علاقے کی نسبت، جس کی اعلان نامہ میں صراحت کی گئی ہو، اس منشا کا ایک اعلان کر سکے گا۔

تشریح: ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ جس میں یہ قرار دیا جائے کہ بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی حملے یا مسلح بغاوت کا خطرہ ہے حقیقی طور پر جنگ یا ایسا کوئی حملہ یا بغاوت واقع ہونے سے پہلے کیا جا سکے گا جب کہ صدر مطمئن ہو کہ اس کے واقع ہونے کا فوری خطرہ ہے۔

(2) فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کو مابعد اعلان نامہ سے تبدیل یا منسوخ کیا جا سکے گا۔

(3) صدر تب تک فقرہ (1) کے تحت اعلان نامہ یا ایسے اعلان نامہ میں تبدیلی کا اعلان جاری نہ کرے گا جب تک اسے یونین کابینہ (یعنی کابینہ جو دفعہ 75 کے تحت مقررہ وزیر اعظم اور کابینہ درجے کے دیگر وزرا پر مشتمل ہو) کا یہ فیصلہ کہ ایسا اعلان نامہ جاری کیا جائے، تحریری طور پر موصول نہ ہو۔

(4) اس دفعہ کے تحت جاری کیا گیا ہر اعلان نامہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رکھا جائے گا اور سابقہ اعلان نامہ کو منسوخ کرنے والے اعلان نامہ کے سوا اس کا نفاذ ایک مہینے کی مدت منقضی ہونے پر ختم ہو جائے گا تا وقت یہ کہ ایسی مدت منقضی ہونے سے پہلے اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی قرارداد کے ذریعے منظور نہ کیا جائے:

بشرطیکہ اگر ایسا اعلان نامہ (جو سابقہ اعلان نامہ منسوخ کرنے والا اعلان نامہ نہ ہو) اس وقت جاری کیا جائے جب لوک سبھا توڑ دی گئی ہو یا لوک سبھا کا توڑا جانا اس فقرہ میں محولہ ایک مہینے کی مدت کے دوران واقع ہو اور اگر اعلان نامہ کی منظوری کی قرارداد راجیہ سبھا نے منظور کر دی ہو لیکن لوک سبھا نے اس مدت کے منقضی ہونے سے پہلے منظور نہ کی ہو تو اسی تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اس کی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو تیس دن کے ختم ہونے پر اعلان نامہ کا نفاذ ختم ہو جائے گا بجز اس کے کہ مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے پہلے لوک سبھا بھی اعلان نامہ کی منظوری کی قرارداد کو منظور کر دے۔

(5) اس طرح منظور کیا گیا اعلان نامہ، جب تک کہ اسے منسوخ نہ کیا جائے، فقرہ (4) کے تحت اعلان نامہ کی منظوری

کی دوسری قرارداد منظور ہونے کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا:

بشرطیکہ اگر اور اتنی بار جتنی بار ایسے اعلان نامہ کے نفاذ کو جاری رکھنے کی منظوری کی قرارداد پارلیمنٹ کہ دونوں ایوان منظور کرتے ہیں، ایسا اعلان نامہ بجز اس کے کہ منسوخ کیا جائے، اس تاریخ سے جس پر وہ اس فقرہ کے تحت دیگر طور پر نافذ نہ رہتا، چھ مہینوں کی مزید مدت کے لیے نافذ رہے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر چھ مہینوں کی کسی ایسی مدت کے دوران لوک سبھا کا توڑا جانا واقع ہو جائے اور ایسے اعلان نامہ کے نفاذ کو جاری رکھنے کی منظوری کی قرارداد کو راجیہ سبھا نے منظور کر دیا ہو لیکن مذکورہ مدت کے دوران لوک سبھا نے اسے منظور نہ کیا ہو تو ایسا اعلان نامہ اس تاریخ سے، جس پر لوک سبھا کی اس کی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا اگر مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے پہلے لوک سبھا بھی اعلان نامہ کی منظوری کی قرارداد کو منظور نہ کر دے۔

(6) فقرہ (4) اور (5) کی اغراض کے لیے کسی قرارداد کو پارلیمنٹ کا کوئی ایوان صرف اس ایوان کی کل رکنیت کی اکثریت کے ذریعہ اور اس ایوان کے موجود اور رائے دینے والے کم سے کم دو تہائی ارکان کی اکثریت سے منظور کرے گا۔

(7) متذکرہ فقروں میں درج کسی امر کے باوجود، صدر فقرہ (1) کے تحت جاری کردہ کسی اعلان نامہ کو یا ایسے اعلان نامہ کو تبدیل کرنے والے کسی اعلان نامہ کو، اگر لوک سبھا ایسے اعلان نامہ کی نامنظوری کی یا اس کے نفاذ کو نامنظور کرنے کی قرارداد منظور کرے، منسوخ کر دے گا۔

(8) جب لوک سبھا کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ اپنے دستخط سے۔

(الف) اگر اجلاس جاری ہو تو اسپیکر کو؛ یا

(ب) اگر اجلاس جاری نہ ہو تو صدر کو،

اپنے اس منشا کا تحریری نوٹس دے کہ فقرہ (1) کے تحت جاری کردہ اعلان نامہ کے نفاذ کو یا اس اعلان نامہ کو بدلنے والے کسی نافذہ اعلان نامہ کو، جیسی کہ صورت ہو، نامنظور کرنے کی نسبت قرارداد پیش کی جانی چاہیئے تو اس صورت میں اسپیکر یا صدر کو، جیسی کہ صورت ہو، مذکورہ نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے چودہ دن کے اندر اس قرارداد پر غور وخوض کرنے کے لیے ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

(9) صدر کو اس دفعہ کی رو سے جو اختیار عطا کیا گیا ہے، اس میں جب جنگ یا بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت ہو یا جنگ یا بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت کا فوری خطرہ ہو تو مختلف وجوہ کی بنا پر مختلف اعلان نامے اجرا کرنے کا اختیار شامل ہو گا خواہ

فقرہ (1) کے تحت صدر کا پہلے ہی سے اجرا کیا ہوا کوئی اعلان نامہ موجود ہو یا نہ ہو اور ایسا اعلان نامہ نافذ العمل ہو یا نہ ہو۔

ہنگامی حالات کے اعلان نامہ کا اثر۔

353- جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو۔

(الف) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، یونین کا عاملانہ اختیار کسی ریاست کو اس کے عاملانہ اختیار کے استعمال کرنے کے طریقے کے بارے میں ہدایات دینے سے متعلق ہوگا؛

(ب) پارلیمنٹ کے کسی امر سے متعلق قوانین بنانے کے اختیار میں ایسے قوانین بنانا شامل ہوگا جن سے اس امر کی بابت یونین یا یونین کے عہدے داروں اور حکام کو اختیارات عطا کیے جائیں اور ان پر فرائض عائد کرنے کا مجاز کیا جائے باوجود اس کے کہ وہ ایسا امر ہو جو یونین فہرست میں درج نہیں ہے:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ بھارت کے علاقہ کے صرف کسی ایک حصے کے لیے نافذ العمل ہو تو۔

(i) فقرہ (الف) کے تحت ہدایت دینے کی نسبت یونین کے عاملانہ اختیار کی، اور

(ii) فقرہ (ب) کے تحت بنانے کے نسبت پارلیمنٹ کے اختیار کی،

ایسی ریاست کے علاوہ جس میں، یا جس کے کسی حصے میں، ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو کسی دیگر ریاست پر بھی وسعت ہوگی اگر اور جہاں تک بھارت کو یا اس کے علاقے کے کسی حصہ کی سلامتی کو بھارت کے علاقے کے ایسے حصہ میں یا اس کے تعلق سے جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے سرگرمیوں کے سبب خطرہ درپیش ہے۔

آمدنی کی تقسیم کی نسبت توضیعات کا اطلاق اس وقت جب ہنگامی حالات کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو۔

354-(1) صدر، جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو، حکم کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ دفعات 268 تا 279 کی تمام توضیعات یا ان میں سے کوئی توضیع اتنی مدت کے لیے جس کی صراحت اس حکم میں ہو اور جو بہر حال اس مالیاتی سال کے اختتام سے جس میں، ایسا اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہے، متجاوز نہ ہوگی، ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع، جن کو وہ مناسب خیال کرے، نافذ رہے گی۔

(2) ہر حکم جو فقرہ (1) کے تحت صادر ہو اس کے صادر ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

ریاستوں کو بیرونی حملے اوراندرونی شورش سے محفوظ رکھنے کا یونین کا فرض۔

355-یونین کا فرض ہوگا کہ وہ ریاست کو بیرونی حملے اور اندرونی شورش سے محفوظ رکھے اور اس کا اطمینان کرے کہ ہر ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق چلائی جاتی ہے۔

ریاستوں میں آئینی طریقوں کے ناکام ہوجانے کی حالت میں توضیعات۔

356-(1)اگر صدر کسی ریاست کے گورنر کی رپورٹ ملنے پر یا دیگر طور پر مطمئن ہو جائے کہ ایسی حالت پیدا ہوگئی ہے جس میں اس ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جاسکتی تو صدر اعلان نامہ کے ذریعہ___

(الف) اس ریاست کی حکومت کے جملہ کارہائے منصبی یا ان میں سے کسی کارِ منصبی کو اور ان جملہ اختیارات یا ان میں سے کسی اختیار کو جو گورنر یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے سوا اس ریاست کی کسی جماعت یا حاکم میں مرکوز ہو یا جن کو وہ استعمال کرسکتا ہو خود اپنے ذمہ لے سکے گا؛

(ب) قرار دے سکے گا کہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے اختیارات کا استعمال پارلیمنٹ کے ذریعہ یا اس کے اختیار سے کیا جائے گا؛

(ج) ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات کر سکے گا جو صدر کو اعلان نامہ کے مقاصد کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری یا مناسب معلوم ہوں، جن میں ریاست میں کسی جماعت یا حاکم سے متعلق اس آئین کی توضیعات کے نفاذ کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کی توضیعات شامل ہیں:

بشرطیکہ اس فقرہ میں کسی امر سے صدر ان اختیارات میں سے کسی اختیار کو جو عدالت العالیہ میں مرکوز ہوں یا جن کا استعمال وہ کرسکتی ہو، خود اپنے ذمہ لینے یا عدالت العالیہ سے متعلق اس آئین کی کسی توضیع کے نفاذ کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔

(2) کسی ایسے اعلان نامہ کو کسی مابعد اعلان نامہ سے منسوخ یا تبدیل کیا جاسکے گا۔

(3) اس دفعہ کے تحت ہر اعلان نامہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش ہوگا اور سوائے اس کے کہ وہ ایسا اعلان نامہ ہو جس سے ماقبل اعلان نامہ منسوخ ہوتا ہو، دو ماہ کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا بجز اس کے کہ اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی قراردادوں کے ذریعہ اس کو منظور کرلیا گیا ہو:

بشرطیکہ اگر کوئی ایسا اعلان نامہ (جو ماقبل اعلان نامہ کو منسوخ نہ کرتا ہو) اس وقت اجرا کیا جائے جب لوک سبھا توڑ دی جائے یا لوک سبھا اس فقرہ میں محولہ دو ماہ کے دوران ٹوٹ جائے اور اگر کوئی قرارداد اس اعلان نامہ کو منظور

کرتے ہوئے راجیہ سبھا نے منظور کر دی ہو لیکن اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے کوئی قرارداد ایسے اعلان نامہ کے متعلق منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہیگا بجز اس کے کہ مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے بھی اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے کوئی قرارداد منظور کر دی ہو۔

(4) اس طرح منظور کیا ہوا اعلان نامہ، بجز اس کے کہ وہ منسوخ ہو جائے، اعلان نامہ کے اجرا کی تاریخ سے چھ ماہ منقضی ہونے کے بعد نافذ العمل نہ رہے گا:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی ایسے اعلان نامہ کو نافذ رکھنے کے لیے پارلیمنٹ کے دونوں ایوان کوئی قرارداد منظور کریں، تو ایسا اعلان نامہ، بجز اس کے کہ وہ منسوخ ہو جائے، اس تاریخ سے، جس پر بصورت دیگر وہ اس فقرہ کے تحت نافذ العمل نہ رہتا، چھ ماہ کی مزید مدت تک نافذ رہے گا، لیکن ایسا کوئی اعلان نامہ بہرصورت تین سال سے زائد نافذ نہ رہے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر لوک سبھا چھ ماہ کی ایسی کسی مدت کے دوران ٹوٹ جائے اور راجیہ سبھا نے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامہ کا نفاذ منظور کرتے ہوئے منظور کر دی ہو لیکن مذکورہ مدت میں لوک سبھا نے کوئی قرارداد ایسے اعلان نامے کے نافذ رکھنے کی نسبت منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو تیس دن کی مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا بجز اس کے کہ تیس دن کی مذکورہ مدت کے قبل لوک سبھا نے بھی کوئی قرارداد اس اعلان نامہ کو نافذ رکھنے کے لیے منظور کر دی ہو:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ پنجاب ریاست کی بابت 11 مئی، 1987 کو فقرہ (1) کے تحت کئے گئے اعلان نامہ کی صوت میں اس فقرہ کی پہلی شرط میں ''3 سال'' کے لیے ہدایت کا اس طرح مطلب سمجھا جائے گا کہ جیسے وہ 5 سال کے لیے ہدایت ہو۔

(5) فقرہ (4) میں درج کسی امر کے باوجود فقرہ (3) کے تحت منظور کردہ کسی اعلان نامہ کے نفاذ کو ایسے اعلان نامہ کی تاریخ اجرا سے ایک سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد جاری رکھنے کی نسبت کوئی قرارداد پارلیمنٹ کا کوئی بھی ایوان منظور نہیں کرے گا بجز اس کے کہ۔

(الف) ایسی قرارداد منظور ہوتے وقت تمام بھارت میں یا کسی پوری ریاست یا اس کے کسی حصے میں، جیسی کہ صورت ہو، ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ ہو، اور

(ب) انتخابی کمیشن نے اس امر کی تصدیق کی ہو کہ فقرہ (3) کے منظور شدہ اعلان نامہ کا مذکورہ قرارداد میں مصرحہ مدت

کے دوران متعلقہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے لیے عام انتخابات کروانے میں درپیش مشکلات کے باعث نافذ رہنا لازمی ہے:

لیکن اس فقرہ کی کوئی بات پنجاب ریاست کی بابت 11 مئی، 1987 کو فقرہ (1) کے تحت کیے گیے اعلان نامہ کو لاگو نہیں ہوگی۔

دفعہ 356 کے تحت اجراء کئے ہوئے اعلان نامہ کے تحت قانون سازی کے اختیارات کا استعمال۔

357-(1) جب دفعہ 356 کے فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کے ذریعہ یہ قرار دیا گیا ہو کہ ریاست کی مجلس قانون ساز کے اختیارات کا استعمال پارلیمنٹ کے ذریعے یا اس کے اختیار سے کیا جا سکے گا تو۔

(الف) پارلیمنٹ کے لیے جائز ہوگا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز کا قوانین بنانے کا اختیار صدر کو عطا کرے اور صدر کو مجاز کرے کہ وہ ایسی شرائط کے تابع جن کا عائد کرنا وہ مناسب خیال کرے اس طرح عطا کیا ہوا اختیار کسی دیگر ایسے حاکم کو تفویض کرے جس کی صراحت وہ اس بارے میں کرے؛

(ب) پارلیمنٹ یا صدر یا دیگر حاکم کے لیے، جس میں ذیلی فقرہ (الف) کے تحت قوانین بنانے کا اختیار مرکوز ہو، جائز ہوگا کہ وہ ایسے قوانین بنائے جو یونین یا اس کے عہدے داروں اور حکام کو اختیارات عطا کریں اور ان پر فرائض عائد کریں یا اختیارات عطا کرنے اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کریں؛

(ج) صدر کے لیے جائز ہوگا کہ جب لوک سبھا کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو پارلیمنٹ سے مصارف کی منظوری ہونے تک ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے مصارف کرنے کا مجاز کرے۔

(2) ایسا کوئی قانون جو ریاستی مجلس قانون ساز کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے پارلیمنٹ یا صدر یا فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی دیگر حاکم نے بنایا ہو جس کو پارلیمنٹ یا صدر یا ایسا دیگر حاکم دفعہ 356 کے تحت اعلان نامہ اجرا ہونے کے سوا بنانے کا مجاز نہ ہوتا تو اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہنے کے بعد بھی اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک کہ اسے کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم نے بدلا یا منسوخ نہ کیا ہو یا اس میں ترمیم نہ کی ہو۔

ہنگامی حالت میں دفعہ 19 کی توضیعات کی معطّلی۔

358- جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ، جس میں قرار دیا جائے کہ بھارت یا اس کے کسی علاقہ کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی حملہ کی وجہ سے خطرہ درپیش ہے، نافذ العمل ہو تو دفعہ 19 کے کسی امر سے ریاست کا جس کی تعریف حصہ 3 میں

کی گئی ہے کوئی ایسا قانون بنانے یا ایسی کوئی عاملانہ کارروائی کرنے کا اختیار محدود نہ ہوگا جس کو اگر اس حصہ کی مندرجہ توضیعات نہ ہوتیں تو بنانے یا کرنے کی ریاست مجاز ہوتی، لیکن اس طرح بنایا ہوا کوئی قانون جواز نہ ہونے کی حد تک جونہی اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہے، نافذ نہیں رہے گا مگر ان امور کی بابت نافذ رہے گا جو اس قانون کے اس طرح نافذ نہ رہنے کے پہلے کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصہ میں نافذ العمل ہو تو اس دفعہ کے تحت کسی ایسی ریاست یا یونین علاقے کی نسبت جہاں پر یا جس کے کسی حصے میں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل نہ ہو کوئی ایسا قانون وضع کیا جا سکے گا یا ایسی عاملانہ کارروائی عمل میں لائی جا سکے گی اگر اور جہاں تک بھارت کے علاقے کے کسی حصے میں جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے، بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو خطرہ در پیش ہو۔

(2) فقرہ (1) میں مندرجہ کسی امر کا اطلاق حسب ذیل پر نہ ہوگا۔

(الف) کوئی ایسا قانون جس میں اس امر کا تحریری بیان درج نہ ہو کہ ایسا قانون، جب کہ اسے بنایا گیا، نافذ العمل ہنگامی حالت کے اعلان نامہ سے متعلق ہے؛ یا

(ب) کوئی ایسی عاملانہ کارروائی جو ایسے قانون کے تحت کیے جانے کے علاوہ کی جائے جس میں اس امر کا تحریری بیان درج ہو۔

ہنگامی حالت کے دوران حصہ 3 کے عطا کئے ہوئے حقوق کے نفاذ کی معطّلی۔

359-(1) جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو صدر، حکم کے ذریعے قرار دے سکے گا کہ حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے (ماسوائے دفعات 20 اور 21 کے) ایسے حقوق کو جن کا اس حکم میں ذکر کیا جائے نافذ کرانے کے لیے کسی عدالت میں درخواست کرنے کا حق اور ایسے متذکرہ حقوق کے نافذ کرانے کے لیے کسی عدالت میں زیر غور تمام کارروائی اس اعلان نامہ کے نفاذ کی مدت کے دوران یا اس سے کم کسی ایسی مدت کے لیے، جس کی صراحت اس حکم میں کی جائے، معطل رہے گی۔

(1) الف) جب فقرہ (1) کے تحت صادر کیا گیا کوئی حکم، جس میں حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے (ماسوائے دفعات 20 اور 21 کے) کسی حق کا ذکر ہو، نافذ العمل ہو تو اس حصہ کے کسی امر سے جس سے وہ حقوق عطا ہوں، کسی ایسے قانون کے بنانے کا یا کوئی ایسی عاملانہ کارروائی کرنے کا جس کے بنانے یا کرنے کی ریاست مجاز ہوتی اگر اس حصہ میں مندرجہ توضیعات نہ ہوتیں ریاست کا اختیار جس کی حصہ مذکور میں صراحت ہے محدود نہ ہوگا لیکن اس

طرح بنائے گئے کسی قانون کا نفاذ جونہی متذکرہ بالاحکم نافذالعمل نہ رہے سوائے ان امور کے، جواس قانون کے نفاذ کے اس طرح موقوف ہوجانے سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو، موقوف ہوجائے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصہ میں نافذالعمل ہوتو اس دفعہ کے تحت کسی ایسی ریاست یا یونین علاقے کی نسبت جہاں یا جس کے کسی حصہ میں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذالعمل نہ ہو، کوئی ایسا قانون وضع کیا جاسکے گا یا ایسی عاملانہ کارروائی عمل میں لائی جاسکے گی اگر اور جہاں تک بھارت کے علاقے کے کسی حصے میں جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذالعمل ہے، بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو خطرہ درپیش ہو۔

(1)ب) فقرہ (1 الف) میں مندرج کسی امر کا اطلاق حسب ذیل پر نہ ہوگا۔

(الف) کوئی ایسا قانون، جس میں اس امر کا تحریری بیان درج نہ ہو کہ ایسا قانون جب کہ اسے بنایا گیا، نافذالعمل ہنگامی حالت کے اعلان نامہ سے متعلق ہے؛ یا

(ب) کوئی ایسی عاملانہ کارروائی جو ایسے قانون کے تحت کیے جانے کے علاوہ کی جائے جس میں اس امر کا تحریری بیان درج ہو۔

(2) متذکرہ بالا طریقہ پر صادر کیا ہوا کوئی حکم بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ سے متعلق ہو سکے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصے میں ہی نافذالعمل ہوتو اس صورت میں ایسا کوئی حکم بھارت کے علاقہ کے کسی دوسرے حصہ پر قابل اطلاق نہ ہوگا بجز اس کے کہ صدر، اس امر سے مطمئن ہوتے ہوئے کہ بھارت کے علاقہ کے اس حصے یا اس کی نسبت جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذالعمل، بھارت یا اس کے علاقے کے کسی حصے کی سلامتی کو سرگرمیوں کے سبب خطرہ درپیش ہے، ایسے اطلاق کو ضروری سمجھے۔

(3) ہر اس حکم کو جو فقرہ (1) کے تحت صادر ہو، اس کے صادر ہونے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

359 الف۔ آئین ترسیٹھویں ترمیم) ایکٹ، 1989 کی

دفعہ 3 کے ذریعہ 6.1.1990 سے حذف۔

مالیاتی ہنگامی حالت کے متعلق توضیعات۔

360-(1) اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے جس سے بھارت یا اس کے علاقہ کے کسی حصہ کے مالی استحکام یا ساکھ کو خطرہ ہے تو وہ اس امر کا اقرار ایک اعلان نامہ کے ذریعہ کرسکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت کیا گیا اعلان نامہ-

(الف) بعد والے اعلان نامہ کے ذریعہ منسوخ یا تبدیل کیا جا سکے گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رکھا جائے گا؛

(ج) دو ماہ کی مدت منقضی ہونے پر یہ نافذ العمل نہ رہے گا۔

بجز اس کے کہ مذکورہ مدت منقضی ہونے سے پہلے اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں بذریعہ قرارداد منظور کر لیا گیا ہو:

بشرطیکہ اگر کوئی ایسا اعلان نامہ اس وقت اجرا کیا جائے جبکہ لوک سبھا توڑ دی جائے یا لوک سبھا ذیلی فقرہ (ج) میں محولہ دو ماہ کے دوران ٹوٹ جائے اور اگر کوئی قرارداد اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے راجیہ سبھا نے منظور کر دی ہو لیکن اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے کوئی قرارداد ایسے اعلان نامہ کے متعلق منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کی مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا بجز اس کے کہ تیس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے بھی اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے کوئی قرارداد منظور کر دی ہو۔

(3) اس مدت کے دوران جس میں کوئی ایسا اعلان نامہ جس کا ذکر فقرہ (1) میں ہے نافذ العمل ہو تو یونین کا عاملانہ اختیار کسی ریاست کو مالیاتی مناسبت کے ایسے اصولوں پر عمل کرنے کی ہدایات دینے سے، جن کی صراحت ہدایات میں کی جائے اور ایسی دیگر ہدایات دینے سے متعلق ہوگا جن کو صدر اس غرض سے ضروری اور کافی تصور کرے۔

(4) اس آئین میں کسی امر کے باوجود۔

(الف) ایسی کسی ہدایت میں شامل ہو سکے گی۔

(1) کوئی توضیع جس سے امور ریاست کے سلسلہ میں ملازمت کرنے والے اشخاص کے جملہ طبقوں یا کسی طبقہ کی یافت اور الاؤنس میں کمی کرنے کا حکم دیا جائے؛

(ii) کوئی توضیع جس کی رو سے جملہ رقمی بلوں یا دوسرے بلوں کو جن پر دفعہ 207 کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہونے کے بعد صدر کی منظوری کے لیے علاحدہ رکھ دینے کا حکم دیا جائے؛

(ب) اس مدت کے دوران جس میں اس دفعہ کے تحت مجریہ کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو، صدر کے لیے جائز ہوگا کہ وہ یونین کے امور کے سلسلے میں ملازمت کرنے والے اشخاص کے جملہ طبقوں یا کسی طبقہ کی جس میں سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے جج شامل ہیں، یافت اور الاؤنسوں میں کمی کرنے کی ہدایت دے۔

حصہ 19

متفرق

صدر اور گورنروں اور راج پرمکھوں کا تحفظ:

361-(1) صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا راج پرمکھ اپنے منصبی اختیارات اور فرائض استعمال کرنے اور انجام دینے یا کسی ایسے فعل کے لیے جو اس نے ان اختیارات اور فرائض کے استعمال کرنے اور انجام دینے میں کیا ہو یا اسکا کرنا ظاہر ہوتا ہو، کسی عدالت کو جواب دہ نہ ہوگا:

بشرطیکہ پارلیمنٹ کے کسی ایوان کی تقرر یا نامزد ہوئی عدالت، ٹریبونل یا جماعت دفعہ 61 کے تحت کسی الزام کی تفتیش کے لیے صدر کے رویہ پر نظر ثانی کر سکے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے کسی شخص کے، بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے خلاف مناسب کارروائی دائر کرنے کے حق پر پابندی لگائی گئی ہے۔

(2) کسی بھی قسم کی فوجداری کارروائی صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے خلاف اس کے عہدے کی مدت کے دوران کسی عدالت میں دائر نہیں کی جائے گی یا جاری نہیں رکھی جائے گی۔

(3) صدر یا کسی ریاست کے گورنر کی گرفتاری یا قید کا کوئی حکم نامہ اس کے عہدہ کی مدت کے دوران کسی عدالت سے جاری نہ ہوگا۔

(4) کوئی دیوانی کارروائی جس میں صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے خلاف دادرسی کا ادعا کیا گیا ہو، اس کے عہدہ کی مدت کے دوران کسی عدالت میں کسی ایسے فعل کی بابت جو اس نے خواہ صدر یا ایسی ریاست کے گورنر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے یا بعد اپنی ذاتی حیثیت میں کیا ہو یا جس کا کرنا ظاہر ہوتا ہو، تب تک دائر نہیں کی جائے گی جب تک کہ تحریری نوٹس کے جس میں کارروائی کی نوعیت، اس کے لیے بنائے دعوئی، اس فریق کا نام، حلیہ و مقام سکونت جو ایسی کارروائی دائر کرے اور اس دادرسی کا اندراج ہو جس کا وہ ادعا کرے، صدر یا گورنر کے جیسی کہ صورت ہو، حوالے کیے جانے یا اس کے دفتر پر رکھے جانے کے عین بعد دو ماہ منقضی نہ ہو جائیں۔

پارلیمنٹ اور ریاستی مجلس قانون ساز کی کاروائی اشاعت کا تحفظ

361 الف۔(1) پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان، یا جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کی کارروائی کی نسبت صحیح رپورٹ کی اخبارات میں اشاعت کی نسبت کسی شخص کے خلاف کسی

عدالت میں دیوانی یا فوجداری نوعیت کی کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی جائے گی بجز اس کے کہ ایسی اشاعت کی نسبت یہ ثبوت دیا جائے کہ بدنیتی پر مبنی ہے:

بشرطیکہ اس فقرہ میں مندرج کسی امر کا اطلاق کسی ایسی رپورٹ کی اشاعت پر نہ ہوگا جو پارلیمنٹ یا ریاستی اسمبلی کے کسی ایوان یا، جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کی خفیہ نشست کی کارروائی سے متعلق ہو۔

(2) فقرہ (1) کا اطلاق ایسی رپورٹوں یا امور کی نسبت ہوگا جنہیں نشریاتی اسٹیشن کی جانب سے فراہم کردہ کسی پروگرام یا سروس کے حصہ کے طور پر لاسلکی تار برقی کے ذریعے نشر کیا جائے اور اس کا اطلاق اس طرح ہوگا جس طرح کسی اخبار میں ایسی رپورٹوں یا امور کی اشاعت کی نسبت ہوتا ہے۔

تشریح: اس دفعہ میں ''اخبار'' میں کوئی ایسی خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ بھی شامل ہے جو کسی اخبار میں اشاعت کے لیے مہیا کیے جانے والے مواد پر مبنی ہو۔

نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کیلئے نا اہلیت۔

361ب۔ کسی سیاسی جماعت کا کسی ایوان کا کوئی رکن، جو دسویں فہرست بند کے پیرا2 کے تحت ایوان کا رکن ہونے کے لئے نا اہل ہے، اپنی نا اہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کے عہدہ کی میعاد ختم ہوگی یا اس تاریخ تک جس کو وہ کسی ایوان کے لئے کوئی انتخاب لڑتا ہے اور منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران کوئی نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کے لئے بھی نا اہل ہوگا۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لئے،۔

(الف) اصطلاح ''ایوان'' کے وہی معنی ہیں جو اس کے دسویں فہرست بند کے پیرا 11 کے فقرہ (الف) میں ہیں؛

(ب) ''نفع بخش سیاسی عہدہ'' اصطلاح سے مراد ہے،۔

(i) بھارت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کوئی عہدہ جہاں ایسے عہدہ کے لئے تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت، جیسی کہ صورت ہو، کے سرکاری مال میں سے کی جاتی ہو، یا

(ii) کسی ادارے کے تحت، چاہے سند یافتہ جماعت ہو یا نہیں، جو حکومت بھارت یا ریاست کی حکومت کی کلی یا جزوی طور پر ملکیت میں ہو، کوئی عہدہ اور ایسے عہدہ کے لئے تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی ایسے ادارہ کے ذریعہ کی جاتی ہے،

سوائے اس صورت کے جہاں ایسی تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی معاوضہ کے طور پر ہو۔

362-آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے ذریعہ حذف کیا گیا۔

بعض عہد ناموں، اقرار ناموں وغیرہ سے پیدا ہونے والی نزاعات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

363-(1)اس آئین میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 143 کی توضیعات کے تابع کسی ایسی نزاع میں، جو ایسے کسی عہد نامہ، اقرار نامہ قول وقرار، قول، سند یا اس قسم کے دوسرے نوشتہ کی کسی شرط سے پیدا ہو جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی بھارتی ریاست کے حکمراں نے کیا ہو یا جس کی تکمیل کی ہو اور جس کی بھارت کی ڈومینین کی حکومت یا اس کی پیش رو حکومتوں میں سے کوئی حکومت فریق تھی اور جو ایسی تاریخ نفاذ کے بعد نافذ العمل رہا ہو یا نافذ العمل رکھا گیا ہو یا کسی نزاع میں جو کسی ایسے عہد نامہ، اقرار نامہ، قول وقرار، قول، سند یا دوسرے اسی قسم کے نوشتہ کے متعلق اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت پیدا ہونے والے حق یا اس کے پیدا ہونے والی ذمہ داری یا وجوب کی بابت پیدا ہو، نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو اختیار سماعت حاصل ہوگا۔

(2)اس دفعہ میں۔

(الف)''بھارتی ریاست'' سے مراد ہے کوئی علاقہ جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل ہنر مجیسٹی یا بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے ایسی ریاست تسلیم کیا ہو؛اور

(ب) حکمراں'' میں داخل ہے پرنس، چیف یا دیگر شخص جس کو ایسی تاریخ نفاذ سے قبل ہز جسیٹی یا بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے کسی بھارتی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا ہو۔

بھارتی ریاستوں کے حکمرانوں کو، جنہیں تسلیم کر لیا گیا تھا، تسلیم نہ کرنا اور صرف خاص کا برخاست کرنا۔

363الف۔اس آئین یا نافذ الوقت کسی قانون میں کسی امر کے باوجود۔

(الف) کسی پرنس، چیف یا دیگر شخص کو جس کو آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے کسی دیسی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا تھا یا ایسا شخص جسے ایسے نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے ایسے حکمراں کا جانشین تسلیم کیا تھا ایسی تاریخ نفاذ پر اور ایسی تاریخ سے ایسا حکمراں یا ایسے حکمراں کا جانشین تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

(ب) آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ پر اور اس تاریخ سے صرف خاص برخاست کیا جاتا ہے اور صرف خاص سے متعلق جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب زائل کیے جاتے ہیں اور حسبِ فقرہ (الف) میں متذکرہ حکمراں یا، جیسی کہ صورت ہو، ایسے حکمراں کے جانشین یا دیگر کسی شخص کو کوئی رقم بطور صرف خاص ادا نہ ہوگی۔

بڑی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کے متعلق خاص توضیعات۔

364-(1)اس آئین میں کسی امر کے باوجود صدر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ ایسی تاریخ سے جس کی اس اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے___

(الف) پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے ہوئے قانون کا کسی بڑی بندرگاہ یا ہوائی اڈے پر اطلاق نہ ہوگا یا اس کا اطلاق ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہوگا جن کی صراحت اطلاع نامہ میں کی جائے؛ یا

(ب) کوئی موجودہ قانون کسی بڑی بندرگاہ یا ہوائی اڈے میں سوائے ان امور کی نسبت جو مذکورہ تاریخ سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو نافذ نہ رہے گا یا وہ ایسی بندرگاہ یا ہوائی اڈے پر اطلاق کی صورت میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع نافذ ہوگا جن کی صراحت اطلاع نامہ میں کی جائے۔

(2)اس دفعہ میں۔

(الف)''بڑی بندرگاہ'' سے ایسی بندرگاہ مراد ہے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون یا کسی. کسی موجودہ قانون سے یا ان کے تحت بڑی بندرگاہ قرار دی جائے اور اس میں وہ تمام رقبے داخل ہیں جو فی الوقت ایسی بندرگاہ کی حدود میں واقع ہوں۔

(ب)''ہوائی اڈے'' سے ایسا ہوائی اڈا مراد ہے جس کی تعریف ہوائی راستوں، طیاروں اور ہوابازی سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے۔

یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہنے کا اثر۔

365-جب کوئی ریاست اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہے تو صدر کے لیے یہ قرار دینا جائز ہوگا کہ ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔جس میں اس ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جاسکتی۔

تعریفات۔

366-اس آئین میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ذیل کی اصطلاحات کے وہ معنی ہیں جو یہاں ترتیب وار انہیں دیئے گئے ہیں، یعنی۔

(1)''زرعی آمدنی'' سے ایسی آمدنی مراد ہے جس کی تعریف بھارتی آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے؛

(2) ''اینگلو انڈین'' سے ایسا شخص مراد ہے جس کا باپ یا جس کے سلسلہ ذکور کے اجداد میں سے کوئی دوسرا مورث یوروپی نسب سے ہے یا تھا لیکن جس کی بھارت کے علاقہ میں مستقل جائے سکونت ہو اور ایسے علاقوں میں ایسے ماں باپ سے پیدا ہوا ہے یا ہوا تھا جو وہاں مستقل سکونت رکھتے ہوں نہ کہ محض عارضی اغراض کے لیے وہاں مقیم ہوں؛

(3) ''دفعہ'' سے اس آئین کی کوئی دفعہ مراد ہے؛

(4) ''قرض لینا'' میں سالیانے منظور کر کے رقوم حاصل کرنا شامل ہے اور قرضہ'' کی بھی اسی طرح تعبیر کی جائے گی؛

(4 الف) ☆☆☆☆

(5) ''فقرہ'' سے اس دفعہ کا ایسا فقرہ مراد ہے جس میں وہ اصطلاح واقع ہو؛

(6) کارپوریشن ٹیکس سے آمدنی پر کوئی ٹیکس مراد ہے جس حد تک وہ ٹیکس کمپنیوں سے واجب الادا ہو اور وہ ایسا ٹیکس ہو جس کے بارے میں ذیل کی شرائط پوری ہوتی ہوں:۔

(الف) یہ کہ وہ زرعی آمدنی کی بابت نہیں لگایا جا سکتا؛

(ب) یہ کہ کمپنیوں کے ادا کیے ہوئے ٹیکس ہوئے ٹیکس کی بابت کوئی منہائی ایسے موضوعہ قوانین کے ذریعے، جن کا ٹیکس پر اطلاق ہو کمپنیوں سے افراد کو واجب الادا منافع رسدی سے کیسے جانے کا اختیار دیا گیا ہو؛

(ج) یہ کہ بھارتی آمدنی ٹیکس کی اغراض کے لیے ایسا منافع رسیدی پانے والے افراد کی کل آمدنی کا حساب لگانے میں یا ایسے افراد سے واجب الادا یا ان کو واپس ملنے والے بھارتی آمدنی ٹیکس کا حساب شمار کرنے میں اس طرح ادا شدہ ٹیکس کا لحاظ کرنے کے لیے کوئی توضیع موجود نہ ہو؛

(7) ''مماثل صوبہ''، ''مماثل بھارتی ریاست'' یا ''مماثل ریاست'' سے شبہات کی صورتوں میں ایسا صوبہ، بھارتی ریاست یا ریاست مراد ہے جس کو صدر کسی زیر بحث خاص غرض کے لیے مماثل صوبہ، مماثل بھارتی ریاست یا مماثل ریاست ہونا، جیسی کہ صورت ہو، قرار دے؛

(8) ''دین'' میں سالیانوں کے طور پر اصل رقوم کے واپس کرنے کے وجوب کی بابت کوئی ذمہ داری شامل ہے اور کسی ضمانت کے تحت کسی ذمہ داری اور مصارف دین'' کی حسبہ تعبیر کی جائے گی؛

(9) ''محصول املاک'' سے ایسا محصول مراد ہے جس کی تشخیص ایسی اصل مالیت پر یا اس کے حوالے سے کی جائے جو پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس محصول کے متعلق بنائے ہوئے قوانین سے یا ان کے تحت مقررہ قواعد کے بموجب اس تمام جائیداد کی معین کی جائے جو موت پر منتقل ہو یا جس کا اس طرح مذکورہ قوانین کی توضیعات کے تحت اس طرح منتقل ہونا متصور ہو؛

(10) ''موجودہ قانون'' سے ایسا قانون، آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ یا دستور العمل مراد ہے جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ قبل ایسے قانون، آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ یا دستور العمل کو بنانے کا اختیار رکھنے والی کسی مجلس قانون ساز، حاکم یا شخص نے منظور کیا یا صادر کیا ہو؛

(11) ''فیڈرل کورٹ'' سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء کے تحت قائم کی ہوئی فیڈرل کورٹ مراد ہے؛

(12) مال میں سب سامان، اجناس اور اشیا شامل ہیں

(12 الف) ''مال اور خدمات ٹیکس'' سے انسانی استعمال کے لیے الکحلی شراب کی فراہمی پر ٹیکس کے سوائے۔ مال یا خدمات یا دونوں کی فراہمی پر کوئی ٹیکس مراد ہے؛

(13) ''ضمانت'' میں شامل ہے کوئی وجوب جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی کاروبار کے منافع کے ایک معینہ رقم سے کم ہو جانے کی صورت میں رقوم ادا کرنے کے بارے میں قبول کیا گیا ہو؛

(14) ''عدالت العالیہ'' سے کوئی ایسی عدالت مراد ہے جس کا اس آئین کی اغراض کے لیے کسی ریاست کی عدالت العالیہ ہونا متصور ہو اور اس میں شامل ہیں___

(الف) بھارت کے علاقہ میں کوئی عدالت جو اس آئین کے تحت عدالت العالیہ کے طور پر قائم یا مکرر قائم کی گئی ہو،

(ب) بھارت کے علاقہ میں کوئی دوسری عدالت جس کا پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس آئین کی سب اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے عدالت العالیہ ہونا قرار دے؛

(15) دیسی ریاست'' سے ایسا علاقہ مراد ہے جس کو بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے ایسی ریاست تسلیم کر لیا ہے؛

(16) حصہ'' سے اس آئین کا کوئی حصہ مراد ہے؛

(17) ''پینشن'' سے کسی بھی قسم کی پنشن مراد ہے خواہ اس کے لیے رقمی حصہ دیا جائے یا نہ دیا جائے جو کسی شخص کو یا اس کے متعلق واجب الادا ہو اور اس میں شامل ہیں اس طرح واجب الادا ملازمت سے سبکدوشی کے بعد کی یافت اور اس طرح واجب الادا کوئی گریجویٹی اور کوئی رقم یا رقوم جو پراویڈنٹ فنڈ کی ادائیوں کی واپسی کے طور پر ان پر سود یا بلا سود کے یا ان میں کسی اضافے کے ساتھ واجب الادا ہوں؛

(18) ''ہنگامی حالت کا اعلان نامہ'' سے دفعہ 352 کے فقرہ

(1) تحت اجرا کیا ہوا کوئی اعلان نامہ مراد ہے؛

(19) ''عام اطلاع نامہ'' سے بھارت کے گزٹ یا جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے سرکاری گزٹ میں مندرجہ کوئی اطلاع نامہ مراد ہے؛

(20) ریلوے‘‘ میں شامل نہیں ہے۔

(الف) وہ ٹرام وے جو کلیتاً بلدی رقبہ میں ہو، یا

(ب) مواصلات کا کوئی دوسرا سلسلہ جو کلیتاً کسی ریاست کے اندر واقع ہو اور جس کا پارلیمنٹ نے قانون کے ذریعہ ریلوے نہ ہونا قرار دیا ہو؛

(21)☆---------☆---------☆

(22) ’’حکمراں‘‘ سے وہ پرنس، چیف یا دیگر شخص مراد ہے جسے آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے کسی بھارتی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا تھا یا کوئی ایسا شخص جسے صدر نے ایسی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت ایسے حکمراں کا جانشین تسلیم کیا تھا؛

(23) ’’فہرست بند‘‘ سے اس آئین کا کوئی فہرست بند مراد ہے؛

(24) ’’درج فہرست ذاتیں‘‘ سے ایسی ذاتیں، نسلیں، قبیلے یا ایسی ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں کے اندر حصے یا زمرے مراد ہیں جن کا دفعہ 341 کے تحت اس آئین کی اغراض کے لیے درج فہرست ذاتیں ہونا متصور ہو؛

(25) ’’درج فہرست قبیلے‘‘ سے ایسے قبیلے یا قبائلی فرقے یا ایسے قبیلوں یا قبائلی فرقوں کے اندر حصے یا زمرے مراد ہیں جن کا دفعہ 342 کے تحت اس آئین کی اغراض کے لیے درج فہرست قبیلے ہونا متصور ہو؛

(26) ’’کفالتوں‘‘ میں اسٹاک شامل ہیں؛

(26الف) ’’خدمات‘‘ سے مال کے علاوہ کچھ بھی مراد ہے؛

(26ب) ’’ریاست‘‘ میں دفعات 246الف، 268، 269، 269الف اور 279الف کے حوالے سے مجلس قانون ساز والا کوئی یونین علاقہ بھی شامل ہے؛

☆{(26ج) ’’سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات مُراد ہیں جو مرکزی حکومت یا ریاست یا یونین علاقہ، جیسی بھی صورت ہو، کی اغراض کے لئے دفعہ 342الف کے تحت اس طرح متصوّر کئے جائیں‘۔

(27) ’’ذیلی فقرہ‘‘ سے اس فقرہ کا کوئی ایسا ذیلی فقرہ مراد ہے جس میں وہ اصطلاح واقع ہو؛

(28) ’’ٹیکس اندازی‘‘ میں شامل ہے کسی ٹیکس یا درآمدی محصول کا عائد کرنا خواہ وہ عام، مقامی یا خاص ہو اور ’’ٹیکس‘‘ کی حسبہ تعبیر کی جائے گی؛

☆{اس کا ادخال آئین (ایک سو پانچویں ترمیم) ایکٹ، 2021 تاریخ 18 اگست، 2021 کی رُو سے کیا گیا ہے۔}

(29) ''آمدنی ٹیکس'' میں زائد منافع ٹیکس کی نوعیت کا ٹیکس شامل ہے؛

(29الف) ''مال بکری'' یا خرید پر ٹیکس کے تحت حسب ذیل آتے ہیں۔

(الف) کسی جائیداد بہ شکل جنس کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض کسی معاہدہ کی مطابقت کے سوا منتقل کرنے پر ٹیکس،

(ب) کسی معاہدہ کار کی تکمیل میں مضمر جائیداد بہ شکل جنس کو (خواہ مال کے طور پر) یا دیگر طور پر منتقل کرنے پر ٹیکس،

(ج) کرایا خرید پر یا اقساط میں ادائیگی کے کسی طریقے پر مال کی حوالگی پر ٹیکس،

(د) کسی مال کو کسی غرض کے لیے استعمال کرنے کے حق کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض منتقل کرنے پر (خواہ وہ کسی مصرحہ مدت کے لیے ہو یا نہیں) ٹیکس،

(ہ) کسی غیر سند یافتہ انجمن یا اشخاص کی جماعت کے ذریعہ اپنے کسی رکن کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض مال کی فراہمی پر ٹیکس،

(و) مال کی، جو خوراک یا انسانی استعمال کے لیے دیگر شئے یا مشروب ہو (خواہ وہ مشروب نشہ آور ہو یا نہ ہو) خدمات کے طور پر یا اس کے کسی جزو کے طور پر یا کسی بھی دیگر طریقہ پر فراہمی پر ٹیکس، جب کہ وہ فراہمی یا خدمات نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض ہوں، اور مال کی ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اس شخص کے ذریعہ جو ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کر رہا ہے، اس مال کی بکری ہے اور اس شخص کے ذریعہ، جس کو ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کی جاتی ہے، اس کی خرید ہے؛

(30) ''یونین علاقہ'' سے کوئی ایسا یونین علاقہ مراد ہے جس کی صراحت پہلے فہرست بند میں ہے اور اس میں ایسا کوئی دیگر علاقہ شامل ہے جو بھارت کے علاقہ میں داخل ہو لیکن جس کی صراحت اس فہرست بند میں نہ ہو۔

تعبیر۔

367-(1) بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو فقرہ جات عام ایکٹ، 1897 کا اطلاق ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع جو اس میں دفعہ 372 کے تحت کی جائیں، اس آئین کی تعبیر کے لیے اس طرح ہوگا جیسا کہ اس کا اطلاق بھارت کی ڈومینین کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کی تعبیر کے لیے ہوتا ہے۔

(2) اس آئین میں پارلیمنٹ یا اس کے بنائے ہوئے ایکٹ یا قوانین یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز یا اس کے بنائے ہوئے ایکٹ یا قوانین کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں صدر کے بنائے ہوئے آرڈیننس یا گورنر کے بنائے ہوئے آرڈیننس کا، جیسی کہ صورت ہو، حوالہ شامل ہے۔

(3)اس آئین کی اغراض کے لیے ''مملکت غیر'' سے بھارت کے سوا کوئی مملکت مراد ہے:

بشرطیکہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی توضیعات کے تابع صدر، حکم کے ذریعہ ایسی اغراض کے لیے جن کی صراحت اس حکم میں کی جائے، کسی مملکت کا مملکت غیر نہ ہونا قرار دے سکے گا۔

حصہ 20

آئین کی ترمیم

پارلیمنٹ کو آئین کی ترمیم کرنے کا اختیار اور اس کیلئے طریق کار۔

368-(1)اس آئین میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ اپنے آئین سازی کے اختیار کے استعمال میں اس آئین کی توضیعات میں اضافہ، تبدیلی یا تنسیخ کے طور پر اس دفعہ میں مندرجہ طریق کار کے مطابق ترمیم کر سکے گی۔

(2)اس آئین کی ترمیم کی تحریک اس غرض سے پارلیمنٹ کے کسی ایوان میں صرف بل پیش کر کے ہو سکے گی اور جب وہ بل ہر ایک ایوان سے اس ایوان کی جملہ رکنیت کی اکثریت سے اور اس ایوان کے ایسے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور ہو جائے جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، اس کو صدر کے پاس پیش کیا جائے گا اور وہ بل کو منظور کرے گا اور تب آئین اس بل کی توضیعات کے مطابق ترمیم شدہ قرار دے دیا جائے گا:

بشرطیکہ اگر ایسی ترمیم سے کوئی تبدیلی___

(الف)دفعہ 54، دفعہ 55، دفعہ 73، دفعہ 162، دفعہ 241 یا دفعہ 279 الف میں، یا

(ب)حصہ 5 کے باب 4، حصہ 6 کے باب 5 یا حصہ 11 کے باب 1 میں، یا

(ج)ساتویں فہرست بند کی فہرستوں میں سے کسی فہرست میں، یا

(د)پارلیمنٹ میں ریاستوں کی نمائندگی میں، یا

(ہ)اس دفعہ کی توضیعات میں، کرنا مقصود ہو تو اس ترمیم کے لیے اس بل کو، جس میں ایسی ترمیم کے لیے توضیع کی گئی ہو، صدر کے پاس منظوری کے لیے پیش کرنے سے قبل کم سے کم نصف ریاستوں کی مجالس قانون ساز کی توثیق بھی ان مجالس قانون ساز کی اس غرض سے منظورہ قراردادوں کے ذریعہ لازمی ہوگی۔

(3)دفعہ 13 کے کسی امر کا اطلاق اس دفعہ کے تحت کی ہوئی کسی ترمیم پر نہ ہوگا۔

[1][(4) اس آئین کی کسی ترمیم پر (جس میں حصہ 3 کی توضیعات شامل ہیں) جو خواہ آئین بیالیسویں ترمیم ایکٹ، 1976ء کی دفعہ 55 کے نفاذ سے قبل یا بعد، اس دفعہ کے تحت کی جائے یا اس کا کیا جانا ظاہر ہوتا ہو، کسی بنا پر کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(5) شبہات رفع کرنے کے لیے اس کے ذریعے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اس دفعہ کے تحت اس آئین کی توضیعات میں اضافہ، تبدیلی یا تنسیخ کے طور پر ترمیم کرنے کا پارلیمنٹ کا آئین سازی کا اختیار کسی بھی طرح محدود نہیں ہوگا۔

[1] دفعہ 368 کے فقرہ جات (4) اور (5) آئین (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کی دفعہ 55 کے ذریعہ شامل کئے گئے تھے۔ سپریم کورٹ نے منروا لمس لمیٹڈ و دیگر بنام یونین آف انڈیا و دیگر (1980) 2 ایس، سی، سی۔ 591 کے معاملے میں تاریخ 31 جولائی 1980 کے حکم کے ذریعہ اس دفعہ کو ناجائز ٹھہرایا تھا۔

حصہ 21

عارضی، عبوری اور خصوصی توضیعات

ریاستی فہرست کے امور کے بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا عارضی اختیار گویا کہ وہ متوازی فہرست کے امور ہیں۔

369- اس آئین میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پانچ سال کی مدت کے دوران پارلیمنٹ کو حسب ذیل امور کے بارے میں قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہوگا گویا کہ وہ متوازی فہرست میں مندرج تھے، یعنی:-

(الف) کسی ریاست کے اندر سوتی اور اونی پارچہ جات، خام روئی (جن میں اوٹی ہوئی روئی اور بناوٹی ہوئی روئی یا کپاس شامل ہیں)، بنولا، کاغذ (جس میں اخباری کاغذ شامل ہے)، کھانے کی چیزیں (جس میں کھانے کے قابل تلہن اور تیل شامل ہیں)، مویشی کا چارہ (جس میں کھلی اور ان کے دیگر مرتکزے شامل ہیں)، کوئلہ (جس میں کوک اور کوئیلے سے نکالی گئی اشیاء شامل ہیں)، لوہا، فولاد اور ابرق کی تجارت اور بیوپار اور ان کی پیداوار، رسد اور تقسیم؛

(ب) فقرہ (الف) میں متذکرہ امور میں سے کسی امر کی بابت قوانین کے خلاف جرائم، ان امور میں سے کسی امر کے متعلق سپریم کورٹ کے سوا تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات اور ان امور میں سے کسی امر کی بابت فیس لیکن اس میں وہ فیس شامل نہیں جو کسی عدالت میں لی جاتی ہو،

لیکن پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ اگر اس دفعہ کی توضیعات نہ ہوتیں تو بنانے کی مجاز نہ ہوتی، سوائے اس کے کہ وہ ان امور کی بابت ہو جو اس مدت کے منقضی ہو جانے سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو، مجاز نہ ہونے کی حد تک مذکورہ مدت کے منقضی ہو جانے کے بعد نافذ نہیں رہے گا۔

ریاست جموں کشمیر کے متعلق عارضی توضیعات۔[1]

370-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود-

(الف) دفعہ 238 کی توضیعات کا اطلاق ریاست جموں وکشمیر کے تعلق سے نہ ہوگا؛

---

[1] اس دفعہ کے ذریعے عطا کیے ہوئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے صدر نے جموں وکشمیر ریاست کی مجلس قانون ساز کی سفارش پر یہ اعلان کیا ہے کہ 17 نومبر 1952 سے مذکورہ دفعہ 370 اس ردوبدل کے ساتھ نافذ ہوگی کہ اس کے فقرہ (1) میں تشریح کی جگہ پر مندرجہ ذیل تشریح کردی گئی ہے۔ یعنی:-

تشریح:- اس دفعہ کے مقاصد کے لیے ریاست کی سرکار سے وہ شخص مراد ہے جس کو ریاست کی مجلس قانون ساز کی سفارش پر صدر نے ریاست کی اس وقت کام کر رہی وزیروں کی کونسل کی صلاح پر کام کرنے والے جموں وکشمیر کے مندر ریاست کی شکل میں تسلیم کیا ہو۔ (وزارت قانون حکم نمبر آئینی حکم 66 بتاریخ 15 نومبر 1952)

☆اب ''گورنر''۔

(ب) مذکورہ ریاست کے لیے قانون بنانے کے بارے میں پارلیمنٹ کا اختیار حسب ذیل امور تک محدود ہوگا۔

(i) یونین فہرست اور متوازی فہرست میں مندرجہ ایسے امور جن کی بابت صدر، ریاست کی حکومت کے مشورے سے قرار دے کہ وہ ریاست کی بھارت کی وڈمین میں شرکت کو منضبط کرنے والی دستاویز شرکت میں صراحت کیے ہوئے ان امور کے مماثل ہیں جن کے بارے میں ڈومینین کی مجلس قانون ساز اس ریاست کے لیے قانون بنا سکے گی؛ اور

(ii) مذکورہ فہرستوں میں ایسے دوسرے امور جن کی صراحت صدر، ریاستی حکومت کی اتفاق رائے سے حکم کے ذریعہ کرے۔

تشریح: اس دفعہ کی اغراض کے لیے، ریاست کی حکومت سے وہ شخص مراد ہے جس کو صدر مہاراجہ کے اعلان نامہ مورخہ 5 مارچ، 1948ء کے تحت فی الوقت برسر کار وزرا کی کونسل کی صلاح پر عمل کرنے والا مہاراجہ جموں و کشمیر تسلیم کرلیا ہو؛

(ج) دفعہ 1 اور اس دفعہ کی توضیعات کا اطلاق ریاست کے تعلق سے ہوگا؛

(د) اس آئین کی ایسی دوسری توضیعات کا اطلاق ریاست کے تعلق سے ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع ہوگا جن کی صدر حکم [1] کے ذریعے صراحت کرے:

بشرطیکہ کوئی ایسا حکم جو ذیلی فقرہ (ب) کے پیرا (1) میں محولہ ریاست کی دستاویز شرکت میں مصرحہ امور کے متعلق ہو، اس ریاست کی حکومت سے مشورہ کیے بغیر اجرا نہ ہوگا:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا حکم جو ماقبل شرطیہ پیرا میں مذکورہ امور کے سوا کسی اور امر کے متعلق ہو، بغیر اس حکومت کی اتفاق رائے کے اجرا نہ ہوگا۔

(2) اگر فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ب) کے پیرا (ii) یا اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (د) کے دوسرے شرطیہ فقرہ میں محولہ اتفاق رائے اس ریاست کے لیے آئین بنانے کی غرض سے آئین ساز اسمبلی کے انعقاد کے قبل کیا جائے تو وہ اسمبلی میں ایسے فیصلہ کے لیے جو اس پر وہ کرنا چاہے، پیش کیا جائے گا۔

(3) اس فقرہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود، مصدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ قرار دے سکے گا کہ وہ دفعہ نافذ العمل نہیں رہے گی یا صرف ایسی مستثنیات یا ترمیمات کے ساتھ اور اس تاریخ سے نافذ العمل رہے گی جن کی وہ صراحت کرے:

---

[1] مختلف اوقات پر اس طرح ترمیم کیے ہوئے، آئین (جموں و کشمیر ریاست کو لاگو ہونا) حکم، 1954 (آئینی حکم 48)۔

بشرطیکہ صدر کے ایسا اطلاع نامہ اجرا کرنے سے قبل فقرہ (2) میں مذکورہ ریاست کی آئین ساز اسمبلی کی سفارش ضروری ہوگی۔

مہاراشٹر اور گجرات کی ریاستوں کی متعلق خصوصی توضیع۔

371۔(1) ☆-----☆-----☆

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر ریاست مہاراشٹر یا گجرات سے متعلق مصرحہ حکم کے ذریعہ حسب ذیل امور کے بارے میں گورنر کی خصوصی ذمہ داری کی بابت توضیع کر سکے گا۔

(الف) ودربھا، مراٹھواڑہ اور بقیہ مہاراشٹر یا، جیسی کہ صورت ہو، سوراشٹر، کچھ اور بقیہ گجرات کے لیے علاحدہ ترقیاتی بورڈوں کا قیام اس حکم کے ساتھ کہ ان بورڈوں میں سے ہر ایک کے کام پر ایک رپورٹ ہر سال ریاست قانون ساز اسمبلی میں پیش کی جائے گی؛

(ب) مجموعی حیثیت سے اس ریاست کی ضروریات کے تابع مذکورہ رقموں پر ترقیاتی مصارف کے لیے رقوم کی منصفانہ تقسیم، اور

(ج) مجموعی حیثیت سے اس ریاست کی ضروریات کے تابع ایسا منصفانہ انتظام جس میں سب مذکورہ رقبوں کے متعلق تکنیکی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے لیے کافی سہولیتیں اور اس ریاستی حکومت کے زیر اختیار ملازمتوں میں ملازمت کے کافی مواقع مہیا کیے جائیں۔

ریاست ناگالینڈ سے متعلق خصوصی توضیع۔

371الف (1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود،__

(الف) پارلیمنٹ کے کسی ایسے ایکٹ کا اطلاق جو__

(i) ناگاؤں کی مذہبی یا سماجی رسوم،

(ii) ناگاؤں کے رواجی قانون اور ضابطہ،

(iii) دیوانی اور فوجداری عدل گستری، جس میں ناگاؤں کے رواجی قانون کے مطابق فیصلے مشتمل ہیں،

(iv) اراضی اور اس کے وسائل کی ملکیت اور انتقال،

سے متعلق ہو، ریاست ناگالینڈ پر نہ ہوگا بغیر اس کے کہ ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی، قرارداد کے ذریعہ ایسا فیصلہ کرے۔

(ب) ناگالینڈ کے گورنر کی ریاست ناگالینڈ میں قانون اور امن وامان قائم رکھنے کی نسبت اس وقت تک خاص ذمہ

داری ہوگی جب تک اس کی رائے میں اندرونی فسادات جو ناگا پہاڑی ٹیون سانگ علاقہ میں اس ریاست کے قائم ہونے کے عین قبل ہوتے رہے ہیں، اس علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں جاری رہیں اور اس کے تعلق سے اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں گورنر مجلس وزرا سے مشورہ لینے کے بعد اس کارروائی کے بارے میں جو کرنا ہو اپنے انفرادی فیصلہ سے کام لے گا:

بشرطیکہ اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی امر ایسا امر ہے یا نہیں جس کے متعلق گورنر کو ذیلی فقرہ کے تحت عمل کرنے میں اپنے انفرادی فیصلہ سے کام لینا ضروری ہے تو گورنر کا اس کے اختیار تمیزی سے کیا ہوا فیصلہ حتمی ہوگا اور گورنر کے کیے ہوئے کسی امر کے جواز پر اس بنا پر اعتراض نہ ہوگا کہ اس کو اپنے انفرادی فیصلہ سے عمل کرنا یا نہ کرنا چاہئے تھا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر صدر گورنر سے رپورٹ کے ملنے پر یا دیگر طور پر مطمئن ہو جائے کہ گورنر پر ریاست ناگالینڈ میں پابندی قانون اور امن وامان کی بابت اب خصوصی ذمہ داری کا ہونا ضروری نہیں ہے تو وہ حکم کے ذریعے ہدایت کر سکے گا کہ اس تاریخ سے، جس کی حکم میں صراحت کی جائے گورنر کی ایسی ذمہ داری ختم ہو جائے گی؛

(ج) کسی رقمی منظوری کے مطالبہ کے متعلق اپنی سفارش کرتے وقت، ناگالینڈ کا گورنر اس امر کا اطمینان کرلے گا کہ بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے کسی مخصوص ملازمت یا غرض کے لیے بھارت کی حکومت کی مہیا کی ہوئی کوئی رقم اس ملازمت یا غرض کے متعلق رقمی منظوری کے مطالبہ میں نہ کہ کسی دیگر مطالبہ میں شامل ہے؛

(د) اس تاریخ سے جس کی صراحت ناگالینڈ کا گورنر اس بارے میں عام اطلاع نامہ کے ذریعہ کرے، ٹیون سانگ ضلع کے لیے پینتیس ارکان پر مشتمل ایک علاقائی کونسل قائم کی جائے گی اور گورنر اپنے اختیار تمیزی سے قواعد بنائے گا جن میں ذیل کے بارے میں توضیع ہوگی۔

(i) علاقائی کونسل کی بناوٹ اور وہ طریقہ جس سے علاقائی کونسل کے ارکان چنے جائیں گے:

بشرطیکہ ٹیون سانگ ضلع کا نائب کمشنر بہ اعتبار عہدہ علاقائی کونسل کا میر مجلس ہوگا اور علاقائی کونسل کے نائب میر مجلس کو اس کے ارکان اپنے ہی میں سے منتخب کریں گے،

(ii) علاقائی کونسل کے ارکان چنے جانے اور ہونے کی اہلیتیں،

(iii) علاقائی کونسل کے ارکان کے عہدے کی میعاد اور ان کو دی جانے والی یافت اور الاؤنس، اگر کوئی ہوں،

(iv) علاقائی کونسل کا طریق کار اور کام کا انصرام،

(v) علاقائی کونسل کے عہدہ داروں اور عملہ کا تقرر اور ان کی شرائط ملازمت، اور

(vi) کوئی دیگر امر جس کی بابت علاقائی کونسل کی تشکیل اور اس کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے قواعد

بنانا ضروری ہو۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، ریاست ناگالینڈ کے قائم ہونے کی تاریخ سے دس سال کی مدت یا ایسی مزید مدت تک جس کی صراحت گورنر علاقائی کونسل کے مشورہ پر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ اس بارے میں کرے۔

(الف) ٹیون سانگ ضلع کا نظم ونسق گورنر کرے گا؛

(ب) جب کوئی رقم بھارت کی حکومت ناگالینڈ کی حکومت کو مجموعی حیثیت سے ریاست ناگالینڈ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مہیا کرے تو گورنر اپنے اختیار تمیزی سے ٹیون سانگ ضلع اور بقیہ ریاست کے درمیان اس رقم کی منصفانہ تقسیم کا انتظام کرے گا؛

(ج) ناگالینڈ کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا اطلاق ٹیون سانگ ضلع پر نہ ہوگا بجز اس کے کہ گورنر علاقائی کونسل کی سفارش پر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت کرے اور گورنر کسی ایسے ایکٹ کی بابت ہدایت کرسکے گا کہ اس ایکٹ کا اطلاق ٹیون سانگ ضلع یا اس کے کسی حصہ پر ان مستثنیات یا ترمیمات کے تابع ہوگا جس کی صراحت گورنر علاقائی کونسل کی سفارش پر کرے:

بشرطیکہ اس ذیلی فقرہ کے تحت دی ہوئی کوئی ہدایت اس طرح سے دی جاسکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو؛

(د) گورنر ٹیون سانگ ضلع کے امن، ترقی اور اچھے نظم ونسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے دساتیر العمل سے پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ یا کسی دیگر قانون کی، جس کا فی الوقت اس ضلع پر اطلاق ہوتا ہو، تنسیخ یا ترمیم استقدامی اثر سے، اگر ضروری ہو، ہوسکے گی؛

(ہ) (i) ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی میں ٹیون سانگ ضلع کی نمائندگی کرنے والے ارکان میں سے ایک رکن کا گورنر وزیر اعلیٰ کے مشورہ پر ٹیون سانگ کے امور کے لیے وزیر کی حیثیت سے تقرر کرے گا اور وزیر اعلیٰ اپنی صلاح دیتے وقت مذکورہ بالا ارکان [1] کی اکثریت کی سفارش پر عمل کرے گا،

---

[1] آئین (مشکلات کو دور کرنا) حکم نمبر 15 کے پیرا 2 میں یہ توضیع ہے کہ بھارت کے آئین کی دفعہ 371 الف اس طرح مؤثر ہوگی جیسے کہ اس کے فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ہ) کے پیرا (1) میں مندرجہ ذیل شرط (1963-12-1) سے جوڑ دی گئی ہو یعنی "مگر گورنر وزیر اعلیٰ کی صلاح پر کسی شخص کو ٹیون سانگ کے وزیر کی شکل میں ایسے وقت تک کے لیے مقرر کرسکے گا جب تک ناگالینڈ کی مجلس قانون ساز میں ٹیون سانگ ضلع کے لیے تفویض کی ہوئی نشستوں کو بھرنے کے لیے قانون کے مطابق اشخاص کو منتخب نہیں کرلیا جاتا ہے۔"

(ii) ٹیون سانگ کے امور کا وزیر ٹیون سانگ ضلع کے متعلق تمام امور طے کرے گا اور ان کی بابت اس کا گورنر سے براہ راست تعلق رہے گا لیکن وہ اس کے بارے میں وزیر اعلیٰ کو مطلع رکھے گا؛

(و) اس فقرہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود ٹیون سانگ ضلع کے متعلق جملہ امور کا حتمی فیصلہ گورنر اپنے اختیار تمیزی سے کرے گا؛

(ز) دفعات 54 اور 55 اور دفعہ 80 کے فقرہ (4) میں کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخبہ ارکان یا ایسے ہر ایک رکن کے حوالوں میں اس دفعہ کے تحت قائم کی ہوئی علاقائی کونسل کے منتخب کیے ہوئے ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان یا رکن کے حوالے شامل ہوں گے؛

(ح) دفعہ 170 میں___

(i) فقرہ (1) ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی کے تعلق سے اس طرح نافذ ہوگا گویا لفظ ''ساٹھ کے بجائے لفظ ''چھیالیس'' قائم کیا گیا تھا،

(ii) فقرہ مذکورہ میں ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں سے براہ راست انتخاب کے حوالہ میں اس فعہ کے تحت قائم کی ہوئی علاقائی کونسل کے ارکان کا انتخاب شامل ہوگا،

(iii) فقرات (2) اور (3) میں علاقائی انتخابی حلقوں کے حوالوں سے اضلاع کوہما اور موکوک چنگ کے علاقائی انتخابی حلقوں کے حوالے مراد ہیں۔

(3) اگر اس دفعہ کی مذکورہ توضیعات میں سے کسی توضیع کو نافذ کرنے میں کوئی دشواری پیدا ہو تو صدر حکم کے ذریعہ کوئی ایسا امر کر سکے گا (جس میں کسی دفعہ میں کوئی تطبیق یا تبدیلی شامل ہے) جو اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے اسے ضروری معلوم ہو:

بشرطیکہ ایسا کوئی حکم ریاست ناگالینڈ کے قائم ہونے کی تاریخ سے تین سال کی مدت منقضی ہو جانے کے بعد صادر نہ ہوگا۔

تشریح:۔اس دفعہ میں اضلاع کوہما، موکوک چنگ اور ٹیونگ سانگ کے وہی معنی ہوں گے جو ان کے ریاست ناگالینڈ ایکٹ، 1962ء میں ہیں۔

ریاست آسام سے متعلق خصوصی توضیع۔

371ب۔اس آئین میں کسی امر کے باجود، صدر، ریاست آسام سے متعلق کیے گئے حکم کے ذریعے چھٹے فہرست بند کے فقرہ 20 کے آخر میں دیئے گئے حصہ 1 میں مصرحہ قبائلی رقبوں سے اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخبہ ارکان

اوراس اسمبلی کے دوسرے ارکان کی اتنی تعداد پر مشتمل ،جس کی حکم میں صراحت کی جائے ،اس اسمبلی کی ایک کمیٹی کے تشکیل اوراس کے کارہائے منصبی کے بارے میں اس کمیٹی کی تشکیل اوراس کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے اس اسمبلی کے طریق کار کے قواعد میں ترمیمات کے بارے میں توضیع کر سکے گا۔

ریاست منی پور سے متعلق خصوصی توضیع۔

371ج۔(1)اس آئین میں کسی امر کے باجود،صدر،ریاست منی پور سے متعلق مصرحہ حکم کے ذریعہ اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کی ایسی کمیٹی کی تشکیل اوراس کے کارہائے منصبی کے بارے میں جواس ریاست کے پہاڑی علاقوں سے منتخب اس اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ہواوران ترمیمات کے بارے میں،جواس کمیٹی کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے حکومت کے کام کے قواعداورریاست کی قانون ساز اسمبلی کے طریق کار کے قواعد میں کرنے ہوں اور گورنر کی خصوصی ذمہ داری کے بارے میں توضیع کرسکے گا۔

(2) گورنرسالانہ یاجب بھی صدرایساحکم دے،صدرکوریاست منی پور میں پہاڑی رقبوں کے نظم ونسق کے متعلق ایک رپورٹ دے گااور یونین کا عاملانہ اختیاراس ریاست کو مذکورہ رقبوں کے نظم ونسق کے بارے میں ہدایات دینے سے متعلق ہوگا۔

تشریح:۔اس دفعہ میں اصطلاح ''پہاڑی رقبہ'' سے ایسے رقبے مراد ہیں جن کوصدر بذریعہ حکم پہاڑی رقبے قراردے۔

ریاست آندھراپردیش سے متعلق خصوصی توضیعات۔

371د۔(1) صدر،ریاست آندھراپریش سے متعلق کیے گئے حکم کے ذریعہ مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کا لحاظ رکھتے ہوئے ریاست کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے سرکاری ملازمت اورتعلیم سے متعلق منصفانہ موقع اورسہولتوں کے لیے توضیع کرسکے گااورریاست کے مختلف حصوں کے لیے مختلف توضیعات کی جاسکیں گی۔

(2) فقرہ(1) کے تحت کیے گئے کسی حکم میں خاص طور پر،___

(الف) ریاستی حکومت کے لیے محکوم ہوسکے گا کہ وہ ریاست کی سول ملازمت میں کسی قسم یااقسام کے عہدوں یاریاست کے تحت کسی قسم یااقسام کے سول عہدوں کومختلف حصوں کے لیے مختلف مقامی مستقل عملوں میں منظّم کرے اورایسے اصولوں اورطریق کار کے مطابق جن کی حکم میں صراحت کی جائے ،ایسے عہدوں پر ماموراشخاص کواس طرح منظّم کیے ہوئے مقامی مستقل عملوں میں مختص کرے؛

(ب) ریاست کے کسی حصہ یاحصوں کی صراحت کرے جو۔

(i) ریاستی حکومت کے تحت کسی مقامی مستقل عملہ میں (چاہے اس دفعہ کے تحت کسی حکم کی متابعت میں قائم ہو یا دیگر طور پر تشکیل دیا گیا ہو) عہدوں پر براہ راست بھرتی کے لیے،

(ii) ریاست میں کسی حاکم مقامی کے تحت کسی مستقل عملہ میں عہدوں پر براہ راست بھرتی کے لیے، اور

(iii) ریاست میں کسی ایسی جامعہ یا ریاستی حکومت کے زیر نگرانی کسی اور تعلیمی ادارے میں داخلہ کی اغراض کے لیے، مقامی رقبے سمجھے جائیں گے۔

(ج) اس حد کی جس تک، اس طریقے کی جس کے مطابق اور ان شرائط کی صراحت کرے، جن کے تابع۔

(i) ذیلی فقرہ (ب) میں متذکرہ کسی ایسے مستقل عملہ میں عہدوں پر براہ راست بھرتی سے متعلق، جن کی اس بارے میں حکم میں صراحت کی جائے،

(ii) ذیلی فقرہ (ب) میں متذکرہ کسی ایسی جامعہ یا دوسرے تعلیمی ادارے میں داخلے سے متعلق، جن کی اس بارے میں حکم میں صراحت کی جائے، ان امیدواروں کو یا ان کے حق میں جو اس مقامی رقبہ میں کسی ایسی مدت تک، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، مقیم رہے ہوں یا تعلیم پائے ہوں، ایسے مستقل عملہ، جامعہ یا دیگر تعلیمی ادارہ سے متعلق، جیسی کہ صورت ہو، ترجیح دی جائے گی یا ان کا تحفظ کیا جائے گا۔

(3) صدر، حکم کے ذریعہ ریاست آندھرا پردیش میں ایک انتظامی ٹریبونل اس غرض سے تشکیل دینے کے لیے توضیع کر سکے گا کہ وہ ایسا اختیار سماعت، اختیارات و قانونی اختیار جن کی صراحت حکم میں کی جائے [جن میں ایسا کوئی اختیار سماعت، اختیار و قانونی اختیار شامل ہے جو آئین (بتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1973ء کی تاریخ نفاذ سے عین قبل (سپریم کورٹ کے سوا) کوئی عدالت یا کوئی ٹریبونل یا دیگر حاکم استعمال کر سکتا تھا] حسب ذیل امور کے بارے میں استعمال کرے، یعنی:۔

(الف) اس ریاست کی کسی سول ملازمت میں، ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر یا ریاست میں کسی مقامی حاکم کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر جن کی حکم میں صراحت کی جائے، تقرر، تعیناتی یا ترقی؛

(ب) سینیارٹی ان اشخاص کی جن کا تقرر، تعیناتی یا ترقی ریاست کی کسی سول ملازمت میں ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر یا ریاست میں کسی مقامی حاکم کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو، جن کی حکم میں صراحت کی جائے؛

(ج) ان اشخاص کی ایسی دیگر شرائط ملازمت جن کا تقرر، تعیناتی یا ترقی اس ریاست کی کسی سول ملازمت میں ایسی قسم یا

اقسام کے عہدوں پر یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر ہو یا ریاست میں کسی حاکم مقامی کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو جن کی حکم میں صراحت کی جائے۔

(4) فقرہ (3) کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم میں ___

(الف) انتظامی ٹریبونل کو مجاز کیا جا سکے گا کہ وہ اپنے اختیار سماعت کے اندر کسی امر سے متعلق شکایات کے ازالے کے لیے درخواستیں وصول کرے، جس کی صدر حکم میں صراحت کرے، یا ان پر ایسے احکام صادر کرے جو انتظامی ٹریبونل مناسب تصور کرے؛

(ب) انتظامی ٹریبونل کے اختیارات اور اقتدارات اور طریق کار سے متعلق (جن میں انتظامی ٹریبونل کی خود اپنی توہین کی بابت سزا دینے کے اختیارات سے متعلق توضیعات شامل ہیں) ایسی توضیعات درج ہو سکیں گی جو صدر ضروری تصور کرے؛ ہو

(ج) انتظامی ٹریبونل کو ایسی اقسام کی کارروائیاں جو اس کے اختیار سماعت کے اندر امور کی نسبت کارروائیاں ہوں اور سپریم کورٹ کے سوا کسی عدالت یا ٹریبونل یا دیگر حاکم کے روبرو ایسے حکم کی تاریخ نفاذ سے عین قبل زیر تصفیہ ہوں جن کی حکم میں صراحت کی جائے، منتقل کرنے کے لیے توضیع ہو سکے گی؛

(د) ایسی اضافی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات درج ہو سکیں گی (جن میں فیس اور میعاد سماعت شہادت یا نافذ الوقت کسی قانون کی مستثنیات یا ترمیمات کے تابع اطلاق کے بارے میں توضیعات شامل ہیں) جو صدر ضروری تصور کرے۔

(5) انتظامی ٹریبونل کا ایسا حکم جس سے کسی کارروائی کا حتمی تصفیہ ہو، ریاستی حکومت کی توثیق کے بعد یا اس تاریخ سے، جب وہ حکم صادر ہو، تین ماہ کے منقضی ہونے پر ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو نافذ ہو جائے گا:

بشرطیکہ ریاستی حکومت خاص حکم سے جو تحریراً صادر کیا جائے اور ان وجوہ کی بنا پر، جن کی اس میں صراحت کی جائے گی، انتظامی ٹریبونل کے کسی حکم میں اس کے نافذ ہونے سے پہلے ترمیم یا اس کی تنسیخ کر سکے گی اور ایسی صورت میں انتظامی ٹریبونل کا حکم صرف ایسی ہی تبدیل شدہ شکل میں نافذ ہو گا یا نافذ نہ ہو گا، جیسی کہ صورت ہو۔

(6) ہر خاص حکم جو ریاستی حکومت فقرہ (5) کے شرطیہ فقرہ کے تحت صادر کرے، اس کے صادر ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ریاستی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں پیش کیا جائے گا۔

(7) ریاست کی عدالت عالیہ کو انتظامی ٹریبونل پر نگرانی کے کوئی اختیارات نہ ہوں گے اور (سپریم کورٹ کے سوا) کوئی عدالت یا ٹریبونل اختیار سماعت، اختیار یا اتھارٹی کسی امر کے نسبت استعمال نہیں کرے گا جو انتظامی ٹریبونل کے اختیار سماعت، اختیار یا اتھارٹی کے تابع ہو یا اس سے متعلق ہو۔

(8) اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ انتظامی ٹریبونل کا برقرار رہنا ضروری نہیں ہے تو صدر حکم کے ذریعہ انتظامی ٹریبونل کے روبروز یر تصفیہ کارروائیوں کی منتقلی اور تصفیہ کے لیے ایسے حکم میں ایسی توضیعات کر سکے گا جو وہ مناسب تصور کرے۔

(9) کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر حاکم کے کسی فیصلے ڈگری یا حکم کے باوجود،___

(الف) کسی شخص کے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلے کا۔

(i) جو یکم نومبر، 1956ء سے قبل ریاست حیدر آباد کی، جو اس تاریخ سے قبل موجود تھی، حکومت یا اس میں کسی حاکم مقامی کے تحت کسی عہدہ پر رہا ہو،

(ii) جو آئین (بتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1973ء کی تاریخ نفاذ سے قبل ریاست آندھرا پردیش کی حکومت یا اس میں کسی مقامی یا دیگر حاکم کے تحت کسی عہدہ پر رہا ہو، اور

(ب) ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ کسی شخص کی یا اس کے روبرو کی ہوئی کسی کارروائی یا کیے ہوئے امر کا، محض اس بنا پر جائز یا کالعدم ہو جانا یا کبھی بھی ناجائز یا کالعدم ہو جانا متصور نہ ہوگا کہ ایسے شخص کا تقرر، اس کی تعیناتی، ترقی یا تبادلہ اس وقت نافذ کسی قانون کے بموجب عمل میں آیا تھا جس میں ریاست حیدر آباد میں یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست آندھرا پردیش کے حصوں میں ایسے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلے سے متعلق سکونت کی شرط کی توضیع ہو۔

(10) اس دفعہ اور اس کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم کی توضیعات اس آئین کی کسی توضیع میں یا نافذ الوقت کسی دیگر قانون میں کسی امر کے باوجود موثر ہوں گی۔

آندھرا پردیش میں مرکزی جامعہ کا قیام۔

371ہ۔ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ریاست آندھرا پردیش میں جامعہ کے قیام کے لیے توضیع کر سکے گی۔

ریاست سکم کے متعلق خصوصی توضیعات۔

371و۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود پر،___

(الف) ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی؛

(ب) آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975ء کی تاریخ نفاذ سے (جس کا یہاں بعد میں اس دفعہ میں مقررہ دن سے حوالہ دیا گیا ہے)

(i) سکم کی اسمبلی کا، جو اپریل، 1974ء میں سکم میں منعقدہ انتخابات کے نتیجہ میں ان بتیس ارکان کے ساتھ مذکورہ انتخابات میں منتخب ہوئے ہیں (جن کا یہاں بعد میں موجود ارکان سے حوالہ دیا گیا ہے) بنائی گئی ہے اس آئین کے تحت

باضابطہ تشکیل پائی ہوئی ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی ہونا متصور ہوگا؛

(ii) موجودہ ارکان کا اس آئین کے تحت باضابطہ منتخب کی ہوئی ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان ہونا متصور ہو گا؛اور

(iii) ریاست سکم کی مذکورہ قانون ساز اسمبلی اس آئین کے تحت کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اختیارات استعمال کرے گی اور اس کے کارہائے منصبی انجام دے گی؛

(ج) اس اسمبلی کی صورت میں، جس کا فقرہ (ب) کے تحت ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی ہونا متصور ہو، دفعہ 172 کے فقرہ (1) میں پانچ سال کی مدت کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ چار سال کی مدت کے حوالے ہیں اور چار سال کی مذکورہ مدت کا مقررہ دن سے شروع ہونا متصور ہوگا؛

(د) پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ دیگر توضیعات کیے جانے تک لوک سبھا میں ایک نشست ریاست سکم کو دی جائے گی اور ریاست سکم ایک پارلیمانی حلقہ انتخاب بن جائے گی جسے سکم کا پارلیمانی حلقہ انتخاب کہا جائے گا؛

(ہ) مقررہ دن پر موجودہ لوک سبھا میں ریاست سکم کے نمائندہ کا انتخاب ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کریں گے؛

(و) پارلیمنٹ، سکم کی آبادی کے مختلف طبقوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کی غرض سے ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی میں ان نشستوں کی تعداد کے لیے جو ایسے طبقوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں سے پر کی جاسکیں گی اور اسمبلی کے انتخابی حلقوں کی حد بندی کے لیے جن سے صرف ایسے طبقوں سے تعلق رکھنے والے امیدوار ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے انتخاب کے لیے کھڑے ہوسکیں گے، توضیع کر سکے گی؛

(ز) سکم کے گورنر پر سکم کی آبادی کے مختلف طبقوں کی سماجی و معاشی ترقی کے لیے امن اور منصفانہ انتظام کی خصوصی ذمہ داری ہوگی اور اس فقرہ کے تحت اپنی خصوصی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے میں سکم کا گورنر ایسی ہدایات کے تابع، جو صدر وقتاً فوقتاً اجرا کرنا مناسب تصور کرے، اپنے حسب اختیار تمیزی عمل کرے گا؛

(ح) تمام جائیداد اور اثاثے (خواہ ریاست سکم میں شامل علاقوں کے اندر ہوں یا باہر)، جو مقررہ دن سے عین قبل حکومت سکم یا کسی دیگر حاکم یا کسی شخص میں حکومت سکم کی اغراض کے لیے مرکوز تھے، مقررہ دن سے ریاست سکم کی حکومت میں مرکوز ہوجائیں گے؛

(ط) اس عدالت عالیہ کا جو ریاست سکم میں شامل علاقوں میں مقررہ دن سے عین قبل اس طور پر کام کر رہی تھی مقررہ دن پر اور اس دن سے ریاست سکم کی عدالت عالیہ ہونا متصور ہوگا؛

(ی) ریاست سکم کے سارے علاقہ میں دیوانی، فوجداری و مالی اختیارات سماعت کی جملہ عدالتیں، جملہ حکام اور جملہ عدالتی، عاملانہ اور دفتری عہدہ دار مقررہ دن پر اور اس دن سے اپنے متعلقہ کار ہائے منصبی اس آئین کی توضیعات کے تابع انجام دیتے رہیں گے؛

(ک) وہ جملہ قوانین جو ریاست سکم میں شامل علاقوں یا اس کے کسی حصہ میں مقررہ دن سے عین قبل نافذ تھے، مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز سے ترمیم یا منسوخ کیے جانے تک ان میں نافذ رہیں گے؛

(ل) ریاست سکم کے نظم ونسق سے متعلق فقرہ (ک) میں محولہ کسی قانون کے اطلاق میں سہولت کی غرض سے اور کسی ایسے قانون کی توضیعات کو آئین کی توضیعات کے مطابق بنانے کی غرض سے صدر، مقررہ دن سے دو سال کے اندر بذریعہ حکم قانون میں ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں بطور تنسیخ یا ترمیم کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور اس کے بعد ہر ایسا قانون اس طرح کی ہوئی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی ایسی تطبیق یا تبدیلی پر کسی عدالت میں اعتراض نہ ہوگا؛

(م) نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو ایسے کسی تنازعہ یا دیگر امر کی نسبت اختیارات سماعت حاصل ہوگا جو سکم سے متعلق ایسے کسی عہد نامے، اقرار نامہ، قول یا دیگر نوشتہ سے پیدا ہو جو مقررہ دن سے قبل طے یا تکمیل پایا تھا اور جس کی بھارت کی حکومت یا اس کی پیش رو حکومتوں میں کوئی حکومت ایک فریق تھی لیکن اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہیں کی جائے گی کہ اس سے دفعہ 143 کی توضیعات میں کمی کی گئی ہے؛

(ن) صدر عام اعلان کے ذریعہ کسی بنائے ہوئے قانون کو جو تاریخ اعلان پر بھارت کی کسی ریاست میں نافذ ہو، ایسی پابندیوں یا تبدیلیوں کے ساتھ، جو وہ مناسب خیال کرے، ریاست سکم سے متعلق وسعت پذیر کر سکے گا؛

(س) اگر اس دفعہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں سے کسی توضیع کے نافذ کرنے میں کوئی دشواری پیدا ہو تو صدر بذریعہ [1] حکم ہر ایسا امر کر سکے گا (جس میں کسی دوسری دفعہ میں کوئی تطبیق یا تبدیلی شامل ہے) جو اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے اس کو ضروری معلوم ہو:

بشرطیکہ کوئی ایسا حکم مقررہ دن سے دو سال کے منقضی ہو جانے کے بعد صادر نہ ہوگا؛

(ع) ریاست سکم یا اس میں شامل علاقوں سے متعلق اس مدت کے دوران، جو مقررہ دن سے شروع ہوا اور اس تاریخ سے عین قبل منقضی ہو جب آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 کو صدر کی منظوری حاصل ہوئی، کیے ہوئے جملہ امور اور کی ہوئی جملہ کارروائیوں کی نسبت، جہاں تک وہ اس آئین کی توضیعات کے موافق ہوں جن کی آئین

1۔ آئین (دشواریوں کا رفع کرنا حکم نمبر: 11 آئینی حکم 99) دیکھیے۔

(چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 سے ترمیم ہوئی ہے، یہ متصور ہوگا کہ وہ اس طرح ترمیم شدہ آئین کے تحت کیے گئے ہیں یا کی گئی ہیں۔

میزورم ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ز-اس آئین میں کسی امر کے باوجود۔

(الف) مندرجہ ذیل کے متعلق پارلیمنٹ کا کوئی ایکٹ میزورم ریاست کو تب تک لاگو نہیں ہوگا جب تک میزورم ریاست کی قانون ساز اسمبلی کی قرارداد کے ذریعہ اس طرح طے نہیں کیا جاتا ہے، یعنی:-

(i) میزولوگوں کی مذہبی یا سماجی رسوم،

(ii) میزوروایتی قانون اور ضابطہ،

(iii) سول اور فوج داری انصرام جہاں فیصلے میزوروایتی قانون کے مطابق ہوتے ہیں،

(iv) ملکیت اور انتقال اراضی:

بشرطیکہ اس فقرہ کی کوئی بات آئین (ترپنویں ترمیم) ایکٹ، 1986 کی تاریخ نفاذ سے ٹھیک پہلے میزورم یونین ریاستی علاقہ میں نافذ کسی مرکزی ایکٹ کو لاگو نہیں ہوگی؛

(ب) میزورم ریاست کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم چالیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔

اروناچل پردیش ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ح-اس آئین میں کسی امر کے باوجود،___

(الف) اروناچل پردیش کا گورنر، اروناچل پردیش ریاست میں قانون اور انتظام کے متعلق خصوصی طور پر ذمہ دار رہے گا اور گورنر اس بارے میں اپنے کار ہائے منصبی کو انجام دینے میں اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال وزیروں کی کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد کرے گا:

بشرطیکہ اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کوئی معاملہ ایسا معاملہ ہے یا نہیں جس کے بارے میں گورنر سے اس فقرہ کے تحت توقع کی گئی کہ وہ اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال کر کے کام کرے تو گورنر کا اپنے اختیار تمیزی سے کیا گیا فیصلہ حتمی ہوگا اور گورنر کے ذریعہ کسی بات کا جواز اس بنا پر زیر سوال نہیں لایا جائے گا کہ اس کو اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال کر کے کام کرنا چاہئے تھا یا نہیں:

مزید شرط یہ کہ اگر گورنر سے رپورٹ ملنے پر یا کسی اور طرح صدر کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ اب یہ ضروری نہیں

ہے کہ اروناچل پردیش ریاست میں قانون اور انتظام کے متعلق گورنر کی خاص ذمہ داری رہے تو وہ حکم کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ گورنر کی ایسی ذمہ داری اس تاریخ سے نہیں رہے گی جس کی حکم میں صراحت کی جائے ؛

(ب) اروناچل پردیش ریاست کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔

گوا ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ط۔اس آئین میں کسی امر کے باوجود گوا کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔

ریاست [1] کرناٹک سے متعلق خصوصی توضیع۔

371ی-(1) صدر، ریاست کرناٹک سے متعلق کے گئے حکم کے ذریعہ مندرجہ ذیل کی بابت گورنر کی کسی خصوصی ذمہ داری کے لئے توضیع کر سکے گا۔

(الف) اس توضیع کے ساتھ حیدرآباد کرناٹک علاقے کے لئے ایک علیحدہ ترقی بورڈ کا قیام کرکے بورڈ کے کام کاج سے متعلق رپورٹ ہر سال ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے روبرو رکھی جائے گی ؛

(ب) مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کے تابع ، مذکورہ علاقے پر ترقیاتی خرچ کے لئے فنڈس کی منصفانہ تخصیص ؛ اور

(ج) مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کے تابع ، مذکورہ علاقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے، سرکاری ملازمت، تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے معاملات میں منصفانہ مواقع۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کے تحت کیا گیا حکم مندرجہ ذیل کے لئے توضیع کر سکے گا۔

(الف) پیدائش یا سکونت کے ذریعہ حیدرآباد- کرناٹک علاقے سے تعلق رکھنے والے طلباء کے لئے اس علاقے کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ تربیتی اداروں میں نشستوں کے ایک تناسب کا تحفظ ؛ اور

(ب) حیدرآباد کرناٹک علاقے میں ریاستی حکومت اور یا ریاستی حکومت کے زیر کنٹرول کسی انجمن یا ادارے کے تحت عہدوں یا عہدوں کی اقسام کی پہچان کرنا اور پیدائش یا سکونت کے ذریعہ اس علاقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ایسے عہدوں کے ایک تناسب کا تحفظ کرنا اور براہ راست بھرتی یا ترقی کے ذریعہ یا کسی ایسے طریقے میں، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، ایسے عہدوں پر تقرری کرنا۔

---

[1] آئین (اٹھانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2012 کے ذریعہ یکم اکتوبر، 2013 سے شامل۔

موجودہ قوانین کا نافذ رہنا اوران میں تطبیقات۔

372-(1) دفعہ 395 میں محولہ ایکٹوں کے اس آئین سے منسوخ ہو جانے کے باوجود لیکن اس آئین کی دیگر توضیعات کے تابع وہ جملہ قوانین، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ تھے، اس میں نافذ رہیں گے تاوقتیکہ کوئی مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز ان کو نہ بدلے یا ان کو منسوخ یا ان میں ترمیم نہ کرے۔

(2) بھارت کے علاقہ میں نافذ کسی قانون کی توضیعات کو اس آئین کی توضیعات کے موافق بنانے کے لیے صدر حکم کے ذریعہ [1] ایسے قانون میں تنسیخ یا ترمیم کے طور پر ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور توضیع کر سکے گا کہ وہ قانون اس تاریخ سے، جس کی صراحت اس حکم میں کی جائے، ایسی کی ہوئی مناسب تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی تطبیق یا تبدیلی کے خلاف کسی عدالت میں اعتراض نہ کیا جائے گا۔

(3) فقرہ (2) میں کسی امر کا۔

(الف) اس آئین کی تاریخ نفاذ سے تین سال کے منقضی ہو جانے کے بعد صدر کو کسی قانونی تطبیق یا تبدیلی و ترمیم کرنے کا اختیار دینا متصور نہ ہوگا؛ یا

(ب) کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز کے کسی ایسے قانون کی تنسیخ یا ترمیم میں مانع ہونا متصور نہ ہوگا جس میں صدر نے مذکورہ فقرہ کے تحت تطبیق یا تبدیلی کی ہو۔

تشریح:-(1) اس دفعہ میں نافذ قانون'' کی اصطلاح میں کوئی ایسا قانون شامل ہوگا جس کو بھارت کے علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز نے اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل منظور کیا یا بنایا ہو اور وہ اس کے قبل منسوخ نہ ہوا ہو باوجود اس کے کہ وہ یا اس کے حصے اس وقت بالکل یا مخصوص رقبوں میں نافذ العمل نہ ہوں۔

تشریح:-(2) بھارت کے کسی علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز کا منظور کیا ہوا یا بنایا ہوا کوئی قانون جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بیرون علاقہ نیز بھارت کے علاقہ کے اندر نافذ تھا، متذکرہ بالا ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع بیرون علاقہ میں اسی طرح نافذ رہے گا۔

---

[1] دیکھیے قوانین کے حکم تطبیق 1950 تاریخ 26 جنوری 1950 گزٹ آف انڈیا ''غیر معمولی'' صفحہ 449 جو کہ اعلان نامہ نمبر ایس آر او 115 تاریخ 5 جون 1950 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 51 کے ذریعہ ترمیم کیا گیا۔ اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 810 تاریخ 4 نومبر 1950 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 903 اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 508 تاریخ 4 اپریل 1951 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 287 اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 1140 بی تاریخ 2 جولائی 1952 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 616/1 اور ٹراونکور۔ کوچین لینڈ اکویزیشن لاز آرڈر 1952 تاریخ 20 نومبر 1952 کی تطبیق۔

تشریح:-(3) اس دفعہ میں مندرجہ کسی امر کی یہ تعبیر نہیں کی جائے گی کہ اس سے کسی عارضی نافذ الوقت قانون کو اس تاریخ کے بعد جس پر وہ منقضی ہوجاتا اگر یہ آئین نافذ نہ ہوتا، نافذ رکھنا مراد ہے۔

تشریح:-(4) کوئی آرڈیننس جسے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کی دفعہ 88 کے تحت کسی صوبے کے گورنر نے شائع و نافذ کیا ہو اور اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل نافذ ہو بجز اس کے کہ مماثل ریاست کا گورنر اس کے قبل اس کو منسوخ کردے، دفعہ 382 کے فقرہ (1) کے تحت کام انجام دینے والی اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے تاریخ نفاذ کے بعد کے پہلے اجلاس سے چھ ہفتے منقضی ہوجانے پر نافذ العمل نہ رہے گا اور اس دفعہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ مذکورہ مدت کے بعد کسی ایسے آرڈیننس کو نافذ رکھا گیا ہے۔

قوانین کے تطبیق کا صدر کو اختیار۔

372الف۔(1) آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں نافذ کسی قانون کی توضیعات کو ایکٹ مذکورہ سے ترمیم کیے ہوئے اس آئین کی توضیعات کے موافق بنانے کے لیے صدر یکم نومبر، 1957 کے قبل صادر کیے ہوئے حکم [1] کے ذریعہ اس قانون میں تنسیخ یا ترمیم کے طور پر ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں کرسکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور توضیع کرسکے گا کہ وہ قانون اس تاریخ سے، جس کی صراحت حکم میں کی جائے گی ایسی کی ہوئی تطبیق اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی ایسی تطبیق یا تبدیلی کے خلاف کسی عدالت میں اعتراض نہ ہوگا۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کا کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز کے کسی ایسے قانون کی تنسیخ یا ترمیم کرنے میں مانع ہونا متصور نہ ہوگا جس میں فقرہ مذکور کے تحت صدر نے مناسب تطبیق یا تبدیلی کی ہو۔

بعض صورتوں میں صدر کو ان اشخاص کے بارے میں حکم دینے کا اختیار جو انسدادی نظر بندی میں ہوں۔

373-تاوقتیکہ دفعہ 22 کے فقرہ (7) کے تحت پارلیمنٹ قانون نہ بنائے یا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے ایک سال منقضی نہ ہوجائے ان میں جو بھی پہلے ہو، مذکورہ دفعہ نافذ رہے گی گویا اس کے فقرات (4) اور (7) میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے حوالہ کے بجائے صدر کے صادر کیے ہوئے حکم کا حوالہ قائم کیا گیا تھا۔

1۔ دیکھیے 1956 اور 1957 کا حکم قانون تطبیق۔

فیڈرل کورٹ کے ججوں اور فیڈرل کورٹ میں یا ہزمجسٹی بہ اجلاس کونسل کے روبروزیر غورکار روائیوں کے متعلق توضیعات۔

374-(1)اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل عہدہ پر مامور فیڈرل کورٹ کے جج بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کیا ہو، ایسی یافت اور الاؤنسوں اور رخصت اور پینشن کے بارے میں ایسے حقوق کے مستحق ہوں گے جن کی دفعہ 125 کے تحت سپریم کورٹ کے ججوں کے بارے میں توضیع کی گئی ہے۔

(2)اس آئین کی تاریخ نفاذ پر فیڈرل کورٹ میں زیرغور دیوانی یا فوجداری جملہ نالشات، اپیلیں اور کارروائیاں سپریم کورٹ میں منتقل ہو جائیں گی اور سپریم کورٹ کو اس کی سماعت اور فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا اور اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل فیڈرل کورٹ کے دیئے یا صادر کیے ہوئے فیصلوں اور احکام کو وہی نفوذ اور اثر حاصل رہے گا گویا انہیں سپریم کورٹ نے دیا یا صادر کیا تھا۔

(3)اس آئین میں کسی امر کا یہ اثر نہ ہوگا کہ بھارت کے علاقہ میں کسی عدالت کے فیصلے، ڈگری یا حکم کے خلاف یا اس کے متعلق اپیلوں اور درخواستوں کا تصفیہ کرنے کے ہزمجسٹی بہ اجلاس کونسل کے اختیارات سماعت کے استعمال کو، جہاں تک ایسے اختیارات سماعت کا استعمال قانون کی رو سے مجاز کیا جائے، ناجائز قرار دے اور ہزمجسٹی بہ اجلاس کونسل کے ایسی کسی اپیل یا درخواست پر اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد دیئے ہوئے کسی حکم کا تمام اغراض کے لیے ایسا ہی اثر ہوگا گویا کہ وہ ایسا حکم یا ڈگری تھی جس کو سپریم کورٹ نے اس آئین سے عطا کیے ہوئے اختیار کے استعمال میں صادر کیا تھا۔

(4)اس آئین کی تاریخ نفاذ پر اور تاریخ نفاذ سے پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست میں پریوی کونسل کی حیثیت سے کام کرنے والے حاکم کو اس ریاست کے اندر کسی عدالت کے کسی فیصلے، ڈگری یا حکم کے خلاف یا اس کے متعلق اپیلیں اور درخواستیں لینے اور تصفیہ کرنے کا اختیار نہ رہے گا اور ایسے نفاذ پر حاکم مذکور کے روبروزیرغور تمام اپیلیں اور دوسری کارروائیاں سپریم کورٹ میں منتقل ہو جائیں گی اور تصفیہ پائیں گی۔

(5)اس دفعہ کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مزید توضیعات کر سکے گی۔

عدالتیں، حکام اور عہدیدار اس آئین کی توضیعات کے تابع کار منصبی انجام دیتے رہیں گے۔

375- بھارت کے سارے علاقہ میں دیوانی، فوجداری اور مال کے اختیار سماعت کی جملہ عدالتیں اور تمام عدالتی، عالمانہ اور انتظامی حکام اور تمام عہدہ دار اپنے متعلقہ کار منصبی اس آئین کی توضیغات کے تابع انجام دیتے رہیں گے۔

عدالت عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیعات۔

376-(1) دفعہ 217 کے فقرہ (2) میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر مامور کسی صوبہ میں عدالت عالیہ کے جج، بجز اس کے کہ انھوں نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر مماثل ریاست میں عدالت عالیہ کے جج ہو جائیں گے اور اس بنا پر ایسی یافت اور الاؤنسوں اور رخصت اور پینشن کی بابت ایسے حقوق کے مستحق ہوں گے جن کی دفعہ 221 کے تحت ایسی عدالت عالیہ کے ججوں کے بارے میں توضیع کی گئی ہے۔کوئی ایسا جج، باوجود اس کے کہ وہ بھارت کا شہری نہیں ہے، ایسی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے یا کسی اور عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے تقرر کے قابل ہوگا۔

(2) پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کے مماثل کسی بھارتی ریاست کی عدالت عالیہ کے جج، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر اس طرح مصرحہ ریاست کی عدالت عالیہ کے جج ہو جائیں گے اور دفعہ 217 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (1) کے شرطیہ فقرہ کے تابع اس مدت کے منقضی ہو جانے تک عہدے پر برقرار رہیں گے جس کا تعین صدر حکم کے ذریعے کرے۔

(3) اس دفعہ میں ''جج'' کی اصطلاح میں قائم مقام جج یا زائد جج شامل نہیں ہے۔

بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیعات۔

377- بھارت کا آڈیٹر جنرل جو اس آئین کی تاریخ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہو، بجز اس کے کہ اس نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ہو جائے گا اور اس بنا پر ایسی یافت اور رخصت اور پینشن سے متعلق ایسے حقوق کا مستحق ہوگا جن کا بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے لیے دفعہ 148 کے فقرہ (3) کے تحت توضیع کی گئی ہے اور اپنے عہدہ کی میعاد کے ختم ہونے تک، جس کا تعین ان توضیعات کے تحت کیا جائے گا جو اس پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل قابل اطلاق تھیں، عہدہ پر برقرار رہنے کا مستحق ہوگا۔

پبلک سروس کمشن کے متعلق توضیعات۔

378-(1) بھارت کی ڈومینین کے پبلک سروس کمیشن کے وہ ارکان جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں ایسی تاریخ نفاذ پر، بجز اس کے کہ انھوں نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو، یونین کے پبلک سروس کمیشن کے ارکان ہو جائیں گے اور دفعہ 316 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (2) کے

شرطیہ فقرہ کے تابع اپنے عہدہ کی اس میعاد کے ختم ہونے تک عہدہ پر برقرار رہیں گے جس کا تعین ان قواعد کے تحت کیا جائے گا جن کا ایسے ارکان پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل اطلاق ہوتا تھا۔

(2) کسی صوبہ کے پبلک سروس کمیشن یا صوبوں کے ایک گروہ کی ضروریات کو پورا کرنے والے پبلک سروس کمیشن کے ارکان، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں، ایسی تاریخ نفاذ پر، بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو، مماثل ریاست کے پبلک سروس کمیشن یا، جیسی کہ صورت ہو، مماثل ریاستوں کی ضروریات کو پورا کرنے والے مشترکہ ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ارکان ہو جائیں گے اور دفعہ 316 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (2) کے شرطیہ فقرہ کے تابع اپنے عہدہ کی اس میعاد کے ختم ہونے تک عہدہ پر برقرار رہیں گے جس کا تعین ان قواعد کے تحت کیا جائے گا جن کا ایسے ارکان پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل اطلاق ہوتا تھا۔

آندھرا پردیش کی قانون ساز اسمبلی کی مدت کے بارے میں خصوصی توضیعات۔

378الف۔ دفعہ 172 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956ء کی دفعات 28 اور 29 کے تحت تشکیل دی ہوئی ریاست آندھرا پردیش کی قانون ساز مجلس، بجز اس کے کہ اس سے پیشتر توڑ دی جائے، مذکورہ دفعہ 29 میں متذکرہ تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک نہ کہ اس سے زائد مدت تک برقرار رہے گی اور مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کا اثر اس قانون ساز اسمبلی کے ٹوٹ جانے کا سا ہوگا۔

379 تا 391- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 2 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

دشواریوں کو رفع کرنے کا صدر کا اختیار۔

392-(1) کسی قسم کی دشواریوں کو خاص طور پر ان دشواریوں کو رفع کرنے کی غرض سے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء کی توضیعات کو اس آئین کی توضیعات سے بدلنے کے تعلق سے ہوں، صدر، حکم کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ یہ آئین اس مدت کے دوران جس کی اس حکم میں صراحت کی جائے، ایسی ترمیمات کے، جو تبدیلیوں، اضافوں یا حذف کے طور پر کی گئی ہوں، تابع نافذ رہے گا، جن کو وہ ضروری یا قرین مصلحت تصور کرے:

بشرطیکہ ایسا کوئی حکم حصہ 5 کے باب 2 کے تحت باقاعدہ تشکیل دی ہوئی پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس کے بعد صادر نہ ہوگا۔(2) فقرہ (1) کے تحت صادر شدہ ہر حکم پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔

(3) ان اختیارات کو جو اس دفعہ، دفعہ 324، دفعہ 367 کے فقرہ (3) اور دفعہ 391 کی رو سے صدر کو عطا کیے گئے ہیں، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل بھارت کی ڈومینین کا گورنر جنرل استعمال کر سکتا ہے۔

حصہ 22

مختصرنام،تاریخ نفاذ،مستند ہندی متن اور تنسیخات

مختصرنام۔

393-اس آئین کو بھارت کا آئین کہا جائے گا۔

تاریخ نفاذ۔

394۔ یہ دفعہ اور دفعات 5،6،7،8،9،60،324،366،367،379،380،388،391،392،اور 393 فی الفور نافذ ہوں گی اور اس آئین کی باقی توضیعات 26 جنوری، 1950ء سے، جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ کہا گیا ہے، نافذ ہوں گی۔

ہندی زبان میں مستند متن۔

394الف:(1)صدر،__

(الف)اس آئین کے ہندی زبان میں ترجمہ کو، جس پر آئین ساز اسمبلی کے ارکان نے دستخط کئے تھے، ایسی تبدیلیوں کے ساتھ جو اسے مرکزی ایکٹوں کے ہندی زبان میں مستند متن میں اپنائی گئی زبان، طریقہ کار اور اصطلاحات کے مطابق بنانے کے لئے ضروری ہیں اور ایسی اشاعت کے قبل کی گئی اس آئین کی سبھی ترمیمات کو اس میں شامل کرتے ہوئے؛

(ب)انگریزی زبان میں کی گئی اس آئین کی ہر ترمیم کے ہندی زبان میں ترجمہ کو، اپنی اتھارٹی کے تحت شائع کرائے گا۔

(2)فقرہ(1)کے تحت شائع اس آئین اور اس کی ہر ایک ترمیم کے ترجمہ کے وہی معنی ہونگے جو اس کے اصل کے ہیں اور اگر ایسے ترجمہ کے کسی حصہ کے معنی اس طرح لگانے میں کوئی دشواری آتی ہے تو صدر اس کی مناسب طریقہ سے نظر ثانی کرائے گا۔

(3)اس آئین اور اس کی ہر ایک ترمیم کا اس دفعہ کے تحت شائع ترجمہ سبھی اغراض کے لیے اس کا ہندی زبان میں مستند متن سمجھا جائے گا۔

تنسیخات۔

395- بھارت کی آزادی ایکٹ، 1947ء اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء مع ان جملہ قوانین موضوع کے جو آخر الذکر ایکٹ میں ترمیم یا اضافہ کرتے ہیں، لیکن جن میں برخاستگی اختیار سماعت پریوی کونسل ایکٹ، 1940ء شامل نہیں ہے، ذریعہ، ہذا منسوخ کیے جاتے ہیں۔

پہلا فہرست بند

(دفعات 1 اور 4)

ا۔ ریاستیں

علاقے

نام۔

1۔ آندھرا پردیش۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاست آندھرا ایکٹ، 1953 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، آندھرا پردیش و مدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں اور آندھرا پردیش اور میسور (انتقال ریاست علاقہ) ایکٹ، 1968 کے فہرست بند میں مصرحہ ہیں لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش مدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

2۔ آسام۔

وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل صوبہ آسام، کھاسی ریاستوں اور آسام کے قبائلی رقبوں میں شامل تھے لیکن خارج ہیں وہ علاقے جن کی صراحت آسام (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1951 کے فہرست بند میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جو ناگالینڈ ریاست ایکٹ، 1962 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں مصرحہ ہیں اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جو شمال مشرقی علاقہ تنظیم جدید ایکٹ، 1971 کی دفعہ 5، دفعہ 6 اور دفعہ 7 میں مصرحہ ہیں۔

3۔ بہار۔

وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ بہار میں شامل تھے یا ان کا نظم ونسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار و اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت بہار اور مغربی بنگال

(منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت پہلے مندرجہ ایکٹ کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

4۔ گجرات۔

وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید بمبئی ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

5۔ کیرالا۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

6۔ مدھیہ پردیش۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 9 کے ضمن (1) اور راجستھان اور مدھیہ پردیش (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے لیکن اس میں مدھیہ پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں مصرحہ علاقہ جات نہیں ہیں۔

7۔ تامل ناڈو۔

وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ مدراس میں شامل تھے یا ان کا نظم ونسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1966 کی دفعہ 4 اور آندھرا پردیش و مدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے اس کے ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت ریاست آندھرا ایکٹ، 1953 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) اور دفعہ 4 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب)، دفعہ 6 اور دفعہ 7 کے ضمن (1) کے فقرہ (د) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش اور مدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

8۔مہاراشٹر۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 8 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کا ذکر تنظیم جدید بمبئی ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کیا گیا ہے۔

9۔کرناٹک۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 7 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش اور میسور (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1968 کے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

10۔اوڈیشہ۔

وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ اوڈیشہ میں شامل تھے یا ان کا نظم ونسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے۔

11۔ پنجاب۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 11 میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کا ذکر محصلہ علاقہ جات (انضمام) ایکٹ، 1960 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں کیا گیا ہے لیکن خارج ہیں وہ علاقے جن کا ذکر آئین (نویں ترمیم) ایکٹ، 1960 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں کیا گیا ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ، 1966 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، دفعہ 4 اور دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

12۔راجستھان۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 10 میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت راجستھان اور مدھیہ پردیش (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ 1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

13۔اُوترپردیش۔

وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو اس صوبہ میں شامل تھے جو صوبہ جات متحدہ کہلاتا تھا یا ان کا نظم ونسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبہ کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار اور اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت ہریانہ اور

اتر پردیش ((تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت بہار اور اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں اور اتر پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس میں شامل نہیں ہیں جو ہریانہ اور اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں مصرحہ ہیں۔

14۔مغربی بنگال۔

وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ مغربی بنگال میں شامل تھے یا ان کا نظم و نسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور چندر نگر کا وہ علاقہ جس کا تعین چندر نگر (انضمام) ایکٹ، 1954 کی دفعہ 2 کے فقرہ (ج) میں کیا گیا ہے اور وہ علاقے بھی جن کی صراحت بہار اور مغربی بنگال (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

15۔جموں و کشمیر۔

وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل جموں و کشمیر کی دیسی ریاست میں شامل تھا۔

16۔ناگالینڈ۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاست ناگالینڈ ایکٹ، 1962 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

17۔ہریانہ۔

وہ علاقہ جو پنجاب تنظیم جدید ایکٹ، 1966 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں مصرحہ ہے اور وہ علاقہ جو ہریانہ اور اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں مصرحہ ہے لیکن وہ علاقہ اس کے ضمن میں نہیں ہے جو اس ایکٹ کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں مصرحہ ہے۔

18۔ہماچل پردیش۔

وہ علاقے جن کا نظم و نسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ ہماچل پردیش اور بلاسپور کے ناموں سے اعلیٰ کمشنروں کے صوبے تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ، 1966 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

19۔منی پور۔

وہ علاقہ جس کا نظم ونسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ معلیٰ پور کے نام سے اعلیٰ کمشنر کا صوبہ تھا۔

20۔تری پورہ۔

وہ علاقہ جس کا نظم ونسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ تری پورہ کے نام سے اعلیٰ کمشنر کا صوبہ تھا۔

21۔میگھالیہ۔

وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 5 میں کی گئی ہے۔

22۔سکم۔

وہ علاقے جو آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 کی تاریخ نفاذ سے عین قبل سکم میں شامل تھے۔

23۔میزورم۔

وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 6 میں کی گئی ہے۔

24۔اروناچل پردیش۔

وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 7 میں کی گئی ہے۔

25۔گوا۔

وہ علاقے جن کی صراحت گوا، دمن اور دیو (تنظیم جدید) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

26۔چھتیس گڑھ۔

وہ علاقے جن کی صراحت مدھیہ پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

27۔اترا کھنڈ۔

وہ علاقے جن کی صراحت اتر پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

28۔جھارکھنڈ۔

وہ علاقے جن کی صراحت بہار تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

2- یونین علاقے

وسعت

نام۔

1۔ دہلی

وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اعلیٰ کمشنر کے صوبہ دہلی میں شامل تھا۔

☆1 ------------------------------------

☆2 ------------------------------------

2۔ 3 جزائر انڈومن ونکوبار۔

وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اعلیٰ کمشنر کے صوبہ انڈومان ونکوبار میں شامل تھا۔

3۔ 4 لکشدیپ۔

وہ علاقہ جس کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 6 میں کی گئی ہے۔

4۔ دادرہ اور نگر حویلی۔

وہ علاقہ جو 11 اگست، 1961 سے عین قبل آزاد دادرا اور نگر حویلی میں شامل تھا۔

5۔ دمن اور دیو۔

وہ علاقہ جس میں گوا دمن اور دیو تنظیم جدید ایکٹ، 1987 کی دفعہ 4 میں صراحت کی گئی ہے۔

6۔ پڈوچیری۔

وہ علاقہ جو 26 اگست، 1962 سے عین قبل بھارت میں پانڈیچری، کاریکل، ماہی اور نیم نامی فرانسیسی بستیوں میں شامل تھا۔

7۔ چنڈی گڑھ۔

وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ، 1966 کی فعہ 4 میں کی گئی ہے۔

---

1 ہماچل پردیش ریاست ایکٹ، 1970 (53) بابت 1970 کی دفعہ 9 کے ذریعہ (25-1-1971) ہماچل پردیش سے متعلق اندراج 2 کو ترک کیا گیا۔

2 شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 (81 بابت (1971) کی دفعہ 9 کے ذریعہ (21-1-1972) سے منی پور اور تری پورہ سے متعلق اندراجات کو ترک کیا گیا۔

3 شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 (81) بابت (1971) کی دفعہ 9 کے ذریعہ (21-1-1972) سے اندراجات 4 سے 9 تک کو اندراجات 2 سے 7 تک کی شکل میں دوبارہ شمار کیا گیا۔

4 لکش دیپ منی کوئی اور امین دیوی جزیرے (تبدیلی نام) ایکٹ، 1973 (34 بابت 1973) کی دفعہ 5 کے ذریعہ (1-11-1973) سے لکش دیپ منی کوئی، امین دیوی جزیرہ کی جگہ پر قائم مقام کیا گیا۔

دوسرا فہرست بند

{دفعات 59(3)،65(3)،75(6)،97،125،148(3)،158(3)،164(5)،186اور 221}

حصہ الف

صدر اور ریاستوں کے گورنر کے متعلق توضیعات

1-صدر اور ریاستوں کے گورنرں کو حسب ذیل ماہانہ مشاہرے ادا ہوں گے، یعنی۔

صدر--------☆10,000روپے۔

ریاست کا گورنر-----☆☆5,500روپے۔

2-صدر اور ریاستوں کے گورنروں کو ایسے الاؤنس بھی دیے جائیں گے جو بالترتیب بھارت کی ڈومینین کے گورنر جنرل اور مماثل صوبوں کے گورنروں کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل واجب الادا تھے۔

3-صدر اور ریاستوں کے گورنر عہدہ کی اپنی اپنی پوری میعاد کے دوران ان ہی مراعات کے مستحق ہوں گے جن کے مستحق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بالترتیب گورنر جنرل اور مماثل صوبوں کے گورنر تھے۔

4جب نائب صدر یا کوئی اور شخص صدر کے کار منصبی انجام دے رہا ہو یا بہ حیثیت صدر کارگزار ہو یا کوئی شخص گورنر کے کار منصبی انجام دے رہا ہو تو وہ اتنے ہی مشاہرے، الاؤنس اور مراعات کا مستحق ہوگا جن کا صدر یا گورنر جس کے کار منصبی وہ انجام دے یا جس کی جگہ وہ کارگزار ہو، جیسی کہ صورت ہو، ہوتا۔

حصہ ب حذف x x x

حصہ ج

لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کے متعلق توضیعات۔

☆اب=/5,00,000روپے بذریعہ 2018 کا ایکٹ نمبر 13 دفعہ 137 (تاریخ 1.1.2016 سے)۔

☆☆اب=/3,50,000روپے بذریعہ 2018 کا ایکٹ نمبر 13 دفعہ 161 (تاریخ 1.1.2016 سے)

7-لوک سبھا کے اسپیکر اور راجیہ سبھا کے میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے اسپیکر کو واجب الادا تھے اور لوک سبھا کے نائب اسپیکر اور راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے نائب اسپیکر کو واجب الادا تھے۔

8-کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دئے جائیں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل مماثل صوبہ کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو ترتیب وار واجب الادا تھے اور جہاں ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل مماثل صوبہ میں کوئی قانون ساز کونسل نہ تھی تو اس ریاست کی قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کا تعین اس ریاست کا گورنر کرے۔

حصہ د

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیحات۔

9-(1) سپریم کورٹ کے ججوں کو مدت کارگزاری کی بابت حسب ذیل شرح سے ماہانہ یافت دی جائے گی یعنی

اعلیٰ جج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔☆ 10,000 روپے

کوئی دیگر جج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔☆☆ 9,000 روپے:

بشرطیکہ اگر سپریم کورٹ کے کسی جج کو اس کے تقرر کے وقت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت یا ریاستی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت کسی سابقہ ملازمت کی بابت (پنشن معذوری یا زخم خوردگی کے سوا) کوئی پنشن ملتی ہو تو سپریم کورٹ میں اس کی ملازمت کی بابت یافت سے حسب ذیل رقوم گھٹا دی جائیں گی۔

(الف) اس پنشن کی رقم؛ اور

(ب) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت، اس کو ادا شدنی کے کسی جز کے عوض میں، اس کا یکمشت زر معاوضہ ملا ہو تو اس پنشن کے اس جز کی رقم؛ اور

☆اب =/280000 روپے بذریعہ 2018 کا ایکٹ نمبر 10 دفعہ 6 (تاریخ 1.1.2016 سے)۔

☆☆اب =/250000 روپے بذریعہ مندرجہ بالا ایکٹ، دفعہ 6 (تاریخ 1.1.2016 سے)۔

(ج) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت پنشن گریچوٹی ملی ہو تو اس کے مساوی پنشن۔

(2) سپریم کورٹ کا ہر جج بلا ادائی کرایہ سرکاری قیام گاہ استعمال کرنے کا مستحق ہوگا۔

(3) اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (2) میں کسی امر کا اس جج پر جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل،

(الف) فیڈرل کورٹ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 374 کے فقرہ (1) کے تحت سپریم کورٹ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو؛ یا

(ب) فیڈرل کورٹ کے کسی دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر مذکورہ فقرہ کے تحت سپریم کورٹ کا (اعلیٰ جج کے سوا) کوئی دیگر جج ہو گیا ہو،

ایسے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہنے کی مدت میں اطلاق نہ ہوگا اور ہر وہ جج جو اس طرح سپریم کورٹ کا اعلیٰ جج یا دیگر جج ہو جائے، اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے یا، جیسی کی صورت ہو، مدت کارکزاری کی بابت اس یافت کے علاوہ جس کی صراحت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں کی گئی ہے خصوصی تنخواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہوگا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل پا رہا تھا۔

(4) سپریم کورٹ کے ہر جج کو ان اخراجات کی پابجائی کے لئے جو وہ بھارت کے علاقہ کے اندر فرض منصبی کے ضمن میں سفر پر برداشت کرے ایسے مناسب الاؤنس ملیں گے اور سفر کے سلسلے میں اسے سہولتیں دی جائیں گی جو صدر وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔

(5) سپریم کورٹ کے ججوں کی رخصت (جس میں الاؤنس رخصت شامل ہیں) اور پنشن کے بارے میں حقوق ان توضیعات سے محکوم ہوں گے جن کا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل فیڈرل کورٹ کے ججوں پر اطلاق ہوتا تھا۔

10۔(1) عدالت عالیہ کے ججوں کو مدت کارگزاری کی بابت حسب ذیل ماہانہ شرح سے یافت دی جائے گی، یعنی:

اعلیٰ جج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔☆9000 روپے

کوئی دیگر جج۔۔۔۔۔۔۔۔☆☆8000 روپے:

بشرطیکہ اگر عدالت عالیہ کے کسی جج کو اس کے تقرر کے وقت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت یا کسی ریاستی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت کسی سابقہ ملازمت کی بابت (پنشن معذوری یا زخم خوردگی کے سوا) کوئی پنشن ملتی ہو تو عدالت عالیہ میں اس کی ملازمت کی بابت اُس کی یافت میں سے حسب ذیل رقم گھٹا دی جائے گی۔

(الف) اس پنشن کی رقم، اور

(ب) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت اس کو اداشدنی پنشن کے کسی جز کے عوض میں، اس کا یکمشت زرمعاوضہ ملا ہو تو اس پنشن کے اس جز کی رقم، اور

(ج) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت پنشن گریچوٹی ملی ہو تو اس کے مساوی پنشن۔

(2) ہر وہ شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل،___

(الف) کسی صوبہ کی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 376 کے فقرہ (1) کے تحت مماثل ریاست کی عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو، یا

(ب) کسی صوبہ میں عدالت عالیہ کے کسی دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر مذکورہ فقرہ کے تحت مماثل ریاست کی عدالت عالیہ (کا اعلیٰ جج کے سوا) کوئی جج ہو گیا ہو،

ایسے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، مدت کارگزاری کی بابت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں مصرحہ یافت کے علاوہ خصوصی تنخواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہوگا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل پا رہا تھا۔

(3) کوئی شخص جو آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ سے عین قبل پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر فہرست بند مذکور میں جس کی ترمیم مذکورہ ایکٹ سے ہوئی ہے مصرحہ کسی ریاست کی عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو، اگر وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل اپنی یافت کے علاوہ الاؤنس کے طور پر کوئی رقم لے رہا تھا تو وہ ایسے اعلیٰ جج کی حیثیت سے مدت کارگزاری کی بابت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں صراحت کی ہوئی یافت کے علاوہ وہی رقم بطور الاؤنس پانے کا مستحق ہوگا۔

11- اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو،

(الف) اصطلاح ''علی جج'' میں کوئی قائم مقام اعلیٰ جج اور ''جج'' میں کوئی عارضی جج شامل ہے۔

(ب) ''اصل مدت کارگزاری'' میں شامل ہے۔

(1) وہ مدت جو کسی جج نے جج کی حیثیت سے فرض منصبی پر یا ایسے دیگر کارہائے منصبی کی انجام دہی میں صرف کی ہو جن کا انجام دینا وہ صدر کے کہنے پر اپنے ذمہ لے؛

☆اب =/250000 روپے بذریعہ 2018 کا ایکٹ نمبر 10 دفعہ 2 (تاریخ 1.1.2016 سے)۔

☆☆اب 225000 روپے بذریعہ مندرجہ بالا ایکٹ، دفعہ 2 (تاریخ 1.1.2016 سے)۔

(ii) تعطیلات جن سے وہ مدت خارج ہے جس کے دوران کوئی جج رخصت پر رہے؛ اور

(iii) کسی عدالت عالیہ سے سپریم کورٹ کو یا ایک عدالت عالیہ سے کسی دوسری عدالت عالیہ کو تبادلہ پر ملازمت پر رجوع ہونے کی مدت۔

حصہ ھ

بھارت کے کمپٹرولر و آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیعات۔

12-(1) بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو سپریم کورٹ کے ججوں کے برابر ماہانہ☆ 4,000 روپے کی شرح سے یافت دی جائے گی۔

(2) وہ شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 377 کے تحت بھارت کا کمپرولر اور آڈیٹر جنرل ہو گیا ہے، اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں صراحت کی ہوئی یافت کے علاوہ خصوصی تنخواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہو گا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے پا رہا تھا۔

(3) بھارت کے کمپرولر اور آڈیٹر جنرل کی رخصت اور پنشن کے حقوق اور دیگر شرائط ملازمت ان توضیعات کے تابع محکوم ہوں گے یا ہوتے رہیں گے، جیسی کہ صورت ہو، جن کا اطلاق بھارت کے آڈیٹر جنرل پر اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل ہوتا اور ان توضیعات میں گورنر جنرل کے لیے جملہ حوالوں کی اس طرح تعبیر کی جائے گی گویا کہ وہ صدر کے لیے حوالے ہیں۔

☆ بھارت کے کمپرولر اور آڈیٹر جنرل کو بذریعہ 1971 کے ایکٹ نمبر 56 کی دفعہ 3 کے سپریم کورٹ کے ججوں کے برابر یافت ادا کی جائے گی۔ 2018 کے ایکٹ نمبر 10 کی دفعہ 6 کے ذریعہ (1.1.2016) سے سپریم کورٹ کے جوں کی یافت بڑھا کر 2,80,000/= روپے فی ماہ کر دی گئی ہے۔

تیسرا فہرست بند

{دفعات 75(4)، 99، 124(6)، 148(2)، 164(3)، 188 اور 219}

حلف یا اقرار صالح کے نمونے

I

یونین کے وزیر کے لیے عہدے کے حلف کا نمونہ

''میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں یونین کے وزیر کی حیثیت سے اپنے فرائض وفاداری اور دیانتداری سے انجام دوں گا اور میں ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ آئین اور قانون کے بموجب بلا خوف یا رعایت، عناد یا شفقت انصاف کروں گا''۔

II

یونین کے وزیر کے لیے حلف رازداری کا نمونہ

''میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ کسی امر کی جو یونین کے وزیر کی حیثیت سے میرے زیر غور لایا جائے یا میرے علم میں آئے کسی شخص یا اشخاص کو سوائے اس کے کہ ایسے وزیر کی حیثیت سے میرے فرائض کی مناسب انجام دہی کے لیے ضروری ہو براہ راست یا بالواسطہ نہ اطلاع دوں گا اور نہ ظاہر کروں گا''۔

III

الف

پارلیمنٹ کے لیے انتخاب کے امیدوار کے

حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

’’میں الف ب، جسے راجیہ سبھا (یا لوک سبھا) میں نشست پر کرنے کے لیے امیدوار کی حیثیت سے نامزد کیا گیا ہے

خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا‘‘۔

ب

پارلیمنٹ کے رکن کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ ’’میں الف ب جسے راجیہ سبھا (یا لوک سبھا) کا رکن منتخب (یا نامزد) کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا اور میں جس کار منصبی کو حاصل کرنے والا ہوں اس کے فرائض کو وفاداری کے ساتھ انجام دوں گا‘‘

IV

سپریم کورٹ کے ججوں اور بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

’’میں الف ب، جسے بھارت کی سپریم کورٹ کے اعلیٰ جج

(یا جج) (یا بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے

خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں۔

اقرار صالح کرتا ہوں۔

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں باضابطہ اور وفاداری کے ساتھ اپنی پوری قابلیت، علم اور قوت فیصلہ سے بلا خوف یا رعایت، شفقت یا عناد اپنے عہدے کے فرائض انجام دوں گا اور میں آئین اور قوانین کو برقرار رکھوں گا۔

V

ریاست کے وزیر کے لیے عہدے کے حلف کا نمونہ

’’میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں وفاداری اور دیانتداری سے اپنے فرائض ریاست کے وزیر کی حیثیت سے انجام دوں گا اور میں ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ آئین اور قانون کے مطابق بلا خوف یا رعایت، شفقت یا عناد انصاف کروں گا۔

VI

ریاست کے وزیر کے لیے حلف رازداری کا نمونہ ’’میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں کسی امر کی جو ریاست کے وزیر کی حیثیت سے میرے زیرِ غور لایا جائے یا میرے علم میں آئے کسی شخص یا اشخاص کو سوائے اس کے کہ ایسے وزیر کی حیثیت سے میرے فرائض کی مناسب انجام دہی کے لیے ضروری ہو، براہ راست یا بالواسطہ نہ اطلاع دوں گا اور نہ ظاہر کروں گا‘‘۔

VII

الف

ریاست کی مجلس قانون ساز کے انتخاب کے لیے امیدوار کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

’’میں الف ب جسے قانون ساز اسمبلی (یا قانون ساز کونسل) کا رکن منتخب (یا نامزد کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا‘‘۔

ب

ریاست کی مجلس قانون ساز کے رکن کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

’’میں الف ب جسے قانون ساز اسمبلی (یا قانون ساز کونسل) کا رکن منتخب (یا نامزد کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا

ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا اور اس فرض کو جسے میں انجام دینے والا ہوں وفاداری سے ادا کروں گا''۔

VIII

عدالت العالیہ کے ججوں کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ میں الف ب جس کا ... عدالت عالیہ میں (کے) اعلیٰ جج (یا جج) کی حیثیت سے تقرر کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں باضابطہ اور وفاداری کے ساتھ اپنی پوری قابلیت، علم اور قوت فیصلہ سے بلاخوف یا رعایت، شفقت یا عناد اپنے عہدے کے فرائض انجام دوں گا اور میں آئین اور قوانین کو برقرار رکھوں گا''۔

چوتھا فہرست بند

[دفعات 4(1) اور 80(2)]

راجیہ سبھا میں نشستوں کی تقسیم

ذیل کے جدول کے پہلے خانہ میں مصرحہ ہر ایک ریاست یا یونین علاقہ کو اتنی نشستیں مختص کی جائیں گی جن کی اس کے دوسرے خانہ میں اس ریاست یا اس یونین علاقہ کے مقابل، جیسی کہ صورت ہو، صراحت ہے:

جدول

1	آندھرا پردیش	18
2	آسام	7
3	بہار	16
4	جھارکھنڈ	6
5	گوا	1
6	گجرات	11
7	ہریانہ	5
8	کیرالا	9
9	مدھیہ پردیش	11
10	چھتیس گڑھ	5
11	تامل ناڈو	18
12	مہاراشٹر	19
13	کرناٹک	12
14	اُوڈیشہ	10
15	پنجاب	7

16	راجستھان	10
17	اترپردیش	31
18	اتراکھنڈ	3
19	مغربی بنگال	16
20	جموں وکشمیر	4
21	ناگالینڈ	1
22	ہماچل پردیش	3
23	منی پور	1
24	تری پورہ	1
25	میگھالیہ	1
26	سکم	1
27	میزورم	1
28	اروناچل پردیش	1
29	دہلی	3
30	پڈوچیری	1
		کل 233

پانچواں فہرست بند

[دفعہ 244(1)]

درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم ونسق اور ان کی نگرانی کے متعلق توضیعات

حصہ الف

عام

تعبیر۔

1۔اس فہرست بند میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو ''ریاست'' کی اصطلاح میں آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستیں شامل نہیں ہیں۔

درج فہرست رقبوں میں ریاست کا عاملانہ اختیار۔

2۔اس آئین کی توضیعات کے تابع کسی ریاست کا عاملانہ اختیار اس ریاست کے اندر واقع درج فہرست رقبوں سے متعلق ہے۔

درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق سے متعلق صدر کو گورنر کی رپورٹ۔

3- ہر ایسی ریاست کا گورنر جس میں درج فہرست رقبے ہیں، سالانہ یا جب بھی صدر اس طرح حکم دے، اس ریاست میں واقع درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق سے متعلق صدر کو ایک رپورٹ پیش کرے گا اور یونین کا اختیار اس ریاست کو مذکورہ رقبوں کے نظم ونسق سے متعلق ہدایتیں دینے سے متعلق ہوگا۔

حصہ ب

درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کا نظم ونسق اور ان پر نگرانی

قبائلی مشاورتی کونسل۔

4-(1) ہر ایک ریاست میں جس میں درج فہرست رقبے ہیں اور اگر صدر ایسی ہدایت دے تو کسی ایسی ریاست میں بھی جس میں درج فہرست قبیلے ہوں لیکن درج فہرست رقبے نہ ہوں ایک قبائلی مشاورتی کونسل قائم کی جائے گی جو بیس

سے زیادہ ارکان پر مشتمل نہ ہوگی جس میں تقریباً تین چوتھائی اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے نمائندے ہوں گے:

بشرطیکہ اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے درج فہرست قبیلوں کے نمائندوں کی تعداد قبائلی مشاورتی کونسل میں اتنی نشستوں سے کم ہو جو ایسے نمائندوں سے پُر ہوئی ہوں تو بقیہ نشستیں ان قبیلوں کے دیگر ارکان سے پُر کی جائیں گی۔

(2) قبائلی مشاورتی کونسل کا فرض ہوگا کہ وہ ریاست میں درج فہرست قبیلوں کی بہبودی اور ترقی سے متعلق ان امور کے بارے میں مشورہ دے جو گورنر اس سے رجوع کرے۔

(3) گورنر حسب ذیل امور کی نسبت قواعد بنا سکے گا یا ان کو منضبط کر سکے گا، جیسی بھی صورت ہو۔

(الف) کونسل کے ارکان کی تعداد، ان کے تقرر اور کونسل کے میر مجلس اور اس کے عہدہ داروں اور ملازموں کے تقرر کا طریقہ،

(ب) اس کے اجلاسوں کی کارروائی اور اس کا عام طریقہ، اور

(ج) جملہ دیگر ضمنی امور۔

قانون جو درج فہرست رقبوں پر قابل اطلاق ہو۔

5-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی خاص ایکٹ کا اطلاق ریاست میں واقع درج فہرست رقبہ یا اس کے کسی جز پر نہیں ہوگا یا اس کا اطلاق ریاست میں واقع درج فہرست رقبہ یا اس کے کسی جز پر ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع ہوگا جن کی صراحت وہ اطلاع نامہ میں کرے اور اس ذیلی پیرا کے تحت دی ہوئی کوئی ہدایت استقدامی اثر کے ساتھ دی جا سکے گی۔

(2) کسی ریاست میں ایسے رقبہ کے امن اور اچھے نظم و نسق کے لیے جو فی الوقت درج فہرست رقبہ ہو، گورنر دساتیر العمل بنا سکے گا۔ خاص طور پر اور متذکرہ بالا اختیار کی عمومیت کو متاثر کیے بغیر ایسے دساتیر العمل سے ___

(الف) ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کو اراضی کے منتقل کرنے یا آپس میں منتقل کرنے سے منع کیا جا سکے گا یا اس پر پابندی لگائی جا سکے گی؛

(ب) ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان میں زمین کی تقسیم کی ضابطہ بندی کی جا سکے گی؛

(ج) ان اشخاص کے قرض دہندگی کے کاروبار کی ضابطہ بندی کی جا سکے گی جو ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کو رقم قرض پر دیتے ہوں۔

(3) گورنر کوئی ایسا دستور العمل بنانے میں جس کا ذکر اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) میں ہے پارلیمنٹ یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ یا کسی ایسے موجودہ قانون کو، جس کا زیر بحث علاقہ پر فی الوقت اطلاق ہوتا ہو، منسوخ یا اس میں ترمیم کر سکے گا۔

(4) اس پیرا کے تحت بنائے گئے سب دساتیر العمل صدر کو فی الفور پیش کیے جائیں گے اور جب تک وہ ان کی منظوری نہ دے ان کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

(5) اس پیرا کے تحت کوئی دستور العمل نہ بنایا جائے گا جب تک ایسا دستور العمل بنانے والے گورنر نے، جہاں اس ریاست کے لیے کوئی مشاورتی قبائلی کونسل ہو، ایسی کونسل سے مشورہ نہ کر لیا ہو۔

حصہ ج

درج فہرست رقبے

درج فہرست رقبے

6-(1) اس آئین میں ''درج فہرست رقبے'' کی اصطلاح سے ایسے رقبے مراد ہیں جن کو صدر بذریعہ حکم [1] مدرج فہرست رقبے قرار دے۔

(2) صدر کسی وقت بذریعہ حکم [2]۔

(الف) ہدایت کر سکے گا کہ کسی درج فہرست رقبہ کا کل یا مصرحہ کوئی حصہ درج فہرست رقبہ یا ایسے کسی رقبہ کا جز باقی نہ رہے گا،

(الف الف) ریاست میں کسی درج فہرست رقبے کے رقبے میں اس ریاست کے گورنر سے مشورہ کرنے کے بعد اضافہ کر سکے گا،

(ب) کسی درج فہرست رقبہ میں درستی حدود کے طور پر ردوبدل کر سکے گا،

(ج) کسی ریاست کی حدود میں، کسی ردوبدل یا کسی نئی ریاست کے یونین میں داخلے یا قائم ہونے پر ایسے کسی علاقے کو، جو پہلے سے کسی ریاست میں داخل نہ ہو، درج فہرست رقبہ یا اس کا حصہ قرار دے سکے گا،

---

[1] فہرست بندر قبے "(حصہ الف ریاست) حکم، 1950 (سی-او-9) درج فہرست رقبے (حصہ ب ریاست) حکم، 1950 (سی-او-26) درج فہرست رقبے (ہماچل پردیش) حکم، 1975 (سی-اور (102) اور درج فہرست رقبے (بہار، گجرات، مدھیہ پردیش اور اڑیسہ ریاست) حکم، 1977 (سی-او-109) دیکھیے۔

[2] مدراس درج فہرست رقبے (اختتام) حکم، 1950 (سی-او-30) اور آندھرا درج فہرست رتبے (اختتام) علم، 1955 (ی-او-50) دیکھیے۔

(د) کسی ریاست یا ریاستوں کے متعلق اس پیرا کے تحت کوئی حکم یا احکام منسوخ کر سکے گا اور متعلقہ ریاست کے گورنر سے مشورہ کر کے ان رقبوں کا، جو درج فہرست رقبے ہوتے ہیں از سر نو تعین کرتے ہوئے جدید احکام جاری کر سکے گا، اور ایسے کسی حکم میں ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات ہو سکیں گی جو صدر کو ضروری اور مناسب معلوم ہوں لیکن مذکورہ بالا طریقہ کے سوا اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت صادر کیا ہوا حکم کسی مابعد حکم سے تبدیل نہ کیا جائے گا۔

حصہ د

فہرست بند کی ترمیم

فہرست بند کی ترمیم

7-(1) پارلیمنٹ، بذریعہ قانون اس فہرست بند کی توضیعات میں سے کسی توضیع کی بطور اضافہ، تبدیلی یا تنسیخ وقتاً فوقتاً ترمیم کر سکے گی اور جب فہرست بند کی اس طرح ترمیم ہو جائے تو اس آئین میں اس فہرست بند کے کسی حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ایسے ترمیم شدہ فہرست بند کا حوالہ ہے۔

(2) ایسا کوئی قانون جو اس پیرے کے ذیلی پیرا (1) میں مندرج ہے اس آئین کی دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھی جائے گی۔

چھٹا فہرست بند

[دفعات 244(2) اور 275(1)]

آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے
قبائلی رقبوں کے نظم و نسق کے بارے میں توضیعات

خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقے۔

1 ۔1۔ (1) اس پیرا کی توضیعات کے تابع اس فہرست بند کے پیرا20 کے آخر میں دیے ہوئے جدول کے حصہ جات 1، 2 اور 2 الف کی ہر ایک مد میں اور حصہ 3 میں قبائلی رقبے ایک خود اختیاری ضلع ہوں گے۔

(2) اگر کسی خود اختیاری ضلع میں مختلف درج فہرست قبیلے ہوں تو گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ان سے آباد رقبہ یا رقبوں کو خود اختیاری علاقوں میں تقسیم کر سکے گا:

(3) گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ۔

(الف) مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ میں کوئی رقبہ شامل کر سکے گا،

(ب) مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ سے کوئی رقبہ خارج کر سکے گا،

(ج) ایک نیا خود اختیاری ضلع بنا سکے گا،

(د) کسی خود اختیاری ضلع کا رقبہ بڑھا سکے گا،

(ہ) کسی خود اختیاری ضلع کا رقبہ گھٹا سکے گا،

(و) ایک خود اختیاری ضلع بنانے کے لیے دو یا زیادہ خود اختیاری اضلاع یا ان کے حصوں کو ملا سکے گا،

(وو) کسی خود اختیاری ضلع کا نام بدل سکے گا،

(ز) کسی خود اختیاری ضلع کی سرحدوں کا تعین کر سکے گا:

بشرطیکہ اس ذیلی پیرا کے فقرہ جات (ج)، (د)، (ہ) اور (و) کے تحت گورنر کوئی حکم صادر نہ کرے گا جب تک وہ اس فہرست بند کے پیرا 14 کے ذیلی پیرا (1) کے تحت تقرر کیے ہوئے کمیشن کی رپورٹ پر غور نہ کر لے:

---

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت (2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کے لئے پیرا (1) میں ذیلی پیرا (2) کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑ کر ترمیم کی جائے گی، یعنی:۔
''بشرطیکہ اس ذیلی پیرا کے کسی امر کا اطلاق بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع پر نہیں ہوگا''۔

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی پیرا کے تحت گورنر کے صادر کیے ہوئے کسی حکم میں ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات (جن میں پیرا 201 اور مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ کی کسی مد کی کوئی ترمیم شامل ہے) ہوسکیں گی جو گورنر کو اس حکم کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے ضروری معلوم ہوں۔

ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کی تشکیل۔

1,2,3 2 (1) ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع کونسل ہوگی جو تیس سے زیادہ ارکان پر مشتمل نہ ہوگی جن میں سے زیادہ سے زیادہ چار اشخاص کو گورنر نامزد کرے گا اور بقیہ بالغوں کے حق رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہوں گے۔

(2) ہر ایک ایسے رقبہ کے لیے جو اس فہرست بند کے پیرا (1) کے ذیلی پیرا (2) کے تحت ایک خود اختیاری علاقہ تشکیل دیا گیا ہو ا ایک علیحدہ علاقائی کونسل ہوگی۔

(3) ہر ایک ضلع کونسل اور ہر ایک علاقائی کونسل ترتیب وار (ضلع کا نام) ضلع کونسل اور (علاقہ کا نام) علاقائی کونسل کے نام سے ایک سند یافتہ جماعت ہوگی جس کا دائمی تسلسل ہوگا اور اس کی ایک عام مہر ہوگی اور مذکورہ نام سے وہ نالش دائر کرے گی اور اس پر نالش کی جائے گی۔

(4) اس فہرست بند کی توضیعات کے تابع کسی خود اختیاری ضلع کا نظم ونسق، جس حد تک وہ اس فہرست بند کے تحت ایسے ضلع کے اندر کسی علاقائی کونسل میں مرکوز نہ ہو، ایسے ضلع کی کونسل میں مرکوز ہوگا اور کسی خود اختیاری علاقہ کا نظم ونسق ایسے علاقہ کی علاقائی کونسل میں مرکوز ہوگا۔

(5) کسی خود اختیاری ضلع میں جس میں علاقائی کونسلیں ہوں ضلع کونسل کو علاقائی کونسل کے زیر اختیار رقبوں کے متعلق صرف وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو علاقائی کونسل، ان اختیارات کے علاوہ، جو ایسے رقبوں کے متعلق اس فہرست بند سے اس کو عطا کیے گئے ہوں، اس کو تفویض کرے۔

(6) گورنر متعلقہ خود اختیاری اضلاع یا علاقوں کے اندر موجودہ قبائلی کونسلوں یا دوسری نمائندہ قبائلی تنظیموں کے مشورے سے ضلع کونسلیں اور علاقائی کونسلیں پہلی بار تشکیل دینے کے لیے قواعد بنائے گا اور ایسے قواعد میں حسب ذیل کے لیے توضیع ہوگی۔

---

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44) بابت (2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام میں اطلاق کے لئے پیرا 2 میں ذیلی پیرا (1) کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑا جائیگا، یعنی:-

''بشرطیکہ بوڈولینڈ علاقائی کونسل زیادہ سے زیادہ چھیالیس ارکان سے مل کر بنے گی جن میں چالیس ارکان کو بالغان کی حق رائے دہی کی بنیاد پر منتخب کیا جائیگا جن میں سے تیس درج فہرست قبائل کے لئے، پانچ غیر درج فہرست قبائلی فرقوں کے لئے اور پانچ سبھی فرقوں کے لئے محفوظ ہونگے جب کہ بقایا چھ کو گورنر کے ذریعہ نامزد کیا جائے گا جن کے اختیارات اور مراعات بشمول ووٹ دینے کے اختیار کے، وہی ہونگے جو دیگر ارکان کے ہیں، بوڈولینڈ علاقائی رقبہ کے ان فرقوں میں سے جن کی نمائندگی نہیں ہے، کم سے کم دو خواتین ہونگی''۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

(الف) ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کی بناوٹ اور ان میں نشستوں کی تقسیم؛

(ب) ان کونسلوں کے انتخابات کی غرض سے علاقائی انتخابی حلقوں کی حد بندی؛

(ج) ایسے انتخابات میں رائے دینے کے لیے اہلیتیں اور اس کے لیے انتخابی فہرستوں کی تیاری؛

(د) ایسے انتخابات میں ایسی کونسلوں کے ارکان کی حیثیت سے منتخب ہونے کے لیے اہلیتیں؛

(ہ) علاقائی کونسلوں کے ارکان کے عہدے کی میعاد؛

(و) ایسی کونسلوں کے لیے انتخابات یا نامزدگیوں سے متعلق یا اس کے سلسلے میں کوئی دیگر امور؛

(ز) ضلع اور علاقائی کونسلوں کا طریق کار اور ان کے کاروبار کا انصرام (جس میں کسی نشست کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار شامل ہے)؛

(ح) ضلع اور علاقائی کونسلوں کے عہدہ داروں اور عملے کا تقرر۔

(6) الف) ضلع کونسل کے منتخب ارکان کونسل کے عام انتخابات کے بعد کونسل کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدہ پر فائز رہیں گے بجز اس کے کہ ضلع کونسل پیرا 16 کے تحت اس سے پیشتر توڑ دی جائے اور ہر نامزد رکن گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک عہدہ پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو یا اگر ایسے حالات موجود ہوں جن کی وجہ سے گورنر کی رائے میں انتخابات منعقد کرنا عملاً ناممکن ہو جائے، مذکورہ پانچ سال کی مدت میں گورنر اتنی مدت کی، جو بیک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو، اور اگر ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو اس اعلان نامہ کے موقوف ہو جانے کے بعد بہ ہر صورت چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو، توسیع کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی رکن جو کسی اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہو اس رکن کے عہدہ پر جس کی جگہ وہ لے صرف بقیہ میعاد تک فائز رہے گا۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ کا) 2۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام میں لاگو ہونے کے لیے پیرا 2 میں ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل شرط قائم کر کے ترمیم کی گئی یعنی:۔

بشرطیکہ شمالی کچھار پہاڑی ضلع کے لیے بنائی گئی ضلع کونسل شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل کہلائے گی اور کاربی آنگو یک ضلع کے لیے تشکیل کی گئی ضلع کونسل کاربی آنگلو نگ خود اختیاری کونسل کہلائے گی۔

3- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44) بابت (2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام پر اطلاق ہونے کے لئے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) میں شرطیہ فقرہ کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑا جائیگا، یعنی:۔

''مزید شرط یہ کہ بوڈو لینڈ علاقائی رقبہ ضلع کے لئے تشکیل کی گئی ضلع کونسل بوڈو لینڈ علاقائی کونسل کہلائے گی''۔

(7) ضلع یا علاقائی کونسل اپنی پہلی تشکیل کے بعد گورنر کی منظوری سے اس پیرا کے ذیلی پیرا (6) میں صراحت کیے ہوئے امور کے بارے میں قواعد بنا سکے گی اور ویسی ہی منظوری سے ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے بھی قواعد بنا سکے گی ___

(الف) ماتحت مقامی کونسلوں یا بورڈوں کا قائم کرنا اوران کا طریق کار اوران کے کاروبار کا انصرام، اور

(ب) عام طور سے وہ سب امور جو ضلع یا علاقہ کے نظم و نسق کے متعلق، جیسی کہ صورت ہو، کاروبار کے انجام دینے سے متعلق ہوں:

بشرطیکہ ضلع یا علاقائی کونسل کے اس ذیلی پیرا کے تحت قواعد بنانے تک اس پیرا کے ذیلی پیرا (6) کے تحت گورنر کے بنائے ہوئے قواعد ہر ایسی کونسل کے انتخابات، اس کے عہدہ داروں اور عملہ اور اس میں طریق کار اور کاروبار کے انصرام کے متعلق نافذ رہیں گے۔

x x x x x

ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کو قوانین بنانے کے اختیارات [2]1

3۔ (1) کسی خود اختیاری علاقے کی علاقائی کونسل کو ایسے علاقے کے اندر جملہ رقبوں کے بارے میں اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر جملہ رقبوں کے بارے میں، سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر علاقائی کونسلوں کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار ہوں، حسب ذیل کے متعلق قوانین بنانے کا اختیار ہوگا ___

1-آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 30 کی آسام ریاست پر اطلاق کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کی گئی جس سے ذیلی پیرا (3) کی جگہ مندرجہ ذیل رکھا جاسکے، یعنی:۔

''(3) پیر 31 الف کے ذیلی پیرا (2) یا پیرا 3 ب کے ذیلی پیرا (2) میں جیسا کہ دیگر طور پر توضیع کی گئی ہے، ماسوائے اس کے اس پیرا یا پیر 3 الف کے ذیلی پیرا (1) یا پیر 3 ب کے ذیلی پیرا (1) کے تحت بنائے گئے سبھی قوانین گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے اور جب تک وہ ان کی منظوری نہیں دے دیتا ہے تب تک نافذ العمل نہیں ہونگے۔

2-آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعے آسام میں لاگو ہونے کے لیے پیرائی کے بعد اور آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 3 الف کے بعد بالترتیب مندرجہ ذیل جوڑا جائیگا، یعنی:۔

''3 الف۔ شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل اور کاربی آنگلونگ خود اختیاری کونسل کے قانون بنانے کے مزید اختیارات۔

(1) پیرا 3 کی توضیعات پر نا موافق اثر ڈالے بنا شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل اور کاربی آنگلونگ خود اختیاری کونسل کو متعلقہ اضلاع کے اندر مندرجہ ذیل کی بابت قانون بنانے کا اختیار ہوگا، یعنی:۔

الف: ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 7 اور اندراج 52 کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے صنعت؛

ب:۔مواصلات یعنی سڑکیں، پل، فیری (گھاٹ) اور دیگر ذرائع نقل و حمل جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مصرحہ نہیں ہے، میونسپل ٹرام شاہراہ بین الاقوامی آبی گذرگاہوں کے متعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 اور فہرست 3 کی توضیعات کے تابع بین الاقوامی گزرگاہیں اور ان پر آمد ورفت کی وہ گاڑیاں جو میکانکی گاڑیاں نہیں ہیں؛

ج:-مویشیوں کی دیکھ بھال،تحفظ اور ترقی اور مویشیوں کی بیماریوں کا علاج،مویشیوں کی معالجاتی تعلیم اور اس تعلیم پر کاربند ہونا؛ کانجی ہاؤس:

د:-تحتانوی اور ثانوی تعلیم؛

ہ:-زراعت جس کے ضمن میں زراعتی تعلیم اور تحقیق، کیڑوں سے تحفظ اور پودوں کی بیماریوں کو روکنا ہے؛

و:-ماہی گاہیں:

ز:-ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 56 کی توضیعات کے تابع رہتے ہوئے پانی کی سپلائی؛

ح-سماجی تحفظ اور سماجی بیمہ، روزگار اور بیروزگاری؛

ط: دیہات، دھان کے کھیتوں، بازاروں اور شہروں وغیرہ کے تحفظ کے لیے باڑ کو روکنے کے منصوبے جو تکنیکی نوعیت کے نہ ہوں؛

ی:-تھیٹر اور ڈرامہ کمپنیاں، ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 60 کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے سینما، کھیل کود، سیر و تفریح، صحت عامہ اور حفظان صحت؛

ک: ہسپتال اور دواخانے؛

ل:-چھوٹی سینچائی؛

م:-اشیائے خوردنی، مویشیوں کا چارہ، خام کپاس اور خام جوٹ کا کاروبار اور ان کی پیداوار، سپلائی اور تقسیم؛

ن:-سرکار کی نگرانی میں مالی امداد دئے ہوئے کتب خانے، عجائب گھر اور ویسے ہی دیگر ادارے، پارلیمنٹ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

کے ذریعہ، بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت قومی اہمیت کے اعلان شدہ وقدیم اور تاریخی یادگاروں اور تحریروں سے مختلف قدیم اور تاریخی یادگاریں اور تحریریں؛ اور

س:-اراضی انتقال ملکیت۔

(2) پیرا3 کے تحت یا اس پیرے کے تحت شمالی کچھار پہاڑی خوداختیاری کونسل اور کاربی آنگلونگ خوداختیاری کونسل کے ذریعہ بنائے گئے سبھی قوانین جہاں تک ان کا تعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مصرحہ امور سے ہے، گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے جو ان کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے گا۔

3) جب کوئی قانون صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے تب صدر اعلان کرے گا کہ وہ مذکورہ قانون پر منظوری دیتا ہے یا منظوری روک لیتا ہے:

بشرطیکہ صدر، گورنر کو یہ ہدایت دے سکے گا کہ وہ قانون کو، جیسی بھی صورت ہو، شمالی کچھار پہاڑی خوداختیاری کونسل یا کاربی آنگلونگ خوداختیاری کونسل کو ایسے پیغام کے ساتھ درخواست کے ساتھ واپس کردے کہ مذکورہ کونسل اس قانون یا اس کی کوئی سی بھی مصرحہ توضیعات پر دوبارہ غور کرے اور خاص طور سے کوئی سی بھی ترمیمات کو پیش کرنے کی پسندیدگی پر غور کرے جن کی اس نے اپنے پیغام میں سفارش کی ہے اور جب قانون اس طرح واپس کردیا جاتا ہے تب ایسا پیغام ملنے کی تاریخ سے 6 مہینے کی میعاد کے اندر کونسل ایسے قانون پر اس کے مطابق غور کرے گی اور اگر قانون مذکورہ کونسل کے ذریعہ ترمیم کے ساتھ یا ترمیم کے بغیر پھر سے منظور کر دیا جاتا ہے تو اسے صدر کے روبرو اس کے غور کے لیے پھر سے پیش کیا جائے گا۔

3ب۔بوڈولینڈ علاقائی کونسل کے قانون بنانے کے مزید اختیارات۔(1) پیرا3 کی توضیعات پر ناموافق اثر ڈالے بنا، بوڈولینڈ علاقائی کونسل کو اپنے علاقوں میں مندرجہ ذیل کی بابت قوانین بنانے کے اختیارات ہونگے، یعنی:-

(i) زراعت جس میں زرعی تعلیم اور تحقیق، کیڑوں سے تحفظ اور پودوں کی بیماریوں کا انسداد شامل ہے؛

(ii) مویشی پالنا اور علاج حیوانات یعنی مویشیوں کی نسل کا تحفظ، حفاظت اور افزائش اور جانوروں کی بیماریوں کا انسداد، علاج حیوانات کی تربیت اور بیطاری، کانجی ہاؤس؛

(iii) امداد باہی؛

(iv) ثقافتی کام کاج؛

(v) تعلیم یعنی پرائمری تعلیم اور سینئر سیکنڈری تعلیم جس میں پیشہ وارانہ تربیت، تعلیم بالغان، کالج تعلیم (عام) بھی شامل ہیں؛

(vi) ماہی گیری؛

(vii) دیہات، دھان کے کھیتوں، بازاروں اور شہروں کے تحفظ کے لئے سیلاب کنٹرول (جو تکنیکی طرز کا نہ ہو)؛

(viii) خوراک اور سول سپلائی؛

(ix) جنگلات (محفوظ جنگلوں کو چھوڑ کر)؛

(x) ہتھ کرگھا اور ٹیکسٹائل؛

(xi) صحت اور خاندان بہبودگی؛

(xii) ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 84 کے تابع نشہ آور شراب، افیم اور بنائی گئی اشیاء؛

(xiii) آب پاشی؛

(xiv) محنت اور روزگار؛

(xv) اراضی اور مال گزاری؛ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

پچھلے صفحہ کا بقیہ

(xvi) کتب خانہ خدمات (ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور امداد یافتہ)؛

(xvii) لاٹریاں (ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 60 کی توضیعات کے تابع)؛

(xviii) بازار اور میلے؛

(xix) میونسپل کارپوریشن، امپیرومنٹ ٹرسٹ، ضلع بورڈ اور دیگر مقامی حکام؛

(xx) ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور امداد یافتہ عجائب گھر اور آثار قدیمہ سے متعلق ادارے، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ اس کے قومی اہمیت کے اعلان شدہ قدیمی اور تاریخی یادگاروں اور ریکارڈ سے مختلف قدیمی اور تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ؛

(xxi) پنچایت اور دیہی ترقی؛

(xxii) منصوبہ بندی اور ترقی؛

(xxiii) طباعت اور اسٹیشنری؛

(xxiv) صحت عامہ انجینئری؛

(xxv) پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ (محکمہ تعمیرات سرکاری)؛

(xxvi) تشہیر اور رابطہ عامہ؛

(xxvii) پیدائش اور موت کا رجسٹریشن؛

(xxviii) راحت اور باز آبادکاری؛

(xxix) ریشم کی پیداوار؛

(xxx) ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 7 اور 52 کی توضیعات کے تابع چھوٹی، کاٹیج اور دیہی صنعتیں؛

(xxxi) سماجی بہبودگی؛

(xxxii) مٹی کا تحفظ؛

(xxxiii) کھیل کود اور نوجوانوں کی بہبودگی؛

(xxxiv) اعداد و شمار؛

(xxxv) سیاحت؛

(xxxvi) نقل و حمل (سڑکیں، پل، فیری اور دیگر مواصلاتی ذرائع جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مصرحہ نہیں ہیں، میونسپل ٹرام گزرگاہیں، رسّہ گزرگاہیں، اندرون ملک آبی گزرگاہوں کے متعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 اور فہرست 3 کی توضیعات کے تابع بین الاقوامی اندرون ملک آبی گزرگاہیں اور ان پر آمد و رفت کرنے والی وہ گاڑیاں جو میکانکی گاڑیاں نہیں ہیں)؛

37) ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور اعداد یافتہ قبائلی تحقیق ادارہ؛

(xxxvii) شہری ترقی،شہراور دیہات کی منصوبہ بندی؛

(xxxviii) ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 50 کی توضیعات کے تابع وزن اور پیمانہ؛ اور

(xxxix) میدانی قبائل اور پسماندہ طبقات کی بہبودگی:

بشرطیکہ ایسے قوانین کا کوئی امر،___

(الف) اس ایکٹ کے نافذ ہونے کی تاریخ پر کسی شہری کے اس کی اراضی کے متعلق موجودہ حقوق اور مراعات کو ختم یا ان میں ردوبدل نہیں کرے گا؛ اور

(ب) کسی شہری کو وراثت، تقسیم، تصفیہ کی شکل میں یا انتقال کے کسی دیگر طریقے اراضی حاصل کرنے میں مانع (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

نہیں ہوگا اگر ایسا شہری بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع کے اندر اراضی کے ایسے حصول کے لیئے دیگر طور پر اہل ہے۔

(2) پیر 31 کے تحت یا اس پیرا کے تحت بنائے گئے سبھی قوانین، جہاں تک ان کا تعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مصرحہ امور سے ہے، گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے جو انھیں صدر کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے محفوظ رکھے گا۔

(3) جب کوئی قانون صدر کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے تب صدر اعلان کرے گا کہ وہ مذکورہ قانون کو منظور کرتا ہے یا منظوری روک لیتا ہے:

بشرطیکہ صدر، گورنر کو یہ پیغام دے سکے گا کہ وہ قانون کو بوڈولینڈ علاقائی کونسل کو ایسے پیغام کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہوئے واپس کر دے کہ مذکورہ کونسل قانون یا اس کی کوئی سی بھی مصرحہ توضیعات پر دوبارہ غور کرے اور خصوصی طور پر، کوئی سی بھی ترمیمات پیش کرنے کی پسندیدگی پر غور کرے جن کی اس نے اپنے پیغام میں سفارش کی ہے اور جب قانون اس طرح لوٹا دیا جاتا ہے تب ایسا پیغام ملنے کی تاریخ سے 6 ماہ کی میعاد کے اندر کونسل ایسے قانون پر اس کے مطابق غور کرے گی اور اگر قانون مذکورہ کونسل کے ذریعہ ترمیم کے ساتھ یا ترمیم کے بغیر پھر سے منظور کر لیا جاتا ہے تو اسے صدر کے روبرو اس کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے پھر سے پیش کیا جائے گا۔

(الف) کسی ایسی اراضی کے سوا جو محفوظ جنگلات ہوں، زراعت یا چرائی کی اغراض یا رہائشی یا دیگر غیر زرعی اغراض یا کسی ایسی دیگر غرض کے لیے جس سے کسی گاؤں یا قصبے کے باشندوں کے مفادات کو فروغ دینے کا امکان ہو، اراضی مختص کرنا، اس پر دخل یا استعمال یا زمین کو علاحدہ رکھنا:

بشرطیکہ ایسے قوانین میں مندرجہ کوئی امر مانع نہ ہوگا کہ متعلقہ ریاستی حکومت کی کسی اراضی کو، خواہ اس پر دخل ہو یا نہ ہو، اغراض عامہ کے لیے کسی ایسے نافذ الوقت قانون کے مطابق جو جبری حصول اراضی کو مجاز کرتا ہو، جبری حصول اراضی کرے،

(ب) کسی ایسے جنگل کا انتظام کرنا جو محفوظ جنگل نہ ہو،

(ج) زراعت کی غرض سے کسی نہر یا آب گزر کا استعمال،

(د) ''جھوم'' یا دیگر اشکال کی اراضی بدل کاشت کے رواج کی ضابطہ بندی کرنا،

(ہ) گاؤں یا قصبہ کمیٹیاں یا کونسلیں قائم کرنا اور ان کے اختیارات،

(و) کوئی دیگر امر گاؤں یا قصبہ کے نظم ونسق سے متعلق جس میں گاؤں یا قصبہ کی پولیس اور صحت عامہ اور حفظان صحت شامل ہیں،

(ز) مکھیا یا نمبردار کا تقرر یا جانشینی،

(ح) جائیداد کی وراثت،

(ط) ازدواج اور طلاق،

(ی) سماجی رسوم۔

(2) اس پیرا میں ''محفوظ جنگلات'' سے کوئی ایسا رقبہ مراد ہے جو جنگلات آسام دستور العمل، 1891 کے تحت یا زیر بحث رقبہ میں کسی دیگر نافذ الوقت قانون کے تحت محفوظ جنگلات ہو۔

(3) وہ تمام قوانین جو اس پیرا کے تحت بنائے جائیں گے گورنر کو فی الفور پیش کیے جائیں گے اور اس کے منظوری دینے تک نافذ نہ ہوں گے۔

خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں میں عدل گستری۔

4۔[1](1) کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل ایسے علاقہ کے اندر کے رقبوں کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی

1- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کرنے میں پیرا 4 مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا جس سے ذیلی پیرا (5) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا جا سکے، یعنی:-

''(6) اس پیرا کے کسی امر کا اطلاق اس فہرست بند کے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) کے شرطیہ فقرہ کے تحت تشکیل شدہ بوڈولینڈ علاقائی کونسل پر نہیں ہوگا''۔

ضلع کونسل اس ضلع کے اندر کے رقبوں سے متعلق ،سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر کی علاقائی کونسلوں کے ،اگر کوئی ہوں، زیر اختیار ہوں، ایسی نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے ،جن کے سب ہی فریقین ایسے رقبوں کے اندر درج فہرست قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں ان نالشات اور مقدمات کے سوا، جن پر اس فہرست بند کے پیرا5 کے ذیلی پیرا(1) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، اس ریاست میں کسی عدالت کو ایسے اختیار سے محروم رکھتے ہوئے دیہی کونسلیں یا عدالتیں تشکیل دے سکے گی اور موزوں اشخاص کا ایسی دیہی کونسلوں کے ارکان یا ایسی عدالتوں کے صدارت کنندہ عہدیداروں کی حیثیت سے تقرر کر سکے گی اور ایسے عہدیداروں کا بھی تقرر کر سکے گی جو ان قوانین کے نافذ کرانے کے لیے ضروری ہوں جو اس فہرست بند کے پیرا3 کے تحت بنائے جائیں۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل یا علاقائی کونسل کی اس بارے میں تشکیل دی گئی کوئی عدالت یا اگر کسی خود اختیاری ضلع کے اندر کسی رقبہ کے متعلق کوئی علاقائی کونسل نہ ہو تو ایسے ضلع کے لیے ضلع کونسل یا ضلع کونسل کی اس بارے میں تشکیل دی ہوئی کوئی عدالت ایسی نالشات اور مقدمات کے سوا جن پر اس فہرست بند کے پیرا5 کے ذیلی پیرا(1) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، ان سب نالشات اور مقدمات کی بابت جن کی تجویز ایسے علاقہ یا رقبہ کے اندر اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت تشکیل دی گئی دیہی کونسل یا عدالت، جیسی کہ صورت ہو، کر سکتی ہے عدالت اپیل کے اختیارات استعمال کرے گی اور ایسی نالشات یا مقدمات میں عدالت العالیہ اور سپریم کورٹ کے سوا کسی دیگر عدالت کو اختیار سماعت حاصل نہ ہوگا۔

(3) عدالت العالیہ کو دیہی نالشات اور مقدمات میں جن پر اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو وہ اختیار سماعت حاصل ہوگا اور وہ اس کو استعمال کرے گی جس کی گورنر وقتاً فوقتاً بذریعہ حکم صراحت کرے۔

(4) کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، گورنر کی ماقبل منظوری سے ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی—

(الف) دیہی کونسلوں اور عدالتوں کی تشکیل اور وہ اختیارات جو اس پیرا کے تحت وہ استعمال کریں گی؛

(ب) وہ طریق کار جس پر دیہی کونسلیں یا عدالتیں اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے میں عمل کریں گی؛

(ج) وہ طریق کار جس پر علاقائی یا ضلع کونسل یا ایسی کونسل کی تشکیل دی ہوئی کوئی عدالت اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) کے تحت اپیلوں اور دیگر کارروائیوں میں عمل کریگی؛

(د) ایسی کونسلوں اور عدالتوں کے فیصلوں اور احکام کا نفاذ؛

(ہ) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) اور (2) کی توضیعات کی تعمیل کے لیے تمام دیگر ضمنی امور۔

(5) اس تاریخ پر اور اس تاریخ سے جو صدر متعلقہ ریاست کی حکومت سے مشورہ کرنے کے بعد اطلاع نامہ کے ذریعے اس بارے میں مقرر کرے یہ پیرا ایسے خود اختیاری ضلع یا علاقہ کے تعلق سے جس کی اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے ایسے نافذ ہوگا گویا کہ ___

(i) ذیلی پیرا (1) میں بجائے الفاظ ''ایسی نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے، جن کے سب ہی فریقین ایسے رقبوں کے اندر درج فہرست قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں، ان نالشات اور مقدمات کے سوا جن پر اس فہرست بند کے پیرا 5 کے ذیلی پیرا (1) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو'' الفاظ ''ایسی نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے جن کی گورنر اس بارے میں صراحت کرے اور جو اس فہرست بند کے پیرا 5 کے ذیلی پیرا (1) میں محولہ نالشات اور مقدمات کی نوعیت کے نہ ہوں'' قائم کیے گئے تھے؛

(ii) ذیلی پیرا (2) اور (3) ترک کیے گئے تھے؛

(iii) ذیلی پیرا (4) میں ___

(الف) بجائے الفاظ ''کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، گورنر کی ماقبل منظوری سے ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی'' الفاظ ''گورنر ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا'' قائم کیے گئے تھے، اور

(ب) پیرا (الف) کے بجائے ذیل کا پیرا قائم کیا گیا تھا، یعنی:۔

''(الف) دیہی کونسلوں اور عدالتوں کی تشکیل اور وہ اختیارات جو وہ اس پیرا کے تحت استعمال کرسکیں گی اور وہ عدالتیں جن میں دیہی کونسلوں اور عدالتوں کے فیصلوں کی اپیلیں دائر ہوں گی'':

(ج) بجائے پیرا (ج) کے ذیل کا پیرا قائم کیا گیا تھا، یعنی:۔

''(ج) ایسی اپیلوں اور دیگر کارروائیوں کی منتقلی جو علاقائی یا ضلع کونسل یا کسی ایسی عدالت میں جن کو ایسی کونسل نے ذیلی پیرا (5) کے تحت صدر کی مقررہ تاریخ سے عین قبل قائم کیا ہو، زیر غور ہوں''؛ اور

(د) پیرا (5) میں بجائے الفاظ، قوسین اور ہندسے ''ذیلی پیرا (1) اور (2)'' الفاظ، قوسین اور ہندسے ''ذیلی پیرا (1)'' قائم کیے گئے تھے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898 کے تحت علاقائی اور ضلع کونسلوں اور بعض عدالتوں اور عہدہ داروں کو بعض نالشات مقدمات اور جرائم کی سماعت کے اختیارات کا عطا کرنا۔

5۔(1) گورنر کسی خود اختیاری ضلع یا علاقہ میں نافذ الوقت ایسے قانون سے جس کی گورنر اس بارے میں صراحت کرے، پیدا ہونے والی نالشات یا مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے یا ایسے جرائم کی تجویز کرنے کے لیے جن میں تعزیرات بھارت یا کسی دیگر قانون کے تحت جس کا ایسے ضلع یا علاقہ پر فی الوقت اطلاق ہوتا ہو سزائے موت، جس دوام بہ عبور دریائے شور یا قید جس کی معیاد پانچ سال سے کم نہ ہو، دی جا سکتی ہو ایسے ضلع یا علاقہ پر اختیار رکھنے والی ضلع کونسل یا علاقائی کونسل یا ایسی ضلع کونسل کی تشکیل دی ہوئی عدالتوں یا اس بارے میں گورنر کے تقرر کیے ہوئے کسی عہدہ دار کو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908ء یا مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898[1]، جیسی کہ صورت ہو، کے تحت ایسے اختیارات عطا کر سکے گا جو وہ مناسب تصور کرے اور اس بنا پر مذکورہ کونسل، عدالت یا عہدہ دار اس طرح عطا کیے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے نالشات، مقدمات یا جرائم کی سماعت کریں گے۔

(2) گورنر اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت ضلع کونسل، علاقائی کونسل، عدالت یا عہدہ دار کو عطا کیے ہوئے اختیارات میں سے کسی اختیار کو واپس لے سکے گا یا اس میں ترمیم کر سکے گا۔

(3) سوائے اس کے کہ اس پیرا میں صراحتاً توضیع ہو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898[2] کا اطلاق کسی ایسے خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ میں، جس پر اس پیرا کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، نالشات، مقدمات یا جرائم کی تجویز کرنے پر نہ ہوگا۔

(4) کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ کے تعلق سے پیرا 4 کے ذیلی پیرا (5) کے تحت صدر کی مقررہ تاریخ پر یا اس تاریخ سے اس پیرا میں مندرجہ کسی امر سے اس ضلع یا علاقہ پر اس کا اطلاق کرنے میں یہ متصور نہ ہوگا کہ وہ گورنر کو اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) میں متذکرہ اختیارات میں سے کوئی اختیار ضلع کونسل یا علاقائی کونسل یا ضلع کونسل کی قائم کی ہوئی عدالتوں کو عطا کرنے کا مجاز کرتا ہے۔

---

[1] اب مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (2 بابت 1974) ملاحظہ کریں۔

[2] اب مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (2 بابت 1974) ملاحظہ کریں۔

ضلع کونسل کو تحتانوی مدارس وغیرہ قائم کرنے کے اختیارات۔

6۔(1) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل اس ضلع میں تحتانوی مدارس، دوخانوں، بازاروں، کانجی ہاؤسوں، کشتی گھاٹوں، ماہی گاہوں، سڑکوں، نقل وحمل بذریعہ سڑک، آبی راستوں کو قائم، ان کی تعمیر یا ان کا انتظام کر سکے گی اور گورنر کی ماقبل منظوری سے ان میں باقاعدگی اور ان پر نگرانی کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گی اور خاص طور سے وہ زبان اور طریقہ مقرر کر سکے گی جس میں اور جس کے مطابق اس ضلع کے تحتانوی مدارس میں ابتدائی تعلیم دی جائے گی۔

(2) گورنر کسی ضلع کونسل کی منظوری سے اس کونسل یا اس کے عہدہ داروں کو مشروط یا غیر مشروط طور پر زراعت، افزائش مویشی، اجتماعی پراجیکٹ، انجمن امداد باہمی، سماجی بہبود، دیہی منصوبہ بندی یا کسی دیگر ایسے امور کے تعلق سے، جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی سپرد کر سکے گا۔

ضلع اور علاقائی فنڈ۔

7۔(1) ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع فنڈ اور ہر ایک خود اختیاری علاقہ کے لیے ایک علاقائی فنڈ قائم کیا جائے گا جس میں وہ تمام رقوم جمع کی جائیں گی جو اس ضلع کی ضلع کونسل اور اس علاقہ کی علاقائی کونسل کو ترتیب وار اور اس آئین کی توضیعات کے بموجب ایسے ضلع یا علاقہ کا نظم ونسق کرنے میں وصول ہوں۔

(2) گورنر ضلع فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ہر علاقائی فنڈ کے انتظام اور اس طریقہ کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا جس پر مذکورہ فنڈ میں رقم کی ادائی یا اس سے رقوم کے نکالنے، اس میں رقوم کی تحویل اور کسی دیگر ایسے امر کے متعلق عمل کیا جائے گا جو مذکورہ بالا امور کے سلسلے میں یا ان کے ضمن میں ہو۔

(3) ضلع کونسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کونسل کے حسابات ایسے نمونے پر رکھے جائیں گے جس کو بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل صدر کی منظوری سے مقرر کرے۔

(4) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ضلع اور علاقائی کونسلوں کے حسابات کی جانچ اس طریقہ پر کروائے گا جو وہ مناسب خیال کرے اور ایسے حسابات کے متعلق کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں گورنر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ کونسل میں پیش کروائے گا۔

زرمال گذاری اراضی کے تعین کرنے اور وصول کرنے اور ٹیکس لگانے کے اختیارات۔

8۔(1) کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل کو ایسے علاقے کے اندر سب اراضیات کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر سب اراضیات کے متعلق سوائے ان کے جو اس ضلع کے اندر کے علاقائی کونسلوں

کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار رقبوں میں ہوں، ایسی اراضیات کی بابت زر مال گذاری اراضی کا تعین کرنے اور وصول کرنے کا اختیار ان اصولوں کے مطابق ہوگا جن پر اس ریاست کی حکومت عموماً ریاست میں زر مال گذاری اراضی کی غرض سے اراضیات کے تعین کرنے کے لیے فی الوقت عمل کرتی ہو۔

(2) کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل کو ایسے علاقے کے اندر کے رقبوں کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر سب رقبوں کے متعلق سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر علاقائی کونسلوں کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار ہیں، ایسے رقبوں میں اراضیات اور عمارتوں پر ٹیکس اور سکونت رکھنے والے اشخاص پر راہداری عائد کرنے اور وصول کرنے کا اختیار ہوگا۔

(3) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر حسب ذیل تمام ٹیکس یا ان میں سے کسی ٹیکس کے لگانے اور وصول کرنے کا اختیار ہوگا، یعنی:___

(الف) پیشوں، تجارتوں، حرفے، اور روزگاروں پر ٹیکس،

(ب) جانوروں، گاڑیوں اور کشتیوں پر ٹیکس،

(ج) کسی بازار میں اس کے اندر بکری کے لیے مال کے داخلے پر ٹیکس اور کشتیوں سے لے جائے جانے والے مسافروں اور مال پر راہداری،

(د) مدرسوں، دواخانوں یا سڑکوں کی مرمت و نگہداشت کے لیے ٹیکس، اور

(ہ) تماشوں اور تفریح پر ٹیکس۔

(4) کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) اور (3) میں صراحت کیے ہوئے ٹیکسوں میں سے کسی ٹیکس کے عائد کرنے کا حکم دینے کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گی اور ایسا ہر دستور العمل فی الفور گورنر کو پیش کیا جائے گا اور تاوقتیکہ وہ اس کی منظوری نہ دے نافذ نہ ہوگا۔

معدن تلاش کرنے یا نکالنے کی غرض سے لائسنس یا پٹے۔

ا 9۔(1) کسی خود اختیاری ضلع کے اندر کسی رقبہ کے بارے میں ریاستی حکومت کے ذریعہ معدن تلاش کرنے یا نکالنے کی غرض سے عطا کیے ہوئے لائسنسوں یا پٹوں سے ہر سال حاصل ہونے والی رائلٹی کا ایسا حصہ جس پر ریاستی حکومت اور ایسے ضلع کی ضلع کونسل متفق ہوں، ضلع کونسل کو دیا جائے گا۔

ا۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیر 9 اوتری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں حسب ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا جس کے ذریعہ ذیلی پیرا (2) کے بعد مندرجہ ذیل ذیلی پر قائم کیا گیا ہے یعنی:-

''(3) گورنر، حکم کے ذریعہ یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس پیرا کے تحت ضلع کونسل کو دی جانے والی رائلٹی کا حصہ اس کونسل کو، جیسی بھی صورت ہو، ذیلی پیرا (1) کے تحت کسی اقرار یا ذیلی پیرا (2) کے تحت کسی تعین کی تاریخ سے ایک سال کی میعاد کے اندر دیا جائے گا''۔

(2) اگر ایسی رائلٹی کے اس حصے کے بارے میں کوئی نزاع پیدا ہو جائے جو ضلع کونسل کو منتقل کرنا ہو تو اس نزاع کو تصفیہ کی غرض سے گورنر کے سپرد کر دیا جائے گا اور ایسی رقم کا، جس کا گورنر اپنے اختیار تمیزی سے تعین کرے، اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت ضلع کونسل کو واجب الادا رقم ہونا متصور ہوگا اور گورنر کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

دہندگی اور تجارت پر نگرانی کے لیے ضلع کونسل کو دستور العمل بنانے کا اختیار۔

1-2 10-(1) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل اس ضلع میں سکونت رکھنے والے درج فہرست قبیلوں کے سوا دیگر اشخاص کی اس ضلع میں قرض دہندگی یا تجارت کے انضباط اور نگرانی کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گی۔

(2) خاص طور سے اور مذکورہ بالا اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے دساتیر العمل کے ذریعہ ___

(الف) یہ مقرر کیا جا سکے گا کہ سوائے اس شخص کے جسے اس غرض سے لائسنس اجرا کیا گیا ہو، کوئی دوسرا شخص قرض دہندگی کا کاروبار نہ کرے،

(ب) ایسی انتہائی شرح سود مقرر کی جا سکے گی جو کوئی قرض دہندہ لگا سکے گا یا وصول کر سکے گا،

(ج) قرض دہندوں کے حسابات کے رکھنے اور اس بارے میں ضلع کونسل کے تقرر کیے ہوئے عہدہ داروں کے ذریعہ ایسے حسابات کی جانچ کرنے کے بارے میں توضیع ہو سکے گی،

(د) یہ مقرر کیا جا سکے گا کہ کوئی شخص جو اس ضلع میں سکونت رکھنے والے درج فہرست قبیلوں کا رکن نہ ہو ضلع کونسل کے اس غرض سے اجرا کیے ہوئے لائسنس کے بغیر کسی جنس کا تھوک یا پرچون کاروبار نہ کرے گا:

بشرطیکہ اس پیرا کے تحت کوئی دساتیر العمل نہیں بنائے جائیں گے بجز اس کے کہ وہ ضلع کونسل کی جملہ رکنیت کی کم سے کم تین چوتھائی اکثریت سے منظور ہوں:

---

1 آئین چھٹا فہرست بند ترمیم ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 10 تری پورہ، میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا ہے۔

(الف)۔عنوان میں سے "غیر قبائلیوں کی'' کے حروف کو ترک کیا جائے گا؛ (بقیہ اگلے صفحہ پر)۔

(بقیہ پچھلے صفحہ کا)

(ب):-ذیلی پیرا (1) میں سے ''درج فہرست قبیلوں کے سوا دیگر'' حروف کو ترک کیا جائے گا؛

(ج):-ذیلی پیرا (2) میں فقرہ (د) کی جگہ پر مندرجہ ذیل فقرہ رکھا جائے گا، یعنی:۔

''(د)۔متعین کر سکیں گے کہ کوئی شخص جو ضلع کا باشندہ ہے ضلع کونسل کے ذریعہ اسی طور دیئے گیے لائسنس کے تحت کوئی تھوک یا پرچون کاروبار کرے گا ورنہ نہیں''

3- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کرنے میں پیرا 10 کی مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کی گئی جس سے ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا جا سکے گا، یعنی:۔

''(4) اس پیرا کی کسی بات کا اطلاق اس فہرست بند کے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) کے شرطیہ فقرہ کے تحت تشکیل شدہ بوڈولینڈ علاقائی کونسل پر نہیں ہوگا''۔

مزید شرط یہ ہے کہ ایسے دساتیر العمل کے تحت یہ اختیار نہ ہوگا یہ کہ کسی ایسے قرض دہندہ یا تاجر کو جو ایسے دساتیر العمل کے بننے سے پہلے اس ضلع کے اندر کاروبار کر رہا ہو لائسنس عطا کرنے سے انکار کیا جائے۔

(3) اس پیرا کے تحت بنائے گئے تمام دساتیر العمل فی الفور گورنر کو پیش کیے جائیں گے اور تاوقتیکہ وہ ان کی منظوری نہ دے وہ نافذ نہ ہوں گے۔

فہرست بند کے تحت بنے ہوئے قوانین، قواعد اور دساتیر العمل کی اشاعت۔

11۔ اس فہرست بند کے تحت ضلع کونسل یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے سب قوانین، قواعد اور دساتیر العمل ریاست کے سرکاری گزٹ میں فی الفور شایع کیے جائیں گے اور اس طرح شایع ہونے کے بعد ان کو قانون کا اثر حاصل ہوگا۔

ریاست آسام میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پارلیمنٹ اور ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے ایکٹوں کا اطلاق۔

1، 2 12 (1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود۔

(الف) ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جن کی اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ان امور کے طور پر صراحت کی گئی ہے جن کے بارے میں کوئی ضلع کونسل یا علاقائی کونسل قوانین بنا سکے گی اور ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کا جس سے ناکشیدہ الکحلی شراب کے استعمال کی ممانعت یا اس پر پابندی ہو، اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہ ہوگا بجز اس کے کہ ہر دو صورتوں میں ایسے ضلع کی یا ایسے علاقہ پر اختیار رکھنے والی ضلع کونسل عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت دے اور کسی ایکٹ کے متعلق ہدایت دیتے ہوئے ضلع کونسل ہدایت دے سکے گی کہ ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر وہ ایکٹ ان مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع نافذ ہوگا جو وہ مناسب خیال کرے؛

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 12 آسام ریاست میں لاگو ہونے کے لیے مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کیا گیا، یعنی:-

پیرا 12 کے ذیلی پیرا (1) میں ''اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ان امور'' الفاظ اور ہندسوں کی جگہ پر اس ''فہرست بند کے پیرا 3 یا پیر 13 الف میں ان امور'' الفاظ، ہندسے اور حروف رکھے جائیں گے۔

2۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 12 آسام ریاست کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا، یعنی:-

''پیرا 12 کے ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (الف) میں ''اس فہرست بند کے پیرا 3 یا پیر 31 الف میں ان امور'' الفاظ، ہندسے اور حروف کی جگہ پر ''اس فہرست بند کے پیرا 3 یا پیرا 3 الف یا پیرا 3 ب میں ان امور'' الفاظ، ہندسے اور حروف رکھے جائیں گے۔

(ب) گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ پارلیمنٹ یا ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا کسی خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہ ہوگا یا ان کا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع اطلاق ہوگا جن کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے۔

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت دی ہوئی ہدایت اس غرض سے دی جا سکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

ریاست میگھالیہ میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پالیمنٹ اور ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے ایکٹوں کا اطلاق۔

12 الف۔(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود-

(الف) اگر اس فہرست بند کے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (1) میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق ریاست میگھالیہ میں ضلع یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیع یا اس فہرست بند کے پیرا 8 یا پیرا 10 کے تحت اس ریاست میں ضلع کونسل یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے کسی دستورالعمل کی کوئی توضیع اس امر سے متعلق ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کسی توضیع کے خلاف ہو تو ضلع کونسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کونسل کا بنایا ہوا قانون یا دستورالعمل، خواہ وہ ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے پہلے یا بعد میں بنایا گیا ہو، تناقض کی حد تک باطل ہوگا اور ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون نافذ رہے گا۔

(ب) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق بذریعہ اطلاع نامہ ہدایت کر سکے گا کہ اس کا اطلاق ریاست میگھالیہ میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر نہ ہوگا یا اس کا اطلاق ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ان مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہوگا جن کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور کوئی ایسی ہدایت اس غرض سے دی جا سکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

تری پورہ ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پارلیمنٹ کے تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ایکٹوں کا اطلاق۔

12 الف الف۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود___

(الف) تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو ایسے مضامین میں سے کسی مضمون سے متعلق ہے جن کی اس فہرست بند کے پیرا3 میں ایسے مضامین کی شکل میں صراحت کی گئی ہے جن کے متعلق ضلع کونسل یا علاقائی کونسل قوانین بنا سکے گی اور تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو کسی نا کشیدہ الکحلی شراب کے استعمال پر ممانعت یا پابندی عاید کرتا ہے اس کا اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر تب تک اطلاق نہیں ہو گا جب تک دونوں حالتوں میں سے ہر ایک میں اس ضلع کی ضلع کونسل یا ایسے علاقہ پر دائرہ اختیار رکھنے والی ضلع کونسل عام اطلاع نامہ کے ذریعے اس طرح ہدایت نہیں دیتی ہے اور ضلع کونسل کسی ایکٹ کے متعلق ایسی ہدایت دیتے وقت یہ ہدایت دے سکے گی کہ ایکٹ اس ضلع یا علاقہ کے کسی حصہ پر اطلاق ہونے میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے مؤثر ہوگا جو وہ ٹھیک سمجھتی ہے؛

(ب) گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، اس ریاست کے کسی خود اختیاری ضلع پر اطلاق نہیں ہوگا یا ایسے ضلع یا علاقے یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہوگا جس کی وہ اس ایکٹ میں صراحت کرے؛

(ج) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق اطلاع نامہ کے ذریعے ہدایت دے سکے گا کہ اس کا تری پورہ ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع پر اطلاق نہیں ہوگا یا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہوگا جس کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور ایسی کوئی ہدایت اس طرح دی جا سکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

میزورم ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پارلیمنٹ اور میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کے ایکٹوں کا اطلاق۔

12ب۔اس آئین میں کسی امر کے باوجود،__

(الف) میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو ایسے مضامین میں سے کسی مضمون کے متعلق ہے جن کی اس فہرست بند کے پیرا3 میں ایسے مضامین کی شکل میں صراحت کی گئی ہے جن کے متعلق ضلع کونسل یا علاقائی کونسل قوانین بنا سکے گی اور میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کسی ایکٹ کا جو کسی نا کشیدہ الکحلی شراب کے استعمال پر ممانعت یا پابندی عاید کرتا ہے اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر تب تک اطلاق نہیں ہوگا جب تک دونوں حالتوں میں سے ہر ایک میں اس ضلع کی ضلع کونسل یا ایسے علاقہ پر دائرہ اختیار رکھنے والی ضلع کونسل عام اطلاع نامہ کے

ذریعہ اس طرح ہدایت نہیں دیدیتی ہے اور ضلع کونسل کسی ایکٹ کے متعلق ایسی ہدایت دیتے وقت یہ ہدایت دے سکے گی کہ وہ ایکٹ اس ضلع یا علاقہ کے کسی حصہ پر اطلاق ہونے میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے موثر ہوگا جو وہ ٹھیک سمجھتی ہے؛

(ب) گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہیں ہوگا یا ایسے ضلع یا علاقے یا اس کے کسی حصے پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہوگا جس کی وہ اس اطلاع نامہ میں صراحت کرے؛

(ج) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ اس کا میزورم ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہیں ہوگا یا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہوگا جس کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور ایسی کوئی ہدایات اس طرح دی جا سکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

خود اختیاری اضلاع سے متعلق تخمینی آمدنی و مصارف سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں الگ الگ بتلائے جائیں گے۔

13- کسی خود اختیاری ضلع سے متعلق وہ تخمینی آمدنی و مصارف جو ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں جمع ہوتے ہیں یا اس میں سے صرف کیے جاتے ہیں، پہلے ضلع کونسل میں بحث کے لیے پیش کیے جائیں گے اور پھر ایسی بحث کے بعد ریاست کے مالیاتی گوشوارہ میں دفعہ 202 کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کرنے کے لیے الگ الگ بتلائے جائیں گے۔

خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق کی تحقیقات اور اس پر رپورٹ کرنے کے لیے کمیشن کا تقرر۔

14- [1] (1) گورنر، ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق سے متعلق اس کے صراحت کیے ہوئے کسی امر کی بشمول ان امور کے جن کی صراحت اس فہرست بند کے پیرا 1 کے ذیلی پیرا (3) کے فقرہ جات

---

[1] آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 14 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کی گئی، یعنی:-

پیرا 14 کے ذیلی پیرا (2) میں، ''اس سے متعلق گورنر کی سفارشوں'' الفاظ ترک کیے گئے۔

(ج)، (د)، (ہ) اور (و) میں کی گئی ہے، تحقیقات اور اس پر رپورٹ دینے کے لئے کسی وقت کمیشن کا تقرر کر سکے گا یا وہ ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق کے بارے میں عام طور سے، اور

(الف) ایسے اضلاع اور علاقوں میں تعلیمی اور طبی سہولتوں اور رسل ورسائل کے بندوبست

(ب) ایسے اضلاع اور علاقوں کے بارے میں کسی جدید یا خاص قانون سازی کی ضرورت، اور

(ج) ضلع اور علاقائی کونسلوں کے بنائے ہوئے قوانین، قواعد اور دساتیر العمل کے نفاذ کے بارے میں خاص طور پر تحقیقات کرنے اور وقتاً فوقتاً رپورٹ دینے کے لیے، ایک کمیشن کا تقرر کر سکے گا، اور اس طریق کار کا تعین کر سکے گا جس پر ایسے کمیشن کو عمل کرنا ہو۔

(2) متعلقہ وزیر ایسے ہر کمیشن کی رپورٹ اس سے متعلق گورنر کی سفارشوں اور اس کارروائی کے بارے میں، جو ریاستی حکومت ان پر کرنے کی تجویز کرے، ایک تشریحی یادداشت کے ساتھ ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کرے گا۔

(3) اپنے وزیروں میں ریاست کی حکومت کے کام کی تقسیم کرتے ہوئے گورنر اپنے وزیروں میں سے ایک وزیر کو خاص طور سے ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کی فلاح کا کام سپرد کر سکے گا۔

[1] ضلع اور علاقائی کونسلوں کے افعال اور قراردادوں کا کالعدم یا معطل کیا جانا۔

15۔(1) اگر کسی وقت گورنر مطمئن ہو کہ کسی ضلع یا علاقائی کونسل کے کسی فعل یا قرارداد سے بھارت کی سلامتی کو خطرہ میں پڑنے یا اس کے امن عامہ کے لیے مضرت رساں ہونے کا احتمال ہے تو وہ ایسے فعل یا قرارداد کو کالعدم یا معطل کر سکے گا اور ایسی تدابیر کر سکے گا (جن میں کونسل کی معطلی اور ان سب اختیارات کو یا ان میں سے کسی اختیار کو جو کونسل میں مرکوز ہیں یا جن کا وہ استعمال کر سکتا ہے، اپنے ہاتھ میں لے لینا شامل ہے) جو ایسے فعل کے کیے جانے یا جاری رہنے یا ایسی قرارداد کے نفاذ کو روکنے کے لیے وہ ضروری سمجھے۔

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت گورنر کا صادر کیا ہوا کوئی حکم مع اس کے وجوہ کے ریاست کی مجلس قانون ساز میں، جس قدر جلد ممکن ہو، پیش کیا جائے گا اور وہ حکم بجز اس کے کہ ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز اس کو روک دے اس کے اس طرح صادر ہونے کی تاریخ سے بارہ مہینے کی مدت تک نافذ رہے گا:

---

[1] آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 15 کا ذیلی پیرا (2) تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کیا گیا ہے،۔

(الف) حصہ آغاز میں "ریاست کی قانون ساز مجلس" الفاظ کی جگہ پر "گورنر" الفاظ رکھے جائیں گے؛

(ب) شرط کو ترک کیا جائے گا۔

بشرطیکہ اگر اور جب بھی ریاست کی مجلس قانون ساز اس حکم کا نافذ رکھنا منظور کرتے ہوئے قرارداد منظور کر دے تو وہ حکم بجز اس کے کہ گورنر اس کو منسوخ کردے اس تاریخ سے مزید بارہ ماہ کی مدت تک نافذ رہے گا جب کہ وہ اس پیرا کے تحت اور طور پر نافذ العمل نہ رہتا۔

ضلع 1 یا علاقائی کونسل کو توڑا جانا۔

16-(1) گورنر اس فہرست بند کے پیرا 14 کے تحت تقرر کیے ہوئے کمیشن کی سفارش پر عام اطلاع ناموں کے ذریعہ کسی ضلع یا علاقائی کونسل کے توڑنے کا حکم دے سکے گا اور ہے،___

(الف) ہدایت کر سکے گا کہ کونسل کی مکرر تشکیل کے لیے ایک جدید عام انتخاب فوراً منعقد کیا جائے، یا

(ب) ریاست کی مجلس قانون ساز کی ماقبل منظوری کی شرط کے تابع ایسی کونسل کے زیر اختیار رقبہ کے نظم ونسق کو خود اپنے ذمہ لے سکے گا یا ایسے رقبہ کے نظم ونسق کو مذکورہ پیرا کے تحت تقرر کیے ہوئے کمیشن یا کسی دیگر ایسی جماعت کے تحت، جس کو وہ مناسب سمجھے، ایسی مدت کے لیے، جو بارہ ماہ سے متجاوز نہ ہو، رکھ سکے گا:

بشرطیکہ جب کوئی حکم اس پیرا کے فقرہ (الف) کے تحت دیا گیا ہو تو جدید عام انتخاب پر کونسل کی مکرر تشکیل تک گورنر زیر بحث رقبہ کے نظم ونسق کے متعلق اس پیرا کے فقرہ (ب) کی متذکرہ کارروائی کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اس پیرا کے فقرہ (ب) کے تحت کوئی کارروائی ضلع یا علاقائی کونسل کو، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کے سامنے اپنی رائے پیش کرنے کا موقعہ دیے بغیر نہیں کی جائے گی۔

(2) اگر کسی وقت گورنر مطمئن ہو جائے کہ ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے جس میں کسی خود اختیاری ضلع یا علاقہ کا نظم ونسق اس فہرست بند کی توضیعات کے مطابق انجام نہیں دیا جا سکتا تو وہ عام اطلاع نامہ کے ذریعہ وہ تمام کارمنصبی یا اختیارات یا ان میں سے کسی کارمنصبی یا اختیار کو جو ضلع کونسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کونسل میں مرکوز ہوں یا جن کا وہ استعمال کر سکتی ہو، خود اپنے ذمہ لے سکے گا اور اعلان کر سکے گا کہ ایسی مدت تک جو چھ ماہ سے متجاوز نہ ہو ایسے کارہائے منصبی یا اختیارات کا استعمال ایسا شخص یا حاکم کر سکتا ہے جس کی وہ اس بارے میں صراحت کرے:

---

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 16 تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طور سے ترمیم کیا گیا ہے،___

(الف) ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (ب) میں آنے والے "ریاست کی قانون ساز مجلس کی سابق منظوری سے" الفاظ اور دوسرے دو شرطیہ فقرہ کو ترک کیا جائے گا؛

(ب) ذیلی پیرا (3) کی جگہ مندرجہ ذیل ذیلی پیرا رکھا جائے گا، یعنی:-

"(3) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) یا ذیلی پیرا (2) کے ضمن میں کیا گیا ہر ایک حکم اس کے لیے جو وجوہات ہیں ان کے ساتھ ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو رکھا جائے گا"۔

بشرطیکہ گورنر مزید حکم یا احکام کے ذریعے ابتدائی حکم کے نفاذ میں ایسی مدت کی توسیع کر سکے گا جو ہر موقع پر چھ ماہ سے متجاوز نہ ہو۔

(3) اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) کے تحت صادر کیا ہوا ہر حکم مع وجوہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا جائے گا اور اس تاریخ سے تیس دن کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا جب ریاست کی مجلس قانون ساز کی ایسے حکم کے اجرا ہونے کے بعد پہلی بار نشست ہو بجز اس کے کہ اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل اس کو ریاست کی مجلس قانون ساز نے منظور کر لیا ہو۔

خود اختیاری اضلاع میں انتخابی حلقے قائم کرنے میں ایسے اضلاع سے رقبوں کا خارج کرنا۔

17 1 آسام یا میگھالیہ یا تری پورہ یا میزورم کی قانون ساز اسمبلی کے لیے انتخابات کی غرض سے گورنر حکم کے ذریعہ قرار دے سکے گا کہ ریاست آسام یا میگھالیہ یا تری پورہ یا میزورم میں، جیسی کہ صورت ہو، کسی خود اختیاری ضلع کے اندر واقع کوئی رقبہ اس اسمبلی میں کسی ایسے ضلع کے لیے مخصوص نشست یا نشستوں کو پُر کرنے کے لیے کسی ایسے انتخابی حلقہ کا جز نہ ہوگا بلکہ ایسی نشست یا نشستوں کو پُر کرنے کے لیے جو اس طرح مخصوص نہ ہوں اس انتخابی حلقہ کا جز ہوگا جس کی صراحت حکم میں کی جائے۔

1 xxxxxxxxxxxxxx

عبوری توضیعات۔

19-1 (1) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد، جس قدر جلد ممکن ہو، گورنر ایک فہرست بند کے تحت ریاست میں ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع کونسل کی تشکیل کے لیے کارروائی کرے گا اور خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع کونسل اس طرح تشکیل پانے تک ایسے ضلع کا نظم و نسق گورنر میں مرکوز ہوگا اور ایسے ضلع کے اندر کے رقبوں کے نظم و نسق پر اس فہرست بند کی ماقبل توضیعات کے بجائے ذیل کا اطلاق ہوگا، یعنی:-

---

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 17 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل جوڑا جائیگا، یعنی:-
بشرطیکہ اس پیرا کے کسی امر کا اطلاق بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع پر نہیں ہوگا"۔

2 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیر 19 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے میں اسے مندرجہ ذیل طریقہ میں ترمیم کیا گیا جس سے ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا گیا، یعنی:-
"(4) اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد جتنی جلد ممکن ہو سکے، آسام میں بوڈولینڈ علاقائی رقبہ جات ضلع کے لیے ایک عبوری عالمانہ کونسل گورنر کے ذریعہ بوڈو تحریک کے رہنماؤں میں سے، جن میں سمجھوتہ کی یادداشت پر دستخط کنندہ شامل ہیں، بنائی جائے گی اور اس میں اس علاقے کے غیر قبائلی طبقوں کو بھی نمایاں نمائندگی دی جائے گی:

بشرطیکہ عبوری کونسل چھ ماہ کی مدت کے لئے ہوگی جس کے دوران کونسل کا انتخاب کرانے کی کوشش کی جائے گی:

تشریح:-
اس ذیلی پیرا کی اغراض کے لیے "سمجھوتہ کی یادداشت" سے حکومت بھارت، حکومت آسام اور بوڈولبریشن ٹائگرس کے درمیان 10 فروری، 2003ء کو دستخط شدہ یادداشت مراد ہے"۔

(الف) پارلیمنٹ یا ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا اطلاق کسی ایسے رقبہ پر نہ ہوگا بجز اس کے کہ گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت کرے اور گورنر کسی ایکٹ کے بارے میں ایسی ہدایت کرتے وقت ہدایت کر سکے گا کہ اس ایکٹ کا نفاذ اس رقبہ یا اس کے کسی مصرحہ جز پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہوگا جو وہ مناسب خیال کرے؛

(ب) گورنر کسی ایسے رقبہ میں امن اور اچھے نظم ونسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا اور اس طرح بنے ہوئے دساتیر العمل سے پارلیمنٹ یا ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ یا کسی موجودہ قانون کی، جس کا فی الوقت ایسے رقبہ پر اطلاق ہوتا ہو، تنسیخ یا ترمیم ہو سکے گی۔

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (الف) کے تحت گورنر کی دی ہوئی کوئی ہدایت اس طرح دی جا سکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

(3) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (ب) کے تحت بنائے ہوئے جملہ دساتیر العمل فی الفور صدر کو پیش کیے جائیں گے اور تاوقتیکہ وہ ان کی منظوری نہ دے نافذ نہ ہوں گے۔

قبائلی رقبے۔

20(1) ذیل کے جدول کے حصہ جات 1، 2، 2الف اور 3 میں مصرحہ رقبہ بالترتیب ریاست آسام، ریاست میگھالیہ، ریاست تریپورہ اور ریاست میزورم کے اندر کے قبائلی رقبے ہوں گے۔

(2) ذیل کے جدول کے حصہ جات 1، 2 یا 3 میں کسی ضلع کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ شمال مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے پیرا (ب) کے تحت مقررہ دن سے عین قبل اس نام سے موجود خود اختیاری ضلع میں شامل علاقوں کا حوالہ ہے:

بشرطیکہ اس فہرست بند کے پیر 31 کے ذیلی پیرا (1) کے فقرات (ہ) اور (و) پیرا 4، پیرا 5، پیرا 6، پیرا 8 کے ذیلی پیرا (2) اور ذیلی پیرا (3) کے فقرہ جات (الف)، (ب) اور (د) اور ذیلی پیرا (4) اور پیرا 10 کے ذیلی پیرا (2) کے فقرہ (د) کی اغراض کے لیے شیلانگ کی بلدیہ میں شامل رقبہ کے کسی حصہ کا کھاسی پہاڑی ضلع کے اندر ہونا متصور نہ ہوگا۔

(3) ذیل کے حدود میں حصہ 2 الف میں ''تری پورہ قبائلی رقبہ جات ضلع'' کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ایسے علاقہ کا حوالہ ہے جس میں تری پورہ قبائلی رقبہ جات خود اختیاری ضلع کونسل ایکٹ، 1979ء کے پہلے فہرست بند میں مصرحہ قبائلی رقبہ جات شامل ہیں۔

جدول

حصہ (1)

1۔ شمالی کچھار پہاڑی ضلع۔

2۔ کاربی آنگلونگ ضلع۔

3۔ بوڈولینڈ علاقائی رقبہ جات ضلع۔

حصہ (2)

1:۔ کھاسی پہاڑی ضلع۔

2:۔ جینتیا پہاڑی ضلع۔

3:۔ گارو پہاڑی ضلع۔

حصہ (2الف)

تری پورہ قبائلی رقبہ جات ضلع۔

حصہ (3)

1:۔ چکمہ ضلع۔

2:۔ مارا ضلع۔

3:۔ لئی ضلع۔

میزو ضلع کونسل کا توڑا جانا۔

20الف (1) اس فہرست بند میں کسی امر کے باوجود ضلع میزو کی ضلع کونسل جو تاریخ مقررہ سے عین قبل موجود تھی (جس کا یہاں بعد میں میزو ضلع کونسل سے حوالہ دیا گیا ہے) توڑ دی جائے گی اور باقی نہ رہے گی۔

(2) میزورم کے یونین علاقہ کا ناظم الامور ایک یا زیادہ توضیعات کے ذریعہ مندرجہ ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی کے لیے توضیع کر سکے گا، یعنی:۔

(الف) میزو ضلع کونسل کے اثاثوں، حقوق اور ذمہ داریوں کی (جن میں اس کے کیے ہوئے کسی معاہدہ کے تحت حقوق

اور ذمہ داریاں شامل ہیں) یونین یا کسی دیگر حاکم کو کلی یا جزوی منتقلی،

(ب) کسی ایسی قانونی کارروائی میں، جس میں میزوضلع کونسل فریق ہو، میزوضلع کونسل کے بجائے یونین کا قائم کیا جانا یا کسی دیگر حاکم کا بطور فریق قائم مقام بنانا یا یونین یا کسی دیگر حاکم کا اضافہ کرنا،

(ج) میزوضلع کونسل کے ملازمین کا یونین یا کسی دیگر حاکم کے پاس یا اس کے ذریعے تبادلہ یا ان کی مکرر ماموری، ملازمت کی ایسی شرائط وقیود جو ایسے تبادلے یا مکرر ماموری کے بعد ایسے ملازمین پر قابل اطلاق ہوں،

(د) میزوضلع کونسل کے بنائے ہوئے اور اس کے توڑنے سے عین قبل نافذ قوانین کا ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع، جو ناظم الاموراس بارے میں بطور تنسیخ یا ترمیم کرے، جاری رہنا تاوقتیکہ مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز ایسے قوانین کو نہ بدلے، ان میں تنسیخ یا ترمیم نہ کردے،

(ہ) ایسے ضمنی، نتیجی اور تکمیلی امور جن کو ناظم الامور ضروری سمجھے۔

تشریح۔ اس فہرست بند کے اس پیرا اور پیرا 20 ب میں اصطلاح "تاریخ مقررہ" سے ایسی تاریخ مراد ہے جس پر حکومت یونین علاقہ جات ایکٹ، 1963 کی توضیعات کے تحت اور ان کے مطابق میزورم کے یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی باقاعدہ تشکیل پائے۔

میزورم کے یونین علاقے کے خود اختیاری کا خود اختیاری اضلاع ہونا اور اس کے نتیجے میں عبوری توضیعات۔1،2

20ب۔(1) اس فہرست بند میں کسی امر کے باوجود،___

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام میں لاگو ہونے کے لیے پیرا، 20 ب کے بعد مندرجہ ذیل پیرا قائم کیا گیا، یعنی:-

"20ب الف۔ گورنر کے ذریعہ اپنے فرائض کی تکمیل میں ذاتی اختیارات تمیزی کا استعمال۔ اور یہ اکی۔ کے ذیلی پیرا (2) اور ذیلی پیرا (3)، پیرا (2) کے ذیلی پیرا (1)، ذیلی پیرا (6)، ذیلی پیرا (6الف) اس کی پہلی شرط کو چھوڑ کر اور ذیلی پیرا (7)، پیرا (3) کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 4 کے ذیلی پیرا (4)، پیرا 5 اور پیرا 6 کے ذیلی پیرا (1)، پیرا 7 کے ذیلی پیرا (2) پیرا 8 کے ذیلی پیرا (4)، پیرا 9 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 10 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 14 کے ذیلی پیرا (1)، پیرا 15 کے ذیلی پیرا (1) اور پیرا 16 کے ذیلی پیرا (1) اور ذیلی پیرا (2) کے تحت اپنے فرائض کی تکمیل میں وزراء کونسل اور، جیسی بھی صورت ہو، شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل یا کار بی آنگلونگ پہاڑی خود اختیاری کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد ایسی کارروائی کرے گا جو وہ اپنی مرضی کے مطابق ضروری سمجھتا ہے"۔

2- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں پیرا 20 ب کے بعد مندرجہ ذیل پیرا قائم کیا گیا ہے، یعنی:-

"20ب ب۔ گورنر کے ذریعہ اپنے فرائض کی تکمیل میں ذاتی اختیارات تمیزی کا استعمال گورنر اس فہرست بند کے پیرا 1 کے ذیلی پیرا (2) اور ذیلی پیرا (3)، پیرا (2) کے ذیلی پیرا (1) اور ذیلی پیرا (7)، پیرا 3 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 4 کے ذیلی پیرا (4)، پیرا 5، پیرا 6 کے ذیلی پیرا (1) پیرا 7 کے ذیلی پیرا (2)، پیرا 9 کے ذیلی (3)، پیر 14 کے ذیلی پیرا (1)، پیر 15 کے ذیلی پیر (1) اور پیرا 16 کے ذیلی پیر (1) اور (2) کے تحت اپنے فرائض کی تکمیل میں وزراء کونسل سے اور اگر وہ ضروری سمجھے تو متعلق ضلع کونسل یا علاقائی کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد ایسی کارروائی کرے گا جو وہ اپنے ذاتی اختیارات تمیزی کے تحت ضروری سمجھے"۔

(الف) ہر خود اختیاری علاقہ جو میزورم کے یونین علاقہ میں تاریخ مقررہ سے عین قبل موجود ہو اس تاریخ پر اور اس سے اس یونین علاقہ میں ایک خود اختیاری ضلع ہوگا (جس کا یہاں بعد میں مماثل نئے ضلع سے حوالہ دیا گیا ہے) اور اس کا ناظم الامور ایک یا زیادہ احکام کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ اس فہرست بند کے پیرا20 میں (جس میں اس پیرا کے آخر میں دیے ہوئے جدول کا حصہ 3 شامل ہے) ایسی نتیجی ترمیمات کی جائیں جو اس پیرا کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس بنا پر مذکورہ پیرا اور مذکورہ حصہ 3حسبہ ترمیم شدہ متصور ہوں گے؛

(ب) میزورم کے یونین علاقہ میں تاریخ مقررہ سے عین قبل موجود ہر خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل کا (جس کا یہاں بعد میں موجودہ علاقائی کونسل سے حوالہ دیا گیا ہے) اس تاریخ پر اور اس تاریخ سے اور تاوقتیکہ مماثل ضلع کے لیے ضلع کونسل باقاعدہ تشکیل نہ پائے اس ضلع کی ضلع کونسل ہونا متصور ہوگا (جس کا یہاں بعد میں مماثل نئ ضلع کونسل سے سے حوالہ دیا گیا ہے)۔

(2) کسی موجودہ ضلع کونسل کے ہر رکن کا، چاہے وہ منتخب ہوا ہو یا نامزد ہوا ہو، مماثل نئ ضلع کونسل کے لیے منتخب یا، جیسی کہ صورت ہو، نامزد ہونا متصور ہوگا اور وہ عہدہ پر فائز رہے گا تاوقتیکہ اس فہرست بند کے تحت مماثل نئے ضلع کے لیے ضلع کونسل باقاعدہ تشکیل نہ پائے۔

(3) تاوقتیکہ مماثل نئ ضلع کونسل اس فہرست بند کے پیرا2 کے ذیلی پیرا (7) اور پیرا4 کے ذیلی پیرا (4) کے تحت قواعد نہ بنائے، مذکورہ توضیعات کے تحت موجودہ علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے قواعد جو تاریخ مقررہ سے عین قبل نافذ ہوں، مماثل نئ ضلع کونسل کے متعلق ان تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع، جو میزورم کے یونین علاقہ کا ناظم الامور ان میں کرے، نافذ رہیں گے۔

(4) میزورم کے یونین علاقے کا ناظم الامور ایک یا زیادہ احکام کے ذریعہ مندرجہ ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر کے بارے میں توضیع کر سکے گا، یعنی:-

(الف) موجودہ علاقائی کونسل کے اثاثے، حقوق اور ذمہ داریوں کی (جن میں اس کے کیے ہوئے معاہدہ کے تحت حقوق اور ذمہ داریاں شامل ہیں) مماثل نئ ضلع کونسل کو کلی یا جزوی منتقلی،

(ب) کسی ایسی قانونی کارروائی میں جس میں موجودہ علاقائی کونسل فریق ہو موجودہ علاقائی کونسل کے بجائے مماثل نئ ضلع کونسل کا بطور فریق قائم مقام بنانا،

(ج) موجودہ علاقائی کونسل کے ملازمین میں سے کسی کا مماثل نئ ضلع کونسل کو یا اس کے ذریعہ تبادلہ یا اس کی مکرر ماموری اور اس کے بعد ایسے ملازمین پر قابل اطلاق ملازمت کی شرائط وقیود،

(د) موجودہ علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے اور تاریخ مقررہ سے عین قبل نافذ قوانین کا ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع، جو ناظم الامور اس بارے میں بطور تنسیخ یا ترمیم کرے، جاری رہنا تاوقتیکہ ایسے قوانین کو مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز تبدیل یا منسوخ یا ان میں ترمیم نہ کرے،

(ہ) ایسے ضمنی، نتیجی اور تکمیلی امور جن کو ناظم الامور ضروری سمجھے۔

تعبیر

20 ج۔ اس بارے میں کی ہوئی کسی توضیع کے تابع اس فہرست بند کی توضیعات میزورم کے یونین علاقہ پر ان کے اطلاق کی صورت میں ایسے نافذ ہوں گی۔

(1) گویا کہ ریاست کے گورنر اور حکومت کے حوالے دفعہ 239 کے تحت تقرر کیے ہوئے یونین علاقہ کے ناظم الامور کے حوالے تھے، ریاست کے حوالے (اصطلاح ''ریاست کی حکومت'' کے سوائے) میزورم کے یونین علاقے کے حوالے تھے اور ریاستی مجلس قانون ساز کے حوالے میزورم کے یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی کے حوالے تھے،

(2) گویا کہ ــــ

(الف) پیرا 4 کے ذیلی پیرا (5) میں متعلقہ ریاست کی حکومت سے مشورہ کرنے کی توضیع کو ترک کر دیا گیا تھا؛

(ب) پیرا 6 کے ذیلی پیرا (2) میں بجائے الفاظ ''جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو'' الفاظ ''جس کے متعلق ریاست کے عاملانہ اختیار میزورم کے یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے'' قائم کیے گئے تھے؛

(ج) پیرا 13 میں الفاظ اور ہندسے ''دفعہ 202 کے تحت'' ترک کیے گئے تھے۔

فہرست بند کی ترمیم۔

21-(1) پارلیمنٹ، وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ اضافے، بدلنے یا تنسیخ کے طور پر اس فہرست بند کی توضیعات میں سے کسی توضیع کی ترمیم کر سکے گی اور جب فہرست بند کی اس طرح ترمیم ہو جائے تو اس آئین میں اس فہرست بند کے کسی حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ اس طرح ترمیم شدہ فہرست بند کا حوالہ ہے؛

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) میں مذکورہ کسی قانون کا اس آئین کی دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہوگا۔

ساتواں فہرست بند

(دفعہ 246)

فہرست 1 - یونین فہرست

1۔ بھارت اوراس کے ہرحصہ کا دفاع جس میں دفاع کی تیاری اوروہ سب افعال شامل ہیں جو جنگ کے زمانہ میں اس کوسرانجام دینے اوراس کے اختتام کے بعدفوجوں کے واقعی سبکدوش کرنے میں مدومعاون ہوں۔

2۔بحری، بری اور فضائیہ فوج، یونین کی کوئی دیگر مسلح افواج۔

2الف۔سول اختیار کی مدد میں یونین کی مسلح فوج یا کسی دیگر جمیعت یا ریاست میں اس کے کسی دستے یا یونٹ کی تعیناتی، ایسی تعیناتی پر ایسی جمیعت کے ارکان کے اختیارات، ان کا حد اختیار، مراعات اور وجوب۔

3۔ چھاونی کے رقبوں کی حد بندی، ایسے رقبوں میں مقامی خود انتظامی نظم ونسق، حکام چھاونی کی ایسے رقبوں میں تشکیل اوران کے اختیارات اور ایسے رقبوں میں رہائشی مکانات کی باضابطگی (جن میں کرایوں پر نگرانی شامل ہے)۔

4۔بحری، بری اور فضائیہ فوج کی کارگاہیں۔

5۔اسلحہ، آتشی اسلحہ، گولا بارود اور دھماکہ خیز اشیا۔

6۔ایٹمی توانائی اوراس کو پیدا کرنے کے لیے ضروری معدنی وسائل۔

7۔صنعتیں جن کو پارلیمنٹ دفاع کی غرض سے یا جنگ کو سرانجام دینے کے لیے بذریعہ قانون ضروری قرار دے۔

8۔مرکزی محکمہ خفیہ وسراغ رسانی۔

9۔ بھارت کی دفاع، امور خارجہ یا اس کی سلامتی سے متعلق وجوہ کی بنا پر انسدادی نظر بندی، اشخاص جو ایسی نظر بندی کے مستوجب ہوئے ہوں۔

10۔امور خارجہ، وہ جملہ امور جن سے یونین کا کسی ملک غیر سے تعلق قائم ہوتا ہے۔

11۔سفارتی، قنصلی اور تجارتی نمائندگی۔

12۔انجمن اقوام متحدہ۔

13۔بین الاقوامی کانفرنسوں، انجمنوں اور دیگر جماعتوں میں شرکت اوراس میں کیے ہوئے فیصلوں کی تعمیل۔

14۔ممالک غیر سے عہد نامے اور اقرار نامے کرنا اور ممالک غیر سے کیے ہوئے عہد ناموں، اقرار ناموں اور عہد وپیمان کو پورا کرنا۔

15۔ جنگ اور امن۔

16۔ غیر ملکی اختیار سماعت۔

17۔ شہریت، ملکی بنانا اور رعایا ملک غیر۔

18۔ تحویل مجرمین۔

19۔ بھارت میں داخلہ، ہجرت اور ملک بدری، پاسپورٹ اور ویزے۔

20۔ بھارت کے باہر سفر زیارت۔

21۔ قزاقی اور جرائم جن کا ارتکاب کھلے سمندروں یا فضا میں کیا جائے؛ جرائم خلاف قانون اقوام جن کا ارتکاب زمین پر، کھلے سمندروں یا فضا میں کیا جائے۔

22۔ ریلوے۔

23۔ شاہراہیں، جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت قومی شاہ راہیں ہونا قرار دیا جائے۔

24۔ ملک کی اندرونی آبی راہوں پر جہاز رانی اور ملاحی جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مشین سے چلنے والے سفینوں کے لیے قومی آبی راہیں ہونا قرار دے، ایسی آبی راہوں پر راستے کا قاعدہ۔

25۔ بحری جہاز رانی اور ملاحی جن میں جوار بھاٹا پر جہاز رانی اور ملاحی شامل ہیں، تجارتی بحری جہاز کے عملے کی تعلیم اور تربیت کا انتظام اور ایسی تعلیم اور تربیت کی ضابطہ بندی جس کا ریاستوں اور دیگر وسائل سے انتظام کیا گیا ہو۔

26۔ روشنی مینار جن میں ہادی جہاز، آکاش دیے اور جہاز رانی اور طیاروں کی حفاظت کے لیے دیگر انتظام شامل ہے۔

27۔ وہ بندرگاہیں جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون یا موجودہ قانون سے یا ان کے تحت بڑی بندرگاہیں ہونا قرار دی جائیں جن میں ان کی حد بندی اور ان کے اندر حکام بندرگاہ کی تشکیل اور ان کے اختیارات شامل ہیں۔

28 بندرگاہی قرنطینہ، جس میں اس سے متعلقہ شفاخانے شامل ہیں، ملاحوں اور بحری عملے کے ہسپتال۔

29۔ ہوائی راستے، طیارہ اور ہوابازی، ہوائی اڈوں کا انتظام، ہوائی آمدورفت اور ہوائی اڈوں کی ضابطہ بندی اور ان کی تنظیم اور علم ہوابازی کی تعلیم اور تربیت کا انتظام اور ایسی تعلیم اور تربیت کی ضابطہ بندی جس کا انتظام ریاستوں اور دوسری ایجنسیوں سے ہو۔

30۔ ریلوے، سمندری یا فضائی راستوں سے یا مشین کے ذریعہ چلنے والے سفینوں میں قومی آبی راہوں سے مسافروں اور مال کا لے جانا۔

31۔ ڈاک اور تار، ٹیلی فون، بے تار برقی، نشریات اور مماثل نوعیّتوں کے دیگر مواصلات۔

32۔ یونین کی جائیداد اور اس سے آمدنی لیکن کسی ریاست میں واقع جائیداد کی بابت اس حد تک ریاست کی قانون سازی کے تابع جہاں تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے۔

33۔xxxxxxxxxx

34۔ بھارتی ریاستوں کے حکمرانوں کی املاک کے لیے کورٹ آف وارڈز۔

35۔ یونین کا سرکاری دین۔

36۔ زر، سکہ سازی اور زر قانونی، زر مبادلہ خارجہ۔

37۔ غیر ملکی قرضے۔

38۔ بھارت کا ریزرو بینک۔

39۔ ڈاک خانے کا بچت بینک۔

40۔ لاٹریاں جن کا انتظام بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کرے۔

41۔ بیرونی ممالک سے تجارت اور بیوپار، کسٹم کی حدود کے آر پار درآمد اور برآمد، کسٹم کی حدود کا تعین۔

42۔ بین ریاستی تجارت اور بیوپار۔

43۔ تجارتی کارپوریشنوں کو سند یافتہ بنانا، ان کی ضابطہ بندی اور ان کا خاتمہ جس میں بینک کاری، بیمہ اور مالیاتی کارپوریشن شامل ہیں لیکن امداد باہمی کی انجمنیں شامل نہیں ہیں۔

44۔ ان کارپوریشنوں کو سند یافتہ بنانا، چاہے وہ تجارتی ہوں یا نہ ہوں، ان کی ضابطہ بندی اور ان کا خاتمہ جن کی اغراض ایک ریاست تک محدود نہ ہوں لیکن ان میں جامعات شامل نہیں ہیں۔

45۔ بینک کاری۔

46۔ ہنڈی، چیک، پرونوٹ اور اس قسم کے دیگر نوشتے۔

47۔ بیمہ۔

48۔ صرافے اور وعدہ بازار۔

49۔ پیٹنٹ، ایجادیں اور ڈیزائن، حق طبع وتصنیف، تجارتی نشانات اور نشانات مال تجارت۔

50۔ وزن اور پیمانہ کے معیار قائم کرنا۔

51۔ بھارت کے باہر برآمد یا ایک ریاست سے دوسری ریاست کو بھیجے جانے والے مال کی صفت کے معیار قائم کرنا۔

52۔ صنعتیں جن پر یونین کی نگرانی کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مفاد عامہ کے لیے قرین مصلحت قرار دے۔

53۔ تیل کے خطوں اور معدنی تیل کے ذرائع کی باضابطگی اوران کی ترقی، پیٹرولیم اور پیٹرولیم مصنوعات، دوسرے مائع اوراشیا جن کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ خطرناک طور پر آتش گیر قرار دے۔

54۔ کانوں کی ضابطہ بندی اور معدنی ترقی جس حد تک یونین کے زیرنگرانی ایسی ضابطہ بندی اور ترقی کو پارلیمنٹ بذریعہ قانون مفادعامہ کے لیے قرین مصلحت قرار دے۔

55۔ کانوں اور تیل کے خطوں میں مزدوری اور تحفظ کی ضابطہ بندی۔

56۔ بین ریاستی دریاؤں یا دریائی وادیوں کی ضابطہ بندی اور ترقی جس حد تک یونین کے زیرنگرانی ایسی ضابطہ بندی اور ترقی کو پارلیمنٹ بذریعہ قانون مفادعامہ کے لیے قرین مصلحت قرار دے۔

57۔ ملکی سمندروں کے پرے ماہی گیری اور ماہی گاہیں۔

58۔ یونین کی ایجنسیوں کا نمک بنانا، مہیا کرنا اور تقسیم کرنا، دیگر ایجنسیوں کے ذریعے نمک بنائے جانے، مہیا کیے جانے اور تقسیم کیے جانے کی ضابطہ بندی اوراس پر نگرانی۔

59۔ افیون کی کاشت، اس کا بنایا جانا اور برآمد کے لیے فروخت کرنا۔

60۔ سنیمائی فلموں کو دکھانے کے لیے منظور کرنا۔

61۔ یونین کے ملازمین کے متعلق صنعتی تنازعات۔

62۔ وہ ادارے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر قومی کتب خانہ، بھارتی عجائب گھر، شہنشاہی جنگی عجائب خانہ، وکٹوریہ یادگار اور بھارتی جنگی یادگار کہلاتے تھے اور اس قسم کا کوئی دوسرا ادارہ جس کو بھارت کی حکومت پوری یا جزوی مالی امداد دیتی ہو اور جس کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ قومی اہمیت کا ادارہ ہونا قرار دے۔

63۔ وہ ادارے، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر ہندو جامعہ بنارس، مسلم جامعہ علی گڑھ اور جامعہ دہلی کہلاتے تھے، دفعہ 371ہ کی متابعت میں قائم کی ہوئی جامعہ اور کوئی ادارہ جس کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ قومی اہمیت کا ادارہ ہونا قرار دے۔

64۔ سائنسی یا تکنیکی تعلیم کے ادارے جن کو بھارت کی حکومت پوری یا جزوی امداد دیتی ہو اور جن کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ قومی اہمیت کے ادارے ہونا قرار دے۔

65۔ یونین کی ایجنسیاں اور ادارے جو،___

(الف) پیشہ وارانہ، دھندے واری یا تکنیکی تربیت کے لیے ہوں جن میں پولیس کے عہدہ داروں کی تربیت شامل ہے، یا

(ب) خصوصی مطالعہ یا تحقیق کو فروغ دینے کے لیے ہوں، یا

(ج) جرم کی تفتیش یا سراغ رسانی کے لیے سائنسی یا تکنیکی امداد دینے کے لیے ہوں۔

66۔اعلیٰ تعلیم یا تحقیق کے اداروں اور سائنسی یا تکنیکی اداروں میں ہم ربطی اور معیاروں کا تعین۔

67۔قدیم اور تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ اور آثار قدیمہ کے مقامات اور باقیات جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت قومی اہمیت کے ادارے ہونا قرار دیے جائیں۔

68۔محکمہ پیمائش بھارت، بھارتی محکمہ جات جائزہ ارضیاتی، نباتیاتی حیوانیاتی ولسانیاتی، موسمیاتی ادارے۔

69۔مردم شماری۔

70۔یونین کی سرکاری ملازمتیں، کل بھارت ملازمتیں، یونین پبلک سروس کمیشن۔

71۔یونین کے پنشن یعنی وہ پنشن جو بھارت کی حکومت یا بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے واجب الادا ہوں۔

72۔پارلیمنٹ، ریاستوں کی مجالس قانون ساز اور صدر اور نائب صدر کے منصبوں کے لیے انتخابات، انتخابی کمیشن۔

73۔پارلیمنٹ کے ارکان، راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس۔

74۔پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان، ہر ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات اور پارلیمنٹ کی کمیٹیوں یا پارلیمنٹ کے تقرر کیے ہوئے کمیشنوں کے سامنے شہادت دینے یا دستاویزات پیش کرنے کے لیے اشخاص کو حاضری پر مجبور کرنا۔

75۔صدر اور گورنروں کے مشاہرے، الاؤنس، مراعات اور رخصت غیر حاضری کی بابت حقوق، یونین کے وزیروں کی یافت اور الاؤنس، کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی یافت، الاؤنس اور رخصت غیر حاضری کی بابت حقوق اور دیگر شرائط ملازمت۔

76۔یونین اور ریاستوں کے حسابات کی تنقیح۔

77۔سپریم کورٹ کی تشکیل، تنظیم، اختیارات سماعت اور اختیارات (جن میں اس عدالت کی توہین شامل ہے) اور فیسیں جو اس میں لی جائیں گی، وہ اشخاص جو سپریم کورٹ میں وکالت کرنے کے مستحق ہیں۔

78۔عدالت ہائے عالیہ کی تشکیل، تنظیم جس میں تعطیلات شامل ہیں سوائے ان توضیعات کے جو عدالت ہائے عالیہ کے عہدہ داروں اور ملازموں کے بارے میں ہوں، وہ اشخاص جو عدالت ہائے عالیہ میں وکالت کرنے کے مستحق ہیں۔

79۔کسی یونین علاقہ پر کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی توسیع اور اس کو کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت سے خارج کرنا۔

80۔کسی ریاست کی پولیس جمعیت کے ارکان کے اختیارات اوران کے اختیار کی اس ریاست کے باہر کے رقبہ پرتوسیع لیکن اس لیے نہیں کہ ایک ریاست کی پولیس اس ریاست کے باہر کے کسی رقبہ پر اختیارات اور دائرہ اختیار کو اس ریاست کی حکومت کی، جس میں ایسا رقبہ واقع ہے، رضامندی کے بغیر استعمال کرنے کے قابل ہو۔

81۔بین ریاستی ترک وطن، بین ریاستی قرنطینہ۔

82۔زرعی آمدنی کے سوائے آمدنی پرٹیکس۔

83۔محصول کشم جس میں برآمدی محصول شامل ہیں۔

84۔بھارت میں بنائے ہوئے یا پیدا کیے ہوئے مندرجہ ذیل مال پر محصول پیداوار، یعنی:-

(الف) خام پیٹرولیم؛

(ب) اعلیٰ رفتار ڈیژل؛

(ج) موٹر اسپرٹ (عام طور پر پیٹرول کے نام سے موسوم)؛

(د) قدرتی گیس؛

(ہ) ہوابازی ٹربائن ایندھن؛ اور

(و) تمباکو اور تمباکو مصنوعات۔

85۔کارپوریشن ٹیکس۔

86۔افراد اور کمپنیوں کی زرعی اراضی کو چھوڑ کر اثاثوں کی سرمایہ مالیت پرٹیکس، کمپنیوں کے سرمایہ پرٹیکس۔

87۔زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کی وراثت کے متعلق محصول املاک۔

88۔زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کی وراثت کے متعلق محصولات۔

89۔حدواری ٹیکس اس مال یا ان مسافروں پر جو ریلوے، سمندری یا ہوائی راستے کے ذریعہ لے جائے جائیں، ریل کے کرایہ اور بھاڑے پرٹیکس۔

90۔رسوم اسٹامپ کے سوائے صرافوں اور وعدہ بازاروں میں لین دین پرٹیکس۔

91۔ہنڈی، چیکوں، پرونوٹوں، مال کی بلٹیوں، اعتباری ہنڈیوں، بیمہ پالیسیوں، حصص کی منتقلی، ڈبنچر، عوض ناموں اور رسیدوں کے متعلق رسوم اسٹامپ کی شرحیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

92الف۔اخبارات کے سوائے دوسرے مال کی فروخت یا خرید پرٹیکس جب ایسی فروخت یا خرید بین ریاستی تجارت یا

بیو پار کے دوران ہو۔

92ب۔مال ترسیل کرنے پرٹیکس (چاہے ترسیل اُسے کرنے والے شخص کو یا کسی دیگر شخص کو کی گئی ہو) جہاں ایسی ترسیل بین ریاستی تجارت یا بیو پار کے دوران ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

93۔اس فہرست کے مندرجہ امور میں سے کسی امر کی نسبت قوانین کے خلاف جرائم۔

94۔اس فہرست کے مندرجہ امور میں سے کسی امر کی غرض کے لیے تحقیقات، پیمائش اور اعداد وشمار۔

95۔اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق سپریم کورٹ کے سوائے تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات، بحری عدالت کا اختیار سماعت۔

96۔اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق فیس لیکن ان میں وہ فیسیں شامل نہیں ہیں جو کسی عدالت میں لی جائیں۔

97۔کوئی دوسرا امر جو فہرست 2 یا فہرست 3 میں مندرج نہیں ہے، بشمول کسی ایسے ٹیکس کے جس کا ذکر ان ہر دو فہرستوں میں نہیں ہے۔

فہرست 2

ریاستی فہرست

1۔امن عامہ (جس میں سول اختیار کی امداد میں بحری، بری یا فضائی فوج یا یونین کی دیگر مسلح افواج یا یونین یا اس کے زیر نگرانی کسی دستے یا یونٹ کی دیگر افواج کا استعمال شامل نہیں ہے)۔

2۔فہرست 1 کی مد 2الف کی توضیعات کے تابع پولیس (جس میں ریلوے اور دیہی پولیس شامل ہے)۔

3-عدالت العالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین، عدالت ہائے کرایہ جات و مال میں طریق کار، فیسیں جو سپریم کورٹ کے سوا جملہ عدالتوں میں لی جائیں۔

4۔محابس، تادیب خانے، بورسٹل ادارے اور اس قسم کے دوسرے ادارے اور اشخاص جو ان میں نظر بند رکھے جائیں، محابس اور دیگر اداروں کے استعمال سے متعلق دوسری ریاستوں سے سمجھوتے۔

5۔مقامی حکومت یعنی بلدی کارپوریشن، آرائش ٹرسٹ، ضلع بورڈ، معدنی بستی کے حکام اور مقامی خود انتظامی نظم ونسق یا دیہی نظم ونسق کی غرض سے دیگر مقامی حکام کی تشکیل اور اختیارات۔

6۔صحت عامہ اور حفظان صحت، شفاخانے اور دواخانے۔

7۔زیارتیں جو بھارت کے باہر زیارتوں کے سوا ہوں۔

8۔نشہ اور شرابیں یعنی نشہ آور شراب کا بنانا، تیار کرنا، قبضہ میں رکھنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا اور خرید فروخت کرنا۔

9۔اپاہج اور نا قابل ملازمت افراد کی امداد۔

10۔تدفین اور قبرستان، لاشیں جلانا اور شمشان۔

11۔xxxxxxx

12۔کتب خانے، عجائب گھر اور اس قسم کے دیگر ادارے جو ریاست کی نگرانی میں ہوں یا جن کو ریاست سے مالی امداد ملتی ہو، قدیم اور تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ سوائے ان کے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت قومی اہمیت کے قرار دیے جائیں۔

13۔مواصلات یعنی سڑکیں، پل، کشتی گھاٹ اور دیگر ایسے رسل ورسائل کے ذرائع جن کی صراحت فہرست 1 میں نہیں ہے، بلدی ٹرام وے، رسہ راستے، اندرونی آبی راہیں اور ایسی آبی راہوں کے متعلق فہرست 1 اور فہرست 3 میں توضیعات کے تابع ان پر آمدورفت، مشین کے ذریعہ چلائی جانے والی گاڑیوں کے سوا دسری گاڑیاں۔

14۔زراعت جس میں زرعی تعلیم اور تحقیق، کیڑوں سے تحفظ اور پودوں کی بیماریوں کا انسداد شامل ہیں۔

15۔مویشیوں کی نسل کا تحفظ، حفاظت اور افزائش اور جانوروں کی بیماریوں کا انسداد، علاج حیوانات کی تربیت اور بیطاری۔

16۔کانجی ہاؤس اور مویشیوں کی بیجا مداخلت کو روکنا۔

17۔پانی یعنی آب رسانی، آب پاشی اور نہریں، بدرو اور بند، ذخیرہ آب اور پن بجلی، فہرست 1 کے اندرراج 56 کی توضیعات کے تابع۔

18۔اراضی یعنی اراضی میں یا اس پر حقوق، لگان داری جس میں زمیندار اور لگان دار کے تعلقات شامل ہیں اور لگان کی وصولی، زرعی اراضی کی منتقلی اور انتقال حقیت، زمین سدھار اور زرعی قرضے، آبادکاری۔

19۔-------

20۔-------

21۔ماہی گاہیں۔

22۔کورٹ آف واڈ ز،فہرست 1 کے اندراج 34 کی توضیعات کے تابع زیر کفالت اور قرق املاک۔

23۔کانوں کی ضابطہ بندی اور معدنی ترقی جو یونین کے زیرنگرانی ضابطہ بندی اور ترقی سے متعلق فہرست 1 کی توضیعات کے تابع ہو۔

24۔صنعتیں جو فہرست 1 کے اندراج 7 اور 52 کی توضیعات کے تابع ہوں۔

25۔گیس اور گیس کارگاہیں۔

26۔فہرست 3 کے اندراج 33 کی توضیعات کے تابع اندرون ریاست تجارت اور بیوپار۔

27۔فہرست 3 کے اندراج 33 کی توضیعات کے تابع مال کی پیداوار، رسید اور تقسیم۔

28۔بازار اور میلے۔

29۔ xxxxxxxxx

30۔قرض دہندگی اور قرض دہندگان، زرعی قرض داری کی امداد۔

31۔سرائے اور مالکان سرائے۔

32۔کارپوریشنوں کا سند یافتہ بنانا، ان کی ضابطہ بندی اور ان کا خاتمہ، سوائے ان کے جن کی فہرست 1 میں صراحت ہے اور جامعات، ایسی تجارتی، ادبی، سائنسی، مذہبی اور دیگر انجمنیں اور متحدہ جماعتیں جن کو سند یافتہ نہ بنایا گیا ہو، انجمن ہائے امداد باہمی۔

33۔تھیٹر اور ڈرامے کھیلنا، فہرست 1 کے اندراج 60 کی توضیعات کے تابع سیمنا، تماشے اور تفریحات۔

34۔بازی لگانا اور قمار بازی۔

35۔کارگاہیں، اراضیات اور عمارتیں جو ریاست میں مرکوز ہوں یا اس کے قبضہ میں ہوں۔

36۔xxxxxxxxx

37۔پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع ریاست کی مجلس قانون ساز کے انتخابات۔

38۔ریاست کی مجلس قانون ساز کے ارکان، قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور اگر قانون ساز کونسل ہو تو اس کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کی یافت اور الاؤنس۔

39۔قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں اور اگر قانون ساز کونسل ہو تو اس کونسل اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات، ریاست کی مجلس قانون ساز کی کمیٹیوں کے سامنے شہادت دینے اور دستاویزات پیش کرنے کے لیے اشخاص کو حاضری پر مجبور کرنا۔

40۔ریاست کے وزیروں کی یافت اور الاؤنس۔

41۔ریاستی سرکاری ملازمتیں، ریاستی پبلک سروس کمیشن۔

42۔ریاستی پنشن یعنی وہ پنشن جو ریاست سے یا ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے واجب الادا ہوں۔

43۔ریاست کے سرکاری دین۔

44۔دفینے۔

45۔مال گزاری اراضی جس میں مال گزاری کی تشخیص اور وصولی، کاغذات اراضی کا مرتب رکھنا، مال گزاری کی اغراض کے لیے پیمائش اور داخلہ حقوق اراضی اور انتقال حقیت مال گزاری شامل ہیں۔

46۔زرعی آمدنی ٹیکس۔

47۔زرعی اراضی کی وراثت کے متعلق محصولات۔

48۔زرعی اراضی کے متعلق محصول املاک۔

49-اراضیات اور عمارتوں پر ٹیکس۔

50۔معدنیاتی ترقی سے متعلق پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ عائد کی ہوئی پابندیوں کے تابع معدنی حقوق پر ٹیکس۔

51۔حسب ذیل ایسے مال پر محصولات پیداوار جو ریاست میں بنایا یا تیار کیا جائے اور بھارت میں دوسری جگہ بنائے یا تیار کیے ہوئے اسی قسم کے مال پر اتنی ہی یا اس سے کم شرح پر تلافی محصول،___

(الف) انسانی استعمال کے لیے الکحلی شرابیں؛

(ب) افیون، بھنگ اور دیگر مخدر مفردات اور مخدرات،

لیکن ان میں ایسی ادویات اور سنگار کی مصنوعات شامل نہیں ہیں جن میں الکحل یا کوئی ایسی شئے موجود ہو جو اس اندراج کے ذیلی پیرا (ب) میں شامل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

53۔بجلی کے صرفہ یا بکری پر ٹیکس۔

54۔خام پیٹرولیم، اعلی رفتار ڈیزل، موٹر اسپرٹ (عام طور پر پیٹرول کے نام سے موسوم)، قدرتی گیس، ہوا بازی ٹربائن ایندھن اور انسانی استعمال کے لیے الکحلی شراب کی بکری پر ٹیکس مگر اس میں ایسے مال کی بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران بکری یا بین الاقوامی تجارت یا بیوپار کے دوران بکری شامل نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

56۔ایسے مال اور مسافروں پر ٹیکس جو سڑک یا اندرونی آبی راہوں سے لے جائے جائیں۔
57۔ایسی گاڑیوں پر ٹیکس جو سڑکوں پر استعمال کے قابل ہوں، خواہ وہ مشین سے چلتی ہوں یا نہ چلتی ہوں، جن میں ٹرام گاڑیاں شامل ہیں جو فہرست 3 کے اندراج 35 کی توضیعات کے تابع ہوں۔
58۔ جانوروں اور کشتیوں پر ٹیکس۔
59۔راہ داری۔
60۔پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور روزگار پر ٹیکس۔
61۔فی کس محصول۔
62۔تماشوں اور تفریحات پر اس حد تک ٹیکس جو کسی پنچایت یا کسی میونسپلٹی یا کسی علاقائی کونسل یا کسی ضلع کونسل کے ذریعہ عائد اور جمع کیا جائے۔
63۔رسوم اسٹامپ کی شرحیں ان دستاویزات کے متعلق جو ان کے سوا ہوں جن کی صراحت بہ لحاظ شرح رسوم اسٹامپ فہرست 1 کی توضیعات میں کی گئی ہے۔
64۔اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق قوانین کے خلاف جرائم۔
65۔اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کی بابت سپریم کورٹ کے سوا سب عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات۔
66۔اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق فیسیں لیکن اس میں وہ فیسیں شامل نہیں ہیں جو کسی عدالت میں لی جائیں۔

فہرست 3

متوازی فہرست

1۔قانون فوجداری جس میں وہ سب امور شامل ہیں جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر مجموعہ تعزیرات بھارت میں شامل تھے لیکن جرائم شامل نہیں ہیں جو فہرست 1 یا فہرست 2 میں صراحت-امور میں سے کسی امر کے متعلق قوانین کے خلاف ہوں اور جن میں سول اختیار کی مدد میں بحری، بری یا فضائی فوج یا یونین کی دیگر مسلح افواج کا استعمال کرنا شامل نہیں ہے۔
2۔ضابطہ فوجداری جس میں وہ سب امور شامل ہیں جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر مجموعہ ضابطہ فوجداری میں شامل تھے۔

3۔انسدادی نظر بندی ان وجوہ کی بنا پر جن کا تعلق کسی ریاست کی سلامتی، امن عامہ کے قائم رکھنے یا قوم کے لیے لازم رسدات اور خدمات کو قائم رکھنے سے ہو، اشخاص جو اس غرض سے نظر بند ہوں۔

4۔قیدیوں، ملزموں اور اس فہرست کے اندراج 3 میں صراحت کیے ہوئے وجوہ سے انسدادی نظر بندی میں رکھے گئے اشخاص کی ایک ریاست سے دوسری ریاست میں منتقلی۔

5۔بیاہ اور طلاق، اطفال اور نابالغان، تبنیت، وصیتیں، وفات بلا وصیت اور وراثت، خاندان مشترکہ اور بٹوارہ، وہ سب امور جن کے متعلق عدالتی کارروائی کے فریق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل اپنے شخصی قانون کے تابع تھے۔

6۔زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کی منتقلی، قبالے اور دستاویزات کی رجسٹری۔

7۔معاہدے جن میں شراکت، ایجنسی، باربرداری کے معاہدے اور دیگر خاص اقسام کے معاہدے شامل ہیں لیکن زرعی اراضی کے متعلق معاہدے شامل نہیں ہیں۔

8۔افعال بیجا قابل ارجاع نالش۔

9۔ناداری اور دیوالہ۔

10۔امانت اور امناء۔

11۔ناظم الامور اعلیٰ و سرکاری امناء 11 الف۔عدل گستری یا سپریم کورٹ اور عدالت ہائے العالیہ کے سوا دیگر جملہ عدالتوں کی تشکیل اور تنظیم۔

12۔شہادت اور حلف، قوانین، سرکاری افعال و ریکارڈ اور عدالتی کارروائی کو تسلیم کرنا۔

13۔ضابطہ دیوانی جس میں وہ سب امور شامل ہیں جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر مجموعہ ضابطہ دیوانی میں شامل تھے، میعاد سماعت اور ثالثی۔

14۔توہین عدالت جس میں سپریم کورٹ کی توہین شامل نہیں ہے۔

15-آوارہ گردی، خانہ بدوش اور سیلانی قبیلے۔

16-جنون اور دماغی فتور جس میں مجنونوں یا فاتر العقلوں کے رکھنے یا علاج کی جگہیں شامل ہیں۔

17-انسداد بے رحمی بر جانوران۔

17 الف۔جنگلات۔

17 ب۔جنگلی جانوروں اور پرندوں کا تحفظ۔

18۔اشیا خوردنی اور دوسری چیزوں میں ملاوٹ۔

19-افیون کے متعلق فہرست 1 کے اندراج 59 کی توضیعات کے تابع مفرد ادویہ اور زہر۔

20۔معاشی اور سماجی منصوبہ بندی۔

20الف۔آبادی کو بڑھنے سے روکنا اور خاندانی منصوبہ بندی۔

21۔بیوپاری اور صنعتی اجارے، مشترکہ انجمنیں اور ٹرسٹ۔

22۔مزدور سبھائیں، صنعتی اور مزدوروں کے تنازعات۔

23-سماجی تحفظ اور سماجی بیمہ، روزگار اور بے روزگاری۔

24۔مزدوروں کی بہبودی جس میں کام کی شرائط، مستقبلی فنڈ، آجروں کی ذمہ داری، کام گران کا معاوضہ، وظائف معذوری اور پیرانہ سالی اور زچگی کی سہولتیں شامل ہیں،

25۔فہرست 1 کی مدات 63، 64، 65 اور 66 کی توضیعات کے تابع تعلیم جس میں تکنیکی وطبی تعلیم اور جامعات شامل ہیں۔مزدوروں کی ان کے دھندوں کی نسبت اور فنی تربیت۔

26۔قانونی، طبی اور دیگر پیشے۔

27۔بھارت اور پاکستان کی ڈومینیوں کے قائم ہونے کی وجہ سے اپنی اصلی جائے سکونت سے بے گھر اشخاص کی امداد اور بازآبادکاری۔

28۔خیرات اور خیراتی ادارے، خیراتی اور مذہبی اوقاف اور مذہبی ادارے۔

29۔ایک ریاست سے دوسری ریاست تک آدمیوں، جانوروں یا پودوں کو متاثر کرنے والی وبائی یا متعدی بیماریوں یا کیڑوں کے پھیلنے کو روکنا۔

30۔پیدائش واموات کے اعداد وشمار جن میں پیدائش اور موت کا درج رجسٹر کرنا شامل ہے۔

31۔بندرگاہیں سوائے ان کے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون یا موجودہ قانون سے یا ان کے تحت بڑی بندرگاہیں قرار دی جائیں۔

32۔قومی آبی راہوں کے متعلق فہرست 1 کی توضیعات کے تابع مشین سے چلنے والے سفینوں کے تعلق سے اندرونی آبی راہوں سے جہاز رانی اور ملاحی اور ایسی آبی راہوں پر راستوں کا قاعدہ اور اندرونی آبی راہوں پر مسافروں اور مال کا لانا لے جانا۔

33۔حسب ذیل اشیا کی تجارت اور بیوپار، ان کی پیداوار اور رسد اور تقسیم،___

(الف) کسی صنعت کی پیداوار جب پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی صنعت پر یونین کی نگرانی کو مفاد عامہ کے لیے قرین

مصلحت قرار دے اور ایسی پیداوار کی قسم کا درآمد شدہ مال؛

(ب) اشیا خوردنی جس میں کھانے کے قابل تلہن اور تیل شامل ہیں؛

(ج) مویشیوں کا چارہ جس میں کھلی اور دیگر مرتکزے شامل ہیں؛

(د) کپاس چاہے اوٹی یا بناوٹی ہوئی ہو اور بنولے؛ اور

(ہ) خام پٹ سن۔

33 الف۔ معیار مقرر کرنے کے سوا ناپ تول کے پیمانے۔

34۔ قیمت پر نگرانی۔

35۔ مشین سے چلنے والی گاڑیاں جن میں ایسی گاڑیوں پر ٹیکس لگانے کے اصول شامل ہیں۔

36۔ کارخانے۔

37۔ بائلر۔

38۔ بجلی۔

39۔ اخبارات، کتابیں اور مطابع۔

40۔ آثار قدیمہ کی کھدائی کے مقامات اور باقیات سوائے ان کے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت قومی اہمیت کے قرار دیے جائیں۔

41۔ اس جائیداد کی تحویل، انتظام اور منتقلی (بشمول زرعی اراضی) جو بذریعہ قانون جائیداد تخلیہ کنندہ قرار دی جائے۔

42۔ جائیداد کا حاصل کرنا اور طلب کرنا۔

43۔ کسی ریاست میں ایسے ٹیکس اور دیگر سرکاری مطالبات کے بارے میں مطالبوں کی وصولی جو اس ریاست کے باہر پیدا ہوئے ہوں، اس میں بقایا مال گزاری اراضی اور ایسی رقوم شامل ہیں جو مثل ایسے بقایا کے وصول کی جا سکتی ہیں۔

44۔ رسوم اسٹامپ سوائے ان رسوم یا فیسوں کے جو عدالتی اسٹامپ کے ذریعہ وصول کی جائیں لیکن اس میں رسوم اسٹامپ کی شرح شامل نہیں ہے۔

45۔ فہرست 2 یا فہرست 3 میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کی اغراض کے لیے تحقیقات اور اعداد و شمار۔

46۔ اس فہرست میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق سپریم کورٹ کے سوا تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات۔

47۔ اس فہرست کے امور میں سے کسی امر کے متعلق فیسیں لیکن اس میں وہ فیسیں شامل نہیں ہیں جو کسی عدالت میں لی جائیں۔

آٹھواں فہرست بند

[دفعات344(1) اور351]

زبانیں

1- آسامی
2- بنگالی
3- بوڈو
4- ڈوگری
5- گجراتی
6- ہندی
7- کنٹر
8- کشمیری
9- کونکنی
10- میتھلی
11- ملیالم
12- منی پوری
13- مراٹھی
14- نیپالی
15- اڈیا
16- پنجابی
17- سنسکرت
18- سنتھالی
19- سندھی
20- تامل
21- تیلگو
22- اردو

نواں فہرست بند

(دفعہ 31ب)

بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز

1۔اصلاحات اراضی بہارا یکٹ،1950 (بہارا یکٹ 30 بابت 1950)۔

2۔لگان داری وزرعی اراضیات بمبئی ایکٹ،1948 (بمبئی ایکٹ 67 بابت 1948)۔

3۔ برخاستگی مالکی طریقہ لگان داری بمبئی ایکٹ،1949 (بمبئی ایکٹ 61 بابت 1949)۔

4۔ برخاستگی تعلق داری طریقہ لگان داری بمبئی ایکٹ،1949 (بمبئی ایکٹ 62 بابت 1949)۔

5۔ برخاستگی لگان داری پنچ محل مہواسی ایکٹ،1949 (بمبئی ایکٹ 63 بابت 1949)۔

6۔ برخاستگی کھوتی بمبئی ایکٹ،1950 (بمبئی ایکٹ 6 بابت 1950)۔

7۔ برخاستگی پرگنہ اور کلکرنی وطن بمبئی ایکٹ،1950 (بمبئی ایکٹ 60 بابت 1950)۔

8۔ برخاستگی حقوق مالکانہ (املاک، محال، انتقالی اراضیات) مدھیہ پردیش ایکٹ، 1950 (مدھیہ پردیش ایکٹ 1 بابت 1951)۔

9۔املاک (برخاستگی وتبدیلی بہ رعیت واری) مدراس ایکٹ،1948 (مدراس ایکٹ 26 بابت 1948)۔

10۔املاک (برخاستگی وتبدیلی بہ رعیت واری) ترمیم مدراس ایکٹ 1950 (مدراس ایکٹ 1 بابت 1950)۔

11۔ برخاستگی زمینداری واصلاحات اراضی اتر پردیش ایکٹ 1950 (اتر پردیش ایکٹ 1 بابت 1951)۔

12۔دستور العمل (برخاستگی جاگیرات) حیدر آباد،1358 الیف۔(نمبر 69 بابت 1359 فصلی)۔(نمبر 35 بابت 1358 فصلی)۔

13۔دستور العمل (معاوضہ) جاگیرات حیدر آباد،1359 الیف۔

14۔ بازآبادکاری بے گھر اشخاص (حصول اراضی) بہارا یکٹ،1950 (بہارا یکٹ 38 بابت 1950)۔

15۔حصول اراضی (بازآبادکاری پناہ گزینان) صوبہ جات متحدہ ایکٹ، 1948 (صوبہ جات متحدہ ایکٹ 36 بابت 1948)۔

16۔ بے گھر اشخاص از سرنو بسانا (حصول اراضی) ایکٹ،1948 (ایکٹ 60 بابت 1948)۔

17۔ بیمہ ایکٹ، 1938 (ایکٹ 4 بابت 1938) کی دفعات 52 الف تا 52 ز جو بیمہ (ترمیم) ایکٹ، 1950

(ایکٹ 47 بابت 1950) کی دفعہ 42 سے شامل کی گئیں۔

18۔ریلوے کمپنی (توضیعات متعلق ہنگامی حالت) ایکٹ، 1951 (ایکٹ 51 بابت 1951)۔

19۔صنعت (ترقی و انضباط) ایکٹ، 1951 (ایکٹ 65 بابت 1951) کا باب 3 الف جیسا کہ صنعت (ترقی و انضباط) ترمیم ایکٹ، 1953 (ایکٹ 26 بابت 1953) کی دفعہ 13 سے شامل کیا گیا۔

20۔ترقی اراضی و منصوبہ بندی مغربی بنگال ایکٹ، 1948 (مغربی بنگال ایکٹ 21 بابت 1948) جس کی مغربی بنگال ایکٹ 29 بابت 1951 سے ترمیم کی گئی۔

21۔تعین حد انتہائی زرعی مقبوضات آندھرا پردیش ایکٹ، 1961 آندھرا پردیش ایکٹ 10 بابت 1961)۔

22۔لگان داری و زرعی اراضیات (جواز) آندھرا پردیش) رقبہ تلنگانہ ایکٹ، 1961 (آندھرا پردیش ایکٹ 21 بابت 1961)۔

23۔تنسیخ بے ضابطہ پٹہ جات، اجارہ و قولی اراضی و برخاستگی رعایتی تشخیص آندھرا پردیش (رقبہ تلنگانہ) ایکٹ، 1961 (آندھرا پردیش ایکٹ 36 بابت 1961)۔

24۔حصول اراضیات مملوکہ مذہبی یا خیراتی ادارہ جات نوعیت عام آسام ایکٹ، 1959 (آسام ایکٹ 9 بابت 1961)۔

25۔اصلاحات اراضی (ترمیم) بہار ایکٹ، 1953 (بہار ایکٹ 20 بابت 1954)۔

26۔اصلاحات اراضی تعین حد انتہائی رقبہ و حصول زائد اراضی بہار ایکٹ، 1961 (بہار ایکٹ 12 بابت 1962) (اس ایکٹ کی دفعہ 28 کو چھوڑ کر)۔

27۔برخاستگی تعلق داری طریقہ لگان داری (ترمیم) بمبئی ایکٹ، 1954 (بمبئی ایکٹ 1 بابت 1955)۔

28۔برخانگی تعلق داری طریقہ لگان داری (ترمیم) بمبئی ایکٹ، 1957 (بمبئی ایکٹ 18 بابت 1958)۔

29۔برخاستگی انعامات (کچھ رقبہ) بمبئی ایکٹ، 1958 (بمبئی ایکٹ 98 بابت 1958)۔

30۔لگان داری و زرعی اراضیات (گجرات ترمیم) بمبئی ایکٹ، 1960 (گجرات ایکٹ 16 بابت 1960)۔

31۔تعین حد انتہائی زرعی اراضیات گجرات ایکٹ، 1960 (گجرات ایکٹ 26 بابت 1961)۔

32۔سگبار او مہواسی املاک (برخاستگی حق مالکانہ وغیرہ) دستور العمل، 1962 (دستور العمل گجرات 1 بابت 1962)۔

33۔برخاستگی بقایا انتقالات حقیت گجرات ایکٹ، 1963 (گجرات ایکٹ 33 بابت 1963) سوائے اس کے کہ

جس حد تک یہ ایکٹ اس کی دفعہ 2 کے فقرہ (3) کے ذیلی فقرہ (د) میں محولہ انتقال حقیت سے متعلق ہے۔
34۔زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) مہاراشٹرا یکٹ، 1961 (مہاراشٹرا یکٹ 27 بابت 1961)۔
35۔لگان داری وزرعی اراضیات (مکرروضع قانون، جواز و مزید ترمیم) حیدرآباد ایکٹ، 1961 (مہاراشٹرا یکٹ 45 بابت-1961)۔
36۔لگان داری وزرعی اراضیات حیدرآباد ایکٹ، 1950 (حیدرآباد ایکٹ 21 بابت 1950)۔
37۔جنمی کرم ادائیگی (برخاستگی) ایکٹ، 1960 (کیرالا ایکٹ 3 بابت 1961)۔
38۔ٹیکس اراضی کیرالا ایکٹ، 1961 (کیرالا ایکٹ 13 بابت 1961)۔
39۔اصلاحات اراضی کیرالا ایکٹ، 1963 (کیرالا ایکٹ 1 بابت 1964)۔
40۔مجموعہ مال گزاری اراضی مدھیہ پردیش، 1959 (مدھیہ پردیش ایکٹ 20 بابت 1959)۔
41۔تعین انتہائی حد زرعی مقبوضات مدھیہ پردیش ایکٹ، 1960 مدھیہ پردیش ایکٹ 20 بابت 1960)۔
42۔تحفظ کاشت کار لگان داران مدراس ایکٹ، 1955 (مدراس ایکٹ 25 بابت 1955)۔
43۔کاشت کار لگان داران (ادائی مناسب لگان) مدراس ایکٹ، 1956 (مدراس ایکٹ 24 بابت 1956)۔
44۔کدی ریپودخیل کاران (تحفظ بے دخلی) مدراس ایکٹ، 1961 (مدراس ایکٹ 38 بابت 1961)۔
45۔ امانت عامہ (ضابطہ بندی انتظام زرعی اراضیات) مدراس ایکٹ، 1961 (مدراس ایکٹ 57 بابت 1961)۔
46۔اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) مدراس ایکٹ، 1961 (مدراس ایکٹ 58 بابت 1961)۔
47۔لگان داری میسورا یکٹ، 1952 (میسورا یکٹ 13 بابت 1952)۔
48۔لگان داران کرگ ایکٹ، 1957 (میسورا یکٹ 14 بابت 1957)۔
49۔برخاستگی عہدہ دیہی میسورا یکٹ، 1961 (میسورا یکٹ 14 بابت 1961)۔
50۔لگان داری وزرعی اراضیات (جواز) حیدرآباد ایکٹ، 1961 (میسورا یکٹ 36 بابت 1961)۔
51۔اصلاحات اراضی میسورا یکٹ، 1961 (میسورا یکیٹ 10 بابت 1962)۔
52۔اصلاحات اراضی اڑیسہ ایکٹ، 1960 (اڑیسہ ایکٹ 16 بابت 1960)۔
53۔ضم شدہ علاقہ جات (برخاستگی عہدہ دیہی) اڑیسہ ایکٹ، 1963 (اڑیسہ ایکٹ 10 بابت 1963)۔
54۔تحفظ حق لگانداری اراضی پنجاب ایکٹ، 1953 (پنجاب ایکٹ 10 بابت 1953)۔

55۔لگان داری راجستھان ایکٹ،1955 (راجستھان ایکٹ3 بابت1955)

56۔ برخاستگی زمینداری وبسوے داری راجستھان ایکٹ،1959 (راجستھان ایکٹ8 بابت1959)۔

57۔ برخاستگی زمینداری و اصلاحات اراضی کماؤں اور اترا کھنڈ ایکٹ ، 1960 (اتر پردیش ایکٹ 17 بابت 1960)۔

58۔تعین انتہائی حدمقبوضات اراضی اتر پردیش ایکٹ،1960 (اتر پردیش ایکٹ1 بابت 1961)۔

59۔حصول املاک مغربی بنگال ایکٹ،1953 (مغربی بنگال ایکٹ1 بابت1954)۔

60۔اصلاحات آراضی مغربی بنگال ایکٹ،1955 (مغربی بنگال ایکٹ(10 بابت1969)۔

61۔اصلاحات اراضی دہلی ایکٹ،1954 (دہلی ایکٹ8 بابت1954)

62۔مقبوضات (اراضی انتہائی حد) دہلی ایکٹ،1960 (مرکزی ایکٹ24 بابت1960)۔

63۔مال گزاری اراضی واصلاحات اراضی منی پورا یکٹ،1960 (مرکزی ایکٹ33 بابت1960)۔

64۔مال گزاری اراضی واصلاحات اراضی تری پورہ ایکٹ،1960 مرکزی ایکٹ43 بابت(1960)۔

65۔اصلاحات اراضی (ترمیم) کیرالا ایکٹ،1969 (کیرالا ایکٹ35 بابت1969)۔

66۔اصلاحات اراضی (ترمیم) کیرالا ایکٹ 1971 (کیرالا ایکٹ25 بابت 1971)۔

67۔اصلاحات اراضی (انتہائی حد زرعی مقبوضات) آندھراپردیش ایکٹ،1973 (آندھراپردیش ایکٹ1 بابت 1973)۔

68۔اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد وحصول زائد اراضی) (ترمیم) بہار ایکٹ،1972 (بہار ایکٹ 1 بابت 1973)۔

69۔اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد وحصول زائد اراضی) (ترمیم) بہار ایکٹ،1973 (بہار ایکٹ9 بابت 1973)۔

70۔اصلاحات اراضی (ترمیم) بہار ایکٹ،1972 (بہار ایکٹ5 بابت1972)۔

71۔انتہائی حدزرعی اراضیات (ترمیم) گجرات ایکٹ،1972 (گجرات ایکٹ2 بابت1974)۔

72۔انتہائی حدمقبوضات اراضی ہریانہ ایکٹ،1972 (ہریانہ ایکٹ26 بابت1972)۔

73۔انتہائی حدمقبوضات اراضی ہماچل پردیش ایکٹ،1972 (ہماچل پردیش ایکٹ19 بابت1973)۔

74۔اصلاحات اراضی (ترمیم) کیرالا ایکٹ،1972 (کیرالا ایکٹ17 بابت1972)۔

75۔انتہائی حد زرعی مقبوضات (ترمیم) مدھیہ پردیش ایکٹ، 1972 (مدھیہ پردیش ایکٹ 12 بابت 1974)۔

76۔ انتہائی زرعی مقبوضات (ترمیم دوئم) مدھیہ پردیش ایکٹ، 1972 (مدھیہ پردیش ایکٹ 13 بابت 1974)۔

77۔اصلاحات اراضی (ترمیم) میسور ایکٹ، 1973 (کرناٹک ایکٹ 1 بابت 1974)۔

78۔اصلاحات اراضی پنجاب ایکٹ 1972 (پنجاب ایکٹ 10 بابت 1973)۔

79۔تعین انتہائی حد زرعی مقبوضات راجستھان ایکٹ، 1973 (راجستھان ایکٹ 11 بابت 1973)۔

80۔گڈلور جسم املاک (برخاستگی وتبدیلی بہ رعیت داری ایکٹ، 1969 (تامل ناڈو ایکٹ 24 بابت 1969)۔

81۔اصلاحات اراضی (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1972 (مغربی بنگال ایکٹ 12 بابت 1972)۔

82۔حصول املاک (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1964 (مغربی بنگال ایکٹ 22 بابت 1964)۔

83۔حصول املاک (ترمیم دویم) مغربی بنگال ایکٹ، 1973 (مغربی بنگال ایکٹ 33 بابت 1973)۔

84۔لگانداری وزرعی اراضیات (ترمیم گجرات) بمبئی ایکٹ، 1972 (گجرات ایکٹ 5 بابت 1973)۔

85۔اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1974 (اڑیسہ ایکٹ 9 بابت 1974)۔

86۔ مال گزاری اراضی و اصلاحات اراضی (ترمیم دوئم) تری پورہ ایکٹ، 1974 (تری پورہ ایکٹ 7 بابت 1974)۔

87۔xxxxxxxxxxx

88۔صنعت (ترقی وانضباط) ایکٹ، 1951 (مرکزی ایکٹ 65 بابت 1951)۔

89۔طلب وحصول جائیداد غیر منقولہ ایکٹ، 1952 (مرکزی ایکٹ 30 بابت 1952)۔

90۔معدن ومعدنیات (ترقی وانضباط) ایکٹ، 1957 (مرکزی ایکٹ 67 بابت 1957)۔

91۔اجارہ اور تحدیدی تجارتی طریقہ ایکٹ، 1969 (مرکزی ایکٹ 54 بابت (1969)۔

92۔xxxxxxxxxx

93۔کوک کوئلہ کان (توضیعات متعلق ہنگامی حالت) ایکٹ، 1979 (مرکزی ایکٹ 64 بابت 1971)۔

94۔کوک کوئلہ کان (قومیانہ) ایکٹ، 1972 (مرکزی ایکٹ 36 بابت 1972)۔

95۔عام کاروبار بیمہ (قومیانہ) ایکٹ، 1972 (مرکزی ایکٹ 57 بابت 1972)۔

96۔ بھارتی تانبہ کارپوریشن (حصول بارکار) ایکٹ، 1972 (مرکزی ایکٹ 58 بابت 1972)۔

97۔ ناقابل کارکاروباری ادارہ جات پارچہ (حصولی انتظام) ایکٹ، 1972 (مرکزی ایکٹ 72 بابت 1972)۔

98۔ کوئلہ کان (حصولی انتظام) ایکٹ، 1973 (مرکزی ایکٹ 15 بابت 1973)۔

99۔ کوئلہ کان (قومیانہ) ایکٹ، 1973 (مرکزی ایکٹ 26 بابت 1973)۔

100۔ انضباط زرمبادلہ خارجہ ایکٹ، 1973 (مرکزی ایکٹ 46 بابت 1973)۔

101۔ الکاک اینڈ ون کمپنی لمٹیڈ (حصول بارکار) ایکٹ، 1973 (مرکزی ایکٹ 56 بابت 1973)۔

102۔ کوئلہ کان (تحفظ وترقی) ایکٹ 1974 (مرکزی ایکٹ 28 بابت 1974)

103۔ زائد مشاہرات (لازمی جمع) ایکٹ، 1974 (مرکزی ایکٹ 37 بابت 1974)۔

104۔ تحفظ زرمبادلہ خارجہ وانسداد سرگرمی خفیہ درآمد برآمد ایکٹ، 1974 (مرکزی ایکٹ 52 بابت 1974)۔

105۔ ناقابل کارکاروباری ادارہ جات پارچہ (قومیانہ) ایکٹ، 1974 (مرکزی ایکٹ 57 بابت 1974)۔

106۔ زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹرا یکٹ، 1964 (مہاراشٹرا یکٹ 16 بابت 1965)۔

107۔ زرعی اراضیات (تعین حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹرا یکٹ، 1965 (مہاراشٹرا یکٹ 32 بابت 1965)۔

108۔ زرعی اراضیات (تعین حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹرا یکٹ، 1968 (مہاراشٹرا یکٹ 16 بابت 1968)۔

109۔ زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم دوئم) مہاراشٹرا یکٹ، 1968 (مہاراشٹرا یکٹ 33 بابت 1968)۔

110۔ زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹرا یکٹ، 1969 (مہاراشٹرا یکٹ 37 بابت 1969)۔

111۔ زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم دوئم) مہاراشٹرا یکٹ، 1969 (مہاراشٹرا یکٹ 38 بابت 1969)۔

112۔ زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹرا یکٹ، 1970 (مہاراشٹرا یکٹ 27 بابت 1970)۔

113۔ زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹرا یکٹ، 1972 (مہاراشٹرا یکٹ 13 بابت

1972)۔

114۔زرعی اراضیات (تعیین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹرا ایکٹ، 1973 (مہاراشٹرا ایکٹ 50 بابت 1973)۔

115۔اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1965 (اڑیسہ ایکٹ 13 بابت 1965)۔

116۔اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1966 (اڑیسہ ایکٹ 8 بابت 1967)۔

117۔اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1967 (اڑیسہ ایکٹ 13 بابت 1967)۔

118۔اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1969 (اڑیسہ ایکٹ 13 بابت 1969)۔

119۔اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1970 (اڑیسہ ایکٹ 18 بابت 1970)۔

120۔تعین انتہائی حد مقبوضات اراضی (ترمیم) اتر پردیش ایکٹ، 1972 (اتر پردیش ایکٹ 18 بابت 1973)۔

121۔تعین انتہائی حد مقبوضات اراضی (ترمیم) اتر پردیش ایکٹ، 1974 (اتر پردیش ایکٹ 2 بابت 1975)۔

122۔زرعی مال گزاری و اصلاحات اراضی (ترمیم دوئم) تری پورہ ایکٹ، 1975 (تری پورہ ایکٹ 3 بابت 1975)۔

123۔اصلاحات اراضی دادرا اور نگر حویلی دستور العمل، 31971 بابت 1971)۔

124۔اصلاحات اراضی (ترمیم) دادرا اور نگر حویلی دستور العمل، 1973 (5 بابت 1973)۔

125۔موٹر گاڑی ایکٹ، 1939 (مرکزی ایکٹ 4 بابت 1939) کی دفعہ 66 الف اور باب 4 الف۔

126۔لازمی اجناس ایکٹ، 1955 (مرکزی ایکٹ 10 بابت 1955)۔

127۔خفیہ درآمد برآمد کنندگان و ناجائز کاروبار رکنندگان زرمبادلہ خارجہ (ضبطی جائیداد) ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ 13 بابت 1976)۔

128۔بندھوا مزدوری نظام (برخاستگی) ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ 19 بابت 1976)۔

129۔تحفظ زرمبادلہ خارجہ وانسداد سرگرمی خفیہ درآمد برآمد (ترمیم) ایکٹ 1976 (مرکزی ایکٹ 20 بابت 1976)۔

130۔xxxxxxxxx

131۔لیوی چینی قیمت توازن فنڈ ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ 31 بابت 1976)۔

132 شہری اراضی انتہائی حد وضابطہ بندی) ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ 33 بابت 1976)۔

133۔ یونین حسابات محکمہ بندی (تبادلہ عملہ) ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ 59 بابت 1976)۔

134۔ قطعات اراضی تعین انتہائی حد آسام ایکٹ، 1956 (آسام ایکٹ 1 بابت 1957)۔

135۔ لگانداری وزرعی اراضیات (علاقہ ودھرب) بمبئی ایکٹ، 1958 (بمبئی ایکٹ 99 بابت 1958)۔

136۔ نجی جنگلات (حصولی) گجرات ایکٹ، 1972 (گجرات ایکٹ 14 بابت 1973)۔

137۔ مقبوضات اراضی انتہائی حد (ترمیم) ہریانہ ایکٹ، 1976 (ہریانہ ایکٹ 17 بابت 1976)۔

138۔ لگانداری وزرعی اصلاحات ہماچل پردیش ایکٹ، 1972 (ہماچل پردیش ایکٹ 8 بابت 1974)۔

139۔ اراضی شاملات دیہہ مرکوزیت واستفادہ ہماچل پردیش ایکٹ، 1974 (ہماچل پردیش ایکٹ 18 بابت 1974)۔

140۔ زرعی اصلاحات (ترمیم دوئم ومتفرق توضیعات) کرناٹک ایکٹ، 1974 (کرناٹک ایکٹ 31 بابت 1974)۔

141۔ زرعی اصلاحات (ترمیم دوئم) کرناٹک ایکٹ، 1976 کرناٹک ایکٹ 27 بابت 1976)۔

142۔ انسداد بے دخلی کیرالا ایکٹ، 1966 (کیرالا ایکٹ 12 بات 1966)۔

143۔ تھیرو پورم ادائیگی (برخاستگی) ایکٹ، 1969 (کیرالا ایکٹ، 19 بابت 1969)۔

144۔ سری پدم حق انتخاب اراضیات ایکٹ، 1969 (کیرالا ایکٹ 20 بابت 1969)۔

145۔ سری پنڈروا کا اراضیات (مرکوزیت وحق انتخاب) ایکٹ، 1971 (کیرالا ایکٹ 20 بابت 1971)۔

146۔ نجی جنگلات (مرکوزیت وتفویض) کیرالا ایکٹ، 1971 کیرالا ایکٹ 26 بابت 1971)۔

147۔ زرعی کام گران کیرالا ایکٹ، 1974 (کیرالا ایکٹ 18 بابت 1974)۔

148۔ کاجو کارخانہ جات (حصولی) کیرالا ایکٹ، 1974 (کیرالا ایکٹ 29 بابت 1974)۔

149۔ چٹیز کیرالا ایکٹ، 1975 (کیرالا ایکٹ 23 بابت 1975)۔

150۔ درج فہرست قبائل (ممانعت منتقلی اراضیات وبحالی اراضیات منتقل شدہ کیرالا ایکٹ، 1975 (کیرالا ایکٹ 31 بابت 1975)۔

151۔ زرعی اصلاحات (ترمیم) کیرالا ایکٹ، 1976 (کیرالا ایکٹ 15 بابت 1976)۔

152۔ کنم برخاستگی لگانداری ایکٹ، 1976 (کیرالا ایکٹ 16 بابت 1976)۔

153۔ زرعی اراضیات انتہائی حد (ترمیم) مدھیہ پردیش ایکٹ،1974 (مدھیہ پردیش ایکٹ 20 بابت 1974)۔

154۔زرعی اراضیات انتہائی حد(ترمیم)مدھیہ پردیش ایکٹ،1975(مدھیہ پردیش ایکٹ2بابت1976)۔

155-مغربی خاندیش مہواسی املاک (خاتمہ مالکانہ حقوق وغیرہ) دستورالعمل، 1961 (مہاراشٹر دستورالعمل 1 بابت 1962)۔

156۔درج فہرست قبائل بحالی اراضیات مہاراشٹرا یکٹ،1974 (مہاراشٹرا یکٹ14 بابت1975)۔

157۔زرعی اراضیات (تخفیف انتہائی حداراضیات) اور (ترمیم) مہاراشٹرا یکٹ،1972 (مہاراشٹرا یکٹ 21 1975)۔

158۔نجی جنگلات (حصولی) مہاراشٹرا یکٹ،1975 (مہاراشٹرا یکٹ29بابت1975)۔

159۔زرعی اراضیات (تخفیف انتہائی حداراضیات) اور (ترمیم) ترمیمی مہاراشٹرا یکٹ،1975 (مہاراشٹرا یکٹ 47بابت 1975)۔

160۔ زرعی اراضیات (انتہائی حد اراضیات) (ترمیم) مہاراشٹرا یکٹ ، 1975 (مہاراشٹرا یکٹ 2 بابت 1976)۔

161۔برخاستگی املاک اڑیسہ ایکٹ،1951 (اڑیسہ ایکٹ1 بابت1952)

162۔قیام نوآبادیات راجستھان ایکٹ،1954 (راجستھان ایکٹ27 بابت1954)۔

163۔زرعی اصلاحات وحصولی املاک مالکان اراضی راجست ان ایکٹ، 1963 (راجستھان ایکٹ 11 بابت 1964)۔

164۔زرعی اراضیات تعین انتہائی حد(ترمیم) راجستھان ایکٹ،1976 (راجستھان ایکٹ8 بابت1976)۔

165۔لگانداری (ترمیم) راجستھان ایکٹ،1976 (راجستھان ایکٹ12 بابت1976)۔

166۔ زرعی اصلاحات (تخفیف انتہائی حد اراضی) تامل ناڈوا یکٹ ، 1970 (تامل ناڈوا یکٹ 17 بابت 1970)۔

167۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حداراضی) (ترمیم) تامل ناڈوا یکٹ، 1971 (تامل ناڈوا یکٹ 41 بابت 1971)۔

168۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حداراضی) (ترمیم) تامل ناڈوا یکٹ، 1972 (تامل ناڈوا یکٹ 10 بابت

1972)۔

169۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم دوئم تامل ناڈو ایکٹ 1972 (تامل ناڈو ایکٹ 20 بابت 1972)۔

170۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم سوئم تامل ناڈو ایکٹ، 1972 (تامل ناڈو ایکٹ 37 بابت 1972)۔

171۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم چہارم تامل ناڈو ایکٹ، 1972 (تامل ناڈو ایکٹ 39 بابت 1972)۔

172۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم ششم تامل ناڈو ایکٹ، 1972 (تامل ناڈو ایکٹ 7 بابت 1974)۔

173۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم پنجم تامل ناڈو ایکٹ، 1972 (تامل ناڈو ایکٹ 10 بابت 1974)۔

174۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) تامل ناڈو ترمیم ایکٹ، 1974 (تامل ناڈو ایکٹ 15 بابت 1974)۔

175۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم سوئم تامل ناڈو ایکٹ 1974 (تامل ناڈو ایکٹ 30 بابت 1974)۔

176۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم دوئم تامل ناڈو ایکٹ، 1974 (تامل ناڈو ایکٹ 32 بابت 1974)۔

177۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم تامل ناڈو ایکٹ، 1975 (تامل ناڈو ایکٹ 11 بابت 1975)۔

178۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم دوئم تامل ناڈو ایکٹ، 1975 (تامل ناڈو ایکٹ 21 بابت 1975)۔

179۔برخاستگی زمینداری زرعی اصلاحات اتر پردیش ایکٹ، 1950 (اتر پردیش ایکٹ 1 بابت 1951) میں ترمیمات جو قوانین اراضی (ترمیم) اتر پردیش ایکٹ، 1971 (اتر پردیش ایکٹ 21 بابت 1971) اور قوانین اراضی (ترمیم) اتر پردیش ایکٹ، 1974 (اتر پردیش ایکٹ 34 بابت 1974) کے ذریعے عمل میں لائی گئی ہیں۔

180۔تعین انتہائی حد زرعی مقبوضات (ترمیم) اتر پردیش ایکٹ،1976 (اتر پردیش ایکٹ 20 بابت 1976)۔

181۔زرعی اصلاحات (ترمیم دوئم) مغربی بنگال ایکٹ،1972 (مغربی بنگال ایکٹ 28 بابت 1972)۔

182۔بحالی منتقل کردہ اراضی مغربی بنگال ایکٹ،1973 (مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1973)۔

183۔زرعی اصلاحات (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ،1974 (مغربی بنگال ایکٹ 33 بابت 1974)۔

184۔زرعی اصلاحات (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ،1975 (مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1975)۔

185۔زرعی اصلاحات (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ،1976 (مغربی بنگال ایکٹ 12 بابت 1976)۔

186۔زرعی اراضی (انتہائی حد) ترمیم دہلی ایکٹ،1976 (مرکزی ایکٹ 15 بابت 1976)۔

187۔گوا، دمن اور دیومنڈکرس (تحفظ بے دخلی) ایکٹ،1975 (گوا، دمن اور دیوا یکٹ 1 بابت 1976)۔

188۔زرعی اصلاحات (تعین حد اراضی) پانڈیچری ایکٹ،1973 پانڈیچری ایکٹ 9 بابت 1974)۔

189۔آسام (عارضی بند و بست شدہ رقبہ جات) لگان داری ایکٹ ، 1971ء (آسام ایکٹ 33 بابت 1971)۔

190۔آسام (عارضی بندوبست شدہ رقبہ جات) لگان داری (ترمیم) ایکٹ، 1974 (آسام ایکٹ 18 بابت 1974)۔

191۔اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد وحصول زائد اراضی) (ترمیم) (ترمیمی) بہار ایکٹ،1974 (بہار ایکٹ 13 بابت 1975)۔

192۔اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد وحصول زائد اراضی) (ترمیم) بہار ایکٹ،1976 (بہار ایکٹ 22 بابت 1976)۔

193۔اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد وحصول زائد اراضی) (ترمیم) بہار ایکٹ،1978 (بہار ایکٹ 7 بابت 1978)۔

194۔حصول اراضی (ترمیم بہار) ایکٹ،1979 (بہار ایکٹ 2 بابت (1980)۔

195۔انتہائی حد مقبوضات اراضی (ترمیم) ہریانہ ایکٹ،1977 (ہریانہ ایکٹ 14 بابت 1977)۔

196۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) تامل ناڈو ترمیم ایکٹ، 1978 تامل ناڈو ایکٹ 25 بابت 1978)۔

197۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی، تامل ناڈو ترمیم ایکٹ، 1979 (تامل ناڈو ایکٹ 11 بابت

1979)۔

198۔قوانین برخاستگی زمینداری (ترمیم) اتر پردیش ایکٹ،1978 (اتر پردیش ایکٹ15 بابت1978)۔

199۔بحالی منتقل کردہ اراضی (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ،1978 (مغربی بنگال ایکٹ24 بابت1978)۔

200۔بحالی منتقل کردہ اراضی (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ،1980 (مغربی بنگال ایکٹ56 بابت1980)۔

201۔زرعی لگان داری گوا، دمن اور دیوا یکٹ،1964 (گوا، دمن اور دیوا یکٹ7 بابت1964)۔

202۔زرعی لگان داری (پانچویں ترمیم) گوا، دمن اور دیوا یکٹ، 1976 (گوا، دمن اور دیوا یکٹ 17 بابت 1976)۔

203۔آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی دستور العمل، 1959 (آندھرا پردیش دستور العمل 1 بابت 1959)۔

204۔آندھرا پردیش درج فہرست رقبے قوانین (وسعت اور ترمیم) دستور العمل، 1963 (آندھرا پردیش دستور العمل 2 بابت 1963)۔

205۔آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی (ترمیم) دستور العمل، 1970 (آندھرا پردیش دستور العمل 1 بابت 1970)۔

206۔آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی (ترمیم) دستور العمل، 1971 (آندھرا پردیش دستور العمل 1 بابت 1971)۔

207۔آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی (ترمیم) دستور العمل، 1978 (آندھرا پردیش دستور العمل 1 بابت 1978)۔

208۔بہار کاشتکاری ایکٹ،1885 (بہار ایکٹ8 بابت1885)۔

209۔چھوٹا ناگپور کاشتکاری ایکٹ،1908 (بنگال ایکٹ6 بابت1908

(باب8۔دفعہ 46، 47، 48، 48الف اور 49؛ باب دفعات 71، 71الف اور 71ب اور باب 18- دفعات 240، 241 اور 242)۔

210۔سنتھال پرگنہ کاشتکاری (تکمیلی توضیعات) ایکٹ،1949 (بہار ایکٹ 14 بابت 1949) دفعہ 53 کو چھوڑ کر۔

211۔بہار درج فہرست رقبہ دستور العمل،1969 (بہار دستور العمل 1 بابت 1969)۔

212۔ بہار اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اور حصول زائد اراضی) (ترمیم) ایکٹ، 1982 (بہار ایکٹ 55 بابت 1982)۔

213۔ گجرات دیواستھان انعام برخاستگی ایکٹ، 1969 (گجرات ایکٹ 16 بابت (1969)۔

214۔ گجرات لگان داری قوانین (ترمیم) ایکٹ، 1976 (گجرات ایکٹ 37 بابت (1976)۔

215۔ گجرات زرعی اراضیات انتہائی حد (ترمیم) ایکٹ، 1976 صدر کا ایکٹ 43 بابت 1976)۔

216۔ گجرات دیواستھان انعام برخاستگی (ترمیم) ایکٹ، 1977 گجرات ایکٹ 27 بابت (1977)۔

217۔ گجرات لگان داری قوانین (ترمیم) ایکٹ، 1977 (گجرات ایکٹ 30 بابت (1977)۔

218۔ ممبئی مال گذاری اراضی (گجرات دوسری ترمیم) ایکٹ، 1980 (گجرات ایکٹ 37 بابت (1980)۔

219۔ بمبئی مجموعہ مال گذاری اراضی اور مدت اراضی لگان داری برخاستگی قوانین (گجرات ترمیم) ایکٹ، 1982 (گجرات ایکٹ 8 بابت (1982)۔

220۔ ہماچل پردیش انتقال اراضی (ضابطہ بندی) ایکٹ، 1968 (ہماچل پردیش ایکٹ 15 بابت 1969)۔

221۔ ہماچل پردیش انتقال اراضی (ضابطہ بندی) (ترمیم) ایکٹ، 1986 (ہماچل پردیش ایکٹ 16 بابت 1986)۔

222۔ کرناتک درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل (بعض انتقال اراضی امتناع) ایکٹ، 1978 (کرناٹک ایکٹ 2 بابت 1979)

223۔ کیرالا اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1978 (کیرالا ایکٹ 13 بابت (1978)۔

224۔ کیرالا اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1981 (کیرالا ایکٹ 19 بابت 1981)۔

225۔ مدھیہ پردیش مجموعہ مال گذاری اراضی (تیسری ترمیم) ایکٹ، 1976 (مدھیہ پردیش ایکٹ 61 بابت 1976)۔

226۔ مدھیہ پردیش مجموعہ مال گذاری اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1980 (مدھیہ پردیش ایکٹ 15 بابت 1980)۔

227۔ مدھیہ پردیش غیر زرعی مقبوضات انتہائی حد ایکٹ، 1981 (مدھیہ پردیش ایکٹ 11 بابت 1981)۔

228۔ مدھیہ پردیش انتہائی حد بہ زرعی مقبوضات (دوسری ترمیم) ایکٹ 1976 (مدھیہ پردیش ایکٹ 1 بابت 1984)۔

229۔ مدھیہ پردیش انتہائی حد ب؟ زرعی مقبوضات (ترمیم) ایکٹ، 1984 (مدھیہ پردیش ایکٹ 14 بابت 1984)۔

230۔ مدھیہ پردیش انتہائی حد بہ زرعی مقبوضات (ترمیم) ایکٹ، 1989 (مدھیہ پردیش ایکٹ 8 بابت 1989)۔

231۔ مہاراشٹر مجموعہ مال گذاری اراضی، 1966 (مہاراشٹرا ایکٹ 41 بابت 1966) دفعات 36، 36الف اور 36ب۔

232۔ مہاراشٹر مجموعہ مال گذاری اراضی مجموعہ اور مہاراشٹر بحالی اراضیات درج فہرست قبائل (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1976 (مہاراشٹرا ایکٹ 30 بابت 1977)۔

233۔ مہاراشٹر بعض اراضی معدن اور معدنیات کے موجودہ حقوق مالکانہ کا برخاستگی ایکٹ، 1985 (مہاراشٹرا ایکٹ 16 بابت (1985)۔

234۔ اڑیسہ درج فہرست رقبہ جات درج فہرست قبائل کے ذریعہ) انتقال غیر منقولہ جائیداد دستور العمل، 1956 (اڑیسہ دستور العمل 2 بابت 1956)۔

235۔ اڑیسہ اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1975 اڑیسہ ایکٹ 29 بابت (1976)۔

236۔ اڑیسہ اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1976 (اڑیسہ ایکٹ 30 بابت 1976)۔

237۔ اڑیسہ اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1976 (اڑیسہ ایکٹ 44 بابت 1976)۔

238۔ راجستھان آبادکاری (ترمیم) ایکٹ، 1984 (راجستھان ایکٹ 12 بابت (1984)۔

239۔ راجستھان لگان داری (ترمیم) ایکٹ، 1984 (راجستھان ایکٹ 13 بابت (1984)۔

240۔ راجستھان لگان داری (ترمیم) ایکٹ، 1987 (راجستھان ایکٹ 21 بابت (1987)۔

241۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) دوسری ترمیم ایکٹ، 1979 (تامل ناڈو ایکٹ 8 بابت 1980)۔

242۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ، 1980 (تامل ناڈو ایکٹ 21 بابت 1980)۔

243۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ، 1981 (تامل ناڈو ایکٹ 59 بابت 1981)۔

244۔تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) دوسری ترمیم ایکٹ، 1983 (تامل ناڈو ایکٹ 2 بابت 1984)۔

245۔اترپردیش قوانین اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1982 (اترپردیش ایکٹ 20 بابت 1982)۔

246۔مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1965 (مغربی بنگال ایکٹ 18 بابت 1965)۔

247۔مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1966 (مغربی بنگال ایکٹ 11 بابت 1966)۔

248۔مغربی بنگال اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1969 (مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1969)۔

249۔مغربی بنگال حصول املاک (ترمیم) ایکٹ، 1977 (مغربی بنگال ایکٹ 36 بابت (1977)۔

250۔مغربی بنگال مال گذاری مقبوضات اراضی ایکٹ، 1979 (مغربی بنگال ایکٹ 44 بابت (1979)۔

251۔مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1980 (مغربی بنگال ایکٹ 41 بابت (1980)۔

252۔مغربی بنگال مال گذاری مقبوضات اراضی (ترمیم) ایکٹ 1981 (مغربی بنگال ایکٹ 33 بابت (1981)۔

253۔کلکتہ ٹھکا لگانداری (حصول اور ضابطہ بندی) ایکٹ 1981 (مغربی بنگال ایکٹ 37 بابت 1981)

254۔مغربی بنگال مال گذاری مقبوضات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1982 (مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1982)۔

255۔کلکتہ ٹھکا لگانداری (حصول اور ضابطہ بندی) (ترمیم) ایکٹ، 1984 (مغربی بنگال ایکٹ 41 بابت 1984)۔

256۔ماہے اصلاحات اراضی ایکٹ، 1968 (پانڈیچری ایکٹ 1 بابت 1968)۔

257۔ماہے اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1980 (پانڈیچری ایکٹ 1 بابت 1981)۔

257 الف۔تامل ناڈو پسماندہ طبقات درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل (ریاست کے تابع تعلیمی اداروں میں جگہوں اور ملازمتوں میں تقرریاں یا عہدوں کا تحفظ) ایکٹ، 1993 (تامل ناڈو ایکٹ 45 بابت 1994)۔

258۔بہار مراعات یافتہ اشخاص باڑہ لگانداری ایکٹ، 1947 (بہار ایکٹ 4 بابت 1948)۔

259۔بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات ایکٹ، 1956 (بہار ایکٹ 22 بابت 1956)۔

260۔بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات (ترمیم) ایکٹ، 1970 (بہار ایکٹ 7 بابت 1970)۔

261۔بہار مراعات یافتہ اشخاص باڑہ لگانداری (ترمیم) ایکٹ، 1970 (بہار ایکٹ 9 بابت (1970)۔

262۔ بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات (ترمیم) ایکٹ، 1973 (بہار ایکٹ 27 بابت (1975)۔
263۔ بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات (ترمیم) ایکٹ، 1981 (بہار ایکٹ 35 بابت (1982)۔
264۔ بہار اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد علاقہ اور حصول زاید اراضی) (ترمیم) ایکٹ 1987 بہار ایکٹ 1987)۔
265۔ بہار مراعات یافتہ اشخاص باڑہ لگانداری (ترمیم) ایکٹ، 1989 (بہار ایکٹ 11 بابت (1989)۔
266۔ بہار اصلاحات اراضی ترمیم ایکٹ، 1989 بہار ایکٹ 11 بابت (1990)۔
267۔ کرناتک درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل (امتناع انتقال بعض اراضی) (ترمیم) ایکٹ، 1984 (کرناٹک ایکٹ 3 بابت 1984)
268۔ کیرالا اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1989 (کیرالا ایکٹ 16 بابت (1989)۔
269۔ کیرالا اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ 1989 کیرالا ایکٹ 2 بابت 1990)۔
270۔ اڑیسہ اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1989 (اڑیسہ ایکٹ 9 بابت (1990)۔
271۔ راجستھان لگانداری (ترمیم) ایکٹ، 1979 (راجستھان ایکٹ 16 بابت (1979)۔
272۔ راجستھان آبادکاری (ترمیم) ایکٹ، 1987 (راجستھان ایکٹ 2 بابت (1987)۔
273۔ راجستھان آبادکاری (ترمیم) ایکٹ، 1989 (راجستھان ایکٹ 12 بابت (1989)۔
274۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ، 1983 (تامل ناڈو ایکٹ 3 بابت 1984)۔
275۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ، 1986 (تامل ناڈو ایکٹ 57 بابت 1986)۔
276۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) دوسری ترمیم ایکٹ، 1987 (تامل ناڈو ایکٹ 4 بابت 1988)۔
277۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) (ترمیم) ایکٹ، 1989 (تامل ناڈو ایکٹ 30 بابت 1989)۔
278۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1981 (مغربی بنگال ایکٹ 50 بابت 1981)۔
279۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1986 مغربی بنگال ایکٹ 5 بابت 1986)۔

280۔مغربی بنگال اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1986 مغربی بنگال ایکٹ 19 بابت 1986)۔

281۔مغربی بنگال اصلاحات اراضی (تیسری ترمیم) ایکٹ، 1986 مغربی بنگال ایکٹ 35 بابت 1986)۔

282۔مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1989 مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1989)۔

283۔مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1990 (مغربی بنگال ایکٹ 24 بابت 1990)۔

284۔مغربی بنگال اصلاحات اراضی ٹریبونل ایکٹ، 1991 (مغربی بنگال ایکٹ 12 بابت (1991)۔

تشریح:- راجستھان لگانداری ایکٹ، 1955 (راجستھان ایکٹ 3 بابت (1955) کے تحت دفعہ 31 الف کے فقرہ (1) کی دوسری شرط کی خلاف ورزی میں کیا گیا حصول اس خلاف ورزی کرنے کی حد تک باطل ہوگا۔

دسواں فہرست بند

(2)191(دفعات102(2)اور

دل بدل کی بنا پرنا اہلیت کی نسبت توضیعات

1-تعبیر

اس فہرست بند میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو،-

(الف''ایوان سے پارلیمنٹ کا کوئی ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا،جیسی بھی صورت ہو،کوئی ایوان مراد ہے؛

(ب) پیرا گراف 2یا پیرا گراف 4 کی،جیسی بھی صورت ہو، توضیعات کے مطابق ایوان کے کسی رکن کی نسبت،جس کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہے،''بجسلیچر پارٹی'' سے مذکورہ توضیعات کے مطابق اس ایوان کے ایسے تمام ارکان پر جن کا تعلق فی الوقت اس سیاسی جماعت سے ہے؛

(ج) ایوان کے کسی رکن کی نسبت اصل سیاسی جماعت'' سے پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے ایسی سیاسی جماعت مراد ہے جس کا وہ رکن ہے؛

(د) پیرا گراف'' سے اس فہرست بند کا پیرا گراف مراد ہے۔2۔دل بدل کی بنا پرنا اہلیت۔

(1) پیرا گراف 4 اور پیرا گراف 5 کی توضیعات کے تابع،ایوان کا کوئی رکن جس کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہے ایوان کا رکن ہونے کے لیے نا اہل ہوگا۔

(الف) اگر اس نے ایسی سیاسی جماعت کی اپنی رکنیت قصداً چھوڑ دی ہے؛ یا

(ب) اگر وہ ایسی سیاسی جماعت کے ذریعہ،جس سے اس کا تعلق ہے،یا اس سلسلہ میں اس کے ذریعہ مجاز کردہ کسی شخص یا حاکم کے ذریعے دی گئی کسی ہدایت کے خلاف ،دونوں ہی صورتوں میں ،ایسی سیاسی جماعت،شخص یا حاکم کی ماقبل اجازت کے بغیر،ایسے ایوان میں ووٹ دیتا ہے یا ووٹ دینے سے باز رہتا ہے اور اس طرح ووٹ دینے یا ووٹ دینے سے باز رہنے کو ایسی سیاسی جماعت،شخص یا حاکم نے اس طرح ووٹ دینے یا ووٹ دینے سے باز رہنے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر اندر معاف نہیں کیا ہے۔

تشریح۔اس ذیلی پیرا گراف کی اغراض کے لیے۔

(الف) ایوان کے کسی منتخب رکن کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا ایسی سیاسی جماعت سے،اگر کوئی ہو،تعلق ہے جس نے اسے ایسے رکن کی حیثیت سے انتخاب کے لیے بطور امیدوار کھڑا کیا تھا؛

(ب) ایوان کے کسی نامزد رکن کے بارے میں۔
(i) جہاں وہ بطور ایسے رکن کے اپنی نامزدگی کی تاریخ پر کسی سیاسی جماعت کا رکن ہے، یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا تعلق ایسی سیاسی جماعت سے ہے،
(ii) کسی دیگر صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا تعلق اس سیاسی جماعت سے ہے جس کا وہ دفعہ 99 یا دفعہ 188، جیسی بھی صورت ہو، کے احکام کی تعمیل کرنے کے بعد نشست سنبھالنے کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت منقضی ہونے سے پہلے، جیسی بھی صورت ہو، رکن بنتا ہے یا پہلی بار بنتا ہے۔
(2) ایوان کا کوئی منتخب رکن، جو کسی سیاسی جماعت کے ذریعہ کھڑے کیے گئے امیدوار کے علاوہ دیگر حیثیت سے منتخب کیا گیا ہے، ایوان کا رکن ہونے کے لیے نا اہل ہوگا اگر وہ اسے انتخاب کے بعد کی سیاسی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔
(3) ایوان کا کوئی نامزد رکن، ایوان کا رکن ہونے کے لیے نا اہل ہوگا اگر وہ دفعہ 99 یا دفعہ 188 میں بھی صورت ہو، کے احکام کی تعمیل کرنے کے بعد نشست سنبھالنے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت منقضی ہونے کے بعد کسی سیاسی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔
(4) اس پیرا گراف کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی کسی شخص کے بارے میں جو آئین (باونویں ترمیم) ایکٹ، 1985 کے نفاذ پر ایوان کا رکن ہے (خواہ وہ منتخب رکن ہو یا نامزد)
(1) جہاں وہ ایسے نفاذ سے عین قبل کسی سیاسی جماعت کا رکن تھا وہاں، اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ایسی سیاسی جماعت کے ذریعہ کھڑے کیے گئے امیدوار کے طور پر ایسے ایوان کا رکن منتخب کیا گیا ہے،
(ii) کسی دیگر صورت میں، جیس بھی صورت ہو، اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (2) کی اغراض کے لیے، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ایوان کا ایسا منتخب رکن ہے جو کسی سیاسی جماعت کے ذریعہ کھڑے کیے گئے امیدوار کے علاوہ دیگر حیثیت سے رکن منتخب کیا گیا ہے یا اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (3) کی اغراض کے لیے یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ایوان کا نامزد رکن ہے۔
3- حذف XXX
4- دل بدل کی بنا پر نا اہلیت کا انضمام پر اطلاق نہ ہونا۔ (1) ایوان کا کوئی رکن پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کے تحت نا اہل نہیں ہوگا اگر اس کی اصل سیاسی جماعت کا کسی دوسری سیاسی جماعت میں انضمام ہو جاتا ہے اور وہ یہ دعوی

کرتا ہے کہ وہ اور اس کی اصل سیاسی جماعت کے دیگر رکن۔
(الف) ایسی دیگر سیاسی جماعت کے یا ایسے انضمام سے بنی نئی سیاسی جماعت کے، جیسی بھی صورت ہو، رکن بن گئے ہیں، یا
(ب) انہوں نے انضمام کو قبول نہیں کیا ہے اور ایک الگ زمرہ کی حیثیت سے کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے، گا اور ایسے انضمام کے وقت سے، ایسی دیگر سیاسی جماعت یا نئی سیاسی جماعت یا زمرے کے بارے میں، جیسی بھی صورت ہو، یہ سمجھا جائے نا کہ وہ پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے ایسی سیاسی جماعت ہے جس سے اس کا تعلق ہے اور وہ اس ذیلی پیرا گراف کی اغراض کے لیے اس کی اصل سیاسی جماعت ہے۔
(2) اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے، ایوان کے کسی رکن کی اصل سیاسی جماعت کا انضمام ہو گیا ہے، یہ تبھی سمجھا جائے گا جب متعلقہ تخلیچر پارٹی کے کم سے کم دو تہائی رکن ایسے انضمام کے لیے راضی ہو گئے ہوں۔
5-استثنا۔
اس فہرست بند میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، کوئی شخص جو لوک سبھا کے اسپیکر یا نائب اسپیکر یا راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے میر مجلس یا نائب میر مجلس یا کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کے عہدے پر منتخب ہوا ہے، اس فہرست بند کے تحت نا اہل نہیں ہوگا۔
(الف) اگر وہ ایسے عہدے پر اپنے انتخاب کی وجہ سے ایسی سیاسی جماعت کی، جس سے اس کے ایسے انتخاب سے عین قبل تعلق تھا اپنی رکنیت قصداً چھوڑ دیتا ہے اور اس کے بعد جب تک وہ ایسے عہدہ پر قائم رہتا ہے تب تک اس سیاسی جماعت میں دوبارہ شامل نہیں ہوتا ہے یا کسی دوسری سیاسی جماعت کا رکن نہیں بنتا ہے، یا
(ب) اگر وہ ایسے عہدہ پر اپنے انتخاب کی وجہ سے ایسی سیاسی جماعت کی جس سے اس کا ایسے انتخاب سے عین قبل تعلق تھا، اپنی رکنیت چھوڑ دیتا ہے اور ایسے عہدہ پر نہ رہنے کے بعد ایسی سیاسی جماعت میں دوبارہ شامل ہو جاتا ہے۔
6۔دل بدل کی بنا پر نا اہلیت کے بارے میں سوالات کا فیصلہ۔
(1) اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ ایوان کا کوئی رکن اس فہرست بند کے تحت نا اہل ہو گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال فیصلہ کے لیے ایسے ایوان کے میر مجلس یا اسپیکر، جیسی بھی صورت ہو، کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ قطعی ہوگا:
بشرطیکہ جہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ ایوان کا میر مجلس یا اسپیکر اس طرح نا اہل ہو گیا ہے یا نہیں وہاں وہ سوال فیصلہ کے لیے ایوان کے ایسے رکن کو بھیجا جائے گا جس کا وہ ایوان اس سلسلہ میں انتخاب کرے اور اس کا فیصلہ قطعی ہوگا۔
(2) اس فہرست بند کے تحت ایوان کے کسی رکن کی نا اہلیت کے بارے میں کسی سوال سے متعلق اس پیرا گراف کے

ذیلی پیرا گراف (1) کے تحت بھی کارروائیوں کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ دفعہ 122 کے معنی میں پارلیمنٹ کی کارروائیاں ہیں یا دفعہ 212 کے معنی میں، جیسی بھی صورت ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کی کارروائیاں ہیں۔

7-امتناع اختیار سماعت بذریعہ عدالت

اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، کسی عدالت کو اس فہرست بند کے تحت ایوان کے کسی رکن کی نااہلیت سے متعلق کسی امر کے بارے میں کوئی اختیار سماعت نہیں ہوگا۔

8-قواعد

(1) اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (2) کی توضیعات کے تابع، ایوان کا میر مجلس یا اسپیکر اس فہرست بند کی توضیعات پر عمل درآمد کرنے کے لیے قواعد بنا سکتا ہے اور خاص طور پر، اور مذکور الصدر اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد میں مندرجہ ذیل کے لیے توضیعات کی جا سکتی ہیں، یعنی:۔

(الف) ایوان کے مختلف اراکین کا جن سیاسی جماعتوں سے، اگر کوئی ہوں، تعلق ہے ان کے بارے میں رجسٹر یا دیگر ریکارڈ رکھنا،

(ب) رپورٹ جو ایوان کے کسی رکن کے بارے میں جیلیجر پارٹی کا لیڈر، اس رکن کی بابت پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کے فقرہ (ب) میں محولہ قسم کی معافی کے بارے میں دے گا، مدت جس کے اندر اندر اور ایوان کا ایسا افسر جسے ایسی رپورٹ دی جائے گی،

(ج) ایسی رپورٹیں جنہیں کوئی سیاسی جماعت ایوان کے کسی رکن کو ایسی سیاسی جماعت میں داخل کرنے کے بارے میں دے گی اور ایوان کا ایسا افسر جسے ایسی رپورٹ دی جائے گی، اور

(د) پیرا گراف 6 کے ذیلی پیرا گراف (1) میں محولہ کسی سوال کا فیصلہ کرنے کا طریقہ جس میں ایسی جانچ کرنے کا طریق کار شامل ہے، جو ایسے سوال کا فیصلہ کرنے کی غرض سے کی جائے۔

(2) اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (1) کے تحت کسی ایوان کے میر مجلس یا اسپیکر کے ذریعہ بنائے گئے قواعد، بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے ایوان کے سامنے کل تمیں دن کی مدت کے لیے رکھے جائیں گے، یہ مدت ایک اجلاس میں یا دو یا زیادہ لگاتار اجلاس میں پوری ہو سکتی ہے اور وہ قواعد تیں دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے پر اثر پذیر ہوں گے جب تک کہ ایوان انہیں مع تبدیلیوں کے یا ان کے بغیر پہلے ہی منظور یا نامنظور نہیں کر دیتا ہے اور اگر وہ قواعد اس طرح منظور کر لیے جاتے ہیں تو وہ اس شکل میں جس میں انہیں رکھا گیا تھا، یا ایسی تبدیل شدہ شکل میں، جیسی بھی صورت ہو، اثر پذیر ہوں گے اور اگر قواعد اس طرح نامنظور کر دیے جاتے ہیں تو وہ غیر موثر ہوں گے۔

(3) ایوان کا میر مجلس یا اسپیکر دفعہ 105 یا دفعہ 194، جیسی بھی صورت ہو، کی توضیعات اور کسی ایسے دیگر اختیار کو، جو اسے آئین کے تحت حاصل ہے، مضرت پہنچائے ! پہنچائے بغیر یہ ہدایت دے سکتا ہے کہ کسی شخص کے ذریعہ اس پیرا گراف کے تحت بنائے گئے قواعد کی جان بوجھ کر کی گئی کسی خلاف ورزی کے بارے میں اسی طریقہ سے کارروائی کی جاسکتی ہے، جس طریقہ سے ایوان کی مراعات کی خلاف ورزی کے بارے میں کی جاتی ہے۔

گیارہواں فہرست بند

(دفعہ 243ز)

پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں

1-زراعت بشمول توسیع زراعت

2-زرعی ترقی، زرعی اصلاحات کی تعمیل، چک بندی اور زرعی اراضی کا تحفظ۔

3 چھوٹی سینچائی، انصرام آب اور ترقی فاصل آب۔

4افزائش حیوانات، ڈیری اور مرغی پالنا۔

5۔ماہی گاہیں۔

6-معاشری جنگل بانی اور فارم جنگل بانی۔

7۔چھوٹے جنگل کی پیداوار۔

8 چھوٹے پیمانے پر چلنے والی صنعتیں بشمول اشیاء خوردنی کو خاص عمل سے سڑنے سے محفوظ کرنے کی صنعتیں۔

9۔وکھادی، دیہی اور گھریلو صنعتیں۔

10۔دیہی رہائشی مکانات کا انتظام کرنا۔

11-پینے کا پانی۔

12-ایندھن اور چارہ۔

13-سڑکیں، زمین دوز نالیاں، پل، کشتی گھاٹ، آبی گزرگاہیں اور مواصلات کے دیگر ذرائع۔

14۔دیہات میں بجلی کی فراہمی اور اس کی تقسیم۔

15-توانائی کے غیر روایتی ذرائع۔

16۔غریبی کم کرنے کا پروگرام۔

17-تعلیم بشمول ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے مدارس۔

18-تکنیکی تربیت اور پیشہ وارانہ تعلیم۔

19-تعلیم بالغان اور غیر رسمی تعلیم۔

20-لائبریریاں۔

21-ثقافتی سرگرمیاں۔

22-بازار اور میلے۔

23-صحت اور حفظان صحت بشمول ہسپتال، صحت کے ابتدائی مراکز اور دواخانے۔

24-بہبودی خاندان

25-عورتوں اور بچوں کی نشو نما۔

26-سماجی بہبودی بشمول معذور اور دماغی طور سے کمزور افراد کی بہبودی۔

27-کمزور طبقات کی بہبودی خصوصی طور پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی بہبودی۔

28-نظام تقسیم عامہ۔

29-کمیونٹی اثاثوں کی خبر گیری۔

بارہواں فہرست بند

(243) دفعہ

میونسپلٹیوں کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں

1۔ شہری بشمول قصبات منصوبہ بندی۔

2۔ استعمال زمین اور تعمیر مکانات کی ضابطہ بندی۔

3۔ معاشی اور معاشرتی ارتقاء کا منصوبہ۔

4۔ سڑکیں اور پل۔

5۔ گھریلو صنعتی اور تاجرانہ اغراض کے لیے پانی کی فراہمی۔

6۔ صحت عامہ، تحفظ حفظان صحت اور انتظام منجمد فضول۔

7۔ فائر سروس۔

8۔ شہری جنگل بانی، ماحول کی حفاظت اور ماحولیاتی نقطہ نگاہ کا ارتقاء۔

9۔ سماج کے کمزور طبقات، بشمول معذور اور دماغی طور سے کمزور افراد کے مفاد کی حفاظت۔

10۔ گندی بستیوں کو بہتر بنانا اور ان کا درجہ بڑھانا۔

11۔ شہروں میں غریبی کم کرنا۔

12۔ شہری آسائشوں اور سہولتوں مثلاً پارک، باغات اور کھیل کے میدانوں کے لیے توضیع کرنا۔

13۔ ثقافتی تعلیمی اور جمالیاتی ارتقاء۔

14۔ تدفین، قبرستان، داہ کرم، شمشان گھاٹ اور برقی مسان۔

15۔ کانجی ہاؤس، جانوروں کے تئیں بے رحمانہ رویہ روکنا۔

16۔ اہم اعداد و شمار جس میں پیدائش و موت کا رجسٹر کیا جانا شامل ہے۔

17۔ آسائش عامہ بشمول شہری اسٹریٹ لائٹ، پارکنگ قطعات، بس اسٹاپ نیز عوامی سہولتیں۔

18۔ کمیلوں اور دباغت کارخانوں کی ضابطہ بندی۔

ضمیمہ

آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015

بھارت اور بنگلہ دیش کی حکومتوں کے درمیان کیے گئے اقرار نامے اور اس کے پروٹوکول کی مطابقت میں علاقوں کا بھارت کے ذریعے حصول اور بعض علاقوں کی بنگلہ دیش کو منتقلی کو مؤثر بنانے کے لیے بھارت کے آئین کی مزید ترمیم کے لیے ایکٹ۔

پارلیمنٹ، جمہوریہ بھارت کے چھیاسٹھویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:۔

مختصر نام-1-اس ایکٹ کو آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کہا جائے گا۔

تعریفات۔2۔اس ایکٹ میں۔

(الف) محصلہ علاقہ'' سے بھارت۔ بنگلہ دیش اقرار نامے اور اس کے پروٹوکول میں شامل اور پہلے فہرست بند میں مصرحہ اتنے علاقے مراد ہیں جن کا فقرہ (ج) میں مصرحہ اقرار نامے اور اس کے پروٹوکول کی مطابقت میں بھارت کے ذریعے بنگلہ دیش سے حاصل کیے جانے کی غرض کے لیے تعین حدود کیا گیا ہے؛

(ب) مقررہ دن سے ایسی تاریخ مراد ہے جو مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں، اطلاع نامے کے ذریعے، بھارت۔ بنگلہ دیش اقرار نامے اور اس کے پروٹوکول کی مطابقت میں پہلے فہرست بند

اور دوسرے فہرست بند میں مصرحہ کیے گئے کچھ علاقوں کا، جن کا اس طرح حصول اور انتقال کرائے جانے اور اس غرض کے لیے تعین حدود کرائے جانے کے بعد بنگلہ دیش سے علاقوں کے حصول اور بنگلہ دیش کو علاقوں کی منتقلی کے لیے تاریخ مقرر کرے؛

(ج)'' بھارت۔ بنگلہ دیش اقرار نامہ'' سے بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان اراضی حدود کے تعین اور متعلقہ معاملوں کی بابت، جمہوریہ بھارت کی حکومت اور عوامی جمہوریہ بنگلہ دیش کی حکومت کے درمیان تاریخ 16 مئی، 1974 کو ہوا اقرار نامہ، تاریخ 26 دسمبر، 1974، تاریخ 30 دسمبر، 1974، تاریخ 17 اکتوبر، 1982 اور تاریخ 26 مارچ، 1992 کے خطوط کی اولا بدلی اور حکومت بھارت وحکومت بنگلہ دیش کے درمیان ہوا تاریخ 6 ستمبر 2011 کا مندرجہ اقرار نامے کا پروٹوکول مراد ہے جس کے متعلقہ اقتباسات تیسرے فہرست بند میں دیے گئے ہیں؛

(د) منتقل شدہ علاقے'' سے بھارت۔ بنگلہ دیش اقرار نامے اور اس کے پروٹوکول میں شامل اور دوسرے فہرست بند میں مصرحہ اتنے علاقے مراد ہیں جن کا فقرہ (ج) میں مصرحہ اقرار نامے اور اس کے پروٹوکول کی مطابقت میں بھارت

کے ذریعے بنگلہ دیش کو منتقل کیے جانے کی غرض کے لیے تعین حدود کیا گیا ہے۔

آئین کے پہلے فہرست بند کی ترمیم۔

3۔آئین کے پہلے فہرست بند میں، مقررہ دن سے ہی۔۔۔۔۔

(الف) آسام ریاست کے علاقوں سے متعلق پیرا میں، اور وہ علاقے بھی اس میں شامل نہیں ہیں جو آئین (نوویں ترمیم) ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے فقرہ (الف) میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، جہاں تک اس کا تعلق آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے دوسرے فہرست بند کے حصہ 1 میں مصرحہ علاقوں سے ہے

آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے دوسرے فہرست بند کے حصہ 1 میں مصرحہ ہیں الفاظ، بریکٹ، اعداد اور حروف آخر میں جوڑے جائیں گے؛

(ب) مغربی بنگال ریاست کے علاقوں سے متعلق پیرا میں،" اور علاقے بھی، جو پہلے فہرست بند کے حصہ 3 میں مصرحہ ہیں لیکن وہ علاقے اس میں شامل نہیں ہیں، جو آئین (سوویں ترمیم) ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے فقرہ (ج) میں مندرج کسی امر کے باجود، جہاں تک اس کا تعلق آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 3 میں مصرحہ علاقوں اور دوسرے فہرست بند کے حصہ 3 میں مصرحہ علاقوں سے ہے، آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے دوسرے فہرست بند کے حصہ 3 میں مصرحہ ہیں' الفاظ، اعداد، بریکٹ اور حروف آخر میں جوڑے جائیں گے؛

(ج) میگھالیہ ریاست کے علاقوں سے متعلق پیرا میں، اور وہ علاقے، جو پہلے فہرست بند کے حصہ 1 میں مصرحہ ہیں لیکن وہ علاقے اس میں شامل نہیں ہیں، جو، آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے دوسرے فہرست بند کے حصہ 2 میں مصرحہ ہیں' الفاظ، اعداد اور بریکٹ آخر میں جوڑے جائیں گے؛

(د) تری پورہ ریاست کے علاقوں سے متعلق پیرا میں، اور وہ علاقے، جو آئین (نوویں ترمیم) ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے فقرہ (د) میں مندرج کسی امر کے باوجود، جہاں تک ان کا تعلق آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں مصرحہ علاقوں سے ہے، آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ 2015 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں مصرحہ ہیں' الفاظ، بریکٹ، اعداد اور حروف آخر میں جوڑے جائیں گے۔

پہلا فہرست بند

[دفعہ 2(الف)، دفعہ 2(ب) اور دفعہ 3 ملاحظہ کریں]

حصہ 1

تاریخ 16 مئی 1974 کے اقرارنامے کی مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر 2011 کے پروٹوکول کی مد 3 (I) ب (ii)(iii)(iv)(v) کی بابت محصلہ علاقے۔

حصہ 2

تاریخ 16 مئی، 1974 کے اقرارنامے کی مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے پروٹوکول کی مد 3 (1)(ج)(i) کی بابت محصلہ علاقے۔

حصہ 3

تاریخ 16 مئی 1974 کے اقرارنامے کی مد 1 (12) اور مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے پروٹوکول کی مد 2 (II)، 3 (I)(الف) (iii) (iv) (v) (iv) کی بابت محصلہ علاقے۔

دوسرا فہرست بند

[دفعہ 2(ب)، دفعہ 2(د) اور دفعہ 3 ملاحظہ کریں]

حصہ 1

تاریخ 16 مئی، 1974 کے اقرارنامے کی مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے پروٹوکول کی مد 3 (1)(د)(i)(ii) کی بابت منتقل شدہ علاقے۔

حصہ 2

تاریخ 16 مئی، 1974 کے اقرارنامے کی مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے پروٹوکول کی مد 3 (1)(ب)(i) کی بابت منتقل شدہ علاقے۔

حصہ 3

تاریخ 16 مئی 1974 کے اقرارنامے کی مد 1 (12) اور مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر 2011 کے پروٹوکول کی مد 2 (II)، 3 (I)(الف) (i) (ii) (vi) کی بابت منتقل شدہ علاقے۔

تیسرا فہرست بند

[دفعہ 2(ج) ملاحظہ کریں]

1 - جمہوریہ بھارت کی حکومت اور عوامی جمہوریہ بنگلہ دیش کی حکومت کے درمیان بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان آراضی کے تعیین حدود اور متعلقہ معاملوں کی بابت تاریخ 16 مئی، 1974 کو کیے گئے اقرارنامے سے اقتباسات۔

مد 1(12): انکلیو

بنگلہ دیش میں بھارتی انکلیووں اور بھارت میں بنگلہ دیشی انکلیووں کی، پیرا 14 میں مندرج انکلیووں کو چھوڑ کر، بنگلہ دیش میں جانے والے زائد رقبے کے لیے معاوضہ کا دعویٰ کیے بغیر جلد از جلد اولا بدلی کی جانی چاہیے۔

مد 2

بھارت اور بنگلہ دیش کی سرکاریں اس بات کے لیے راضی ہیں کہ پہلے سے تعین شدہ رقبوں میں قبضہ مخالفانہ والے علاقے، جن کی بابت حد پٹی نقشے پہلے سے تیار ہیں، مختار کامل کے ذریعے حد پٹی نقشوں پر دستخط کیے جانے کے چھ ماہ کے اندر ادلا بدلی کیے جائیں گے۔ وہ متعلقہ نقشوں پر جتنا جلدی ممکن ہو کسی بھی صورت میں 31 دسمبر، 1974 کے بعد نہیں، دستخط کر سکتے ہیں۔ ایسے دیگر رقبوں کے، جن کی بابت تعیین حدود پہلے ہی کیا جا چکا ہے، نقشوں کی طباعت کے لیے جلد ہی قدم اٹھائے جائیں۔ ان کی طباعت 31 دسمبر، 1975 تک کرا لی جانی چاہیے اور بعد میں ان پر مختار کامل کے لیے ذریعے دستخط کروا لیے جانے چاہیے جس سے کہ ان رقبوں میں حامل قبضہ مخالفانہ کی اولا بدلی 31 دسمبر، 1975 تک کی جا سکے۔ جن سیکٹروں کا ابھی بھی تعین حدود کیا جاتا ہو، ان میں علاقائی صیغہ کے انتقال کی بابت حدیثی نقشوں پر مختار کامل کے ذریعہ دستخط کیے جانے کے چھ ماہ کے اندر ہو سکتا ہے۔

11۔ جمہوریہ بھارت کی حکومت اور بنگلہ دیش عوامی جمہوریہ کی حکومت کے درمیان بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان آراضی کے تعیین حدود اور متعلقہ معاملوں کی بابت تاریخ 6 ستمبر 2011 کو کیے گئے اقرارنامے سے اقتباسات۔

مد 2

(II) 1974 کے اقرارنامے کی مد 1، فقرہ (12) پر مندرجہ ذیل طور پر عمل درآمد کیا جائے گا:

انکلیو:

مجموعی طور پر تصدیق شدہ اور ڈی۔ جی۔ ایل۔ آر۔ اینڈ ایس۔، بنگلہ دیش اور ڈی۔ ایل۔ آر اینڈ ایس۔ مغربی بنگال (بھارت) کی سطح پر اپریل، 1997 میں دستخط کیے گئے آراضی۔ ٹیکس انکلیو نقشوں کے مطابق بنگلہ دیش میں کے 111 بھارتی انکلیو اور بھارت میں کے 51 بنگلہ دیشی انکلیو کی بنگلہ دیش میں جانے والے اضافی رقبوں کے لیے ہرجانے کا

دعوی کیے بغیر ادلا بدلی کی جائے گی۔

مد 3

(1) 1974 کے اقرار نامے کی مد 2، پر مندرجہ ذیل طور پر عمل درآمد کیا جائے گا:

بھارت کی حکومت اور بنگلہ دیش کی حکومت کے درمیان یہ قرار پایا ہے کہ قبضہ مخالفانہ میں کے علاقوں کے لیے، جیسا کہ مجموعی سروے کے ذریعے متعین کیا گیا تھا اور اپنے اپنے قبضہ مخالفانہ آراضی رقبہ انڈیکس نقشہ (اے پی ایل نقشہ) میں، جسے دسمبر 2010 اور اگست 2011 کے درمیان دونوں ممالک کے آراضی ریکارڈ اور سروے محکموں کے ذریعے آخری شکل دی گئی ہے، پوری طرح سے کھینچا گیا تھا، جن کی پوری تفصیل ذیل میں فقرہ (الف) سے فقرہ (د) میں دی گئی ہے، ایک متعین حد کی شکل میں خط حد کھینچا جائے گا۔

موزوں حد پٹی نقشوں کی طباعت کی جائے گی اور ان پر مختار کامل کے ذریعے دستخط کیے جائیں گے اور علاقوں کی صیغہ کا انتقال انگلیوں کی ادلا بدلی کے ساتھ مکمل کیا جائے گا۔ مندرجہ بالا انڈیکس نقشوں میں دکھائی گئی حد کا تعین مندرجہ ذیل طور پر ہوگا:

(الف) مغربی بنگال سیکٹر

(1) بوسماری۔ مدھوگری (کشتیہار۔ ناڈیہ) علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر 154/5 ایس سے 157/1۔ ایس سے ہوتے ہوئے متھ بنگا ندی کے قدیمی بہاؤ راستے کے درمیان تک، جیسا کہ 1962 کے چکبندی نقشہ میں دکھایا گیا ہے، ایک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ جون، 2011 میں اجتماعی طور پر سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

(ii) اندھارکوٹا (کشتیہار۔ ناڈیہ) علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر 154/5۔ ایس سے حد ستون نمبر 157/1 -ایس سے ہوتے ہوئے موجودہ متھ بنگا ندی کے کنارے تک ایک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ جون، 2011 میں اجتماعی طور پر سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

(iii) پکوریا (کشتیہار۔ نادیہ) علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر 151/1۔ ایس سے حد ستون نمبر 152/2۔ ایس سے ہوتے ہوئے متھ بنگا ندی کے کنارے تک ایک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ جون، 2011 میں اجتماعی طور پر سروے کیا؛ گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

(iv) چارمہ کنڈی (کشتیہار۔ ناڈیہ) علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر 153/1۔ ایس سے حد ستون نمبر 153/9 -ایس سے ہوتے ہوئے متھ بنگا ندی کے کنارے

تک ایک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ جون، 2011 میں اجتماعی طور پر سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

(v) ری پال/ کھتاداہ/ بٹولی اسپا میری/ ایل این پر (پٹاری)

نوگاؤں۔ مالدہ) علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر 242/S/13 سے حد ستون نمبر 243/7-S/5 کو جوڑنے والے خط کی شکل میں خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ جون، 2011 میں اجتماعی طور پر سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

(vi) بیروبازی (پہنچ گڑھ۔ جلپائی گڑی) علاقہ بنگلہ دیش کے ذریعہ قبضہ مخالفانہ کے طور پر حامل رقبہ (پنچ گڑھ۔ جلپائی گڑی) اور بھارت کے ذریعہ قبضہ مخالفانہ کے طور پر حامل بیروباڑی اور سنگھ پاڑا۔ کھودی پاڑا (پنچ گڑھ۔ جلپائی گڑی) میں خط حد 1998-1996 کے دوران اجتماعی طور سے کی گئی حد بندی کے مطابق کھینچا جائے گا۔

(ب) میگھالیہ سیکٹر

(1) لوباچیرا۔ نون چیرا

لئی لانگ۔ بلی چیرا میں موجودہ حد ستون نمبر 1315/4-S سے حد ستون نمبر-1315/15-S تک لئی لانگ۔ نون چیرا میں حد ستون نمبر 1316/1-S سے حد ستون نمبر- 1316/11-S تک لئی لانگ۔ لہی لنگ میں حد ستون نمبر 1317 سے حد ستون نمبر 1317/13-S تک اور لئی لانگ۔ لبھا چیرا میں حد ستون نمبر 1318/1-S سے حد ستون نمبر 1318/2-S سے ہوتے ہوئے چائے باغیچوں کے کنارے تک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ دسمبر، 2010 میں اجتماعی طور پر سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

(ii) پرڈی واہ/ پڈوواعلاقہ

موجودہ حد ستون نمبر 1270/1-S سے حد ستون نمبر 127/1-T تک اجتماعی طور پر کیے گئے سروے اور آپسی رضامندی کے مطابق خط حد کھینچا جائے گا۔ فریقین کے درمیان اقرار پایا گیا ہے کہ پرڈی واہ دیہات سے بھارتی قوم کے افراد کو اس نقشہ کے، جس پر اقرار پایا گیا ہے، نقطہ نمبر 6 کے نزدیک پیانگ ندی سے پانی لینے کی اجازت دی جائے گی۔

(iii) لنگ کھاٹ علاقہ

(الف الف) لنگ کھاٹ۔ 1 کلم چیرا اور لنگ کھاٹ۔ 1/ کلم چیرا موجودہ حد ستون نمبر 1264/4-S سے حد ستون نمبر 1265 اور حد ستون نمبر 1265/6-S سے حد ستون نمبر 1265/9-S تک اس خط کے مطابق خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ اجتماعی طور سے سروے کیا گیا تھا اور آپسی اقرار پایا گیا تھا۔

(الف ب) لنگ کھاٹ۔III/سونا ہاٹ

موجودہ حد ستون نمبر 1266/13-S سے جنوب سمت کے نالے کے ساتھ ساتھ وہاں تک خط حد جہاں تک وہ مشرق۔مغرب سمت میں دوسرے نالے سے ملتا ہے، کھینچا جائے گا اس کے بعد یہ مشرق سمت میں نالے کے شمالی کنارے سے ہوتے ہوئے وہاں تک چلے گا، جہاں تک حوالہ ستون نمبر 1267/4-R.B اور 1267/3.R.I کے شمال میں موجودہ بین الاقوامی حد سے ملتا ہے۔

(iv) داوکی/تمابل علاقہ

موجودہ حد ستون 1275/1-S سے حد ستون نمبر 1275/7-S کو جوڑنے والا ایک خط مستقیم سے خط حد کھینچا جائیگا۔فریقین اس رقبے میں ''صفر خط'' پر باڑ لگانے کے لیے رضامند ہیں۔

(v) نل جوری/شری پور علاقہ

(الف الف) تل جوری III

خط حد جنوب سمت میں موجودہ حد ستون نمبر 1277/2-S سے پٹی نقشہ نمبر 166 میں دکھائے گئے تین قطعات اراضی تک وہاں تک کا ایسا خط ہوگا جہاں تک وہ حد ستون نمبر 1277/5-T سے بہنے والے نالے سے ملتا ہے اس کے بعد وہ جنوب سمت میں نالے کے مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ بنگلہ دیش کی طرف سے دو قطعات اراضی تک چلے گا اور پھر مشرق کی سمت میں وہاں تک چلے گا جہاں تک حد ستون نمبر 1277/4-S سے جنوب سمت میں کھینچے گئے خط سے ملتا ہے۔

(الف ب) نل جوری III

موجودہ حد ستون نمبر 1278/2-S سے حد ستون نمبر 1279/3-S تک خط حد ایک سیدھے خط کے طور پر کھینچا جائے گا۔

(vi) مکتا پور/ڈبرہاوور علاقہ

فریقین اس بات پر اقرار پائے ہیں کہ بھارتی قوم کے افراد کو کالی مندر جانے کی اجازت ہوگی اور انہیں مکتا پور کی طرف کے کنارے سے مکتا پور/ڈبرہاوور علاقے میں قائم ذخیرہ آب سے پانی لینے اور مچھلی پکڑنے کے حقوق کا استعمال کرنے کی بھی اجازت دی جائے گی۔

(ج) تری پورہ سیکٹر

(i) تری پورہ/مولوی بازار سیکٹر میں چندن نگر۔چمپارائی چائے باغیچہ علاقے

موجودہ حد ستون نمبر 1904 سے حد ستون نمبر 1905 تک سونار۔ چیری ندی کے ساتھ خط حد کھینچا جائے گا، جیسا کہ جولائی 2011 میں اجتماعی طور سے سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

آسام سیکٹر

(i) موجودہ حد ستون نمبر 1066/24-T سے حد ستون نمبر 1067/16-T تک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ اگست 2011 میں اجتماعی طور سے سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

(ii) آسام سیکٹر میں پلاتھال علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر 1370/3-S سے حد ستون نمبر 1371/6-S تک ہوتے ہوئے چائے باغیچے کے باہری کنارے سے ہوتے ہوئے پان باغیچے رقبے کے باہری کنارے کے ساتھ ساتھ حد ستون نمبر 1372 سے 1373/2-S تک خط حد کھینچا جائے گا۔

III تاریخ 16 مئی 1974ء کے اقرارنامے کی مد 1(12) اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے اقرارنامے کے پروٹوکول کی مطابقت میں بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان انکلیووں کے ادلا بدلی کی فہرست

الف۔ بنگلہ دیش میں ادلا بدلی کے قابل بھارتی انکلیو، رقبہ کے ساتھ۔

1	2	3	4	5	6
نمبر شمار	چھٹوں کا نام	چھٹ نمبر	بنگلہ دیش کے پولیس اسٹیشن کے اندر قائم	مغربی ابنگال کے پولیس اسٹیشن کے اندر قائم	رقبہ ایکڑ میں
الف۔ آزاد چھٹوں والے انکلیو					
1۔	گراٹی	75	پوچاگار	ہلدی باڑی	58.23
2۔	گراٹی	76	پوچاگار	ہلدی باڑی	0.79
3۔	گراٹی	77	پوچاگار	ہلدی باڑی	18
4۔	گراٹی	78	پوچاگار	ہلدی باڑی	958.66
5۔	گراٹی	79	پوچاگار	ہلدی باڑی	1.74
6۔	گراٹی	80	پوچاگار	ہلدی باڑی	73.75
7۔	بنگی ماری	73	پوچاگار	ہلدی باڑی	6.07
		حصہ ا			
8۔	نذیر گنج	41	بوڈا	ہلدی باڑی	58.32
9۔	نذیر گنج	42	بوڈا	ہلدی باڑی	434.29
10۔	نذیر گنج	44	بوڈا	ہلدی باڑی	53.47
11۔	نذیر گنج	45	بوڈا	ہلدی باڑی	1.07
12۔	نذیر گنج	46	بوڈا	ہلدی باڑی	17.95
13۔	نذیر گنج	47	بوڈا	ہلدی باڑی	3.89
14۔	نذیر گنج	48	بوڈا	ہلدی باڑی	73.27
15۔	نذیر گنج	49	بوڈا	ہلدی باڑی	49.05

16۔	نذیر گنج	50	بوڈا	ہلدی باڑی	5.05
17۔	نذیر گنج	51	بوڈا	ہلدی باڑی	0.77
18۔	نذیر گنج	52	بوڈا	ہلدی باڑی	1.04
19۔	نذیر گنج	53	بوڈا	ہلدی باڑی	1.02
20۔	نذیر گنج	54	بوڈا	ہلدی باڑی	3.87
21۔	نذیر گنج	55	بوڈا	ہلدی باڑی	12.18
22۔	نذیر گنج	56	بوڈا	ہلدی باڑی	54.04
23۔	نذیر گنج	57	بوڈا	ہلدی باڑی	8.27
24۔	نذیر گنج	58	بوڈا	ہلدی باڑی	14.22
25۔	نذیر گنج	60	بوڈا	ہلدی باڑی	0.52
26۔	پٹی ماری	59	بوڈا	ہلدی باڑی	122.8
27۔	دیکھا تا چھٹ	38	بوڈا	ہلدی باڑی	499.21
28۔	سلبری	37	بوڈا	ہلدی باڑی	1188.93
29۔	کاجل دگھی	36	بوڈا	ہلدی باڑی	771.44
30۔	نٹک ٹوکا	32	بوڈا	ہلدی باڑی	162.26
31۔	نٹک ٹوکا	33	بوڈا	ہلدی باڑی	0.26
32۔	بیولا ڈانگا چھٹ	35	بوڈا	ہلدی باڑی	0.83
33۔	بلا پارہ اگرابار	3	دیبی گنج	ہلدی باڑی	1752.44
34۔	بلاکھنلکھ ریچاستل دہا	30	ڈملہ	ہلدی باڑی	7.71
35۔	بلاکھنلکھ ریچاستل	29	ڈملہ	ہلدی باڑی	36.83
36۔	براکھنگیر	28	ڈملہ	ہلدی باڑی	30.83
37۔	نگرجی کوبری	31	ڈملہ	ہلدی باڑی	33.41
38۔	کچلی باری	26	پٹگرام	میکلی گنج	5.78
39۔	کچلی باری		پٹگرام	میکلی گنج	2.04

40۔	براکچلی باری	تھانہ میکلی گنج کے جے۔ایل۔ 107 کا ٹکڑا	پٹگرام	میکلی گنج	4.35
41۔	جمالوہابیلا پکھاری	6	پٹگرام	میکلی گنج	5.24
42۔	اپنچوکی کچلی باری	115/2	پٹگرام	میکلی گنج	0.32
43۔	اپنچوکی کچلی باری	7	پٹگرام	میکلی گنج	44.04
44۔	بھوتھڑی	11	پٹگرام	میکلی گنج	36.83
45۔	بالاپوکھاری	5	پٹگرام	میکلی گنج	55.91
46۔	باراکھانگیر	4	پٹگرام	میکلی گنج	50.51
47۔	باراکھانگیر	9	پٹگرام	میکلی گنج	87.42
48۔	چٹھ بوگڈوکرا	10	پٹگرام	میکلی گنج	41.7
49۔	رتن پور	11	پٹگرام	میکلی گنج	58.91
50۔	بوگڈکرا	12	پٹگرام	میکلی گنج	25.49
51۔	پلکرڈابری	تھانہ میکلی گنج کے جے۔ایل۔ 107 کا ٹکڑا	پٹگرام	میکلی گنج	0.88
52۔	کھرکھریا	15	پٹگرام	میکلی گنج	60.74
53۔	کھرکھریا	13	پٹگرام	میکلی گنج	51.62
54۔	لوٹاماری	14	پٹگرام	میکلی گنج	110.92
55۔	بھوت باری	16	پٹگرام	میکلی گنج	205.46
56۔	کومٹ چانگربدھا	16الف	پٹگرام	میکلی گنج	42.8
57۔	کومٹ چانگربدھا	17الف	پٹگرام	میکلی گنج	16.01
58۔	پنیسالا	17	پٹگرام	میکلی گنج	137.66
59۔	دواریکاماری کھاسباش	18	پٹگرام	میکلی گنج	36.5

60۔	پنیسالا	153/ع	پٹگرام	میکلی گنج	0.27
61۔	پنیسالا	153/س	پٹگرام	میکلی گنج	18.01
62۔	پنیسالا	19	پٹگرام	میکلی گنج	64.43
63۔	پنیسالا	21	پٹگرام	میکلی گنج	51.4
64۔	لوٹاماری	20	پٹگرام	میکلی گنج	283.53
65۔	لوٹاماری	22	پٹگرام	میکلی گنج	98.85
66۔	دواریکاماری	23	پٹگرام	میکلی گنج	39.52
67۔	دواریکارماری	25	پٹگرام	میکلی گنج	45.73
68۔	چھٹ بھوتھاٹ	24	پٹگرام	میکلی گنج	56.11
69۔	باکاٹا	131	پٹگرام	ہتھ بھنگا	22.35
70۔	باکاٹا	132	پٹگرام	ہتھ بھنگا	11.96
71۔	باکاٹا	130	پٹگرام	ہتھ بھنگا	20.48
72۔	بھوگرام گری	133	پٹگرام	ہتھ بھنگا	1.44
73۔	چیناکاٹا	134	پٹگرام	میکلی گنج	7.81
74۔	بانس کاٹا	119	پٹگرام	متھ بھنگا	413.81
75۔	بانس کاٹا	120	پٹگرام	متھ بھنگا	30.75
76۔	بانس کاٹا	121	پٹگرام	متھ بھنگا	21.15
77۔	بانس کاٹا	113	پٹگرام	متھ بھنگا	57.86
78۔	بانس کاٹا	112	پٹگرام	متھ بھنگا	315.04
79۔	بانس کاٹا	114	پٹگرام	متھ بھنگا	0.77
80۔	بانس کاٹا	115	پٹگرام	متھ بھنگا	29.2
81۔	بانس کاٹا	122	پٹگرام	متھ بھنگا	33.22
82۔	بانس کاٹا	127	پٹگرام	متھ بھنگا	12.72
83۔	بانس کاٹا	128	پٹگرام	متھ بھنگا	2.33

2.55	متھ بھنگا	پٹگرام	117	بانس کاٹا	84۔
30.98	متھ بھنگا	پٹگرام	118	بانس کاٹا	85۔
0.64	متھ بھنگا	پٹگرام	125	بانس کاٹا	86۔
1.39	متھ بھنگا	پٹگرام	126	بانس کاٹا	87۔
1.37	متھ بھنگا	پٹگرام	129	بانس کاٹا	88۔
16.96	متھ بھنگا	پٹگرام	116	بانس کاٹا	89۔
24.37	متھ بنگا	پٹگرام	123	بانس کاٹا	90۔
0.28	متھ بنگا	پٹگرام	124	بانس کاٹا	91۔
126.59	سیتیل کوچی	ہاتی بندھا	135	گوٹاماری چھٹ	92۔
20.02	سیتیل کوچی	ہاتی بندھا	136	گوناماری چھٹ	93۔
217.29	دن ہاٹا	لال مونر ہاٹ	151	بناپ چائی	94۔
81.71	دن ہاٹا	لال مونر ہاٹ	152	بناپ چائی بھیتر کوٹھی	95۔
1643.44	دن ہاٹا	پھول باری	150	دس آر چھارا	96۔
14.27	دن ہاٹا	کری گرام	156	دکرہاٹ دکینز کوٹھی	97۔
21.21	دن ہاٹا	بھرونگاماری	141	کلامتی	98۔
31.58	دن ہاٹا	بھرونگاماری	153	بھاہوب گنج	99۔
45.63	دن ہاٹا	بھرونگاماری	142	بااوتیکرسا	100۔
39.99	دن ہاٹا	بھرونگاماری	143	براکوچلکا	101۔
0.9	دن ہاٹا	بھرونگاماری	147	گاوچلکاII	102۔
8.92	دن ہاٹا	بھرونگاماری	146	گاوچلکاI	103۔
8.81	دن ہاٹا	بھرونگاماری	145	دیگھالتریII	104۔
12.31	دن ہاٹا	بھرونگاماری	144	دیگھالتریI	105۔
17.85	دن ہاٹا	بھرونگاماری	149	چھوٹوگرل جھوراII	106۔
35.74	دن ہاٹا	بھرونگاماری	148	چھوٹوگرل چھوراI	107۔

108۔	جے۔ایل۔نمبر 38 کے جنوبی کنارے اور جے۔ایل۔ نمبر 39 کے جنوبی کنارے پر بغیر نام اور جے۔ایل۔نمبر کا 1 چھٹ (جو مقامی طور پر اشو کباڑی کے نام سے جانا جاتا ہے) ب۔ٹکڑا شدہ چھٹ والے انکلیو	157	پٹگرام	متھ بنگا	3.5
109۔	(i) بیولا ڈانگا	34	ہلدی باڑی	بوڈا	862.46
	(ii) بیولا ڈانگا	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
110۔	(i) کوتبھا جنی	2	ہلدی باڑی	دیبی گنج	2012.27
	(ii) کوتبھا جنی	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
	(iii) کوتبھا جنی	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
	(iv) کوتبھا جنی		ہلدی باڑی	دیبی گنج	
111۔	(i) دہالا	کھا گھرا باری	ہلدی باڑی	دیبی گنج	2650.35
	(ii) دہالا	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
	(iii)	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
	(iv)	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
	(v)	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
	(vi)	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	17160.63

انکلیووں کی مندرجہ بالا تفاصیل کا 9 اکتوبر، 1996 سے 12 اکتوبر، 1996 کے دوران کلکتہ میں منعقد بھارت۔ بنگلہ دیش کانفرنس کے دوران اور ساتھ ہی 21 نومبر، 1996 سے 24 نومبر، 1996 کے دوران جلپائی گڑی (مغربی بنگال)۔ پانچہ گڑھ (بنگلہ دیش) سیکٹر میں اجتماعی میدانی معائنہ کے دوران بھی بھارت اور بنگلہ دیش کے ذریعہ رکھے گئے ریکارڈوں سے اجتماعی طور سے مقالہ کیا گیا ہے اور انہیں ان کے مطابق بنایا گیا ہے۔

نوٹ: میدانی سیزن 97-1996 کے دوران اجتماعی آراضی تصدیق کے ذریعہ مندرجہ بالا نمبر شمار 108 کے انکلیو کے نام کی اشوکا باڑی انکلیو کے طور پر پہچان کی گئی۔

بریگیڈیر جے۔ آر۔ پیٹر   محمد شفیع الدین

ڈائرایکٹر، آراضی ریکارڈ اور سروس

ڈائریکٹر جنگل، آراضی ریکارڈ اور سروے (بہ اعتبار عہدہ) مغربی بنگال، بھارت

اور ڈائریکٹر مشرقی سرکل سروے آف انڈیا، کلکتہ۔

ب۔ بھارت میں ادلا بلی کے قابل بنگلہ دیشی انکلیو، رقبہ کے ساتھ

1	2	3	4	5	6
نمبر شمار	چھٹوں کا نام	مغربی بنگال کے پولیس اسٹیشن کے اندر قائم	بنگلہ دیش کے پولیس نمبر اسٹیشن کے اندر قائم	جے۔ ایل نمبر۔	رقبہ ایکڑ میں
	الف۔	آزاد چھٹوں والے انکلیو			
1۔	چھٹ کچلی باری	میکلی گنج	پٹگرام	22	370.64
2۔	کچلی باری کی چھٹ آراضی	میکلی گنج	پٹگرام	24	1.83
3۔	بالا بکھاری	میکلی گنج	پٹگرام	21	331.64
4۔	پنباری نمبر 2 کی چھٹ آراضی	میکلی گنج	پٹگرام	20	1.13
5۔	چھٹ پنباری	میکلی گنج	پٹگرام	18	108.59
6۔	دھابل ساتی مرگی پور	میکلی گنج	پٹگرام	15	173.88

7۔ بامن دل	میکلی گنج	پٹگرام	11	2.24
8۔ چھٹ دھابل ساتی	میکلی گنج	پٹگرام	14	66.58
9۔ دھابل ساتی	میکلی گنج	پٹگرام	13	60.45
10۔ شری رامپور	میکلی گنج	پٹگرام	8	1.05
11۔ جوتے نجما	میکلی گنج	پٹگرام	3	87.54
12۔ جگت بیر نمبر 3 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	37	69.84
13۔ جگت بیر نمبر 1 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	35	30.66
14۔ جگت بیر نمبر 2 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	36	27.09
15۔ چھٹ کوکوآباری	متھ بھنگا	پٹگرام	47	29.49
16۔ چھٹ بھنداردابا	متھ بھنگا	پٹگرام	67	39.96
17۔ دھابل گوڑی	متھ بھنگا	پٹگرام	52	12.5
18۔ چھٹ دھابل گوڑی	متھ بھنگا	پٹگرام	53	22.31
19۔ دھابل گوڑی نمبر 3 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	70	1.33
20۔ دھابل گوڑی نمبر 4 کی چھٹ آراض	متھ بھنگا	پٹگرام	71	4.55
21۔ دھابل گوڑی نمبر 5 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	72	4.12
22۔ دھابل گوڑی نمبر 1 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	68	26.83

23۔ دھابل گوڑی نمبر 2 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	69	13.95
24۔ مہیش ماری	سیتل کوچی	پٹگرام	54	122.77
25۔ براسراڈوبی	سیتل کوچی	ہاتی بدھا	13	34.96
26۔ پھلناپور	سیتل کوچی	پٹگرام	64	505.56
27۔ امجھول	سیتل کوچی	ہاتی بدھا	57	1.25
28۔ کسمت بھاتری گاچھ	دن ہاٹا	کالی گنج	82	209.95
29۔ درگاپور	دن ہاٹا	کالی گنج	83	20.96
30۔ بنسوآ کھامر	دن ہاٹا	لالمونر ہاٹ	1	24.54
31۔ پااوتو کوتھی	دن ہاٹا	لالمونر ہاٹ	37	589.94
32۔ مغربی باکالیر چھرا	دن ہاٹا	بھرونگاماری	38	151.98
33۔ مرکزی باکالیرا چھرا	دن ہاٹا	بھرونگاماری	39	32.72
34۔ مشرقی باکالیر چھرا	دن ہاٹا	بھرونگاماری	40	12.23
35۔ مرکزی مسال	دن ہاٹا	بھرونگاماری	3	136.66
36۔ مرکزی چھٹ مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگاماری	8	11.87
37۔ مغربی چھٹ مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگاماری	7	7.6
38۔ شمال مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگاماری	2	27.29
39۔ کچوآ	دن ہاٹا	بھرونگاماری	5	119.74
40۔ شمال تنسجانی	طوفان گنج	بھرونگاماری	1	47.17
41۔ چھٹ تلائی	طوفان گنج	بھرونگاماری	17	81.56
ب۔ ٹکڑا شدہ چھٹ والے انکلیو				
42۔ (i) نل گرام	سیتل کوچی	پٹگرام	65	1397.34
(ii) نل گرام (ٹکڑا)	سیتل کوچی	پٹگرام	65	
(iii) نل گرام (ٹکڑا)	سیتل کوچی	پٹگرام	65	

43۔	(i)چھٹ نل گرام	سیتل کوچی	پٹگرام	66	49.5
	(ii)چھٹ نل گرام (ٹکڑا)	سیتل کوچی	پٹگرام	66	
44۔	(i)بتری گاچھ	دن ہاٹا	کالی گنج	81	577.37
	(ii)بتری گاچھ (ٹکڑا)	دن ہاٹا	کالی گنج	81	
	(iii)بتری گاچھ (ٹکڑا)	دن ہاٹا	پھول باری	9	
45۔	(i) کرالا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	پھول باری	9	269.91
	(ii) کرالا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	پھول باری	9	
	(iii) کرالا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	پھول باری	8	
46۔	(i)سب پرساد مستتی	دن ہاٹا	پھول باری	8	373.2
	(ii)سب پرساد مستتی (ٹکڑا)	دن ہاتا	پھول باری	6	
47۔	(i)جنوب مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	6	571.38
	(ii)جنوب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	6	
	(iii)جنوب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	6	
	(iv)جنوب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	6	
	(v)جنوب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	6	
	(vi)جنوب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	6	
48۔	(i)مغرب مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	4	29.49

	(ii)مغرب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	بھرونگاماری	4	
49۔	(i)مشرقی چھٹ مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگاماری	10	35.01
	(ii)مشرقی چھٹ مسال ڈانگا(ٹکڑا)	دن ہاٹا	بھرونگاماری	10	
50۔	(i)مشرقی مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگاماری	11	153.89
	(ii)مشرقی مسال ڈانگا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	بھرونگاماری	11	
51۔	(i)شمال دھال ڈانگا	طوفان گنج	بھرونگاماری	14	24.98
	(ii)شمال دھال ڈانگا (ٹکڑا)	طوفان گنج	بھرونگاماری	14	
	(iii)شمال دھال ڈانگا (ٹکڑا)	طوفان گنج	بھروناماری	14	
کل رقبہ:					7,110,02

انکلیووں کی مندرجہ بالا تفاصیل کا 9 اکتوبر، 1996 سے 12 اکتوبر، 1996 کے دوران کلکتہ میں منعقد بھارت۔ بنگلہ دیش کانفرنس کے دوران اور ساتھ ہی 21 نومبر، 1996 سے 24 نومبر، 1996 کے دوران جلپائی گڑی (مغربی بنگال)۔ پانچہ گڑھ (بنگلہ دیش) سیکٹر میں اجتماعی میدانی معائنہ کے دوران بھی بھارت اور بنگلہ دیش کے ذریعہ رکھے گئے ریکارڈوں سے اجتماعی طور سے مقابلہ کیا گیا ہے اور انہیں ان کے مطابق بنایا گیا ہے۔

نوٹ:۔ میدانی سیزن 97-1996 کے دوران اجتماعی آراضی تصدیق کے ذریعہ مندرجہ بالا نمبر شمار 108 کے انکلیو کے نام کی اشوکا باڑی انکلیو کے طور پر پہچان کی گئی۔

بریگیڈیر جے۔ آر۔ پیٹر
ڈائرایکٹر، آراضی ریکارڈ اور سروے۔
(بہ اعتبار عہدہ) مغربی بنگال، بھارت
اور ڈائریکٹر مشرقی سرکل سروے
آف انڈیا، کلکتہ

محمد شفیع الدین
ڈائریکٹر جنرل،
آراضی ریکارڈ اور سروے
بنگلہ دیش۔
ڈاکٹر سنجے سنگھ

سکریٹری، حکومت
بھارت۔

اصطلاحات

	الف	
Sch. VI-3(1)(c)	Water course	آب گذر
Sch. VI 16(2) Prov.	Initial order	ابتدائی حکم
Art. 56(i) Prov.(a)	Writing under his hand	اپنے دستخطی تحریر
Art. 124(2)	Warrant under his hand and seal	اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ
Art. 260	Undertake	اپنے ذمے لینا
Art. 132	Appeal	اپیل
Art. 56 (1) (b)	Impeachment	اتہام بد نظمی
Art. 227 (3)	Attorney	اٹارنی
Art. 294 (a)	Assets	اثاثے
Art. 336 (12)	Commodities	اجناس
Sch. VII List-II/39	Powers, privileges & immunities	اختیارات، مراعات اور تحفظات
Art. 366 (4)	Borrow	ادھار لینا
Art. 13 (3) (a)	Ordinance	آرڈیننس
Art. 350	Redress	ازالہ
Art. 19 (2)	Defamation	ازالہ حیثیت عرفی
Art. 93	Speaker	اسپیکر
Art. 366 (26)	Stock	اسٹاک

Art. 366 (12)	Articles	اشیاء
Art. 13 (3) (a)	Notification	اطلاع نامہ
Art. 122 (1)	Call in question	اعتراض کرنا
Art. 123 (1)	Promulgate	اعلان کرنا
Art. 324 (2)	Chief Election Commissioner	اعلیٰ انتخابی کمشنر
Sch. 1	Chief Commissioner's province	اعلیٰ کمشنر کا صوبہ
Art. 48	Animal Husbandary	افزائشِ حیوانات
Art. 19 (2)	Sovereignty and integrity	اقتدارِ اعلیٰ اور سالمیت
Sch. III	Solemnly affirm	اقرارِ صالح کرنا
Sch. VII List-1 (26)	Beacon	آکاش دیا
Art. 311 (2)	Charges	الزامات
Art. 32 (2)	Writ of prohibition	امتنائی رٹ
Art. 61 (2) (a)	Prefer a charge	الزام لگانا
Art. 15 (1)	Discriminate against	امتیاز کرنا
Art. 31 A (2) (a)	Estate	املاک
Art. 25 (1)	Public order	امنِ عامہ
Art. 51 (a)	Peace and Security	امن اور سلامتی
Art. 19 (1) (c)	Association	انجمن
Sch. VI 16 (2)	Cooperative Society	انجمنِ امدادِ باہمی
Art. 54	Electoral College	انتخابی جماعت

Art. 324 (2)	Election Commission	انتخابی کمیشن
Art. 375	Ministerial	انتظامی
Art. 142 (2)	Discovery	انکشاف
Sch. VII List 1/6	Atomic energy	ایٹمی توانائی
Art. 127	Ad hoc Judge	ایڈہاک جج
Preamble	Constitution	آئین
Art. 368 (1)	Constituent power	آئین سازی کا اختیار
Art. 32 heading	Constitutional remedy	آئینی چارۂ کار
	ب	
Art. 31 B	Competent legislature	بااختیار مجلسِ قانون ساز
Art. 114 (2)	Charged on	بار پڑنے کا
Art. 13 (2)	Void	باطل
Art. 326	Adult suffrage	بالغوں کا حقِ رائے دہی
Art. 236 (b)	Exclusively	بالکلیہ
Art. 239 (2)	Notwithstanding anything contained in	باوجود کسی امر کے جو اس میں درج ہے
Sch. VII List-1/95	Admiralty Jurisdiction	بحری عدالت کا اختیارِ سماعت
Art. 124 (5)	Misbehaviour	بداطواری
Art. 3 (e)	Alter	بدلنا
Art. 85 (2) (a)	Prorogue	برخاست کرنا

Art. 190 (4) Prov.	Prorogue or adjourn	برخاست کرنا یا ملتوی کرنا
Art. 297 (3)	Continental shelf	برِاعظمی کنارۂ آب
Art. 169	Abolition	برخاستگی
Art. 311	Dismissed	برطرف
Art. 34	Indemnify	بری الذمہ کرنا
Art. 3 (e) Prov.	Bill	بل
Art. 114	Appropriation Bill	بلِ تخصیصِ رقم
Art. 81 (1) (a)	Direct election	بلاواسطہ انتخاب
Art. 276 (1)	Municipality	بلدیہ
Art. 226 (2)	Cause of Action	بنائے دعویٰ
Sch. VII List-1/28	Port quarantine	بندرگاہی قرنطینہ
Sch. VII List-II (4)	Borstal	بورسٹل
Art. 1 (3)	India	بھارت
Art. 124 (1)	Chief Justice of India	بھارت کا اعلیٰ جج
Art. 110 (1) (f)	Public Accounts of India	بھارت کا سرکاری کھاتہ
Art. 132 (1)	Territory of India	بھارت کا علاقہ
Art. 12	Government of India	بھارت کی حکومت
Art. 8	Dominion of India	بھات کی ڈومینین
Art. 360 (1)	Credit of India	بھارت کی ساکھ
Art. 352 (1) (Exp.)	Security of India	بھارت کی سلامتی

Art. 363 (1)	Ruler of Indian state	بھارتی ریاست کا حکمراں
Art. 8	Indian origin	بھارتی نژاد
Art. 352 (1)	External aggression	بیرونی حملہ
Sch. VII List-III (27)	Displaced persons	بے گھر اشخاص
	پ	
Art. 33	Parliament	پارلیمنٹ
Art. 31A (1) (e)	Lease	پٹہ
Art. 366 (17)	Provident Fund	پراویڈنٹ فنڈ
Sch. II	Retirement gratuity	پنشن گریچوئٹی
Art. 76 (3)	Right of audience	پیروی کرنے کا حق
Art. 293 (3)	Predecessor government	پیش رو حکومت
	ت	
Sch. VII List-II (4)	Reformatory	تادیب خانہ
Art. 5	Commencement	تاریخ نفاذ
Sch. VII List-I (67)	Historical monuments and records	تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ
Art. 72 (1)	Commute	تبدیل کرنا
Sch. 1	Alteration of boundaries	تبدیلی حدود
Art. 65 (3)	Immunities	تحفظات
Art. 336 (1) Prov.	Reservations	تحفظات
Art. 303 (1)	Trade and commerce	تجارت اور بیوپار

Art. 281	Explanatory memorandum	تشریحی یادداشت
Art. 134 (1) (c)	Certify	تصدیق کرنا
Art. 114	Appropriation	تصرف
Art. 136 (1)	Determination	تصفیہ
Art. 35 (b)	Adaptation	تطبیق
Art. 239B (1) Prov.	Suspension	تعطل
Sch. II	Vacations	تعطیلات
Art. 31A (2) (a) (iii)	Structure	تعمیر
Sch. VII List-II/33	Amusements	تفریحات
Art. 4	Supplemental	تکمیلی
Art. 244A (2) (e)	Supplemental, incidental and consequential	تکمیلی، ضمنی اور نتیجی
Art. 55 (3)	Proportional representation	تناسبی نمائندگی
Art. 13 (1)	Inconsistency	تناقض
Art. 334 (b) Prov.	Dissolution	توڑنا
Art. 4	Provisions	توضیعات
Sch. VII List-1/53	Oil Fields	تیل کے خطے
ث		
Art. 112 (3) (f)	Arbitral Tribunal	ثالثی ٹریبونل
ج		
Art. 296	Bona vacantia	جائداد لاوارث

Art. 23 (2)	Compulsory service	جبری خدمت
Art. 124 (2)	Judge	جج
Art. 320 (3) (e)	Injury	جسمانی ضرر
Art. 240 (1) Prov.	Body	جماعت
Art. 145 (2)	Single Judges and division courts	منفرد جج اور ڈویژن عدالتیں
Sch. VII List-III (16)	Lunacy	جنون
Art. 329 (a)	Validity	جواز
	ح	
Art. 251	Shall prevail	حاوی رہے گا
Sch. VI 5 (1)	Transportation for life	حبس دوام بہ عبور دریائے شور
Art. 327	Delimitation	حدبندی
Art. 269 (1) (c)	Terminal taxes	حدواری ٹیکس
Art. 276 (1)	Callings	حرفے
Sch. VII List-I (49)	Copyright	حق طبع وتصنیف
Art. 30 (1A)	Restrict abrogate the right	حق کو محدود یا ساقط کرنا
Art. 144	Authorities	حکام
Sch. VII List-1/3	Cantonment authorities	حکام چھاونی
Art. 72	Reprieve	حکم التوائے سزا دینا
Art. 296	Ruler	حکمراں
Art. 188	Subscribe on oath	حلف نامہ پر دستخط کرنا

	خ	
Sch.III	Swear in the name of God	خدا کے نام سے حلف اٹھانا
Art. 110 (1) (e)	Expenditure	خرچ
Art. 244 A (1)	Autonomous state	خود اختیاری ریاست
VI Sch./1	Autonomous regions	خود اختیاری علاقے
	د	
Art. 2	Admission	داخلہ
VII Sch. List-II 45	Records of rights	داخلہ حقوق اراضی
VI Sch. 2 (3)	Perpetual Succession	دائمی تسلسل
VI Sch. 3 (1) (a)	Occupation	دخل
Art. 15 (4)	Scheduled Castes	درج فہرست ذاتیں
Art. 371 A (3)	Removing difficulty	دشواری رفع کرنا
VII Sch. List-III/16	Mental Deficiency	دماغی فتور
Art. 324 (4)	Biennial election	دوسالہ انتخاب
Art. 366 (8)	Debt	دین
	ذ	
Art. 31A (2) (b)	Under proprietor	ذیلی مالک
Art. 279 (2)	Incidental or ancillary matters	ذیلی یا ضمنی امور
	ر	
Sch. VI 8 (3) (c)	Tolls	راہ داری

Art. 32 (2)	Quowarranto, writ of	رٹ اظہار اختیار
Art. 32 (2)	Mandamus, Writ of	رٹ تاکیدی
Art. 32 (2)	Habeas corpus, writ of	رٹ حاضری ملزم
Art. 32 (2)	Certiorari, writ of	رٹ مسل طلبی
Sch. II	Joining time	رجوع ہونے کی مدت
Art. 125 (2)	Leave	رخصت
Art. 3	Alteration	ردوبدل
Art. 13 (3) (a)	Usage	رسم
Art. 268 (1)	Stamp Duties	رسوم اسٹامپ
Art. 326	Corrupt or illegal practice	رشوت ستانی یا بدعنوانی
Art. 110 (1) (b)	Borrowing of money	رقم ادھار لینا
Art. 280 (3) (b)	Grants – in – aid	رقمی امداد
Art. 107 (1)	Money Bills	رقمی بل
Art. 116 (1) (a)	Grant	رقمی منظوری
Art. 13 (3) (a)	Custom	رواج
Sch. VII List-1/26	Light house	روشنی مینار
Art. 121	Conduct	رویہ
Art. 101 (2)	Legislature of the state	ریاست کی مجلس قانون ساز
Art. 378 A	States reorganisation	ریاستوں کی تنظیم جدید

ز

Art. 366 (29)	Excess profits tax	زائد منافع ٹیکس
Art. 42	Maternity relief	زچگی کے لیے امداد
Art. 275 (1)	Capital	زر اصل
Art. 270 (1)	Agricultural Income	زرعی آمدنی
Sch. VII List II (30)	Relief of agricultural indebtedness	زرعی قرض داری دور کرنا
Sch. VII List-1/36	Legal Tender	زر قانونی
Sch. VII List I (36)	Foreign exchange	زرمبادلہ
Sch. VII List II (18)	Landlord and tenant	زمیندار اور لگاندار
	س	
Art. 112	Annual financial statement	سالانہ مالیاتی گوشوارہ
Art. 269	Freights	سامان بھاڑا
Art. 271	Surcharge	سرچارج
Art. 366 (19)	Official Gazette	سرکاری گزٹ
Art. 72 (1)	Respite	سزا کا التوا
Sch. VII-1 (20)	Pilgrimage	سفر زیارت
Art. 366 (2)	Male Line	سلسلہ ذکور
Art. 268 (1)	Toilet Preparation	سنگھار کی تیار چیزیں
Art. 144	Civil	سول
	ش	
Art. 352 (1)	Grave emergency	شدید ہنگامی حالت

Art. 309	Conditions of service	شرائط ملازمت
Art. 262 (2)	Complaint	شکایت
Art. 31A (2) (b)	Sub-proprietor	شکمی مالک
Art. 311 (2) Prov.	Evidence, adduce	شہادت پیش کرنا
Art. 5	Citizenship	شہریت
Art. 11	Termination of citizenship	شہریت کو ختم کرنا
	ص	
Art. 76 (4)	During the pleasure of the president	صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک
Art. 231 (2) (c)	Principal seat	صدر مرکز
Art. 269 (1) (e)	Stock exchange	صرافہ
	ض	
Art. 4	Incidental	ضمنی
	ط	
Art. 227 (2) (b)	Practice	طریق کار
Art. 364 (2) (b)	Aircraft	طیارہ
	ظ	
	ع	
Art. 87 (1)	General election	عام انتخاب
Sch. VI 2(3)	Common seal	عام مہر

Art. 166 (1)	Executive action	عاملانہ کارروائی
Art. 286	Impose	عائد کرنا
Sch. VI/19	Transitional provisions	عبوری توضیعات
Sch. VII List II/12	Museum	عجائب گھر
Art. 359 (1)	Move any court	عدالت میں درخواست کرنا، کسی
Art. 225	Administration of justice	عدل گستری
Art. 350	Representation	عرض داشت
Preamble	Belief	عقیدہ
Art. 81 (1) (b)	Territorial constituencies	علاقائی انتخابی حلقے
Art. 324 (4)	Regional commissioners	علاقائی کمشنران
Art. 1 (2)	Territory	علاقہ
Art. 206	Votes on account	علی الحساب رقمی منظوری
Preamble	Democratic republic	عوامی جمہوریہ
Art. 296	Escheat	عود بحق سرکار
Art. 131 Prov.	Treaty	عہد نامہ
Art. 90	Hold Office	عہدہ پر فائز ہونا
	غ	
Art. 102 (1) (c)	Undischarged insolvent	غیر بری الذمہ دیوالیہ
Art. 160	Contingency	غیر متوقع حالت
Art. 25 (2) (a)	Secular activity	غیر مذہبی سرگرمی

Art. 22 (3) (a)	Alien, enemy	غیر ملکی دشمن
		ف
Art. 102 (1) (b)	Unsound mind, of	فاترالعقل
Art. 326	Unsoundness of mind	فتور عقل
Art. 331	Community	فرقہ
Art. 3 Expl.	Clause	فقرہ
Art. 110 (1) (e)	Fund	فنڈ
Sch. VII List II/61	Capitation tax	فی کس ٹیکس
		ق
Art. 43	Living Wage	قابل گزارہ اجرت
Sch. VII List 1/21	Law of nations	قانون اقوام
Art. 14	Equality before law	قانون کے روبرو مساوات
Art. 248	Residuary powers of legislation	قانون سازی کے بقیہ اختیارات
Art. 22	Legal practitioner	قانونی پیشہ ور
Art. 20 (2)	Prosecute	قانونی کارروائی کرنا
Art. 165 (2)	Legal character	قانونی نوعیت
Sch. VII List III/6	Deeds	قبالے
Art. 366 (25)	Tribal communities	قبائلی فرقے
Art. 31C	Declaration	قرار دینا
Art. 112 (3) (c)	Sinking fund charges	قرض ادائی فنڈ کے مصارف

Sch. VII List I/21	Piracy	قزاقی
Sch. V 5(2) (c)	Money lender	قرض دہندہ
Art. 131 Prov.	Covenant	قول و قرار
	ک	
Art. 19 (6) (ii)	Corporation	کارپوریشن
Art. 270 (4) (a)	Corporation tax	کارپوریشن ٹیکس
Art. 224	Acting	کارگزار
Art. 227 (2) (b)	Proceedings	کارروائی
Sch. VI 6 (1)	Cattle pounds/pounds	کانجی ہاوس
Art. 16 (5)	Professing a religion	کسی مذہب کو ماننے والا
Art. 366 (26)	Securities	کفالتیں
Art. 11	Derogate from	کم کرنا
Sch. VII List 1/21	High seas	کھلا سمندر
	گ	
Sch. VII List 1/5	Ammunition	گولا بارود
	ل	
Art. 31 A (1) (e)	Licence	لائسنس
Art. 31 A (2) (b)	Tenure holder	لگان دار
Art. 31 A (2) (a)	Land Tenure	لگانداری
Art. 301	Intercourse	لین دین

م		
Art. 31 A (2) (b)	Proprietor	مالک
Art. 336 (2)	Shall bar	مانع ہوگا
Sch. VII List 1/57	Fishing and fisheries	ماہی گیری اور ماہی گاہیں
Art. 254 (1)	Concurrent list	متوازی فہرست
Art. 257 (1) Prov.	Recurring sums	متوالی رقمیں
Art. 269 (1) (b)	Estate duty	محصول املاک
Art. 273 (2)	Export duty	محصول بر آمد
Sch. VI 3 (1) (a)	Reserved forest	محفوظ جنگل
Art. 76 (4)	Remuneration	محنتانہ
Art. 357 (2)	Competent	مجاز
Art. 110 (1) (c)	Consolidated fund	مجتمعہ فنڈ
Art. 16 (5)	Governing Body	مجلس انتظامی
Art. 187 (1)	Legislature	مجلس قانون ساز
Sch. VI 5 (1)	Indian Penal Code	مجموعہ تعزیرات بھارت
Sch. VII List 1/84 (b)	Narcotic Drugs	مخدر مفردات
Art. 16 (5)	Religious or denominational institution	مذہبی یا فرقہ جاتی ادارہ
Sch. VII List 1/(8)	Central Bureau of Intelligence and investigation	مرکزی محکمہ خفیہ و سراغ رسانی
Art. 53 (1)	Vested	مرکوز
Art. 5	Domicile	مستقل جائے سکونت

Art. 366 (2)	Domiciled, is	مستقل جائے سکونت ہو
Art. 348 (1) (b)	Authoritative text	مستند متن
Art. 72 (2)	Armed forces	مسلح افواج
Art. 18 (4)	Emolument	مشاہرہ
Art. 88	Joint sitting	مشترکہ نشست
Art. 87 (1)	Assemble together	مشترکہ اجلاس کرنا
Art. 112 (3) (c)	Debt charges	مصارف دین
Art. 72	Pardon	معافی
Art. 222 (2)	Compensatory allowance	معاوضہ الاونس
Art. 47	Drugs	مفرد ادویہ
Art. 321	Local Authority	مقامی حاکم
Art. 142 (1)	Cause of matter	مقدمہ یا امر نزاعی
Art. 16 (2)	Employment	ملازمت
Art. 235	Judicial service	ملازمت عدلیہ
Art. 309	Services	ملازمتیں
Sch. VII List 1/17	Naturalisation	ملکی بنانا
Art. 297 (3)	Territorial Waters	ملکی سمندر
Art. 195	Corresponding	مماثل
Sch. VII List 1/1	Conducive	ممد ومعاون
Art. 9	Foreign State	مملکت غیر

Art. 28 (1)	State fund	مملکتی فنڈ
Sch. VI-1	Appended	منسلک
Art. 335	Post	منصب
Art. 13 (3) (b)	Law passed	منظور کیا ہوا قانون
Art. 366 (2)	Progenitor	مورث
Art. 246	Subject Matter	موضوع
Art. 188 (2)	Chairman	میر مجلس
	ن	
Art. 233A (b)	Illegal or invalid	ناجائز یا باطل
Sch. VII List III (9)	Bankruptcy and insolvency	ناداری اور دیوالہ
Art. 239	Administrator	ناظم الامور
Art. 172 (1)	Proclamation of emergency	ہنگامی حالت کا اعلان نامہ
Art. 178	Deputy speaker	نائب اسپیکر
Art. 4 (1)	Consequential provisions	نتیجی توضیعات
Art. 16	Descent	نسب
Sch. VII List 1/49	Merchandise marks	نشانات مال وتجارت
Sch. IV	Allocation of seats	نشتوں کی تقسیم
Art. 47	Intoxicating drinks	نشہ آور مشروبات
Art. 129	Court of record	نظیری عدالت
Art. 172 (1)	Cease to operate	نفاذ ختم ہونا

Art. 227 (4)	Superintendence	نگرانی
	و	
Art. 112 (3) (d)	Pension payable	واجب الادا پنشن
Sch. VII List III/29	Infectious or contagious disease	وبائی یا متعدی بیماری
Art. 80 (4)	Single transferable vote	واحد قابل انتقال ووٹ
Art. 269 (1) (e)	Future market	وعدہ بازار
Sch. VII List III/5	Intestacy	وفات بلا وصیت
Art. 194 (2)	Vote	ووٹ
	ہ	
Sch. VII List 1/29	Air Traffic	ہوائی آمد ورفت
Art. 364 (2) (b)	Air navigation	ہوائی جہاز رانی
Art. 364 (2) (b)	Air ways	ہوائی راستے
	ی	
Art. 49	Monument	یادگار
Art. 1	Union	یونین
Art. 370 (1) (b) (i)	Union list	یونین فہرست

اصطلاحات

A		
Abolition	برخاستگی	Art. 169
Acting	کارگزار	Art. 224
Adaptation	تطبیق	Art. 35 (b)
Adhoc Judge	ایڈھاک جج	Art. 127
Administration of Justice	عدل گستری	Art. 225
Administrator	ناظم الامور	Art. 239
Admiralty Jurisdiction	بحری عدالت کا اختیار سماعت	VII Sch. List 1/95
Admission	داخلہ	Art. 2
Adult suffrage	بالغوں کا حق رائے دہی	Art. 326
Agricultural income	زرعی آمدنی	Art. 270 (1)
Aircraft	طیارہ	Art. 364 (2) (b)
Air navigation	ہوائی جہازرانی	Art. 364 (2) (b)
Air Traffic	ہوائی آمدورفت	VII Sch. List 1/29
Airways	ہوائی راستے	Art. 364 (2) (b)
Alien, enemy	غیر ملکی دشمن	Art. 22 (3) (a)
Allocation of seats	نشستوں کی تقسیم	Sch. IV
Alter	بدلنا	Art. 3
Alteration	ردوبدل	Art. 3

Alteration of boundaries	تبدیلی حدود	Ist Sch.
Ammunition	گولا بارود	VII Sch. List 1/5
Amusements	تفریحات	VI Sch. List II/33
Animal Husbandary	افزائش حیوانات	Art. 48
Annual financial statement	سالانہ مالیاتی گوشوارہ	Art. 112
Appeal	اپیل	Art. 132
Appended	منسلک	VI Sch. 1
Appropriation	تصرف	Art. 114
Appropriation bill	بل تصرف رقم	Art. 114
Arbitral tribunal	ثالثی ٹریبونل	Art. 113 (3) (f)
Armed forces	مسلح افواج	Art. 72 (2)
Articles	اشیاء	Art. 366 (12)
Assemble together	مشترکہ اجلاس کرنا	Art. 73 (1)
Assets	اثاثے	Art. 294 (a)
Association	انجمن	Art. 19 (1) (c)
Atomic energy	اٹیمی توانائی	VII Sch. List 1/6
Attorney	اٹارنی	Art. 227 (3)
Authoritative text	مستند متن	Art. 348 (1) (b)
Authorities	حکام	Art. 144
Autonomous regions	خود اختیاری علاقے	VI Sch. /1

Autonomous state	خود اختیاری ریاست	Art. 244 A (1)
B		
Bankruptcy and insolvency	ناداری اور دیوالہ	VII Sch. List III (9)
Beacons	آکاش دیا	VII Sch. List 1 (26)
Belief	عقیدہ	Preamble
Biennial election	دوسالہ انتخاب	Art. 324 (4)
Bill	بل	Art. 3 (e) Prov
Body	جماعت	Art. 240 (1) Prov
Bona vacantia	جائیداد لاوارث	Art. 296
Borrow	ادھار لینا	Art. 366 (4)
Borrowing of money	رقم ادھار لینا	Art. 110 (1) (b)
Borstal	بورسٹل	VII Sch. List II (4)
C		
Call in question	اعتراض کرنا	Art. 122 (1)
Callings	حرفے	Art. 276 (1)
Cantonment authorities	حکام چھاونی	VII Sch. List 1/3
Capital	زر اصل	Art. 275 (1)
Capitation tax	فی کس ٹیکس	VII Sch. List II/61
Cattle pounds	کانجی ہاوس	VI Sch. 6 (1)
Cause of action	بنائے دعویٰ	Art. 226 (2)

Cause or matter	مقدمہ یاامر نزاعی	Art. 142 (1)
Cease to operate	نفاذ ختم ہونا	Art. 172 (1)
Central Bureau of intelligence and investigation	مرکزی محکمہ خفیہ وسراغ رسانی	VII Sch. List 1/8
Certify	تصدیق کرنا	Art. 134 (1) (c)
Certiorari, Writ of	رٹ مسل طلبی	Art. 32 (2)
Chairman	میر مجلس	Art. 118 (2)
Charged on	بار پڑے گا	Art. 114 (2)
Charges	الزامات	Art. 311 (2)
Chief commissioner's Province	اعلیٰ کمشنر کا صوبہ	Ist Sch.
Chief Election Commissioner	اعلیٰ انتخابی کمشنر	Art. 324 (2)
Chief Justice of India	بھارت کا اعلیٰ جج	Art. 124 (1)
Citizenship	شہریت	Art. 5
Civil	سول	ART. 144
Caluse	فقرہ	ART. 3 Expl.
Commencement	تاریخ نفاذ	Art. 5
Common seal	عام مہر	VI. Sch. 2 (3)
Commodities	اجناس	Art. 366 (12)
Community	فرقہ	Art. 331
Commute	تبدیل کرنا	Art. 72 (1)

Compensatory allowance	معاوضہ الاؤنس	Art. 222 (2)
Competent	مجاز	Art. 357 (2)
Competent legislature	بااختیار مجلس قانون ساز	Art. 31 B
Complaint	شکایت	Art. 262 (2)
Compulsory service	جبری خدمت	Art. 23 (2)
Concurrent list	متوازی فہرست	Art. 254 (1)
Conditions of service	شرائط ملازمت	Art. 309
Conducive	ممد و معاون	VII Sch. List 1/1
Conduct	رویہ	Art. 121
Consequential provisions	نتیجی توضیعات	Art. 4 (1)
Consolidated fund	مجتمعہ فنڈ	Art. 110 (1) (c)
Constitution power	آئین سازی کا اختیار	Art. 368 (1)
Constitution	آئین	Preamble
Constitutional remedies	آئینی چارہ کار	Art. 32 heading
Contingency	غیر متوقع حالت	Art. 160
Continental shelf	براعظمی کنارہ آب	Art. 297 (3)
Cooperative Society	انجمن امداد باہمی	VI Sch. 6 (2)
Copy right	حق طبع و تصنیف	VII Sch. List 1/49
Corporation	کارپوریشن	Art. 19 (6) (ii)
Corporation tax	کارپوریشن ٹیکس	Art. 270 (4) (a)

Corresponding	مماثل	Art. 195
Corrupt or illegal practice	رشوت ستانی یا بدعنوانی	Art. 326
Council of ministers	وزیروں کی کونسل	Art. 74
Court of record	نظیری عدالت	Art. 129
Covenant	قول و قرار	Art. 131 Prov.
Credit of India	بھارت کی ساکھ	Art. 360 (1)
Custom	رواج	Art. 13 (3) (a)
D		
Debt	دین	Art. 366 (8)
Debt Charges	مصارف دین	Art. 112 (3) (c)
Declaration	قرار دینا	Art. 31 C
Deeds	قبالے	VII Sch. List III/6
Defamation	ازالہ حیثیت عرفی	Art. 19 (2)
Delimitation	حد بندی	Art. 327
Democratic republic	عوامی جمہوریہ	Preamble
Deputy speaker	نائب اسپیکر	Art. 178
Derogate from	کم کرنا	Art. 11
Descent	نسب	Art. 16
Determination	تصفیہ	Art. 136 (1)
Direct election	بلاواسطہ انتخاب	Art. 81 (a)

Discovery	انکشاف	Art. 142 (2)
Discriminate against	امتیاز کرنا	Art. 15 (1)
Dismissed	برطرف	Art. 311 (1)
Displaced, persons	بے گھر اشخاص	VII Sch. List III (27)
Dissolution	توڑنا	Art. 334 (b) Prov.
Domicile	مستقل جائے سکونت	Art. 5
Domiciled, is	مستقل جائے سکونت ہو	Art. 366 (2)
Dominion of India	بھارت کی ڈومینین	Art. 8
During the pleasure of the president	صدر کی خوشنودی حاصل	Art. 76 (4)
Drugs	رہنے تک مفرد ادویہ	Art. 47
E		
Election commission	انتخابی کمیشن	Art. 324 (2)
Electoral college	انتخابی جماعت	Art. 54
Emolument	مشاہرہ	Art. 18 (4)
Employment	ملازمت	Art. 16 (2)
Enemy alien	غیر ملکی دشمن	Art. 22 (3) (a)
Equality before law	قانون کے روبرو مساوات	Art. 14
Escheat	عود بحق سرکار	Art. 296
Estate	املاک	Art. 31A (2) (a)
Estate duty	محصول املاک	Art. 269 (1) (b)

Evidence, adduce	شہادت پیش کرنا	Art. 311 (2) prov.
Excess profits tax	زائد منافع ٹیکس	Art. 366 (29)
Exclusively	بالکلیہ	Art. 236 (b)
Executive action	عاملانہ کارروائی	Art. 166 (1)
Expenditure	خرچ	Art. 110 (1) (e)
Explanatory Memorandum	تشریحی یاداشت	Art. 281
Export duty	محصول برآمد	Art. 273 (2)
External aggression	بیرونی حملہ	Art. 352 (1)
F		
Fishing and fisheries	ماہی گیری اور ماہی گاہیں	VII Sch. List 1/57
Foreign exchange	زرمبادلہ	VII Sch. List 1/36
Foreign state	مملکت غیر	Art. 9
Freights	سامان بھاڑا	Art. 269 (1) (d)
Fund	فنڈ	Art. 110 (1) (c)
Future market	وعدہ بازار	Art. 269 (1) (e)
G		
General election	عام انتخاب	Art. 87 (1)
Governing body	مجلس انتظامی	Art. 16 (5)
Government of India	بھارت کی حکومت	Art. 12
Grant	رقمی منظوری	Art. 116 (1) (a)

Grants-in-aid	رقمی امداد	Art. 280 (3) (b)
Grave emergency	شدید ہنگامی حالت	Art. 352 (1)
H		
Habeas corpus, write of	رٹ حاضری ملزم	Art. 32 (2)
High seas	کھلا سمندر	VII Sch. List 1/21
Historical monuments and records	تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ	VII Sch. List 1/67
Hold office	عہدہ پر فائز ہونا	Art. 90
I		
Illegal or invalid	ناجائز یا باطل	Art. 233A (b)
Immunities	تحفظات	Art. 65 (3)
Impeachment	اتہام بد نظمی	Art. 56 (1) (b)
Impose	عائد کرنا	Art. 286
Incidental	ضمنی	Art. 4
Incidental or ancillary matters	ذیلی یا ضمنی امور	Art. 279 (2)
Inconsistency	تناقض	Art. 13 (1)
Indemnify	بری الذمہ کرنا	Art. 34
India	بھارت	Art. 1 (3)
Indian Penal code	مجموعہ تعزیرات بھارت	VI. Sch. 5 (1)
Indian origin	بھارتی نژاد	Art. 8
Infectious or contagious disease	وبائی یا متعدی بیماری	VII Sch. List III / 29

Initial order	ابتدائی حکم	VI. Sch. 16 (2) Prov.
Injury	جسمانی ضرر	Art. 320 (3) (e)
Inoperative, shall be	نافذ نہ رہے گا	Art. 251
Intercourse	لین دین	Art. 301
Intestacy	وفات بلا وصیت	VII Sch. List III/5
Intoxicating drinks	نشہ آور مشروبات	Art. 47
J		
Joining time	رجوع ہونے کی مدت	IInd Sch.
Joint sitting	مشترکہ نشست	Art. 88
Judge	جج	Art. 124 (2)
Judicial service	ملازمت عدلیہ	Art. 235
L		
Landlord and tenant	زمیندار اور لگاندار	VII Sch. List II/18
Land tenure	لگانداری	Art. 31A (2) (a)
Law of nations	قانون اقوام	VII Sch. List 1/21
Law passed	منظور کیا ہوا قانون	Art. 13 (3) (b)
Lease	پٹہ	Art. 31A (1) (e)
Leave	رخصت	Art. 125 (2)
Legal character	قانونی نوعیت	Art. 165 (2)
Legal practitioner	قانونی پیشہ ور	Art. 22 (1)

Legal tender	زر قانونی	VII Sch. List 1/36
Legislature	مجلس قانون ساز	Art. 187 (1)
Legislature of the State	ریاست کی مجلس قانون ساز	Art. 101 (2)
Licence	لائسنس	Art. 31A (1) (e)
Light house	روشنی مینار	VII Sch. List 1/26
Living wage	قابل گزارہ اُجرت	Art. 43
Local authority	مقامی حاکم	Art. 321
Lunacy	جنون	VII Sch. List III/16
M		
Male line	سلسلہ ذکور	Art. 366 (2)
Mandamus, writ of	رٹ تاکیدی	Art. 32 (2)
Martial law	مارشل لا	Art. 34
Maternity relief	زچگی کے لیے امداد	Art. 42
Mental deficiency	دماغی فتور	VII Sch. List III/16
Merchandise marks	نشانات مال و تجارت	VII Sch. List 1/49
Ministerial	انتظامی	Art. 375
Misbehaviour	بداطواری	Art. 124 (5)
Money Bills	رقمی بل	Art. 107
Money lender	قرض دہندہ	V sch. 5(2) (c)
Monument	یادگار	Art. 49

Move any court	کسی عدالت میں درخواست کرنا	Art. 359 (1)
Municipality	بلدیہ	Art. 276 (1)
Museum	عجائب گھر	VII Sch List II/12
N		
Narcotic drugs	مخدر مفردات	VII Sch. List 1/84 (b)
Naturalisation	ملکی بنانا	VII Sch. List 1/17
Notification	اطلاع نامہ	Art. 13 (3) (a)
Not withstanding anything Contained in	باوجود کسی امر کے جو اس میں درج ہو	Art. 239 (2)
O		
Occupation	دخل	VI Sch.3 (1) (a)
Official gazette	سرکاری گزٹ	Art. 366 (19)
Oil fields	تیل کے خطے	VII Sch. List 1/53
Ordinance	آرڈی نینس	Art. 13 (3) (a)
P		
Pardon	معافی	Art. 72
Parliament	پارلیمنٹ	Art. 33
Peace and security	امن اور سلامتی	Art. 51 (a)
Pension payable	واجب الادا پنشن	Art. 112 (3) (d)
Perpetual succession	دائمی تسلسل	VI Sch. 2 (3)

Pilgrimage	سفر زیارت	VII Sch. List 1/20
Piracy	قزاقی	VII Sch. List-1/21
Port quarantine	بندر گاہی قرنطینہ	VII Sch. List 1/28
Post	منصب	Art. 335
Cattle pounds/pounds	کانجی ہاوس	VII Sch. List II/15
Power, Privileges and immunities	اختیارات، مراعات اور تحفظات	VII Sch. List II/39
Practice	طریقہ کار	Art. 227 (2) (b)
Predecessor Government	پیش رو حکومت	Art. 293 (3)
Prefer a charge	الزام لگانا	Art. 61 (2) (a)
Principal seat	صدر مرکز	Art. 231 (2) (c)
Proceedings	کارروائی	Art. 227 (2) (b)
Proclamation of emergency	ہنگامی حالت کا اعلان نامہ	Art. 172 (1)
Professing a religion	کسی مذہب کو ماننے والا	Art. 16 (5)
Progenitor	مورث	Art. 366 (2)
Prohibition, writ of	امتناعی رٹ	Art. 32 (2)
Promulgate	اعلان کرنا	Art. 123 (1)
Proportional representation	تناسبی نمائندگی	Art. 55 (3)
Proprietor	مالک	Art. 31A (2) (b)
Prorogue	برخاست کر دینا	Art. 85 (2) (a)

Prorogue or adjourn	برخاست کرنا یا ملتوی کرنا	Art. 190 (4) Prov.
Provident fund	پراویڈنٹ فنڈ	Art. 366 (17)
Provisions	توضیعات	Art. 4
Prosecute	قانونی کارروائی کرنا	Art. 20 (2)
Public account of India	بھارت کا سرکاری کھاتہ	Art. 110 (1) (f)
Public order	امن عامہ	Art. 25 (1)
Q		
Quo warranto, writ of	رٹ اظہار اختیار	Art. 32 (2)
R		
Records of rights	داخلہ حقوق اراضی	VII Sch. List II/45
Recurring sums	متوالی رقمیں	Art. 275 (1) Prov.
Redress	ازالہ	Art. 350
Reformatory	تادیب خانہ	VII Sch. List II/4
Regional commissioners	علاقائی کمشنران	Art. 324 (4)
Relief of agricultural Indebtedness	زرعی قرض داری دور کرنا	VII Sch. List II/30
Religious or denominational institution	مذہبی یا فرقہ جاتی ادارہ	Art. 16 (5)
Removing difficulty	دشواری رفع کرنا	Art. 371A (3)
Remuneration	محنتانہ	Art. 76 (4)
Representation	عرض داشت	Art. 350
Reprieve	حکم التوائے سزا دینا	Art. 72

Reservations	تحفظات	Art. 366 (1) Prov.
Reserved forest	محفوظ جنگل	VI Sch. 3(1) (a)
Residuary powers of legislation	قانون سازی کے بقیہ اختیارات	Art. 248
Respite	سزا کا التوا	Art. 72 (1)
Restrict or abrogate the right	حق محدود یا ساقط کرنا	Art. 30 (1A)
Retirement gratuity	پنشن گریچوئٹی	IInd Sch.
Right of audience	پیروی کرنے کا حق	Art. 76 (3)
Ruler	حکمراں	Art. 296
Ruler of an indian state	بھارتی ریاست کا حکمراں	Art. 363 (1)
S		
Scheduled castes	درج فہرست ذاتیں	Art. 15 (4)
Secular activity	غیر مذہبی سرگرمی	Art. 25 (2) (a)
Securities	کفالتیں	Art. 366 (26)
Security of India	بھارت کی سلامتی	Art. 352 (1) (Exp.)
Services	ملازمتیں	Art. 309
Shall bar	مانع ہوگا	Art. 366 (2)
Shall prevail	حاوی ہوگا	Art. 251
Single judges and division courts	منفرد جج اور ڈویژن عدالتیں	Art. 145 (2)
Single transferable vote	واحد قابل انتقال ووٹ	Art. 80 (4)
Sinking fund charges	قرض ادائی فنڈ کے مصارف	Art. 113 (3)(c)

Solemnly affirm	اقرار صالح کرنا	IIIrd Sch.
Sovereignty and integrity	اقتدار اعلیٰ اور سالمیت	Art. 19 (2)
Speaker	اسپیکر	Art. 93
Stamp duties	رسوم اسٹامپ	Art. 268 (1)
State funds	مملکتی فنڈ	Art. 28 (1)
States reorganisation	ریاستوں کی تنظیم جدید	Art. 378A
Stock	اسٹاک	Art. 366 (26)
Stock exchange	صرافہ	Art. 269 (1)(e)
Structure	تعمیر	Art. 31A (2)(a)(iii)
Subject Matter	موضوع	Art. 246
Sub-proprietor	شکمی مالک	Art. 31A (2)(b)
Subscribe on oath	حلف نامہ پر دستخط کرنا	Art. 188
Superintendence	نگرانی	Art. 227 (4)
Supplemental	تکمیلی	Art. 4
Supplemental, incidental and consequential	تکمیلی، ضمنی اور نتیجی	Art. 244A (2)(e)
Surcharge	سرچارج	Art. 271
Suspension	تعطل	Art. 239B (1) Prov
Swear in the Name of God	خدا کے نام سے حلاف اٹھانا	IIIrd Sch.

T

Tenure holder	لگاندار	Art. 31A (2)(b)
Terminal taxes	حدواری ٹیکس	Art. 269 (1)(c)
Termination of citizenship	شہریت کو ختم کرنا	Art. 11
Territorial Constituencies	علاقائی انتخابی حلقے	Art. 81 (1)(b)
Territorial Waters	ملکی سمندر	Art. 297 (3)
Territory	علاقہ	Art. 1 (1)
Territory of India	بھارت کا علاقہ	Art. 132 (1)
Toilet preparations	سنگھار کی تیار چیزیں	Art. 268 (1)
Tolls	راہداری	VI Sch. Art. 8 (3)(c)
Trade and Commerce	تجارت اور بیوپار	Art. 303 (1)
Transitional provisions	عبوری توضیعات	VI Sch. Para. 19
Transportation for life	جس دوام بہ عبور دریائے شور	VI Sch. Para. 5 (1)
Treaty	عہدنامہ	Art. 131 Prov
Tribal communities	قبائلی فرقے	Art. 366 (25)
U		
Under proprietor	ذیلی مالک	Art. 31A (2)(b)
Undertake	اپنے ذمہ لینا	Art. 260
Undischarged insolvent	غیر بری الذمہ دیوالیہ	Art. 102 (1) (c)
Union	یونین	Art. 1

Union List	یونین فہرست	Art. 370 (1) (b) (i)
Union public service commission	یونین پبلک سروس کمیشن	Art. 146
Unsound mind, of	فاترالعقل	Art. 102 (1) (b)
Unsoundness of mind	فتور عقل	Art. 326
usage	رسم	Art. 13 (3) (a)
V		
Vacations	تعطیلات	IInd Sch.
Validity	جواز	Art. 329 (a)
Vested	مرکوز	Art. 53 (1)
Void	باطل	Art. 13 (2)
Vote	ووٹ	Art. 194 (2)
Votes on account	علی الحساب رقمی منظوری	Art. 206
W		
Writing under his hand	اپنی دستخط تحریر	Art. 56
Warrant under his hand and seal	اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ	ART. 124
Water course	آب گزر	VI Sch. 3 (1) (c)